نظرثانی واضافہ شدہ اشاعت

کتاب المسائل

مرتب
مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری
نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

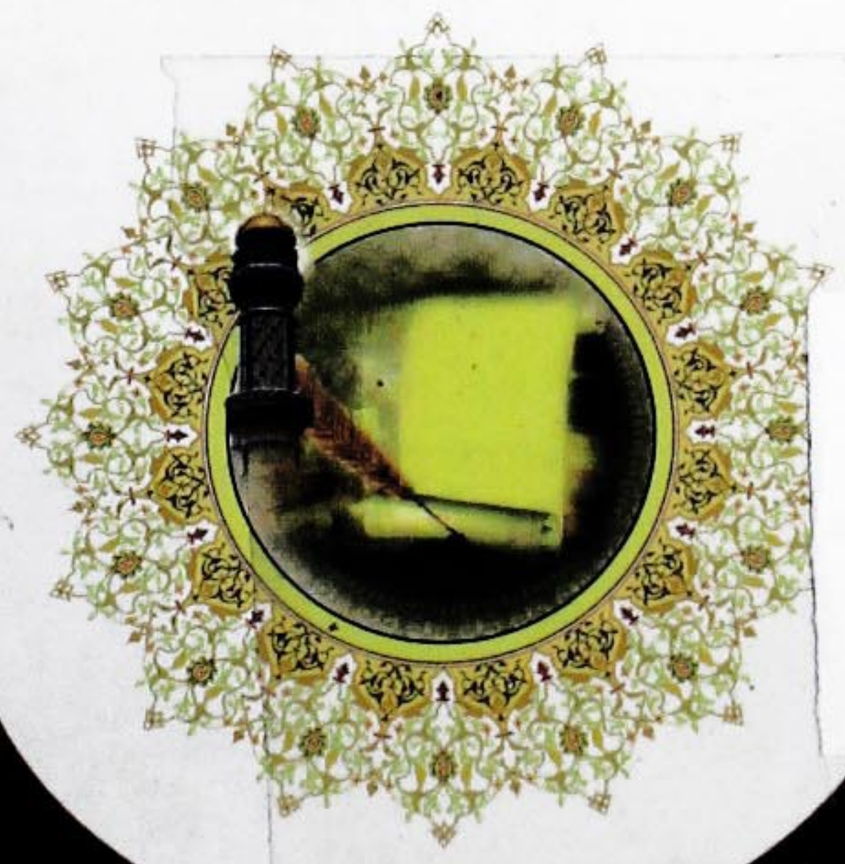

دارالاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

نظرثانی واضافہ شدہ اشاعت

کتاب المسائل

جلد اوّل

طہارت، نماز

مرتب

مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری

نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

دارالاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان

Marfat.com

الحمدللہ پاکستان میں حضرت مرتّب مدظلہم کی اجازت سے طبع شدہ

تنبیہ: یہ کتاب مرتب کی اجازت کے بغیر ہرگز شائع نہ کی جائے۔

297.32
س89گ
124511
جلد ۱

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : مئی ۲۰۱۶ء

ضخامت :

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت القلم اردو بازار کراچی

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی و (مال روڈ) لاہور واردو بازار کراچی

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

Marfat.com

خیر کثیر

يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِىَ خَيْراً كَثِيْراً ○

(البقرة: ۲۷۹)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں سمجھ عنایت فرما دیتے ہیں اور جس کو سمجھ ملی اس کو بڑی خوبی ملی۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ.

(بخاری شریف ۱/ ۱۶، مختصر بیان العلم ۳۳)

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب (نظرِ ثانی)

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد:

یہ بندۂ ناتواں تہہ دل سے بارگاہِ رب العزت میں شکر گذار ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ''کتاب المسائل'' کے نام سے ضروری پیش آمدہ دینی مسائل کو آسان انداز میں جمع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، اور پھر اسے قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ والشکر کلہ للہ۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن آج سے چھ سال قبل ۱۴۲۹ھ میں شائع ہوا تھا، اس کے بعد سے متعدد کتب خانوں سے اس کی مسلسل اشاعت ہورہی ہے، شروع سے ہی ارادہ تھا کہ اس پر نظرِ ثانی، تصحیح اور مزید ضروری مسائل کے اضافہ کا کام کیا جائے، مگر احقر کی مسلسل مصروفیات اس ارادہ کو جلد پورا کرنے میں حائل ہوتی رہیں؛ تاہم احقر درمیان میں وقت نکال کر جزئیات یکجا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ نیز قارئین کی طرف سے تحریری، زبانی اور فون پر برابر کتاب کے متعلق مراجعت کا سلسلہ جاری رہا، اور بعض مخلص حضرات نے ناصحانہ طور پر کتاب میں موجود بعض اغلاط ومسامحات کی نشان دہی فرماکر شکریہ کا موقع بخشا، جس پر احقر بہت ممنون ہے، فجزاھم اللہ تعالیٰ أحسن الجزاء۔

بالخصوص جامعہ شیخ الاسلام شیخوپورا عظم گڈھ کے بالغ نظر مفتی حضرت مولانا مفتی منظور احمد صاحب اعظمی زید مجدہم ومدظلہم نے محبِّ مکرم جناب مولانا ضیاء الحق خیر آبادی مدظلہ کے توسط سے ''کتاب المسائل'' کی تینوں جلدیں حاصل کیں اور ان کی ایک ایک سطر اور ایک ایک مسئلہ کا بغور مطالعہ کرکے اپنی حد تک اصلاح کی کوشش فرمائی، اور مسامحات کی نشان دہی کرکے مفید مشوروں سے نوازا۔ الغرض آخری حد تک دل چسپی لے کر کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش فرمائی۔ احقر موصوف کی اس کرم فرمائی پر تہہ دل سے مشکور ہے، اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں موصوف کو دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائیں، آمین۔

Marfat.com

اسی طرح محترم ومکرم حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مفتی ومحدث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد نے بھی کئی اہم فروگذاشتوں کی طرف توجہ دلائی، اور جب موصوف کو یہ معلوم ہوا کہ احقر نظر ثانی کا کام کررہا ہے تو آپ نے اپنا تیار کردہ ضروری مسائل پر مشتمل ایک مسودہ احقر کے حوالہ کیا کہ احقر اس میں سے مسائل منتخب کرلے، چناں چہ موصوف کے مسودہ سے بھی استفادہ کیا گیا۔ فجزاهم الله تعالىٰ أحسن الجزاء۔

کتاب کے نئے ایڈیشن میں جابجا نئے مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے، اور ''کتاب الجنائز'' جو پہلے جلد اول میں شامل تھا، اب اسے دوسری جلد کے آغاز میں لگا دیا گیا ہے؛ تاکہ صفحات کا توازن برقرار رہے۔

کتاب کے حوالوں کی مراجعت میں طلبۂ شعبۂ افتاء مدرسہ شاہی (۱۴۳۳-۱۴۳۴ھ) نے پوری دل چسپی سے حصہ لیا، وہ سب بھی شکریہ کے قابل ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل سے نوازیں، اور علم وعمل سے بہرہ ور فرمائیں، آمین۔

اخیر میں قارئین سے گذارش ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کوئی غلطی سامنے آئے تو احقر مرتب کو مطلع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں، اور مرتب، اس کے والدین، اساتذۂ کرام اور اس کتاب کی تیاری میں جن جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، ان کے مصنفین کے حق میں اسے صدقۂ جاریہ بنادیں، آمین۔

فقط واللہ الموفق

احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ

خادم فقہ وحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۹/ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

۱/ مئی ۲۰۱۳ء بروز بدھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب (طبعِ اول)

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد:

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور بے پایاں انعام ہے کہ اس عاجز وجہول بندہ کو دین کے ضروری مسائل ایک خاص ترتیب سے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس پر یہ بندۂ ناتواں جس قدر بھی شکر بجالائے کم ہے۔

''کتاب المسائل'' کے عنوان سے مسائل ودلائل کا یہ سلسلہ جولائی ۱۹۹۹ء سے جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کے مقبول دینی واصلاحی رسالہ ماہنامہ ''ندائے شاہی'' میں شروع کیا گیا تھا، الحمدللہ اب تک اس کی ۵۵ رقسطیں شائع ہوچکی ہیں۔

رسالہ میں اشاعت سے افادۂ عام کے علاوہ ایک اہم مقصد یہ بھی پیش نظر تھا کہ یہ مسائل عام حضرات اہل علم وافتاء کی نظر سے گزریں، اور وہ اگر کسی غلطی پر متنبہ کریں تو اصلاح کی جائے، چناں چہ متعدد مرتبہ ایسی نوبت آئی اور بعض احباب واکابر نے تحریری طور پر اپنی آراء اور شبہات پیش کئے، جن کا سنجیدگی اور انصاف کا جائزہ لیا گیا، اور جہاں اپنی غلطی محسوس ہوئی تو بلاتکلف اس سے رجوع کیا گیا، ایسے سبھی حضرات کا احقر تہہ دل سے مشکور ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چوں کہ طہارت ونماز کے اکثر ابواب ومسائل کی اشاعت ہوچکی ہے؛ اس لئے ارادہ ہوا کہ ان کو کتابی شکل میں یکجا کردیا جائے؛ تاکہ فائدہ مزید عام اور تادیر ہو، چناں چہ اس مقصد سے تمام مسائل پر ازسرنو گہری نظر ڈالی گئی، جابجا مسائل اور مضامین کا اضافہ کیا گیا، نیز حوالہ جات کی

Marfat.com

مراجعت کی گئی، اور مزید کتابوں کے حوالے دیئے گئے، کہیں کہیں حوالے کی عبارتوں میں تبدیلی کرتے ہوئے زیادہ منطبق عبارتیں لگائی گئیں۔ الغرض ہر اعتبار سے کتاب کو مزین کرنے کی کوشش کی گئی، جس کا اندازہ قارئین خود لگالیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، حضرات والدین مکرمین کی مستجاب دعاؤں اور حضراتِ اساتذۂ عظام کی بے پایاں شفقتوں اور عنایاتِ کریمانہ کا ثمرہ ہے، ورنہ تو یہ ناکارہ اپنی ناکارگی اور تساہل پسند طبیعت کی بنا پر اس خدمت کی انجام دہی سے یقیناً قاصر تھا، مگر ربِ کریم کی نوازش کا شکر کیسے ادا کیا جائے کہ اس نے ہر طرح کے ظاہری اسباب سے سرفراز فرمایا، انہی اسباب میں سے ایک بڑا سبب دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد سے احقر کی خادمانہ وابستگی بھی ہے کہ اس شعبہ سے متعلق ہوکر کام کرنے کا بھرپور موقع ملا اور قدم قدم پر دارالافتاء سے وابستہ طلبۂ عزیز کا گراں قدر تعاون شاملِ حال رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائیں، آمین۔

شروع ہی سے اس کام کو آگے بڑھانے میں محبِّ مکرم جناب مولانا مفتی ابوجندل صاحب قاسمی زید علمہ استاذِ حدیث ومفتی مدرسہ قاسم العلوم تیوڑہ ضلع مظفرنگر نے بے انتہاء دل چسپی لی۔ موصوف نے نہ صرف پورے مسودہ پر گہری نظر ڈالی: بلکہ گراں قدر اضافات اور مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

نیز احقر اپنے رفیق مکرم حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی زید مجدہم مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کا بھی بے حد مشکور ہے کہ موصوف نے اپنی مصروفیت کے باوجود تقریباً پوری کتاب کا گہری نظر سے جائزہ لیا، بعض غلطیوں کی نشان دہی فرمائی اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔

علاوہ ازیں عزیز مکرم مولانا مفتی قاری محمد عفان صاحب منصور پوری زید فضلہ استاذ مدرسہ شاہی مرادآباد اور فاضل گرامی مولانا مفتی محمد مناظر نعمانی زید فضلہ فاضل افتاء مدرسہ شاہی وسابق مفتی جامعہ ضیاء العلوم پونچھ جموں وکشمیر نے بھی تصحیح وتنقیح میں نمایاں حصہ لیا۔

مولوی محمد اسجد قاسمی مظفرنگری نے کمپیوٹر کتابت اور تزئین وتہذیب میں اپنی مہارتِ فن کا بہترین نمونہ پیش کیا، جس پر وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاهم الله أحسن الجزاء۔

Marfat.com

عاجزانہ گزارش

بہر حال یہ ٹوٹی پھوٹی کاوش جو صرف ایک دینی ضرورت سمجھ کر محض رضائے خداوندی کے لئے اسی کی توفیق سے انجام دی گئی، اب قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ غلطی اور بھول چوک سے بری ہونے کا کون دعویٰ کرسکتا ہے اور خاص کر یہ راقم الحروف تو علم وعمل اور فہم وفراست ہر اعتبار سے انتہائی کمزور ہے؛ اس لئے سبھی قارئین سے عاجزانہ گذارش ہے کہ وہ اس کتاب میں اگر کسی طرح کی بھی کوئی قابلِ اصلاح بات پائیں، تو احقر کو ضرور مطلع فرمائیں، حق سامنے آنے پر احقر کو رجوع کرنے اور تصحیح کرنے میں انشاء اللہ کبھی تامل نہ ہوگا۔

اور اخیر میں یہ عرض ہے کہ آئندہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے ایک مجلس ترتیب بنادی گئی ہے، جو درج ذیل تین افراد پر مشتمل ہے: (۱) مفتی محمد عفان منصور پوری (۲) مفتی ابو جندل قاسمی (۳) مفتی محمد مناظر نعمانی۔ تاکہ اگر یہ راقم مرتب باحیات نہ بھی رہے تب بھی یہ مجلس اس کتاب کی نگرانی اور ترمیم وتنسیخ کا کام انجام دیتی رہے۔

اے اللہ! محض اپنے فضل سے اس کتاب کو اپنی خالص رضا کا ذریعہ بنادے، اور منصوبہ کے مطابق اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرما، اور اس کے مرتب اور اس کے سب معاونین کو آخرت میں سرخ روئی نصیب فرما، آمین یا رب العالمین۔

فقط واللہ الموفق

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم فقہ وحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

۱۶/ مئی ۲۰۰۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

□ عرضِ مرتب (نظرِ ثانی) ---------- ۴
□ عرضِ مرتب (طبعِ اول) ---------- ۶
□ تقریب: مخدوم مکرم، والد معظم، امیر الہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم استاذ حدیث دار العلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند ---------- ۷۳
□ تقریظ: حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد ---- ۷۶

مُقدّمہ

○ فقہ کی تعریف ---------- ۷۷
○ دین میں تفقہ فرضِ کفایہ ہے ---------- ۷۷
○ فقہ سراپا خیر ہے ---------- ۷۸
○ فقہ میں اشتغال افضل ترین عبادت ہے ---------- ۷۹
○ تفقہ سے دین میں تصلب نصیب ہوتا ہے ---------- ۸۰
○ فقہاء روحانی معالج ہیں ---------- ۸۰
○ تفقہ باعثِ عزت ہے ---------- ۸۱
○ عزت کا مقام تو یہ ہے ---------- ۸۳
○ مسائل جانے بغیر چارہ نہیں ---------- ۸۵

کتاب الطہارت

○ آیتِ وضو ---------- ۸۸

پانی کے مسائل

○ پانی ایک انمول نعمت ---------- ۸۹

Marfat.com

○ پانی اپنی ذات کے اعتبار سے پاک ہے ---- ۸۹
○ پانی کی قسمیں ---- ۹۱
○ ماءطاہر مطہر کی قسمیں ---- ۹۲
○ ماءجاری کا حکم ---- ۹۲
○ ماءجاری کی گہرائی کتنی ہو؟ ---- ۹۳
○ ماءجاری میں نجاست نظر آرہی ہو ---- ۹۳
○ ماءجاری کا نجاست پر سے گزرنا ---- ۹۳
○ بڑے حوض کا رقبہ ---- ۹۴
○ حوض کی گہرائی ---- ۹۴
○ حوض میں نجاست گر جائے؟ ---- ۹۴
○ نجاست کا اثر پانی میں ظاہر ہو جائے ---- ۹۵
○ ماءقلیل میں نجاست گر جائے ---- ۹۵
○ خون والا جانور پانی میں گر کر مر جائے ---- ۹۵
○ پانی میں مرا ہوا جانور پایا گیا ---- ۹۵
○ پھولا پھٹا جانور پانی میں ملا ---- ۹۶
○ چوہے یا بڑی چھپکلی کی دُم پانی میں گر جائے ---- ۹۶
○ پانی میں مینگنی گر جائے ---- ۹۶
○ پانی میں غیر خونی جانور گر جائے ---- ۹۷
○ پانی میں چھوٹی چھپکلی گر کر مر گئی ---- ۹۷
○ چھوٹی چھپکلی پانی میں مر کر پھول پھٹ گئی ---- ۹۷
○ پانی میں رہنے والے جانوروں کا حکم ---- ۹۷
○ دریائی پرندہ پانی میں مر جائے ---- ۹۸

Marfat.com

○ خشکی کا مینڈک پانی میں گر کر مر جائے ---------- ۹۸
○ کچھوا پانی میں گر کر مر گیا ---------- ۹۸
○ جنبی کا پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا ---------- ۹۹
○ بندر کا پانی میں ڈبکی لگانا ---------- ۹۹
○ ٹنکی یا کنویں میں پرندوں کی بیٹ ---------- ۹۹
○ استعمال شدہ پانی کا حکم ---------- ۱۰۰
○ مستعمل پانی کا کپڑوں میں لگ جانا ---------- ۱۰۰
○ مردے کے غسل میں استعمال شدہ پانی کا حکم ---------- ۱۰۰
○ غسلِ جنابت کے وقت اگر بدن کا پانی برتن میں گر جائے ---------- ۱۰۰
○ دھوپ سے گرم پانی کا حکم ---------- ۱۰۱
○ راستہ کی چھینٹوں کا حکم ---------- ۱۰۱
○ برسات میں سڑکوں پر بہنے والے پانی کا حکم ---------- ۱۰۲

نجاست وطہارت

○ پاکی کی اہمیت ---------- ۱۰۳
○ چھت سے ٹپکنے والے پانی کا حکم ---------- ۱۰۴
○ پاک آدمی کا کنویں یا ٹنکی میں اترنا ---------- ۱۰۴
○ انڈے کا چھلکا پاک ہے ---------- ۱۰۵
○ دودھ دوہتے ہوئے بکری کی مینگنی بالٹی میں گر گئی ---------- ۱۰۵
○ اڑتے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا حکم ---------- ۱۰۵
○ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب کا حکم ---------- ۱۰۵
○ ناپاک خشک زمین پر تر پیر رکھنا ---------- ۱۰۶

Marfat.com

○ ترزمین پر خشک پیر رکھنا ---------- ۱۰۶

○ ناپاک ڈھیلا دریا میں مارنے سے پڑنے والی چھینٹوں کا حکم ---------- ۱۰۶

○ ناپاک کپڑے کی چھینٹوں کا حکم ---------- ۱۰۷

○ مٹی کا تیل اور پٹرول پاک یا ناپاک ---------- ۱۰۷

○ حالتِ جنابت کا پسینہ ---------- ۱۰۷

○ مچھر، جوں اور کھٹمل کا خون ---------- ۱۰۷

○ گوبر کی راکھ پاک ہے ---------- ۱۰۸

○ مٹی کے گارے میں گوبر ملانا ---------- ۱۰۸

○ سیمینٹ کے مسالہ میں ناپاک پانی ملانا ---------- ۱۰۸

○ ناپاک ایندھن سے گرم کیے ہوئے پانی کا حکم ---------- ۱۰۸

○ چوہے کی مینگنی کھانے میں ملی ---------- ۱۰۹

○ گیہوں کے ساتھ مینگنی پس جائے ---------- ۱۰۹

○ ہینڈ پمپ اور ناپاکی کے ٹینک میں کتنا فصل ہونا چاہئے؟ ---------- ۱۰۹

○ آدمی کا جھوٹا پاک ہے ---------- ۱۱۰

○ سونے والے کی رال کا حکم ---------- ۱۱۰

○ میت کا لعاب ناپاک ہے ---------- ۱۱۰

○ دودھ پیتے بچے کا پیشاب ناپاک ہے ---------- ۱۱۰

○ دودھ پیتے بچہ کی قے کا حکم ---------- ۱۱۱

○ آدمی کی کھال کا حکم ---------- ۱۱۱

○ مردار کی ہڈی اور بال کا حکم ---------- ۱۱۲

○ پالتو بلی کے جھوٹے کا حکم ---------- ۱۱۲

○ جنگلی بلی کے جھوٹے کا حکم ---------- ۱۱۲

Marfat.com

○ بلی کا جھوٹا کھانا ---------- ۱۱۲
○ ہاتھی دانت پاک ہیں ---------- ۱۱۳
○ مرغی کا پانی کے برتن میں منہ ڈالنا ---------- ۱۱۳
○ پانی میں چیل یا کوّے کا منہ ڈال دینا ---------- ۱۱۴
○ جگالی کا حکم ---------- ۱۱۴
○ حرام مال سے بنے ہوئے کنوئیں وغیرہ کے پانی کا حکم ---------- ۱۱۴

پاکی کے طریقے

○ تطہیر کی صورتیں ---------- ۱۱۵
○ ناپاک کپڑے کو کس قدر نچوڑنا ضروری ہے؟ ---------- ۱۱۷
○ بدن کی طہارت کا طریقہ ---------- ۱۱۸
○ کارپیٹ یا قالین کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۱۸
○ ناپاک لنگی پہن کر غسلِ جنابت ---------- ۱۱۸
○ ناپاک لنگی پہن کر تالاب میں ڈبکی لگالی ---------- ۱۱۸
○ چٹائی کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۱۹
○ ناپاک برتن کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۱۹
○ ناپاک کورے گھڑے کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۲۰
○ واشنگ مشین سے دھلائی ---------- ۱۲۰
○ دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا ---------- ۱۲۰
○ ڈرائی کلین سے دھلائی کا حکم ---------- ۱۲۱
○ نجس تیل سر یا بدن پر لگ گیا ---------- ۱۲۱
○ ناپاک رنگ میں رنگا ہوا کپڑا ---------- ۱۲۱

Marfat.com

- ناپاک مہندی بدن پر لگائی ---- ۱۲۲
- آنکھ میں ناپاک سرمہ ---- ۱۲۲
- ڈھیلے سے استنجاء ---- ۱۲۲
- ٹشو پیپر (جاذب) کا حکم ---- ۱۲۲
- پانی سے استنجاء کب لازم ہے؟ ---- ۱۲۳
- ڈھیلے اور پانی کو جمع کرنا سنت ہے ---- ۱۲۳
- استبراء ضروری ہے ---- ۱۲۳
- وہم کا مریض کیا کرے؟ ---- ۱۲۴
- استنجاء کے وقت قبلہ رخ نہ ہو ---- ۱۲۴
- استنجاء سے متعلق چند آداب ---- ۱۲۵
- استنجاء کے وقت کے چند مکروہات ---- ۱۲۵
- چمڑے کے موزے اور جوتے کو پاک کرنے کا طریقہ ---- ۱۲۶
- تلوار، چھری اور آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ ---- ۱۲۶
- ناپاک زمین کو پاک کرنے کا طریقہ ---- ۱۲۷
- ناپاک فرش کو پاک کرنے کا طریقہ ---- ۱۲۸
- گھاس پھوس اور درخت وغیرہ کا حکم ---- ۱۲۸
- زمین سے الگ رکھے ہوئے پتھر کا حکم ---- ۱۲۸
- ناپاک سوکھی زمین سے تیمّم درست نہیں ---- ۱۲۹
- ناپاک زمین سوکھنے کے بعد پھر تر ہوگئی ---- ۱۲۹
- ناپاک مٹی سے پکائے گئے گھڑے وغیرہ کا حکم ---- ۱۲۹
- ناپاک تیل یا مردار چربی سے بنے ہوئے صابن کا حکم ---- ۱۳۰
- کپڑا دھونے یا کھانا پکانے کے بعد سنکی کی ناپاکی کا پتہ چلا ---- ۱۳۰

Marfat.com

○ ناپاک ٹنکی کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۰
○ زمین دوز ٹنکی کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۱
○ دستی نل پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۱
○ چوہیا کنویں میں گر کر زندہ نکل گئی ---------- ۱۳۱
○ چوہا تیل میں گر کر زندہ نکل آیا ---------- ۱۳۱
○ بلی کنویں کے پانی سے گذر گئی ---------- ۱۳۲
○ مرغی کنویں میں گر گئی ---------- ۱۳۲
○ ناپاک آدمی کنویں میں اتر گیا ---------- ۱۳۲
○ کنویں میں بہنے والی نجاست گر جائے ---------- ۱۳۲
○ کنویں میں پاک آدمی ڈوب کر مر گیا ---------- ۱۳۳
○ کنویں میں بکری گر کر مر گئی ---------- ۱۳۳
○ کتا کنویں میں گھس کر زندہ نکل آیا ---------- ۱۳۳
○ کنویں میں چوہیا یا چڑیا مر گئی ---------- ۱۳۳
○ بلی یا مرغی کنویں میں گر کر مر گئی ---------- ۱۳۴
○ موٹر سے کنواں یا ٹنکی خالی کرنا ---------- ۱۳۴
○ ناپاک پیز کنویں میں گر گئی مگر نکالنا ممکن نہ ہو تو کیا کریں؟ ---------- ۱۳۴
○ ناپاک گیہوں وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۴
○ آٹے میں نجاست گر گئی ---------- ۱۳۵
○ تیل یا گھی وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۵
○ کھال کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۵
○ ناپاک روئی کو پاک کرنے کا طریقہ ---------- ۱۳۶

وضو کے مسائل

○ وضو مؤمن کا زیور ہے ---------- ۱۳۷

Marfat.com

○ وضو سے گناہ صاف ---------- ۱۳۸

○ وضو کے ارکان ---------- ۱۴۲

○ پانی کس حد تک بہانا فرض ہے؟ ---------- ۱۴۲

○ چہرہ کی حدود ---------- ۱۴۳

○ آنکھ کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے ---------- ۱۴۳

○ ہونٹ کے ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے ---------- ۱۴۳

○ گھنی بھوؤں کا حکم ---------- ۱۴۴

○ داڑھی اگر گھنی ہو ---------- ۱۴۴

○ دواء کے اوپر سے وضو ---------- ۱۴۵

○ مہندی اور رنگ ---------- ۱۴۵

○ نیل پالش اور لپ اسٹک ---------- ۱۴۵

○ پینٹ بدن پر لگ جائے ---------- ۱۴۵

○ ووٹ کی نشانی کا حکم ---------- ۱۴۶

○ کسی شخص کے زائد ہاتھ پیروں کے دھونے کا حکم ---------- ۱۴۶

○ زائد انگلی کا حکم ---------- ۱۴۶

○ لمبے ناخنوں کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے ---------- ۱۴۷

○ وضو میں کوئی حصہ خشک رہ گیا ---------- ۱۴۷

○ بارش کے قطرات پر مسح کی نیت سے ہاتھ پھیرنا ---------- ۱۴۷

○ ہتھیلی کی باقی ماندہ تری سے مسح کرنا ---------- ۱۴۷

○ دیگر اعضاء کے مستعمل پانی سے مسح درست نہیں ---------- ۱۴۸

○ تنگ انگوٹھی وغیرہ کو ہلانا ---------- ۱۴۸

○ جس کے ہاتھ مفلوج ہوں وہ طہارت کیسے کرے؟ ---------- ۱۴۸

Marfat.com

۱۷

○ وضو کی سنتیں ---- ۱۴۹

○ وضو کی نیت ---- ۱۴۹

○ بلانیت وضو کا حکم ---- ۱۵۰

○ وضو میں بسم اللہ کیسے پڑھیں؟ ---- ۱۵۰

○ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟ ---- ۱۵۱

○ اٹیچ باتھ روم میں بسم اللہ؟ ---- ۱۵۱

○ بڑے برتن سے پانی کیسے لیں؟ ---- ۱۵۱

○ اعضاء وضو کا تین مرتبہ دھونا ---- ۱۵۲

○ ایک عضو کے خشک ہونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونا؟ ---- ۱۵۲

○ وسوسہ کا مریض شک پر عمل نہ کرے ---- ۱۵۲

○ انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ ---- ۱۵۳

○ داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ ---- ۱۵۴

○ پورے سر پر مسح کرنے کا حکم ---- ۱۵۴

○ سر دھونے سے مسح کا حکم ساقط ---- ۱۵۴

○ کانوں کا مسح کیسے کریں؟ ---- ۱۵۴

○ گردن کا مسح ---- ۱۵۵

○ گلے کا مسح مشروع نہیں ---- ۱۵۵

○ کانوں کے سوراخ میں ترانگلی ڈالنا ---- ۱۵۵

○ وضو کے دوران گفتگو کرنا ---- ۱۵۵

○ وضو کرتے وقت اونچی جگہ بیٹھنا ---- ۱۵۵

○ وضو کرانے میں دوسرے سے مدد لینا ---- ۱۵۶

○ مسواک کی وجہ سے نماز کے ثواب میں اضافہ ---- ۱۵۶

Marfat.com

۱۸
○ مسواک کس لکڑی کی ہو؟ ---- ۱۵۶
○ اگر مسواک میسر نہ ہو ---- ۱۵۶
○ عورتیں مسواک کا ثواب کیسے حاصل کریں ---- ۱۵۷
○ مسواک کرنے کا طریقہ ---- ۱۵۷
○ مسواک کتنی بڑی ہو؟ ---- ۱۵۸
○ روزہ میں مسواک ---- ۱۵۸
○ وضو کے بعد تولیہ سے پونچھنا ---- ۱۵۸
○ کان میں عطر کا پھایا رکھنے کی حالت میں وضو ---- ۱۵۸
○ وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے دعا کرنا ---- ۱۵۹
○ وضو کا بچا ہوا پانی پینا ---- ۱۵۹

نواقضِ وضو

○ وضو کو توڑنے والی چیزیں ---- ۱۶۰
○ وضو میں انجکشن ---- ۱۶۰
○ وضو میں گلوکوز کی بوتل چڑھانا ---- ۱۶۱
○ تھوک میں خون کا اثر ---- ۱۶۱
○ زکام اور دکھتی آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم ---- ۱۶۱
○ آنکھ سے بہنے والے صاف پانی کا حکم ---- ۱۶۲
○ کان بہنا ---- ۱۶۲
○ پستان یا ناف سے تکلیف کے ساتھ پانی نکلنا ---- ۱۶۲
○ بلغم میں جما ہوا خون آئے ---- ۱۶۲
○ بچہ کو دودھ پلانا ناقض وضو نہیں ---- ۱۶۳

Marfat.com

○ زخم سے صرف کیڑا باہر آ گیا ---- ۱۶۳
○ شرم گاہ سے کیڑا یا پتھری نکلنا ---- ۱۶۳
○ شرم گاہ میں روئی رکھنا ---- ۱۶۳
○ بواسیر کے مسے اور کانچ باہر آنا ---- ۱۶۴
○ مذی اور ودی کا خروج ---- ۱۶۴
○ گرمی دانے اگر پھوٹ جائیں ---- ۱۶۴
○ کیا اپنا ننگا بدن دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ ---- ۱۶۴
○ منہ بھر کر قے ---- ۱۶۵
○ کون سی نیند ناقض وضو ہے؟ ---- ۱۶۵
○ بیٹھے بیٹھے ٹیک لگا کر سونا ---- ۱۶۵
○ سجدہ کی حالت میں نیند آنا ---- ۱۶۶
○ عورت کا سجدہ کی حالت میں سونا ---- ۱۶۶
○ اُونگھتے اُونگھتے گر جانا ---- ۱۶۶
○ بیمار شخص لیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے ---- ۱۶۷
○ بے ہوشی ناقضِ وضو ہے ---- ۱۶۷
○ پاگل پن ناقضِ وضو ہے ---- ۱۶۷
○ نشہ چڑھنے سے نقضِ وضو ---- ۱۶۷
○ نماز میں آواز سے ہنسنا ---- ۱۶۸
○ نماز جنازہ کے دوران ہنسی ---- ۱۶۸
○ نماز میں مسکرانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ---- ۱۶۹
○ وضو کے بعد عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں ---- ۱۶۹
○ وضو کے بعد شرم گاہ کو ہاتھ لگانا ---- ۱۶۹

Marfat.com

○ وضو کے بعد بے ہودہ گفتگو ---------- ۲۰
○ وضو کے بعد ناپاک چیز کو ہاتھ لگانا ---------- ۱۶۹
○ وضو کے بعد سر وغیرہ منڈانا ---------- ۱۶۹
○ وضو کے بعد زخم کا کھرنٹ اتارنا ---------- ۱۷۰

غسل کے مسائل

○ غسل جنابت کا اہتمام ---------- ۱۷۰
○ غسل کب واجب ہوتا ہے؟ ---------- ۱۷۱
○ منی کا اپنے مستقر سے شہوت کے ساتھ جدا ہونا ---------- ۱۷۱
○ منی کا بلا شہوت اپنے مستقر سے جدا ہونا ---------- ۱۷۲
○ غسل کے بعد خروجِ منی ---------- ۱۷۲
○ لواطت سے غسل کا وجوب ---------- ۱۷۲
○ جنبی عورت حائضہ ہوگئی ---------- ۱۷۲
○ غسل کی قسمیں ---------- ۱۷۳
○ غسل کے فرائض ---------- ۱۷۳
○ غسلِ جنابت میں غرغرہ ---------- ۱۷۴
○ کلی کے بجائے پانی پی جانا ---------- ۱۷۴
○ غسل میں کلی کرنا بھول گیا ---------- ۱۷۴
○ غسل میں کوئی حصہ خشک رہ گیا؟ ---------- ۱۷۵
○ غسل کا مسنون طریقہ ---------- ۱۷۵
○ عورت کے لئے غسلِ جنابت میں چوٹی کھولنا لازم نہیں ہے ---------- ۱۷۵
○ مرد کے لئے بالوں کو کھول کر دھونا لازم ہے ---------- ۱۷۶

۱۲۲۵۱۱

Marfat.com

○ کھوکھلے دانتوں کا میل اور ناک کی تر رینٹ مانع نہیں ---------- ۱۷۷
○ سوکھی ہوئی رینٹ اور بدن پر جمے ہوئے آٹے کا حکم ---------- ۱۷۷
○ مصنوعی دانتوں کے ساتھ غسل ---------- ۱۷۷
○ دانتوں میں بندھے ہوئے تار مانع غسل نہیں ---------- ۱۷۷
○ برہنہ غسل کرنا ---------- ۱۷۸
○ غسل خانہ میں پیشاب کرنا ---------- ۱۷۸
○ غسل خانہ اور بیت الخلاء میں بات چیت کرنا ---------- ۱۷۸
○ ناف کا سوراخ دھونا ---------- ۱۷۸
○ غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں ---------- ۱۷۸
○ جمعہ وعیدین کے لئے غسل ---------- ۱۷۹
○ جنابت، جمعہ اور عید کے لئے ایک ہی غسل ---------- ۱۷۹
○ احرام باندھنے اور وقوفِ عرفہ کے لئے غسل ---------- ۱۷۹

جنابت کے احکام

○ جنابت (حدثِ اکبر) سے حرام ہونے والے اعمال ---------- ۱۸۰
○ جنبی کا عیدگاہ یا مدرسہ میں آنا ---------- ۱۸۰
○ مسجد میں جنبی ہو جائے ---------- ۱۸۰
○ جنبی کے نکلنے کا راستہ مسجد سے ہی ہو تو کیا کرے؟ ---------- ۱۸۰
○ حالتِ جنابت میں ذکر اور دعائیں ---------- ۱۸۱
○ حالتِ جنابت میں سلام کلام ---------- ۱۸۱
○ جنبی کا کھانا پینا ---------- ۱۸۱
○ جنبی کے جھوٹے کا حکم ---------- ۱۸۱

Marfat.com

○ حالتِ جنابت میں عورت کا دودھ پلانا ---------- ۱۸۱
○ جنبی کا بال، ناخون وغیرہ کاٹنا ---------- ۱۸۲
○ جنبی کا اذان دینا ---------- ۱۸۲
○ جنبی کا قرآنی آیت کا ترجمہ چھونا ---------- ۱۸۲
○ جنبی کا دینی کتابیں چھونا ---------- ۱۸۲
○ جنبی کا قرآنی آیات کے تمغے اور لاکٹ چھونا ---------- ۱۸۲
○ جنبی کا قرآنِ کریم کو ٹائپ یا کمپیوٹر پر لکھنا ---------- ۱۸۳
○ قرآنِ کریم کو آستین یا دامن کے واسطے سے چھونا ---------- ۱۸۳
○ قرآن کے اوراق قلم وغیرہ کے ذریعہ پلٹنا ---------- ۱۸۳

تیمّم کا بیان

○ تیمّم کی مشروعیت ---------- ۱۸۴
○ تیمّم امتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے ---------- ۱۸۵
○ تیمّم کی شرطیں ---------- ۱۸۵
○ تیمّم کرنا کب جائز ہے؟ ---------- ۱۸۶
○ مرض میں کس کی رائے کا اعتبار ہے؟ ---------- ۱۸۶
○ ریل میں تیمّم کا حکم ---------- ۱۸۶
○ غسل کا تیمّم وضو کے لئے کافی ہے ---------- ۱۸۷
○ قیدی کے لئے تیمّم ---------- ۱۸۸
○ کن نمازوں کے لئے تیمّم کی خصوصی اجازت ہے؟ ---------- ۱۸۸
○ تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم ---------- ۱۸۸
○ فاقد الطہورین کا حکم ---------- ۱۸۹

۱۲۲۵۱۲

Marfat.com

○ ہوائی جہاز کے مسافر کا حکم ---- ۱۸۹
○ تیمّم کا طریقہ ---- ۱۸۹
○ دوسرے شخص کا تیمّم کرانا ---- ۱۹۰
○ بغیر ہاتھ پھیرے تیمّم کی صورت ---- ۱۹۰
○ اکثر اعضاء زخمی ہونے کی صورت میں تیمّم کا حکم ---- ۱۹۰
○ اگر ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہوں ---- ۱۹۱
○ اگر ہاتھ کہنیوں کے اوپر سے کٹے ہوئے ہوں ---- ۱۹۱
○ اگر دونوں ہاتھ کٹے ہوں اور چہرہ بھی مجروح ہو ---- ۱۹۱
○ کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟ ---- ۱۹۲
○ گرد وغبار پر تیمّم ---- ۱۹۲
○ سمینٹڈ دیوار اور ٹائل وغیرہ پر تیمّم ---- ۱۹۲
○ ایک ہی جگہ پر کئی مرتبہ تیمّم کرنے کا حکم ---- ۱۹۳
○ تیمّم سے ظاہری نجاست پاک نہیں ہوتی ---- ۱۹۳
○ تیمّم کے درمیان حدث لاحق ہوجائے ---- ۱۹۳
○ تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟ ---- ۱۹۳
○ پانی پر قدرت کی وجہ سے تیمّم کا ٹوٹنا ---- ۱۹۴
○ ٹھنڈک یا مرض ختم ہونے سے نقض تیمّم ---- ۱۹۴
○ ایک عذر کے بعد دوسرا عذر پیش آنا ---- ۱۹۴
○ کس تیمّم سے نماز پڑھنا صحیح ہے؟ ---- ۱۹۴
○ عبادتِ غیر مقصودہ کے تیمّم سے نماز جائز نہیں ---- ۱۹۵
○ نمازِ جنازہ فوت ہونے کے خطرہ سے کیے گئے تیمّم کا حکم ---- ۱۹۵

Marfat.com

موزوں پر مسح کا بیان

- مسح علی الخفین کی مشروعیت ---------- ۱۹۶
- مسح علی الخفین اہلِ سنت والجماعت کا امتیازی عقیدہ ہے ---------- ۱۹۷
- موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں ---------- ۱۹۷
- مسح کرنے کا طریقہ ---------- ۱۹۸
- ایک انگلی سے مسح ---------- ۱۹۸
- تلوے کی جانب سے مسح کا اعتبار نہیں ---------- ۱۹۸
- مسح کے بجائے ترگھاس پر چلنا ---------- ۱۹۹
- کسی دوسرے شخص سے مسح کرانا ---------- ۱۹۹
- چمڑا چڑھے ہوئے موزوں پر مسح ---------- ۱۹۹
- چمڑے کے پائے تابہ والے موزوں پر مسح ---------- ۱۹۹
- دبیز موزوں (اونی، سوتی) پر مسح ---------- ۲۰۰
- پلاسٹک اور فوم کے موزوں پر مسح ---------- ۲۰۰
- مروجہ سوتی اور نائیلون کے موزوں کا حکم ---------- ۲۰۰
- خفین کے نیچے اونی یا سوتی موزے ---------- ۲۰۱
- باریک موزے تہ بتہ پہننے کے بعد مسح کا حکم ---------- ۲۰۱
- خفین کے اوپر سے اونی موزہ پہننا ---------- ۲۰۱
- مسح کی مدت ---------- ۲۰۱
- مسح کی مدت کی ابتدا کب سے؟ ---------- ۲۰۲
- حدثِ اول سے قبل خفین اتار دینا ---------- ۲۰۲
- مدتِ مسح ختم ہونے پر کیا کرے؟ ---------- ۲۰۲

Marfat.com

○ مسح کرنے والا مقیم مسافر ہوجائے ---- ۲۰۲
○ مسح کرنے والا مسافر مقیم ہوجائے ---- ۲۰۳
○ مسح کو توڑنے والی چیزیں ---- ۲۰۳
○ خفین میں کتنی پھٹن کا اعتبار ہے؟ ---- ۲۰۴
○ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو ---- ۲۰۴

زخم پر مسح کے مسائل

○ زخم پر مسح ---- ۲۰۵
○ زخم کی پٹی پر مسح ---- ۲۰۵
○ پلاستر پر مسح ---- ۲۰۵
○ زخم اچھا ہونے پر پٹی گر جائے ---- ۲۰۶
○ پٹی بدلنے پر مسح کا اعادہ مستحب ہے ---- ۲۰۶
○ پٹی کے نیچے آنے والے زائد حصہ کا حکم ---- ۲۰۶

معذور کے احکام

○ معذور شرعی کون؟ ---- ۲۰۷
○ معذور کا حکم ---- ۲۰۷
○ معذور کا وقت سے پہلے وضو کرنا ---- ۲۰۸
○ اشراق یا چاشت کے وضو سے ظہر کی نماز ---- ۲۰۸
○ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد عذر پیش آیا ---- ۲۰۸
○ نیا عذر پیش آنے سے نقضِ وضو ---- ۲۰۹
○ خروجِ ریاح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ---- ۲۰۹
○ قطرہ کے مریض کے لئے طہارت کا آسان طریقہ ---- ۲۰۹

Marfat.com

۲۶

○ معذور کے کپڑوں کا حکم ---------- ۲۱۰

○ مریض کے لئے ناپاک کپڑا بدلنا مشکل ہو تو کیا کرے؟ ---------- ۲۱۰

○ پیشاب کی نلکی کے ساتھ نماز ---------- ۲۱۰

○ ہاتھ کٹا شخص وضو اور استنجاء کیسے کرے؟ ---------- ۲۱۱

○ معذور کا امام بننا ---------- ۲۱۱

حیض ونفاس کا بیان

○ حیض ونفاس کا فطری نظام ---------- ۲۱۲

○ حیض کی تعریف ---------- ۲۱۴

○ حیض کی کم سے کم مدت ---------- ۲۱۵

○ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ---------- ۲۱۵

○ پاکی کی کم از کم مدت ---------- ۲۱۵

○ پاکی کی زیادہ سے زیادہ مدت ---------- ۲۱۵

○ حیض کے خون کی رنگت ---------- ۲۱۵

○ عادت کے خلاف دس دن کے اندر اندر خون کا حکم ---------- ۲۱۶

○ عادت کے خلاف دس دن سے زائد خون ---------- ۲۱۶

○ غیر معتادہ کے دس دن سے زائد خون کا حکم ---------- ۲۱۶

○ پہلی ہی مرتبہ دس دن سے زائد خون آیا ---------- ۲۱۶

○ کئی کئی دن کے وقفہ سے خون آئے ---------- ۲۱۷

○ حالتِ حیض ونفاس میں نماز روزہ کا حکم ---------- ۲۱۸

○ نماز کے دوران حیض آگیا ---------- ۲۱۸

○○ نماز کے اخیر وقت میں حیض آگیا ---------- ۲۱۸

Marfat.com

○ عادت سے پہلے خون بند ہونے پر نماز و جماع کا حکم ---------- ۲۱۸
○ دس دن سے پہلے خون بند ہو گیا ---------- ۲۱۹
○ دس دن پورے ہونے پر خون بند ہوا ---------- ۲۱۹
○ حالتِ حیض میں ایک مستحب عمل ---------- ۲۱۹
○ گدی رکھنے کا حکم ---------- ۲۱۹
○ گدی کہاں رکھے؟ ---------- ۲۲۰
○ خون بند ہونے پر غسل میں تاخیر ---------- ۲۲۰
○ رمضان کے دن میں پاک ہونے والی عورت کو ہدایت ---------- ۲۲۰
○ رمضان کی رات میں پاک ہوئی ---------- ۲۲۱
○ حالتِ حیض میں سجدۂ تلاوت واجب نہیں ---------- ۲۲۱
○ حائضہ کے آیتِ سجدہ پڑھنے سے سامع پر سجدہ کا وجوب ---------- ۲۲۱
○ حالت حیض میں قرآنِ کریم کی تلاوت ممنوع ---------- ۲۲۲
○ قرآن کی معلّمہ حالتِ حیض میں کس طرح سبق دے؟ ---------- ۲۲۲
○ حالتِ حیض میں قرآن کو ہاتھ لگانا ---------- ۲۲۲
○ تلاوت کی نیت کے بغیر قرآنی آیات پڑھنا ---------- ۲۲۲
○ حالتِ حیض میں قرآنی اور نبوی دعائیں پڑھنا ---------- ۲۲۳
○ حالتِ حیض میں سلام و اذان کا جواب دینا ---------- ۲۲۳
○ حالتِ حیض میں دینی کتابوں کا مطالعہ اور درس ---------- ۲۲۳
○ حالتِ حیض میں قرآنِ کریم کی کمپوزنگ ---------- ۲۲۴
○ قرآنی آیات والے طغرے وغیرہ چھونا ---------- ۲۲۴
○ حالتِ حیض میں قرآن پر نظر ڈالنا ---------- ۲۲۴
○ حالتِ حیض میں مسجد میں جانا ---------- ۲۲۵

Marfat.com

○ حالتِ حیض میں وعظ کی مجلس میں جانا ---- ۲۲۵
○ حالتِ حیض میں طواف کا حکم ---- ۲۲۵
○ حالتِ حیض ونفاس میں جماع حرام ہے ---- ۲۲۵
○ حالتِ حیض میں میاں بیوی کا ساتھ لیٹنا ---- ۲۲۶
○ حالتِ حیض میں الگ بستر پر سونا ---- ۲۲۶
○ حالتِ حیض میں جماع پر کفارہ ---- ۲۲۶
○ خون کے انقطاع کے بعد جماع ---- ۲۲۷
○ دس دن سے پہلے خون کے انقطاع کے بعد جماع؟ ---- ۲۲۷
○ حائضہ عورت کا کھانا پکانا ---- ۲۲۸
○ حالتِ حیض میں مہندی لگانا ---- ۲۲۸
○ دوا کے ذریعہ حیض کا خون بند کرنا ---- ۲۲۸
○ ابتداء کے بعد دوا کے ذریعہ حیض کو روکنا ---- ۲۲۸
○ نفاس ---- ۲۲۹
○ نفاس کی کم سے کم مدت ---- ۲۲۹
○ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ---- ۲۲۹
○ اسقاطِ حمل کے بعد آنے والے خون کا حکم ---- ۲۲۹
○ آپریشن کے ذریعہ ولادت پر نفاس کا حکم ---- ۲۳۰
○ بچہ کٹ کٹ کر نکلے ---- ۲۳۰
○ بچہ کی پیدائش کے بعد خون کا تسلسل ---- ۲۳۱
○ استحاضہ ---- ۲۳۱
○ استحاضہ کا حکم ---- ۲۳۱
○ مستحاضہ اپنی عادت بھول جائے ---- ۲۳۲

Marfat.com

○ نو سال سے کم عمر میں آنے والے خون کا حکم ---------- ۲۳۳
○ پچپن سال کی عمر کے بعد خون کا حکم ---------- ۲۳۳
○ حالتِ حمل میں خون کا حکم ---------- ۲۳۴
○ لیکوریا کا حکم ---------- ۲۳۴

کتاب الصلوٰۃ

○ اوقاتِ نماز ---------- ۲۳۶
○ اسلام میں نماز کی اہمیت ---------- ۲۳۶
○ نماز برائی سے روکتی ہے ---------- ۲۳۷
○ نماز کی قبولیت کی شرط ---------- ۲۳۷
○ نماز کی چوری ---------- ۲۳۸
○ فجر کا وقت ---------- ۲۳۸
○ فجر کا مستحب وقت ---------- ۲۳۹
○ ظہر کا وقت ---------- ۲۳۹
○ ظہر کا مستحب وقت ---------- ۲۳۹
○ جمعہ کا وقت ---------- ۲۳۹
○ جمعہ کا مستحب وقت ---------- ۲۳۹
○ عصر کا وقت ---------- ۲۴۰
○ عصر کا مستحب وقت ---------- ۲۴۰
○ مغرب کا وقت ---------- ۲۴۰
○ مغرب کا مستحب وقت ---------- ۲۴۰
○ عشاء کا وقت ---------- ۲۴۱

Marfat.com

۳۰

○ عشاء کا مستحب وقت ---------- ۲۴۱

○ وتر کا وقت ---------- ۲۴۱

○ وتر کا مستحب وقت ---------- ۲۴۱

○ نماز اشراق کا وقت ---------- ۲۴۲

○ نماز چاشت کا وقت ---------- ۲۴۲

○ نماز عیدین کا مستحب وقت ---------- ۲۴۲

○ کن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ ---------- ۲۴۲

○ سورج میں تغیر کی علامت ---------- ۲۴۲

○ غروب شمس سے کچھ پہلے اسی دن کی عصر کی نماز ---------- ۲۴۳

○ سورج کے طلوع کے وقت نماز فجر صحیح نہیں ---------- ۲۴۳

○ بوقتِ غروب عصر کی نماز کا حکم ---------- ۲۴۳

○ طلوع آفتاب کے وقت سجدۂ تلاوت ---------- ۲۴۳

○ اوقاتِ مکروہہ میں نماز جنازہ ---------- ۲۴۴

○ صبح صادق کے بعد قضا نماز ---------- ۲۴۴

○ فجر کی نماز کے بعد قضا نماز ---------- ۲۴۴

○ عصر کی نماز کے بعد قضا نماز ---------- ۲۴۴

○ رمضان میں مغرب کی نماز قدرے تاخیر سے ادا کرنا ---------- ۲۴۵

○ نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا ---------- ۲۴۵

○ حجاز مقدس میں دو مثل سے قبل عصر کی نماز ---------- ۲۴۵

○ نماز فجر رمضان میں صبح سویرے پڑھنا ---------- ۲۴۵

○ جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہو وہاں نماز پڑھنے کا طریقہ ---------- ۲۴۶

○ جہاں وقت عشاء نہ ملے ---------- ۲۴۶

Marfat.com

اذان واقامت کے مسائل

○ اذان کی ابتداء ---------- ۲۴۷
○ اذان کا اجر وثواب ---------- ۲۴۸
○ اذان! شیطان کے لئے تازیانہ ---------- ۲۴۹
○ اذان اسلام کا شعار ہے ---------- ۲۵۰
○ اذان کا جواب دینا باعثِ ثواب ہے ---------- ۲۵۰
○ اذان کے وقت دعا کی قبولیت ---------- ۲۵۰
○ مؤذن کسے بنایا جائے؟ ---------- ۲۵۱
○ رہ گئی رسم اذاں ---------- ۲۵۱
○ وقت سے پہلے دی گئی اذان کا حکم ---------- ۲۵۲
○ بغیر وضو کے اذان واقامت کہنا ---------- ۲۵۲
○ اذان کا مسنون طریقہ ---------- ۲۵۳
○ اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا ---------- ۲۵۳
○ مسجد میں مائک کے ذریعہ اذان دینا ---------- ۲۵۳
○ ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان پڑھنا ---------- ۲۵۳
○ ٹیپ ریکارڈ میں اذان ---------- ۲۵۳
○ اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے اذان واقامت کا حکم ---------- ۲۵۴
○ جماعت ہونے کے بعد مسجد میں منفرد کی اذان ---------- ۲۵۴
○ گھر میں جماعت کرتے وقت اذان واقامت کا حکم ---------- ۲۵۴
○ عورتوں کی نماز کے لئے اذان واقامت مکروہ ہے ---------- ۲۵۵
○ سفر میں اذان کہنا ---------- ۲۵۵
○ سواری پر اذان ---------- ۲۵۵

Marfat.com

○ بیٹھ کر اذان کہنا ---------- ۲۵۵
○ اذان اور اقامت کے کسی کلمہ کا چھوٹ جانا ---------- ۲۵۶
○ الصلاۃ خیر من النوم چھوٹ گیا ---------- ۲۵۶
○ نابالغ بچہ کی اذان ---------- ۲۵۶
○ داڑھی کٹانے والے کی اذان واقامت ---------- ۲۵۷
○ دورانِ اذان مؤذن بے ہوش ہوجائے وغیرہ ---------- ۲۵۷
○ دورانِ اذان واقامت چلنا پھرنا ممنوع ہے ---------- ۲۵۷
○ عام نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان فصل ---------- ۲۵۷
○ مغرب کی اذان اور اقامت میں کتنی تاخیر کی جائے؟ ---------- ۲۵۸
○ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے باہر دی جائے یا اندر ---------- ۲۵۸
○ بیک وقت کئی اذانوں کا جواب کس طرح دیا جائے ---------- ۲۵۸
○ اذان پوری ہونے کے بعد ایک ساتھ جواب دینا ---------- ۲۵۸
○ الصلاۃ خیر من النوم کا جواب ---------- ۲۵۹
○ اثناء تلاوت اذان شروع ہوجائے تو کیا کرے؟ ---------- ۲۵۹
○ وضو کے درمیان اذان کا جواب دینا ---------- ۲۶۰
○ وعظ وتعلیم کے دوران اذان کا جواب دینا ---------- ۲۶۰
○ کلمۂ شہادت سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرنا ---------- ۲۶۰
○ نماز کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے اذان ---------- ۲۶۰
○ نومولود بچہ کے کان میں اذان دینے کا طریقہ ---------- ۲۶۱
○ قبر پر اذان بدعت ہے ---------- ۲۶۱
○ اقامت کا مسنون طریقہ ---------- ۲۶۱
○ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر منہ پھیرنا ---------- ۲۶۲

Marfat.com

○ مؤذن کے علاوہ دوسرے کا تکبیر کہنا ---------- ۲۶۲
○ کیا اقامت پہلی صف میں ہی ضروری ہے؟ ---------- ۲۶۲
○ اذان سے پہلے سنتیں پڑھنا ---------- ۲۶۳
○ اقامت سے کچھ پہلے مسجد میں پہنچا ---------- ۲۶۳

شرائطِ نماز

○ بدن پر معمولی سی نجاستِ غلیظہ لگے رہنے کے ساتھ نماز ---------- ۲۶۴
○ نجاستِ خفیفہ کے ساتھ نماز ---------- ۲۶۴
○ جیب میں گندہ انڈا رکھ کر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۵
○ پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۵
○ ناپاک بدن والے بچہ کا نمازی پر چڑھ جانا ---------- ۲۶۵
○ ایسی جانماز پر نماز پڑھنا جس کا ایک حصہ ناپاک ہو ---------- ۲۶۶
○ ایسی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا جس کا ایک کونہ ناپاک ہو ---------- ۲۶۶
○ خشک ناپاک زمین پر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۷
○ پرال یا گھاس پر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۷
○ ناپاک زمین پر کپڑا یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۷
○ ناپاک زمین پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۷
○ اخبار بچھا کر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۸
○ گوبر سے لپی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا ---------- ۲۶۸
○ جوتوں پر پیر رکھ کر نمازِ جنازہ کے لئے کھڑے ہونا ---------- ۲۶۸

ستر کے احکام

○ نماز میں مرد کو کن اعضاء کو چھپانا ضروری ہے؟ ---------- ۲۶۹

Marfat.com

○ نماز میں عورت کے اعضاء مستورہ ---------- ۲۶۹

○ عورت کا آدھی آستین پہن کر دوپٹے سے چھپا کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۰

○ کتنا حصہ ستر کھلنا مانع نماز ہے؟ ---------- ۲۷۱

○ جنس اور ٹی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۱

○ نماز میں جان بوجھ کر ستر کھولنا ---------- ۲۷۲

○ اندھیرے کمرے میں بھی ستر ضروری ہے ---------- ۲۷۲

○ اگر ستر کے لئے کوئی چیز دستیاب نہ ہو تو نماز کیسے پڑھے؟ ---------- ۲۷۲

○ اگر پورے ستر کو چھپانے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو کیا کرے؟ ---------- ۲۷۳

○ ستر کے لئے صرف ریشم کا کپڑا مہیا ہو ---------- ۲۷۳

○ چست لباس پہن کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۳

○ انتہائی باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۴

○ نماز میں باریک دوپٹہ کا استعمال ---------- ۲۷۴

○ عورت کی چٹیا بھی ستر ہے ---------- ۲۷۴

○ ساڑی پہن کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۴

○ دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۵

○ ننگے سر نماز پڑھنا ---------- ۲۷۵

مسائل استقبالِ قبلہ

○ شریعت میں قبلہ کی حیثیت ---------- ۲۷۶

○ مکہ مکرمہ میں مقیم شخص کا قبلہ ---------- ۲۷۸

○ مکہ معظمہ سے باہر رہنے والوں کا قبلہ ---------- ۲۷۸

○ قبلہ عمارتِ کعبہ کا نام نہیں ---------- ۲۷۸

Marfat.com

○ حطیم جزوِ قبلہ نہیں ---- ۲۷۹
○ کعبہ کے اندر یا چھت پر نماز پڑھنے والے کا قبلہ ---- ۲۷۹
○ کعبہ کے اندر نماز باجماعت میں صفوں کی ترتیب ---- ۲۷۹
○ مسجدِ حرام میں امام سے آگے اس رخ میں نماز پڑھنا ---- ۲۸۰
○ قبلہ کی سمت جاننے کے ذرائع ---- ۲۸۱
○ کیا قبلہ کی تعیین میں غیر مسلم کا قول معتبر ہے؟ ---- ۲۸۲
○ برصغیر ہندو پاک میں قبلہ کا صحیح رخ جاننے کا آسان طریقہ ---- ۲۸۲
○ قبلہ سے معمولی انحراف مضر نہیں ---- ۲۸۳
○ سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟ ---- ۲۸۳
○ نماز کے بعد قبلہ کی غلطی کا علم ہوا ---- ۲۸۳
○ دورانِ نماز معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے ---- ۲۸۳
○ بغیر تحری کے نماز پڑھنا ---- ۲۸۴
○ ریل اور جہاز میں استقبالِ قبلہ ---- ۲۸۴
○ دورانِ نماز ریل اور جہاز کا گھوم جانا ---- ۲۸۵
○ فرض نمازوں میں استقبالِ قبلہ سے عاجز رہ جانے والے کا حکم ---- ۲۸۵
○ سواری پر نفل نماز پڑھنے والے کے لئے رخصت ---- ۲۸۶
○ نماز کے دوران سینہ قبلہ سے پھر جانا ---- ۲۸۶
○ نماز کے دوران چہرہ قبلہ سے پھر جانا ---- ۲۸۶

نیت کے مسائل

○ نیت کی حقیقت ---- ۲۸۷
○ نیت کا مقصد ---- ۲۸۷

Marfat.com

○ کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟ ---- ۲۸۷
○ منفرد نمازی کی نیت ---- ۲۸۸
○ مقتدی کی نیت ---- ۲۸۸
○ امام کے لئے امامت کی نیت لازم نہیں ---- ۲۸۹
○ عورتوں کی اقتداء کی نیت ---- ۲۸۹
○ نیت کا اصل وقت ---- ۲۹۰
○ استحضارِ نیت کی علامت ---- ۲۹۰
○ کیا پوری نماز میں نیت کا استحضار لازم ہے؟ ---- ۲۹۰
○ قضاءِ عمری کی نیت ---- ۲۹۰
○ کسی نقص کی وجہ سے واجب الاعادہ نماز کی نیت ---- ۲۹۱
○ نمازِ وتر کی نیت ---- ۲۹۱
○ سننِ مؤکدہ میں تعیین شرط نہیں ---- ۲۹۱
○ نمازِ تراویح کی نیت ---- ۲۹۲
○ نوافل میں مطلق نیت ---- ۲۹۲
○ نمازِ جنازہ کی نیت ---- ۲۹۲
○ سجدۂ تلاوت کی نیت ---- ۲۹۲
○ کیا ہر آیتِ سجدہ کے لئے الگ الگ نیت ضروری ہے؟ ---- ۲۹۳
○ خطبۂ جمعہ کے لئے نیت کی شرط ---- ۲۹۳
○ رکعات کی تعداد میں غلطی مضر نہیں ---- ۲۹۳
○ اداء اور قضاء کی نیت میں الٹ پلٹ ---- ۲۹۳
○ فرائض میں ریا کا اعتبار نہیں ---- ۲۹۳
○ ریا کی علامت ---- ۲۹۴

Marfat.com

نماز کے فرائض

○ فرائض نماز ---------- ۲۹۵
○ ان پڑھ اور گونگا کیسے نماز شروع کرے؟ ---------- ۲۹۵
○ ''اللہ اکبار'' کہنا مفسد صلوٰۃ ہے ---------- ۲۹۵
○ ''اللہ اکبر'' یا ''اللہ آکبر'' کہنے کا حکم ---------- ۲۹۶
○ اگر امام سے پہلے مقتدی کی تکبیر ختم ہوگئی ---------- ۲۹۶
○ آدھی تکبیر قیام میں اور آدھی رکوع کی حالت میں کہی ---------- ۲۹۷
○ بلا عذر بیٹھ کر نماز فرض جائز نہیں ---------- ۲۹۷
○ ایک پیر پر وزن ڈال کر نماز پڑھنا ---------- ۲۹۷
○ کُبڑے شخص کا قیام ---------- ۲۹۷
○ نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا ---------- ۲۹۸
○ سواری پر نفل نماز ---------- ۲۹۸
○ سواری پر فرض نماز ---------- ۲۹۸
○ بس کا مسافر کیا کرے؟ ---------- ۲۹۹
○ اگر تکیہ لگا کر کھڑا ہونے پر قادر ہو تو کیا کرے؟ ---------- ۲۹۹
○ دورانِ نماز ٹیک لگانا ---------- ۲۹۹
○ نفل نماز کچھ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر پڑھنا ---------- ۳۰۰
○ نماز میں کتنی مقدار قرأت فرض ہے؟ ---------- ۳۰۰
○ نماز کی کن کن رکعات میں قرأت فرض ہے؟ ---------- ۳۰۰
○ جو شخص قرآن پڑھا ہوا نہ ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟ ---------- ۳۰۱
○ گونگا شخص نماز کیسے پڑھے؟ ---------- ۳۰۱

Marfat.com

○ نماز کے دوران دیکھ کر ناظرہ قرآن پڑھنا ---------- ۳۰۱

○ فرض رکوع کی حد ---------- ۳۰۱

○ سجدہ کی تعریف ---------- ۳۰۲

○ اگر صرف رخسار یا ٹھوڑی زمین پر رکھی تو سجدہ صحیح نہ ہوگا ---------- ۳۰۲

○ ہتھیلی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ---------- ۳۰۲

○ بھیڑ کے وقت اپنی ران پر سجدہ کرنا ---------- ۳۰۳

○ نمازی کا دوسرے نمازی کی پیٹھ پر سجدہ کرنا ---------- ۳۰۳

○ کھڑے ہونے کی جگہ سے اونچی جگہ سجدہ کرنا ---------- ۳۰۳

○ قرأت کی شرعی تعریف ---------- ۳۰۳

○ کبڑا شخص کیسے رکوع کرے؟ ---------- ۳۰۴

○ مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں چلے جانا ---------- ۳۰۴

○ رکوع کی حالت میں تکبیر تحریمہ معتبر نہیں ---------- ۳۰۵

○ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع کس طرح کرے؟ ---------- ۳۰۵

○ صرف پیشانی پر سجدہ ---------- ۳۰۵

○ صرف ناک پر سجدہ ---------- ۳۰۶

○ سجدہ میں قدم زمین پر رکھنے کی تحقیق ---------- ۳۰۶

○ بھس یا پوال پر سجدہ ---------- ۳۰۷

○ چاول اور مکئی کے ڈھیر پر سجدہ ---------- ۳۰۸

○ غلہ کی بوری پر سجدہ ---------- ۳۰۸

○ فوم کی صف پر سجدہ ---------- ۳۰۸

○ ایک رکعت میں کتنے سجدے فرض ہیں؟ ---------- ۳۰۸

○ قیام، رکوع اور سجدہ میں ترتیب لازم ہے ---------- ۳۰۹

Marfat.com

○ قعدۂ اخیرہ میں فرض کی مقدار ---------- ۳۰۹
○ سونے کی حالت میں ارکانِ نماز ادا کرنا ---------- ۳۰۹
○ رکوع یا سجدہ کی حالت میں سو جانا ---------- ۳۱۰
○ نماز کو بالقصد ختم کرنا ---------- ۳۱۰

نماز کے واجبات

○ واجب کا حکم اور اس کی حیثیت ---------- ۳۱۱
○ واجباتِ نماز ---------- ۳۱۱
○ (۱) تکبیر تحریمہ میں "اللہ اکبر" کہنا ---------- ۳۱۲
○ (۲) سورۂ فاتحہ پڑھنا ---------- ۳۱۲
○ (۳) سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ---------- ۳۱۳
○ (۴) فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں قرأت کی تعیین ---------- ۳۱۳
○ (۵) سورۂ فاتحہ کا قرأت سے پہلے پڑھنا ---------- ۳۱۳
(۶) سورۂ فاتحہ کا تکرار نہ کرنا ---------- ۳۱۳
○ (۷) جہری نمازوں میں جہر کرنا ---------- ۳۱۴
○ (۸) سری نمازوں میں آہستہ قرأت ---------- ۳۱۴
○ (۹) تعدیلِ ارکان ---------- ۳۱۵
○ (۱۰) قومہ کرنا ---------- ۳۱۵
○ (۱۱) سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک زمین پر رکھنا ---------- ۳۱۵
○ (۱۲) ہر رکعت میں دونوں سجدے لگاتار کرنا ---------- ۳۱۵
○ (۱۳) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ---------- ۳۱۶
○ (۱۴) قعدۂ اولیٰ ---------- ۳۱۶

Marfat.com

○ (۱۵) قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا ---------- ۳۱۶

○ (۱۶) قعدہ اولیٰ کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا ---------- ۳۱۶

○ (۱۷) افعالِ نماز میں بلا فصل ترتیب باقی رکھنا ---------- ۳۱۷

○ (۱۸) لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا ---------- ۳۱۷

○ (۱۹) وتر کی نماز میں قنوت پڑھنا ---------- ۳۱۷

○ (۲۰) عیدین میں تکبیراتِ زائدہ ---------- ۳۱۸

○ (۲۱) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر ---------- ۳۱۸

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان

○ قضاء نمازوں کی ادائیگی کی فکر ---------- ۳۱۹

○ قضاء عمری کا آسان طریقہ ---------- ۳۱۹

○ قضاء عمری پڑھنے کے اوقات ---------- ۳۱۹

○ بعض وہ اعذار جن کی بنا پر نماز کو مؤخر کرنے کی گنجائش ہے؟ ---------- ۳۲۰

○ صاحبِ ترتیب کے لئے پنج وقتہ نمازوں اور وتر کے درمیان ترتیب لازم ہے ---------- ۳۲۱

○ کن اعذار کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے؟ ---------- ۳۲۱

○ ظہر کا قضا ہونا یاد نہ رہا پھر عصر پڑھ لی تو اب کیا کرے؟ ---------- ۳۲۱

○ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ ظہر کی نماز بلا وضو پڑھی گئی ---------- ۳۲۲

○ وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ اس نے عشاء نہیں پڑھی ---------- ۳۲۲

○ جب فوت شدہ نمازیں چھ سے زائد ہو جائیں تو بعض کی ادائیگی سے ترتیب کا حکم دوبارہ لاگو نہیں ہوگا ---------- ۳۲۲

○ اگر تمام فوت شدہ نمازیں لوٹا لیں تو ترتیب کا حکم دوبارہ لازم ہو جائے گا ---------- ۳۲۳

○ ترکِ ترتیب کی وجہ سے نماز کا فساد کب تک موقوف رہتا ہے ---------- ۳۲۳

Marfat.com

○ چھوٹی ہوئی نمازوں کا فدیہ ---------- ۳۲۴
○ عام نوافل کے مقابلہ میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء افضل اور اہم ہے ---------- ۳۲۵
○ فوت شدہ نمازوں کی قضاء برسرعام نہ کی جائے ---------- ۳۲۵

مسائل سجدۂ سہو

○ سجدۂ سہو کیوں مشروع ہے؟ ---------- ۳۲۷
○ سجدۂ سہو کے وجوب کے اسباب ---------- ۳۲۷
○ سجدۂ سہو کا طریقہ ---------- ۳۲۸
○ نماز میں جان بوجھ کر غلطی کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوسکتی ---------- ۳۲۸
○ سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گیا ---------- ۳۲۸
○ سورۂ فاتحہ کی کوئی ایک آیت چھوڑنا بھی موجبِ سجدۂ سہو ہے ---------- ۳۲۸
○ سورۂ فاتحہ کے بجائے بھول سے کوئی اور سورت شروع کردی ---------- ۳۲۹
○ فرض نمازوں میں سورۂ فاتحہ کا تکرار ---------- ۳۲۹
○ سنن ونوافل میں سورۂ فاتحہ کا تکرار ---------- ۳۳۰
○ ضم سورت کے بعد سورۂ فاتحہ کا دوبارہ پڑھنا ---------- ۳۳۰
○ سورت ملائے بغیر رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟ ---------- ۳۳۰
○ قومہ اور جلسہ میں جلد بازی سے سجدۂ سہو کا وجوب ---------- ۳۳۰
○ کسی رکعت کا بھولا ہوا ایک سجدہ اگلی رکعت میں ادا کیا ---------- ۳۳۱
○ قعدہ میں تشہد سے پہلے کچھ اور پڑھنا ---------- ۳۳۱
○ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لینا ---------- ۳۳۱
○ تشہد کا کچھ حصہ چھوڑ دینا ---------- ۳۳۲
○ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کا تکرار ---------- ۳۳۲

Marfat.com

○ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کا تکرار ---------- ۳۳۲
○ قعدۂ اولیٰ کا سہواً ترک کر دینا ---------- ۳۳۲
○ سری نمازوں میں کتنی آیتوں کو جہراً پڑھنا موجبِ سہو ہے؟ ---------- ۳۳۳
○ جہری نمازوں میں آہستہ قرأت ---------- ۳۳۳
○ اگر تشہد یا ثناء جہراً پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ---------- ۳۳۳
○ وتر میں دعائے قنوت کی تکبیر چھوڑ دی ---------- ۳۳۳
○ وتر میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا ---------- ۳۳۴
○ سجدۂ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا ---------- ۳۳۴
○ قعدۂ اخیرہ کے وقت بھول سے کھڑا ہو گیا ---------- ۳۳۴
○ آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کے بجائے کھڑا ہو گیا ---------- ۳۳۵
○ کب تک سجدۂ سہو کر سکتا ہے؟ ---------- ۳۳۵
○ قعدۂ اولیٰ پر غلطی سے سلام پھیرنا ---------- ۳۳۶
○ نمازِ عید اور جمعہ وغیرہ میں سہو کا پیش آنا ---------- ۳۳۶
○ رکعتوں کی تعداد میں شک ہونا ---------- ۳۳۷
○ نماز کے دوران سوچتے رہ جانا ---------- ۳۳۷
○ نماز کی رکعتوں کے بارے میں امام اور مقتدیوں میں اختلاف ---------- ۳۳۷
○ وتر کی رکعتوں میں شک ---------- ۳۳۸

نماز کی سنتیں

○ سنت کی حقیقت ---------- ۳۳۹
○ نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟ ---------- ۳۳۹
○ (۱) اذان واقامت ---------- ۳۳۹

Marfat.com

○ (۲) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا ---------- ۳۴۰

○ (۳) رفع یدین کے وقت انگلیاں اپنے حال پر رکھنا ---------- ۳۴۰

○ (۴) امام کا تکبیرات کو بلند آواز سے کہنا ---------- ۳۴۰

○ (۵) ثنا پڑھنا ---------- ۳۴۱

○ (۶) اعوذ باللہ پڑھنا ---------- ۳۴۱

○ (۷) بسم اللہ پڑھنا ---------- ۳۴۱

○ (۸) آمین کہنا ---------- ۳۴۲

○ (۹) ثنا، تعوذ، وتسمیہ اور آمین کو آہستہ پڑھنا ---------- ۳۴۲

○ (۱۰) ہاتھ باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں نیچے رکھنا ---------- ۳۴۲

○ (۱۱) مرد اور عورت کے ہاتھ باندھنے کی جگہ ---------- ۳۴۲

○ (۱۲) تکبیراتِ انتقالیہ ---------- ۳۴۲

○ (۱۳) رکوع میں تسبیحات پڑھنا ---------- ۳۴۳

○ (۱۴) سجدہ میں تسبیحات پڑھنا ---------- ۳۴۳

○ (۱۵) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو پکڑنا ---------- ۳۴۳

○ (۱۶) ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے وقت انگلیاں کیسے رکھیں؟ ---------- ۳۴۳

○ (۱۷) قعدہ میں بیٹھنے کی مسنون کیفیت ---------- ۳۴۴

○ (۱۸) آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا ---------- ۳۴۴

○ (۱۹) قعدہ اخیر میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا ---------- ۳۴۴

○ (۲۰) شہادت کے وقت انگلی اٹھانا ---------- ۳۴۴

نماز کے آداب و مستحبات

○ ادب اور مستحب کی شرعی حیثیت ---------- ۳۴۵

Marfat.com

○ مستحب پر اصرار جائز نہیں ---- ۳۴۴
○ عوام کی بے اعتدالی ---- ۳۴۵
○ تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ چادر سے باہر نکالنا ---- ۳۴۶
○ قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ میں نظر کہاں رہے؟ ---- ۳۴۷
○ سلام پھیرتے وقت نظریں کہاں رہیں؟ ---- ۳۴۷
○ نماز میں قرأت کی مستحب مقدار ---- ۳۴۷
○ ہر رکعت میں پوری سورت پڑھنا افضل ہے ---- ۳۴۸
○ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں قرأتِ مستحبہ ---- ۳۴۹
○ فرض کی آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ---- ۳۴۹
○ کھانسی اور ڈکار کو روکنا ---- ۳۴۹
○ جمائی کے وقت منہ بند کرنا ---- ۳۴۹
○ مقتدی نماز کے لئے کب کھڑے ہوں؟ ---- ۳۵۰

نماز کا مسنون طریقہ

○ جب مصلیٰ پر کھڑے ہوں ---- ۳۵۴
○ جب نماز شروع کریں ---- ۳۵۵
○ قیام کی حالت ---- ۳۵۵
○ رکوع کی حالت ---- ۳۵۶
○ قومہ کی حالت ---- ۳۵۷
○ سجدہ میں جانے کا صحیح طریقہ ---- ۳۵۸
○ سجدہ کی حالت ---- ۳۵۸
○ دونوں سجدوں کے درمیان ---- ۳۵۹

Marfat.com

۴۵
○ دوسرا سجدہ ---- ۳۵۹
○ سجدہ سے قیام کی طرف ---- ۳۶۰
○ قعدے کی حالت ---- ۳۶۰
○ سلام ---- ۳۶۱
○ نماز کے بعد ---- ۳۶۱
○ عورت اور مرد کی نماز کی کیفیت میں فرق ---- ۳۶۲

مکروہاتِ نماز

○ کراہت کا مطلب ---- ۳۶۶
○ کراہت کی قسمیں ---- ۳۶۶
○ مکروہ کا اثر نماز پر ---- ۳۶۷

مکروہاتِ تحریمیہ

○ سر یا کندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں جانب چھوڑ دینا ---- ۳۶۸
○ دورانِ نماز دامن یا آستین کو چڑھا کر رکھنا ---- ۳۶۸
○ دورانِ نماز کپڑے یا بدن سے کھیلنا ---- ۳۶۹
○ پیشاب، پاخانہ کے تقاضے کے وقت نماز پڑھنا ---- ۳۷۰
○ مرد کا بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا ---- ۳۷۰
○ دورانِ نماز سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنا ---- ۳۷۱
○ انگلیاں چٹخانا ---- ۳۷۱
○ دورانِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا ---- ۳۷۲
○ نماز کے دوران اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا ---- ۳۷۲
○ نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر گھمانا ---- ۳۷۲

Marfat.com

۴۶

○ بلاضرورت ٹیک لگا کر نماز پڑھنا ---- ۳۷۳

○ نماز میں سرین کے بل بیٹھنا ---- ۳۷۳

○ صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا ---- ۳۷۳

○ کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا ---- ۳۷۳

○ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا ---- ۳۷۴

○ نماز میں پنکھا جھلنا ---- ۳۷۴

○ امام سے پہلے ارکان ادا کرنا ---- ۳۷۴

○ غسل خانہ، بیت الخلاء وغیرہ میں نماز پڑھنا ---- ۳۷۴

○ قبرستان میں نماز پڑھنا ---- ۳۷۴

○ بیچ راستہ میں نماز پڑھنا ---- ۳۷۵

○ درمیان سے سر کھول کر نماز پڑھنا ---- ۳۷۵

○ صرف پیشانی پر سجدہ کرنا ---- ۳۷۵

○ مرد کا زمین سے چپک کر سجدہ کرنا ---- ۳۷۵

○ کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ---- ۳۷۶

○ نماز میں بلا آواز ہنسنا ---- ۳۷۶

○ نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا ---- ۳۷۶

○ ترتیب کے خلاف قرأت کرنا ---- ۳۷۶

○ پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا ---- ۳۷۶

○ امام کا بلند مقام پر کھڑے ہو کر امامت کرنا ---- ۳۷۷

○ امام کا آنے والے کے لئے قرأت یا رکوع لمبا کرنا ---- ۳۷۷

مکروہاتِ تنزیہیہ

○ اشارے سے سلام کا جواب دینا ---- ۳۷۸

Marfat.com

○ بلا عذر چار زانو بیٹھنا ---------- ۳۷۸
○ ایک پیر پر زور دے کر کھڑے ہونا ---------- ۳۷۸
○ ایڑیوں پر بیٹھنا ---------- ۳۷۸
○ نوافل میں پہلی رکعت کو زیادہ طویل کرنا ---------- ۳۷۸
○ دوسری رکعت کو پہلی سے طویل کرنا ---------- ۳۷۹
○ ننگے سر نماز پڑھنا ---------- ۳۷۹
○ تسبیحات کا شمار انگلیوں پر کرنا ---------- ۳۷۹
○ نامناسب کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ---------- ۳۷۹
○ نماز میں سینہ آگے نکال کر اکڑ کر کھڑا ہونا ---------- ۳۸۰
○ نماز میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا ---------- ۳۸۰
○ نماز میں بلا ضرورت جوں یا مچھر وغیرہ مارنا ---------- ۳۸۰
○ نماز میں کندھا کھلا رکھنا ---------- ۳۸۰
○ نماز میں جمائی لینا ---------- ۳۸۱
○ نماز میں آنکھیں بند رکھنا ---------- ۳۸۱
○ بلا شدید عذر کے تھوکنا یا ناک سنکنا ---------- ۳۸۱
○ بلا ضرورت پسینہ صاف کرنا ---------- ۳۸۱
○ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا ---------- ۳۸۲
○ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں سے نیچے یا اوپر کرنا ---------- ۳۸۲
○ بھوک کے وقت کھانا سامنے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا ---------- ۳۸۲
○ رکوع میں سر کو برابر نہ رکھنا ---------- ۳۸۲
○ سجدہ میں جاتے ہوئے مستحب ترتیب کے خلاف کرنا ---------- ۳۸۳
○ تکبیراتِ انتقالیہ کب تک پوری کر لی جائیں؟ ---------- ۳۸۳

Marfat.com

○ دوسرے کی زمین پر بلا اجازت نماز پڑھنا ---------- ۳۸۳
○ اپنی پگڑی یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا ---------- ۳۸۳
○ نیت باندھتے وقت بائیں ہاتھ کو اوپر رکھنا ---------- ۳۸۳
○ نماز پڑھنے کے دوران کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ لینا ---------- ۳۸۴
○ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم ---------- ۳۸۴

نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں

○ نماز میں گفتگو کرنا ---------- ۳۸۵
○ نماز میں دنیوی ضرورت والے الفاظ سے دعا مانگنا ---------- ۳۸۵
○ نماز میں سلام کرنا ---------- ۳۸۵
○ نماز میں سلام کا جواب دینا ---------- ۳۸۶
○ نماز میں مصافحہ کرنا ---------- ۳۸۶
○ نماز میں عملِ کثیر کرنا ---------- ۳۸۶
○ دورانِ نماز جیب سے موبائل نکال کر سوئچ بند کرنا ---------- ۳۸۶
○ نماز میں سینہ قبلہ سے پھیرنا ---------- ۳۸۷
○ نماز کے دوران کھانا پینا ---------- ۳۸۷
○ دانت میں اٹکی ہوئی چیز کو نگلنا ---------- ۳۸۷
○ بلا عذر کھنکھارنا ---------- ۳۸۸
○ نماز پڑھتے ہوئے زور سے پھونک مارنا ---------- ۳۸۸
○ نماز میں رونا اور کراہنا ---------- ۳۸۹
○ چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر جواب دینا ---------- ۳۸۹
○ کلماتِ ذکر کو عام گفتگو کی جگہ استعمال کرنا ---------- ۳۸۹

Marfat.com

○ دورانِ نماز چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا ---------- ۳۸۹
○ قرآنِ کریم کی کسی آیت کو جواب کی جگہ استعمال کرنا ---------- ۳۹۰
○ تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا دورانِ نماز پانی پر قادر ہو گیا ---------- ۳۹۰
○ اَن پڑھ شخص نے دورانِ نماز کوئی آیت سیکھ لی ---------- ۳۹۰
○ دورانِ نماز موزوں پر مسح کی مدت پوری ہو گئی ---------- ۳۹۱
○ ننگے شخص کو کپڑا میسر آ گیا ---------- ۳۹۱
○ اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنے والے کو قدرت حاصل ہو گئی ---------- ۳۹۱
○ صاحبِ ترتیب شخص کو فوت شدہ نماز یاد آ گئی ---------- ۳۹۲
○ نااہل شخص کو نائب بنا دینا ---------- ۳۹۲
○ نماز پڑھتے ہوئے وقت نکل گیا ---------- ۳۹۳
○ زخم درست ہو کر پٹی کھل گئی ---------- ۳۹۳
○ معذورِ شرعی کا عذر زائل ہو جانا ---------- ۳۹۳
○ دورانِ نماز قصداً حدث کرنا ---------- ۳۹۴
○ عورت کا مرد کے دائیں بائیں یا سامنے کھڑا ہونا ---------- ۳۹۴
○ مسجدِ حرام (مکہ معظّمہ) میں نمازی احتیاط کیسے کریں؟ ---------- ۳۹۵
○ دورانِ نماز ستر کھل جانا ---------- ۳۹۶
○ حدث کے بعد وضو کے لئے جاتے اور آتے ہوئے قرآن پڑھنا ---------- ۳۹۶
○ نماز میں وضو ٹوٹنے کے بعد بلا عذر اپنی جگہ ٹھہرے رہنا ---------- ۳۹۷
○ قریب پانی رہتے ہوئے دور جانا ---------- ۳۹۷
○ حدث کے شک میں مسجد سے یا صفوں سے باہر نکل گیا ---------- ۳۹۷
○ بے وضو ہونے کے خیال میں وضو کے لئے چل پڑا ---------- ۳۹۸
○ امام کے علاوہ دوسرے شخص کو لقمہ دینا ---------- ۳۹۹

Marfat.com

○ امام کا غیر مقتدی سے لقمہ لینا ---------- ۳۹۹
○ نئی نماز شروع کرنے کی نیت سے تکبیرِ تحریمہ کہنا ---------- ۳۹۹
○ دورانِ نماز قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا ---------- ۳۹۹
○ مقتدی کا امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر لینا ---------- ۴۰۰
○ نماز کا کوئی رکن سوتے ہوئے ادا کرنا ---------- ۴۰۰
○ چار یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دینا ---------- ۴۰۰
○ قرأت میں فحش غلطی ---------- ۴۰۱
○ نماز پڑھتے ہوئے عورت کا بچہ کو دودھ پلانا ---------- ۴۰۲
○ نماز کے دوران جان بوجھ کر وضو توڑ دینا ---------- ۴۰۲
○ نماز پڑھتے ہوئے بے ہوش یا پاگل ہو جانا ---------- ۴۰۲
○ نماز پڑھتے ہوئے موت آ گئی ---------- ۴۰۲

امامت و جماعت کے مسائل

○ نماز با جماعت کی اہمیت ---------- ۴۰۳
○ نماز با جماعت ترک کرنے پر وعیدیں ---------- ۴۰۴
○ امام کی ذمہ داری ---------- ۴۰۴
○ امامت کی شرائط ---------- ۴۰۵
○ اقتداء کی شرائط ---------- ۴۰۵
○ امامت کا حق دار ---------- ۴۰۶
○ قادیانی کی امامت ---------- ۴۰۷
○ منکرینِ حدیث کی امامت ---------- ۴۰۷
○ شیعہ کی امامت ---------- ۴۰۷

Marfat.com

○ بدعتی کی امامت ---------- ۴۰۷
○ غیر مقلد (اہلِ حدیث) کی امامت ---------- ۴۰۸
○ فاسق کی امامت ---------- ۴۰۸
○ ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت ---------- ۴۰۸
○ ٹی وی دیکھنے والے یا سینما باز کی امامت ---------- ۴۰۸
○ انگریزی بال رکھنے والے کی امامت ---------- ۴۰۹
○ جس کی بیوی پردہ نہ کرتی ہو اس کی امامت ---------- ۴۰۹
○ ٹخنوں سے نیچے پائجامہ لٹکانے والے کی امامت ---------- ۴۰۹
○ کالا خضاب لگانے والے کی امامت ---------- ۴۰۹
○ نابینا کی امامت ---------- ۴۱۰
○ امرد کی امامت ---------- ۴۱۰
○ عنین (نامرد) کی امامت ---------- ۴۱۰
○ جس مرد کی داڑھی نہ نکلے اس کی امامت کا حکم ---------- ۴۱۰
○ نابالغ کی امامت ---------- ۴۱۱
○ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز ---------- ۴۱۱
○ معذور کی امامت ---------- ۴۱۲
○ پٹی پر مسح کرنے والے کی امامت ---------- ۴۱۲
○ غیر مختون کی امامت ---------- ۴۱۲
○ تتلے شخص کی امامت ---------- ۴۱۲
○ امام کو تکبیرات کس طرح کہنی چاہئیں؟ ---------- ۴۱۳
○ رکوع و سجدہ میں امام کتنی مرتبہ تسبیحات پڑھے؟ ---------- ۴۱۳
○ امام کا مصلیٰ ہی پر سنتیں پڑھنا ---------- ۴۱۴

Marfat.com

○ امام نماز پڑھ کر کس طرف رخ کرے؟ ---- ۴۱۴

○ بارش اور سخت سردی میں ترکِ جماعت ---- ۴۱۴

○ کرفیو میں ترکِ جماعت ---- ۴۱۴

○ قضاء حابست مقدم ہے یا جماعت ---- ۴۱۴

○ گھر پر تراویح کی جماعت ---- ۴۱۵

○ کیا عورتیں تنہا جماعت کر سکتی ہیں؟ ---- ۴۱۵

○ عورتوں کا مسجد میں جماعت کے لئے جانا ---- ۴۱۵

○ نفل کی جماعت کا حکم ---- ۴۱۶

○ وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے ---- ۴۱۶

○ کن اعذار کی وجہ سے ترکِ جماعت کی گنجائش ہے؟ ---- ۴۱۶

○ جماعت کی فضیلت کب تک حاصل ہوگی؟ ---- ۴۱۷

○ اکیلے فرض نماز پڑھنے کے دوران جماعت کھڑی ہوگئی ---- ۴۱۷

○ نفل یا سنت پڑھتے ہوئے نماز کھڑی ہوگئی تو کیا کرے؟ ---- ۴۱۸

○ جمعہ کی سنت کے دوران خطبہ شروع ہوجائے تو کیا کرے؟ ---- ۴۱۹

○ فجر کی سنتوں کا مسئلہ ---- ۴۱۹

○ محلّہ کی مسجد میں اہل محلّہ کا جماعتِ ثانیہ کرنا ---- ۴۲۰

○ بازار یا راستہ کی مسجد میں جماعتِ ثانیہ ---- ۴۲۱

○ تنگی کی وجہ سے تکرارِ جماعت ---- ۴۲۱

○ بارش کے عذر سے تکرارِ جماعت ---- ۴۲۲

○ مسافر حضرات کا کسی مسجد میں جماعتِ ثانیہ کرنا ---- ۴۲۲

مدرک، لاحق، اور مسبوق سے متعلق مسائل

○ مدرک کسے کہتے ہیں؟ ---- ۴۲۳

Marfat.com

○ رکوع میں شریک ہونے والا شخص بھی مدرک ہے ---------- ۴۲۳
○ لاحق کسے کہتے ہیں؟ ---------- ۴۲۳
○ لاحق مسبوق کسے کہتے ہیں؟ ---------- ۴۲۳
○ لاحق اپنی نماز کیسے پوری کرے گا؟ ---------- ۴۲۴
○ لاحق فوت شدہ رکعت میں قرأت نہیں کرے گا ---------- ۴۲۴
○ لاحق کی نماز میں سہو موجبِ سجدۂ سہو نہیں ---------- ۴۲۴
○ لاحق مسبوق نماز کیسے پوری کرے؟ ---------- ۴۲۴
○ بھیڑ کی وجہ سے ارکانِ نماز ادا کرنے سے قاصر رہنا ---------- ۴۲۵
○ نماز کے دوران سوتا رہ گیا ---------- ۴۲۵
○ جماعت کے دوران حدث لاحق ہو گیا ---------- ۴۲۶
○ مقیم کا مسافر کی اقتداء کرنا ---------- ۴۲۶
○ مسبوق کسے کہتے ہیں؟ ---------- ۴۲۶
○ مسبوق کس طرح نماز پوری کرے؟ ---------- ۴۲۶
○ مسبوق کو مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو نماز کیسے پوری کرے؟ ---------- ۴۲۷
○ جہری نماز میں مسبوق ثناء کب پڑھے گا؟ ---------- ۴۲۷
○ مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیر دینا ---------- ۴۲۷
○ مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ رہے گا ---------- ۴۲۸
○ مسبوق کو اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کب کھڑا ہونا چاہئے؟ ---------- ۴۲۸
○ مسبوق کا سلام سے پہلے اپنی نماز کے لئے کھڑا ہونا ---------- ۴۲۸

صف بندی سے متعلق مسائل

○ صف بندی کی اہمیت ---------- ۴۳۰

Marfat.com

○ صفیں کیسے سیدھی کی جائیں؟ ---- ۴۳۲
○ ضروری تنبیہ! ---- ۴۳۲
○ صفِ اول کی فضیلت ---- ۴۳۳
○ اگر مقتدی ایک ہو تو کہاں کھڑا ہو؟ ---- ۴۳۴
○ اگر مقتدیہ ایک عورت ہو تو کہاں کھڑی ہو؟ ---- ۴۳۴
○ صف بنانے کی ترتیب ---- ۴۳۴
○ بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا ---- ۴۳۴
○ محراب صفوں کے وسط میں بنانی چاہئے ---- ۴۳۵
○ نئی صف میں تنہا کھڑا ہونا ---- ۴۳۵
○ نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ اگلی صف میں جگہ خالی ہے ---- ۴۳۵
○ بطورِ اعزاز کسی بڑے شخص کو پہلی صف میں جگہ دینا ---- ۴۳۵
○ کسی شخص کا نمازی کے آگے سے گذرنا ---- ۴۳۶
○ مسجدِ حرام میں نمازیوں کے آگے سے گذرنے کا حکم ---- ۴۳۷
○ اگلی صف کو پُر کرنے کے لئے پچھلی صف سے گذرنا ---- ۴۳۷
○ امام کا سترہ کافی ہے ---- ۴۳۸
○ آگے سے گذرنے والے کے ساتھ نمازی کیا کرے؟ ---- ۴۳۸
○ بڑی مسجد میں نمازی کے کتنے آگے سے گذرنے کی گنجائش ہے؟ ---- ۴۳۸
○ تخت یا چبوترے پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا ---- ۴۳۹

مسائلِ وتر

○ وتر کی نماز واجب ہے ---- ۴۴۱
○ وتر کی نماز کا وقت ---- ۴۴۱

Marfat.com

○ نماز وتر پڑھنے کا طریقہ ---------- ۴۴۱
○ بلا عذر نماز وتر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ---------- ۴۴۲
○ وتر میں کون سی سورتیں پڑھنا مسنون ہے؟ ---------- ۴۴۲
○ جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟ ---------- ۴۴۲
○ حنفی شخص کا شافعی امام کے پیچھے وتر ادا کرنا ---------- ۴۴۳
○ رمضان میں وتر با جماعت پڑھنا مسنون ہے ---------- ۴۴۴
○ اکیلے عشاء پڑھنے والے کا وتر کی جماعت میں شریک ہونا ---------- ۴۴۴
○ مقتدی کی دعائے قنوت سے قبل امام کا رکوع میں چلا جانا ---------- ۴۴۴
○ دعائے قنوت پوری ہونے سے قبل امام نے رکوع کر دیا ---------- ۴۴۵
○ دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا ---------- ۴۴۵
○ وتر کی آخری رکعت میں شرکت کرنے والا نماز کیسے پوری کرے؟ ---------- ۴۴۵
○ وتر میں قعدۂ اولی بھول کر کھڑا ہو گیا ---------- ۴۴۶
○ مسبوق امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے گا ---------- ۴۴۶
○ وتر کے بعد نوافل کھڑے ہو کر پڑھیں یا بیٹھ کر؟ ---------- ۴۴۶
○ قنوتِ نازلہ ---------- ۴۴۷

مسائلِ جمعہ

○ اسلام میں جمعہ کے دن کی اہمیت ---------- ۴۴۸
○ جمعہ کی ایک اہم خصوصیت ---------- ۴۴۸
○ قبولیت کی گھڑی کون سی ہے؟ ---------- ۴۴۸
○ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے ---------- ۴۴۹
○ جمعہ کے دن اجر و ثواب کی بہتات ---------- ۴۵۰

Marfat.com

○ جمعہ کے دن مسجد میں پہلے پہنچنے کی کوشش کی جائے ---- ۴۵۱

○ جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی عظیم فضیلت ---- ۴۵۲

○ نماز جمعہ چھوڑنے کی نحوست ---- ۴۵۲

○ صحتِ جمعہ کے شرائط ---- ۴۵۳

○ جمعہ کس پر فرض ہے؟ ---- ۴۵۴

○ جمعہ کتنی بڑی آبادی میں جائز ہے؟ ---- ۴۵۵

○ فناءِ شہر کی تعریف ---- ۴۵۵

○ فناءِ شہر کا حکم ---- ۴۵۵

○ ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ قائم کرنا ---- ۴۵۶

○ شہر کے کسی میدان میں جمعہ کا قیام ---- ۴۵۶

○ جنگل بیابان میں جمعہ کا قیام درست نہیں ---- ۴۵۶

○ چھوٹے دیہات میں جمعہ کا قیام درست نہیں ---- ۴۵۶

○ چھوٹے دیہات میں جمعہ پڑھنے سے گناہ ہوگا ---- ۴۵۶

○ جمعہ کی نماز کے لئے گاؤں سے شہر کی طرف آنا ---- ۴۵۷

○ شہر سے متصل کارخانہ میں نمازِ جمعہ ---- ۴۵۷

○ جس گاؤں میں شہر کی اذان سنائی دے وہاں جمعہ کا حکم ---- ۴۵۷

○ حاکم کی اجازت کہاں شرط ہے؟ ---- ۴۵۷

○ ہندوستان جیسے غیر اسلامی ممالک میں اقامتِ جمعہ ---- ۴۵۸

○ جیل میں نمازِ جمعہ ---- ۴۵۸

○ ایئرپورٹ کی عمارت میں جمعہ ---- ۴۵۸

○ ساحل پر لگے ہوئے اسٹیمر یا ایئرپورٹ پر کھڑے ہوئے ہوائی جہاز میں جمعہ ---- ۴۵۸

○ جمعہ کی پہلی اذان ہی سے جمعہ کی تیاری ضروری ہے ---- ۴۵۹

○ جمعہ میں ہر زمانہ میں تعجیل افضل ہے ---- ۴۵۹

Marfat.com

مسائل خطبۂ جمعہ

- جمعہ کی اذان ثانی خطیب کے سامنے مسجد کے اندر کہی جائے ---- ۴۶۰
- نماز جمعہ میں خطبہ شرط ہے ---- ۴۶۰
- خطبہ کی مقدار کیا ہو؟ ---- ۴۶۰
- خطبہ کے سنن و آداب ---- ۴۶۰
- خطبہ کے دوران ہاتھ میں عصا لینا ---- ۴۶۱
- خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب نہ دیں ---- ۴۶۲
- کھڑے ہو کر خطبہ دینا مسنون ہے ---- ۴۶۲
- خطبہ کے وقت بچوں کو شرارت سے روکنا ---- ۴۶۲
- خطبہ سننے کے دوران چھینک آنے پر الحمدللہ کہے یا نہیں؟ ---- ۴۶۲
- دورانِ خطبہ سلام یا چھینک کا جواب ---- ۴۶۲
- خطبہ کے وقت لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا ---- ۴۶۳
- جس شخص کو خطبہ کی آواز نہ آ رہی ہو وہ کیا کرے؟ ---- ۴۶۳
- خطبۂ جمعہ صرف عربی میں دیا جائے ---- ۴۶۳
- دونوں خطبوں کے درمیان دعا کرنا ---- ۴۶۳
- خطبہ کے دوران نمازی کس طرح بیٹھے؟ ---- ۴۶۴
- خطبہ میں آنحضرت ﷺ کا نام نامی سننے پر درود کیسے پڑھیں؟ ---- ۴۶۴
- خطبہ کے وقت چندہ کا ڈبہ گھمانا ---- ۴۶۴
- رمضان میں خطبۃ الوداع کا ثبوت نہیں ---- ۴۶۴
- منبر کتنے درجہ کا ہونا چاہئے ---- ۴۶۵
- جمعہ کی تیاری کون سی اذان کے بعد فرض ہے؟ ---- ۴۶۵

Marfat.com

○ جمعہ کی نماز میں کون کون سی سورتیں پڑھنا مسنون ہے؟ ---- ۴۶۵
○ عورت کا مردوں کی جماعت میں شامل ہوکر جمعہ پڑھنا ---- ۴۶۵
○ جمعہ میں خطیب اور امام کا الگ الگ ہونا ---- ۴۶۵
○ جمعہ کا خطبہ ختم ہونے سے قبل حاضرین کا کھڑا ہونا ---- ۴۶۶
○ جمعہ کی جماعت کے لئے کم از کم تین مقتدیوں کا ہونا شرط ہے ---- ۴۶۶
○ جمعہ کے دن وفات پانے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے ---- ۴۶۶

عیدین کے مسائل

○ عید! خوشی میں اظہار بندگی ---- ۴۶۷
○ عیدین کی راتوں میں عبادت ---- ۴۶۸
○ انعام کا دن ---- ۴۶۹
○ عید کے مسنون اعمال ---- ۴۶۹
○ عیدین کی شرائط ---- ۴۷۰
○ عیدین کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ ---- ۴۷۰
○ نمازِ عید شہر سے باہر عیدگاہ میں پڑھنا ---- ۴۷۰
○ شہر کی متعدد مساجد میں نمازِ عید ---- ۴۷۰
○ نماز عیدگاہ سے پہلے شہر کی مساجد میں نماز کا حکم ---- ۴۷۱
○ عید کی تیاری ---- ۴۷۱
○ عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا پینا مستحب ہے ---- ۴۷۱
○ عیدگاہ پیدل جانا مستحب ہے ---- ۴۷۱
○ نمازِ عید سے قبل گھر یا عیدگاہ میں نفلیں پڑھنا ---- ۴۷۱
○ نمازِ عید کی نیت ---- ۴۷۲

Marfat.com

○ ترکیب نمازِ عید ---------- ۴۷۲
○ عورتوں پر نمازِ عید نہیں ہے ---------- ۴۷۳
○ عیدین میں عورتوں کے احکام ---------- ۴۷۳
○ عیدین کا خطبہ ---------- ۴۷۳
○ عیدین کا خطبہ تکبیر سے شروع کرنا ---------- ۴۷۳
○ نمازِ عید کی پہلی رکعت میں تکبیراتِ زوائد بھول جانے کا حکم ---------- ۴۷۴
○ نمازِ عید کی دوسری رکعت میں تکبیراتِ زوائد بھول جانے کا حکم ---------- ۴۷۴
○ شافعی امام کی اقتداء میں حنفی کی نماز عید ---------- ۴۷۴
○ عیدین اور جمعہ میں سجدۂ سہو کا حکم ---------- ۴۷۵
○ عید کی نماز میں مسبوق کیا کرے؟ ---------- ۴۷۵
○ نمازِ عید کے بعد دعا ---------- ۴۷۷
○ بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا ---------- ۴۷۷
○ عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا ---------- ۴۷۷
○ عیدگاہ میں چندہ کرنا ---------- ۴۷۷
○ عیدین کے بعد مصافحہ ومعانقہ ---------- ۴۷۸
○ عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے ---------- ۴۷۸
○ عیدالاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہوسکتی ہے؟ ---------- ۴۷۸
○ تکبیرِ تشریق ---------- ۴۷۸
○ تکبیرِ تشریق کب سے کب تک ہے؟ ---------- ۴۷۹
○ تکبیرِ تشریق کتنی مرتبہ پڑھی جائے؟ ---------- ۴۷۹
○ تکبیرِ تشریق کن لوگوں پر واجب ہے؟ ---------- ۴۷۹
○ تکبیرِ تشریق بھول جانا ---------- ۴۷۹

Marfat.com

○ مسبوق پر تکبیرِ تشریق ---------- ۴۸۰
○ عورتوں پر تکبیرِ تشریق ---------- ۴۸۰

سنن ونوافل سے متعلق مسائل

○ سنن ونوافل کی ضرورت ---------- ۴۸۱
○ تطوع کی قسمیں ---------- ۴۸۲
○ سننِ مؤکدہ کی عظیم فضیلت ---------- ۴۸۲
○ فجر کی دو سنتیں ---------- ۴۸۳
○ فجر کی سنت بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے ---------- ۴۸۳
○ جماعت شروع ہوگئی تو فجر کی سنت کہاں پڑھیں؟ ---------- ۴۸۳
○ ایک رکعت بھی ملنے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کو ترک نہ کرے ---------- ۴۸۳
○ فجر کی سنت کی قضا ---------- ۴۸۴
○ تہجد کی نیت سے دو رکعت پڑھیں پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی ---------- ۴۸۴
○ تہجد کی چار رکعتوں میں سے دو رکعت صبح صادق کے بعد پڑھی گئیں ---------- ۴۸۴
○ ظہر سے قبل ۴ رکعت سنتِ مؤکدہ ---------- ۴۸۵
○ جمعہ سے پہلے کی سنتِ مؤکدہ ---------- ۴۸۵
○ چاروں رکعت ایک ہی سلام سے پڑھیں ---------- ۴۸۵
○ سننِ مؤکدہ کے قعدۂ اولی میں درود شریف نہ ملائیں ---------- ۴۸۶
○ سنت پڑھتے ہوئے ظہر کی جماعت یا خطبہ جمعہ شروع ہو جائے ---------- ۴۸۶
○ صلوٰۃ التسبیح کے ساتھ سنتِ جمعہ کی نیت ---------- ۴۸۷
○ ظہر کے بعد کی سنتِ مؤکدہ ---------- ۴۸۷
○ ظہر کے بعد کی سننِ غیر مؤکدہ ---------- ۴۸۸

Marfat.com

○ جمعہ کے بعد کی سنتیں ---------- ۴۸۸
○ عصر سے قبل کی سنتِ غیر مؤکدہ ---------- ۴۸۹
○ مغرب کے بعد کی سنتِ مؤکدہ ---------- ۴۸۹
○ عشاء سے قبل سنتِ غیر مؤکدہ ---------- ۴۸۹
○ عشاء کے بعد سنتِ مؤکدہ ---------- ۴۸۹
○ عشاء کے بعد کی سنتِ غیر مؤکدہ ---------- ۴۹۰
○ ظہر سے پہلے کی چھوٹی ہوئی سنتیں فرض کے بعد کس ترتیب سے پڑھیں؟ ---------- ۴۹۰
○ سنتوں کی نیت ---------- ۴۹۰
○ فرض نمازوں اور سنتوں کا درمیانی وقفہ ---------- ۴۹۱
○ سنن ونوافل کہاں پڑھنا افضل ہے؟ ---------- ۴۹۱
○ نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے ---------- ۴۹۲
○ مکروہ وقت میں شروع کی ہوئی نفل کا حکم ---------- ۴۹۲
○ چار رکعت نفل کی نیت تھی دو پر سلام پھیر دیا ---------- ۴۹۳
○ چار رکعت کی نیت سے نفل شروع کر کے توڑ دی ---------- ۴۹۳
○ نوافل میں طویل قرأت ---------- ۴۹۳
○ فرض نماز پڑھ کر سنن ونوافل کے لئے جگہ بدلنا ---------- ۴۹۳
○ نفل بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے یا کھڑے ہو کر؟ ---------- ۴۹۴
○ نماز اشراق کی فضیلت ---------- ۴۹۴
○ نماز اشراق کا وقت ---------- ۴۹۴
○ نماز چاشت کی فضیلت ---------- ۴۹۴
○ نماز چاشت کی رکعات ---------- ۴۹۵
○ نماز چاشت کا وقت ---------- ۴۹۵

Marfat.com

○ نماز چاشت میں کونسی سورت پڑھنا مستحب ہے؟ ---- ۴۹۵
○ نماز اوابین ---- ۴۹۵
○ تحیۃ الوضو کی فضیلت ---- ۴۹۶
○ تحیۃ الوضو کا وقت ---- ۴۹۶
○ تحیۃ المسجد ---- ۴۹۶
○ تحیۃ المسجد کے قائم مقام نمازیں ---- ۴۹۶
○ صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد کا حکم ---- ۴۹۷
○ تحیۃ المسجد بیٹھنے سے ساقط نہیں ہوتی ---- ۴۹۷
○ نماز تہجد ---- ۴۹۷
○ نماز تہجد کا وقت ---- ۴۹۸
○ تہجد کی رکعات ---- ۴۹۸
○ صلاۃ التسبیح ---- ۴۹۸
○ صلاۃ التسبیح کا طریقہ ---- ۴۹۹
○ صلوٰۃ التسبیح دو دو رکعت کر کے پڑھنا ---- ۵۰۰
○ صلاۃ التسبیح کا مستحب وقت ---- ۵۰۰
○ صلاۃ التسبیح میں کون سی سورتیں پڑھے؟ ---- ۵۰۱
○ تسبیحات کی گنتی کیسے کرے؟ ---- ۵۰۱
○ کسی رکن میں تسبیح بھول جائے تو کیا کرے؟ ---- ۵۰۱
○ صلوٰۃ التسبیح کے سجدۂ سہو میں تسبیحات نہ پڑھیں ---- ۵۰۲
○ سورج گرہن کی نماز ---- ۵۰۲
○ نماز کسوف کا وقت ---- ۵۰۲
○ مکروہ وقت میں سورج گرہن ---- ۵۰۲

Marfat.com

○ اگرسورج گرہن کے درمیان اُفق پر بادل چھاجائے تو کیا کریں؟ ---------- ۵۰۳
○ نماز کسوف میں اذان واقامت نہیں ہے ---------- ۵۰۳
○ نماز کسوف میں قرأت جہری ہوگی یا سری؟ ---------- ۵۰۳
○ نماز کسوف میں قرأت، رکوع اور سجدہ میں تطویل افضل ہے ---------- ۵۰۳
○ جب تک گرہن باقی رہے نماز اور دعا میں مشغول رہنا مستحب ہے ---------- ۵۰۴
○ عورتیں نماز کسوف اکیلے پڑھیں گی ---------- ۵۰۴
○ چاند گرہن کی نماز ---------- ۵۰۴
○ سخت آندھی، گھبراہٹ اور زلزلہ کے وقت نماز ---------- ۵۰۴
○ نماز استسقاء ---------- ۵۰۵
○ نماز استسقاء کا طریقہ ---------- ۵۰۵
○ امام کا چادر وغیرہ پلٹنا ---------- ۵۰۶
○ نماز استسقاء کتنے دن پڑھی جائے گی؟ ---------- ۵۰۶
○ نماز استسقاء کہاں پڑھی جائے؟ ---------- ۵۰۶
○ نماز استسقاء کے چند مستحبات ---------- ۵۰۷
○ نماز استسقاء اکیلے اکیلے پڑھنا ---------- ۵۰۸
○ اگر نماز استسقاء سے پہلے ہی بارش ہوگئی ---------- ۵۰۸
○ دعا استسقاء میں ہاتھ کس طرح اٹھائیں؟ ---------- ۵۰۸
○ استسقاء کی خاص دعا ---------- ۵۰۹
○ نماز استخارہ ---------- ۵۰۹
○ نماز استخارہ میں کونسی سورتیں پڑھے؟ ---------- ۵۱۰
○ اگر نماز پڑھنے کا موقع نہ ہو تو استخارہ کیسے کرے؟ ---------- ۵۱۱

Marfat.com

○ استخارہ کتنی مرتبہ کیا جائے ---------- ۵۱۱

○ استخارہ کے بعد رجحان کا پتہ کیسے چلے؟ ---------- ۵۱۱

○ کیا استخارہ کے بعد کسی ایک جانب عمل ضروری ہو جاتا ہے؟ ---------- ۵۱۲

○ نماز حاجت ---------- ۵۱۲

○ نماز توبہ ---------- ۵۱۳

○ سفر میں جانے سے پہلے نماز ---------- ۵۱۳

○ سفر سے واپسی پر نماز ---------- ۵۱۴

○ نماز منزل ---------- ۵۱۴

مسائلِ تراویح

○ تراویح! دورِ نبوت اور دورِ صحابہ میں ---------- ۵۱۵

○ تراویح میں ختم قرآن ---------- ۵۱۷

○ تراویح میں ختم قرآن پر لین دین درست نہیں ---------- ۵۱۸

○ تراویح کی شرعی حیثیت ---------- ۵۲۰

○ تراویح کا وقت ---------- ۵۲۰

○ تراویح کی جماعت ---------- ۵۲۰

○ تراویح کی نیت ---------- ۵۲۰

○ تراویح میں کتنی مرتبہ ختم قرآن کیا جائے؟ ---------- ۵۲۰

○ ایک مسجد میں تراویح کی دو جماعتیں ---------- ۵۲۱

○ حافظہ عورت کا تراویح میں قرآن سنانا ---------- ۵۲۱

○ مرد امام کا عورتوں کو تراویح پڑھانا ---------- ۵۲۱

○ تراویح میں ایک سلام سے تین رکعتوں کا حکم ---------- ۵۲۲

Marfat.com

○ تراویح میں ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھنا ---------- ۵۲۲
○ تراویح میں ہر چار رکعت پر کچھ دیر بیٹھنا ---------- ۵۲۳
○ ترویحہ میں کیا پڑھیں؟ ---------- ۵۲۳
○ تراویح کی بعض رکعات جماعت سے چھوٹ گئیں ---------- ۵۲۳
○ اگر مسجد میں عشاء کی جماعت نہ ہو تو تراویح با جماعت نہ پڑھیں ---------- ۵۲۴
○ تنہا عشاء پڑھنے والے شخص کا تراویح اور وتر با جماعت پڑھنا ---------- ۵۲۴
○ رمضان میں وتر با جماعت افضل ہے ---------- ۵۲۴
○ تراویح کی قضا نہیں ہے ---------- ۵۲۴
○ ایک جگہ تراویح پڑھ کر دوسری جگہ تراویح میں شریک ہونا ---------- ۵۲۵
○ تراویح میں مراہق کا لقمہ دینا ---------- ۵۲۵
○ مراہق سامع کو پہلی صف میں امام کے پیچھے کھڑا کرنا ---------- ۵۲۵
○ تراویح میں نابالغ کی امامت ---------- ۵۲۵
○ تراویح میں دیکھ کر قرآنِ کریم پڑھنا ---------- ۵۲۵
○ سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھنا ---------- ۵۲۶

سجدۂ تلاوت

○ (۱) آیتِ سجدہ: سورۂ اعراف ---------- ۵۲۷
○ (۲) آیتِ سجدہ: سورۂ رعد ---------- ۵۲۷
○ (۳) آیتِ سجدہ: سورۂ نحل ---------- ۵۲۷
○ (۴) آیتِ سجدہ: سورۂ بنی اسرائیل ---------- ۵۲۸
○ (۵) آیتِ سجدہ: سورۂ مریم ---------- ۵۲۸
○ (۶) آیتِ سجدہ: سورۂ حج ---------- ۵۲۸

Marfat.com

○ (۷) آیتِ سجدہ: سورۂ فرقان ---------- ۵۲۹

○ (۸) آیتِ سجدہ: سورۂ نمل ---------- ۵۲۹

○ (۹) آیتِ سجدہ: سورۂ سجدہ ---------- ۵۲۹

○ (۱۰) آیتِ سجدہ: سورۂ ص ---------- ۵۳۰

○ (۱۱) آیتِ سجدہ: حم سجدہ ---------- ۵۳۰

○ (۱۲) آیتِ سجدہ: سورۂ نجم ---------- ۵۳۰

○ (۱۳) آیتِ سجدہ: سورۂ انشقاق ---------- ۵۳۰

○ (۱۴) آیتِ سجدہ: سورۂ اقراء ---------- ۵۳۱

○ پریشانیوں کے دفعیہ کے لئے ایک مجرب عمل ---------- ۵۳۱

○ سجدۂ تلاوت کے واجب ہونے کے اسباب ---------- ۵۳۱

○ سجدۂ تلاوت کے اہلیت کے شرائط ---------- ۵۳۲

○ سجدۂ تلاوت کے شرائط ---------- ۵۳۲

○ کتنی آیت پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟ ---------- ۵۳۲

○ سجدہ کی آیت لکھنے سے سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا ---------- ۵۳۳

○ آیتِ سجدہ کو ہجے کر کے پڑھنا ---------- ۵۳۳

○ سجدۂ تلاوت کے افعال ---------- ۵۳۳

○ سجدۂ تلاوت کے دوران کیا پڑھے؟ ---------- ۵۳۴

○ مقتدی اگر امام کے پیچھے آیتِ سجدہ پڑھے تو اس پر سجدہ واجب نہ ہوگا ---------- ۵۳۴

○ نمازی کا رکوع اور سجدہ میں آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۴

○ کیا آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ واجب ہے؟ ---------- ۵۳۴

○ وقتِ مکروہ میں سجدۂ تلاوت کا حکم ---------- ۵۳۵

○ سجدۂ تلاوت کو فاسد کرنے والی چیزیں ---------- ۵۳۵

Marfat.com

○ عورت کی محاذات میں سجدۂ تلاوت ادا کرنا ---------- ۵۳۵
○ جنبی کا حالتِ جنابت میں آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۵
○ نشہ کی حالت میں آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۶
○ سوتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۶
○ سوتے ہوئے شخص سے آیتِ سجدہ سننا ---------- ۵۳۶
○ کافر کا آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۷
○ بچہ کا آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۷
○ مجنون شخص کا آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۷
○ آیتِ سجدہ کی بازگشت ---------- ۵۳۸
○ ریڈیو پر آیتِ سجدہ کی تلاوت ---------- ۵۳۸
○ ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ سننے کا حکم ---------- ۵۳۸
○ پرندہ سے آیتِ سجدہ سننا ---------- ۵۳۸
○ مقتدی کا جہراً آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۳۹
○ سجدۂ تلاوت میں تاخیر مکروہ تنزیہی ہے ---------- ۵۳۹
○ اگر سجدۂ تلاوت کا سر دست موقع نہ ہو؟ ---------- ۵۳۹
○ سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کے لئے آیتِ سجدہ کی تعیین ضروری نہیں ---------- ۵۴۰
○ نماز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت ---------- ۵۴۰
○ نماز کے دوران سجدہ میں کتنی تاخیر کی گنجائش ہے؟ ---------- ۵۴۰
○ نماز میں جان بوجھ کر سجدۂ تلاوت چھوڑ دینا ---------- ۵۴۰
○ نماز میں سجدۂ تلاوت بھول گیا ---------- ۵۴۱
○ امام کا خطبۂ جمعہ میں آیتِ سجدہ پڑھنا ---------- ۵۴۱
○ آیتِ سجدہ کے مختلف کلمات الگ الگ افراد سے سننا ---------- ۵۴۱

Marfat.com

○ آیتِ سجدہ آہستہ پڑھنا افضل ہے ---------- ۵۴۲

○ ایک مجلس میں متعدد بار ایک آیتِ سجدہ پڑھنا یا سننا ---------- ۵۴۲

○ تکرار وجوب سجدۂ تلاوت کی صورتیں ---------- ۵۴۲

○ ایک آیتِ سجدہ متعدد لوگوں سے سننا ---------- ۵۴۳

○ چلتی سواری پر آیتِ سجدہ کا تکرار ---------- ۵۴۳

○ آیتِ سجدہ پڑھ کر وہی آیت نماز میں دہرانا ---------- ۵۴۴

○ نماز کے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی ادائیگی ---------- ۵۴۴

○ بہتر ہے کہ امام رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کرے ---------- ۵۴۵

○ مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا ---------- ۵۴۵

○ آیتِ سجدہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدی نے سجدہ کی نیت نہیں کی؟ --- ۵۴۵

○ آیتِ سجدہ کا علم ہونے کے باوجود مقتدی کا رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کرنا؟ --- ۵۴۶

○ آیتِ سجدہ کے فوراً بعد سجدہ کرنے میں نیت شرط نہیں ---------- ۵۴۷

○ امام سجدہ میں گیا مقتدیوں نے رکوع سمجھا ---------- ۵۴۷

○ نمازی کا غیر نمازی سے آیتِ سجدہ سننا ---------- ۵۴۷

○ سجدۂ تلاوت کے بعد اسی آیت کو دہرانا ---------- ۵۴۸

○ امام کے لئے ایک اہم تنبیہ ---------- ۵۴۸

نماز مسافر

○ سفر؛ موجبِ تخفیف ---------- ۵۴۹

○ آدابِ سفر ---------- ۵۴۹

○ سفر شرعی کی تعریف ---------- ۵۵۱

○ مسافتِ سفر ---------- ۵۵۱

Marfat.com

○ لمبی مسافت جلدی قطع کر لینا ---------- ۵۵۱
○ گناہ کے ارادہ سے سفر بھی موجبِ تخفیف ہے ---------- ۵۵۲
○ مسافر شرعی پر قصر واجب ہے ---------- ۵۵۲
○ سفر میں سننِ مؤکدہ پڑھنے کا حکم ---------- ۵۵۲
○ مسافتِ سفر کا اعتبار کہاں سے ہوگا؟ ---------- ۵۵۳
○ بڑے شہروں سے سفر شروع کرنے والا کہاں سے مسافر بنے گا؟ ---------- ۵۵۳
○ اسٹیشن، ائیر پورٹ اور بندرگاہ وغیرہ پر قصر کا حکم ---------- ۵۵۳
○ مسافر بننے کے لئے سفر کے ساتھ نیتِ سفر بھی لازم ہے ---------- ۵۵۴
○ جس راستہ سے سفر کرے اسی کی مسافت کا اعتبار ہے ---------- ۵۵۴
○ سفر شرعی کے ارادہ سے نکلا پھر کچھ دور جا کر واپس آ گیا ---------- ۵۵۴
○ واپسی پر مسافر کا سفر کب ختم ہوگا؟ ---------- ۵۵۴
○ وطن کی قسمیں ---------- ۵۵۵
○ وطنِ اصلی کی تعریف ---------- ۵۵۵
○ وطنِ اصلی میں سکونت ضروری نہیں ---------- ۵۵۵
○ وطنِ اصلی متعدد ہو سکتے ہیں ---------- ۵۵۵
○ وطنِ اصلی کب ختم ہوتا ہے؟ ---------- ۵۵۶
○ وطنِ تاہل ---------- ۵۵۶
○ سسرال کا حکم ---------- ۵۵۶
○ وطنِ اقامت مستقل ---------- ۵۵۷
○ جائے ملازمت وغیرہ کا حکم ---------- ۵۵۷
○ وطنِ اقامت عارضی ---------- ۵۵۸
○ اقامت کی نیت معتبر ہونے کے شرائط ---------- ۵۵۸

Marfat.com

○ خانہ بدوشوں کی نیت اقامت ---------- ۵۵۹

○ وطنِ اقامت کب باطل ہوتا ہے؟ ---------- ۵۵۹

○ بلانیت طویل قیام کا حکم ---------- ۵۵۹

○ اقامت کی نیت کرلی پھر سفر کا ارادہ ہوگیا ---------- ۵۶۰

○ دوجگہ اقامت کی نیت ---------- ۵۶۰

○ رات کے قیام کا اعتبار ہے ---------- ۵۶۱

○ وطنِ اقامت عارضی متعدد نہیں ہوسکتے ---------- ۵۶۱

○ وطنِ اقامت سے قریبی آبادی کی طرف سفر ---------- ۵۶۱

○ دورانِ سفر وطنِ اقامت سے گزرنا ---------- ۵۶۲

○ دورانِ سفر وطنِ اصلی سے گزرنا ---------- ۵۶۲

○ تابع کی نیت کا اعتبار نہیں ---------- ۵۶۲

○ تابع کو متبوع کی نیت کا علم نہ ہوسکا ---------- ۵۶۳

○ نماز کے دوران اقامت کی نیت ---------- ۵۶۳

○ وطنِ سکنی ---------- ۵۶۴

○ مقیمین کی رعایت میں نیتِ اقامت معتبر نہیں ---------- ۵۶۴

○ مسافر کا چار رکعت پڑھنا ---------- ۵۶۴

○ مسافر امام نے مقیم مقتدیوں کو پوری نماز پڑھادی ---------- ۵۶۵

○ وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کا حکم ---------- ۵۶۵

○ حائضہ عورت دورانِ سفر پاک ہوئی ---------- ۵۶۵

○ نابالغ بچہ دورانِ سفر بالغ ہوگیا ---------- ۵۶۶

○ ریل میں بھیڑ کی وجہ سے سجدہ کا موقع نہ ہو تو کیا کرے؟ ---------- ۵۶۶

○ مقیم کا مسافر کی اقتداء کرنا ---------- ۵۶۶

Marfat.com

نماز مریض

○ کس شخص کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ ---------- ۵۶۷
○ جو شخص سجدہ پر قادر نہ ہو اس سے قیام ساقط ہے ---------- ۵۶۷
○ سلس البول والے مریض کا حکم ---------- ۵۶۸
○ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں روزہ میں ضعف کا خطرہ ---------- ۵۶۸
○ کھڑے ہونے میں قرأت سے عاجزی ---------- ۵۶۸
○ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے میں قیام سے عاجزی ---------- ۵۶۹
○ سلس البول والا کسی بھی حالت میں مرض سے محفوظ نہ ہو ---------- ۵۶۹
○ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں دشمن کا خطرہ ہو ---------- ۵۶۹
○ بارش یا کیچڑ کی وجہ سے تنگ خیمہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنا ---------- ۵۷۰
○ مریض کا سواری پر نماز پڑھنا ---------- ۵۷۰
○ مریض کس طرح بیٹھ کر نماز پڑھے؟ ---------- ۵۷۰
○ جو شخص کچھ دیر کھڑے ہونے پر قادر ہو وہ کیا کرے؟ ---------- ۵۷۱
○ جو ٹیک لگا کر کھڑے ہونے پر قادر ہو ---------- ۵۷۱
○ اشارہ سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے کیسے کرے؟ ---------- ۵۷۱
○ مریض کا زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز پر سجدہ کرنا ---------- ۵۷۲
○ بیٹھنے سے معذور شخص نماز کیسے پڑھے؟ ---------- ۵۷۲
○ مریض اشارہ سے نماز پڑھنے سے بھی عاجز ہو جائے ---------- ۵۷۳
○ زندگی میں نماز کا فدیہ معتبر نہیں ---------- ۵۷۴
○ مریض شرائط نماز پوری کرنے سے عاجز ہو جائے ---------- ۵۷۴
○ مریض نماز کے رکوع اور سجدوں کی تعداد ضبط کرنے پر قادر نہ رہے ---------- ۵۷۵

Marfat.com

○ آنکھ اور بھوؤں کے اشارہ سے نماز پڑھنے کا اعتبار نہیں ---------- ۵۷۵

○ صحت مند شخص دورانِ نماز مریض ہوگیا ---------- ۵۷۵

○ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص دورانِ نماز صحت مند ہوگیا ---------- ۵۷۶

○ اشارہ سے نماز پڑھنے والا تندرست ہوگیا ---------- ۵۷۶

○ نفل نماز ٹیک لگا کر پڑھنا ---------- ۵۷۷

○ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا ---------- ۵۷۷

○ پاگل پن میں نماز کا حکم ---------- ۵۷۷

○ بے ہوش کا حکم ---------- ۵۷۷

○ نشہ میں مدہوش کا حکم ---------- ۵۷۸

○ ہاتھ پیر کٹا ہوا شخص کیسے نماز پڑھے؟ ---------- ۵۷۸

○ آنکھ بنوانے والے مریض کا لیٹ کر نماز پڑھنا ---------- ۵۷۸

○ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ---------- ۵۷۸

○ اگر قیام پر قادر ہو مگر رکوع اور سجدہ نہ کر سکے تو کیسے نماز پڑھے؟ ---------- ۵۷۹

○ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ---------- ۵۷۹

○ دورانِ نماز عذر پیش آجائے ---------- ۵۸۰

○ دورانِ نماز عذر ختم ہوجائے ---------- ۵۸۰

○ بیٹھ کر تکیہ یا میز پر سجدہ کرنا ---------- ۵۸۰

□ ماخذ مراجع ---------- ۵۸۱

□ مرتب کی علمی کاوشیں ---------- ۵۸۷

Marfat.com

تقریب:

مخدومِ مکرم، والد معظم، امیر الہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری زید مجدہم

استاذ حدیث دار العلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد:

شریعتِ اسلامیہ (جو انسانی فطرت کے عین مطابق واقع ہوئی ہے) کی نظر میں طہارت، پاکیزگی وصفائی ستھرائی کی بڑی اہمیت ہے، ایک طرف وہ نماز اور طوافِ کعبہ جیسی عبادت کی صحت کی شرط ہے، تو دوسری جانب طہارت کو حدیثِ پاک میں شطر الایمان یا نصف الایمان فرمایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ طہارت و پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اس کا اہم ترین شعبہ ہے اور قرآنِ کریم میں پاک وصاف رہنے والوں کی تعریف میں فرمایا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. (البقرۃ: ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک وصاف رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ طہارت کے مسائل معلوم کرے۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں: (۱) طہارتِ ظاہرہ (۲) طہارتِ باطنہ۔ باطنی طہارت کا مطلب ہے کہ اپنے اعضاء وجوارح کو گناہوں سے پاک رکھنا اور قلب کو برے اعتقادات وخیالات سے صاف کرنا وغیرہ۔ اور ظاہری طہارت کی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:

(۱) ایک حدث سے طہارت یعنی جن حالتوں میں غسل یا وضو واجب یا مستحب ہے، ان حالتوں میں غسل یا وضو کر کے شرعی طہارت و پاکیزگی حاصل کرنا۔

(۲) دوسرے ظاہری نجاست (جس کو خبث کہتے ہیں) سے جسم یا اپنے کپڑوں یا جگہ کو پاک کرنا۔

Marfat.com

(۳) تیسرے جسم کے مختلف حصوں میں جو گندگیاں اور میل کچیل پیدا ہوجاتا ہے اس کی صفائی کرنا۔ (حجۃ اللہ البالغہ ابواب الطہارۃ ۱/۱۷۳)

زیرِ نظر کتاب کا دوسرا موضوع ''نماز'' ہے، جو اسلام کی مہتم بالشان عبادت ہے، اس عبادت کو احادیثِ شریفہ میں کفر و اسلام کے مابین امتیازی نشانی قرار دیا گیا ہے، یہ عبادت دین کا اہم ستون ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّلاَةَ أَعْظَمُ الْعِبَادَاتِ شَأْناً وَأَوْضَحُهَا بُرْهَاناً، وَأَشْهَرُهَا فِيْ النَّاسِ وَأَنْفَعُهَا فِي النَّفْسِ، وَبِذٰلِكَ اعْتَنَى الشَّارِعُ بِبَيَانِ فَضْلِهَا وَتَعْيِيْنِ أَوْقَاتِهَا وَشُرُوْطِهَا وَأَرْكَانِهَا وَآدَابِهَا وَرُخَصِهَا وَنَوَافِلِهَا اعْتِنَاءً عَظِيْماً لَمْ يَفْعَلْ مِثْلَهُ فِيْ سَائِرِ أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ وَجَعَلَهَا مِنْ أَعْظَمِ شَعَائِرِ الدِّيْنِ.

(حجة الله البالغة)

تمام عبادتوں میں نماز کی شان سب سے بڑی ہے، اور مؤمن کے ایمان کی سب سے واضح دلیل ونشانی ہے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ معروف ومشہور عبادت ہے، اور نفس انسانی کو تمام عبادتوں سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی ہے، اسی وجہ سے شارع نے اس کی فضیلت بیان کرنے، نیز اس کے اوقات کی تعیین اور اس کی شرائط وارکان وآداب، اور اس کی رخصتوں اور نوافل کے بیان کرنے کا اتنا زبردست اہتمام فرمایا ہے کہ طاعات کی بقیہ انواع کے بیان کے موقع پر شارع نے یہ اہتمام نہیں فرمایا ہے، اور نماز کو دین کے شعائر میں سے ایک اہم شعار بنا دیا ہے۔

نماز کی اس عظمتِ شان کی وجہ سے شریعتِ اسلامیہ میں اس سے متعلق احکام ومسائل کی بڑی تفصیل ہے، جس کو فقہاء کرام عموماً ''باب اوقات الصلاۃ'' سے شروع کرکے ''کتاب الجنائز''

Marfat.com

پر مکمل کرتے ہیں، ان مسائل کو جان کر ایک مسلمان اس عظیم الشان فریضہ کی ادائیگی بہتر سے بہتر انداز میں کر کے فلاح وکامرانی سے ہم کنار ہوسکتا ہے۔

بڑی مسرت کی بات ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ عزیزم مولوی مفتی سید محمد سلمان منصور پوری سلمہ کو یہ سعادت ملی ہے کہ طہارت ونماز سے متعلق بہت سے ضروری مسائل باب وار اور باحوالہ مع عبارات کتبِ فقہیہ یکجا کردئے ہیں، جوعام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اہل علم ومفتیانِ کرام کے لئے بھی بڑے فائدہ کی چیز ہے۔

دلی دعا ہے کہ خداوند کریم آں عزیز کی اس علمی وفقہی خدمت کوقبول فرما کر اس کا نفع عام وتام فرمائیں، اور ذخیرۂ آخرت بنائیں، آمین۔

احقر محمد عثمان منصور پوری عفی عنہ
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند
۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

Marfat.com

تقریظ:

رفیق مکرم حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

الحمد للّٰہ الذی جعل نفراً لیتفقہ فی الدین والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین لا نبی بعدہٗ. اما بعد:

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ ایک ہونہار عالم اور دارالعلوم دیوبند کے نمایاں اور مؤقر فاضل ہیں، ان کا فقہی ذوق خود ان کی اس کتاب سے ناظرین کو معلوم ہوجائے گا۔ احقر نے زیرِ نظر کتاب کو تقریباً مکمل دیکھا ہے، بعض مقامات میں مشورہ دیا ہے، جس کو انہوں نے بہت اچھے انداز سے قبول بھی فرمایا اور ترمیم بھی فرمادی۔

اور اس کتاب کا ہر مسئلہ مع حوالہ مدلل لکھا گیا ہے اور اکثر مسائل کو مدلل کرنے کے لئے کتبِ فقہ اور کتبِ حدیث کی عربی عبارات بھی نیچے درج کردی گئی ہیں اور ان میں سے اکثر مسائل کو بالترتیب ''ندائے شاہی'' میں بھی شائع کیا گیا ہے، اور عوام وخواص نے ان کو داد تحسین سے نوازا ہے۔

کتاب الطہارت کا حصہ پہلے الگ سے شائع ہو چکا تھا، مگر بعد میں ترمیم واضافہ کرکے اسی میں شامل کردیا ہے، اب یہ کتاب ''کتاب الطہارت سے کتاب الجنائز'' تک مکمل ضخیم جلد کی شکل میں شائع ہورہی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ سے ہر طبقہ کے لوگوں کو مسائلِ شرعیہ میں نمایاں رہنمائی حاصل ہوگی، خاص کر نئے مسائل کو بھی نہایت سلیس انداز سے مدلل لکھا گیا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اور آخرت کے لئے اجر وثواب کا ذخیرہ بنائے، آمین۔

شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۱ رذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ کی تعریف

تفقہ کے معنی جاننے کے آتے ہیں۔ اور اصولیین کی اصطلاح میں فقہ کا اطلاق "تفصیلی دلائل سے منتخب کردہ جزئیات کو جان لینے" پر ہوتا ہے، جب کہ فقہاء ہر ایسے شخص کو فقیہ کہنا روا سمجھتے ہیں جس کو جزئی مسائل کے احکامات یاد ہوں، اور اہل حقیقت اولیاء اللہ کے نزدیک فقیہ وہ شخص ہے جس کے علم و عمل میں مطابقت پائی جائے۔ حضرت حسن بصریؒ کا مقولہ مشہور ہے کہ فقیہ وہ ہے جو (۱) دنیا سے اعراض کرنے والا (۲) آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا (۳) اور اپنے عیوب سے باخبر ہو۔ (مستفاد درمختار مع الشامی ۱/۱۱۸-۱۱۹)

دین میں تفقہ فرضِ کفایہ ہے

تفقہ میں مہارت پیدا کرنا امت پر فرضِ کفایہ ہے، ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں ایسے ماہر علماء ومفتیان کا وجود ناگزیر ہے جو ضرورت کے وقت امت کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ. (التوبہ ۱۲۲)

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں، اور تاکہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جب ان کی طرف لوٹ کر آئیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔

Marfat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تفقہ حاصل کرنے کے لئے اگر سفر کرنا پڑے تو اس کی بھی ہمت کی جائے۔ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس مبارکہ علم کا سرچشمہ ہوتی تھی اور آپ کا علمی فیضان سفر وحضر ہر جگہ جاری رہتا تھا۔ اسی فیضان سے استفاضہ کے لئے خاص جماعت کو آپ کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا گیا، اور یہ حکم قیامت تک باقی رہے گا اور جو نائبین رسول علماء وفقہاء موجود رہیں گے ان سے علمی وفقہی استفادہ کا سلسلہ برابر جاری رہے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۴/۲۱۰)

فقہ سراپا خیر ہے

تفقہ فی الدین اللہ تعالیٰ کا بے نظیر انعام ہے، جس کو یہ دولت مل جائے وہ یقیناً ''خیر کثیر'' سے بہرہ ور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْراً كَثِيْراً. (البقرة ۲۷۹)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں سمجھ عنایت فرما دیتے ہیں اور جس کو سمجھ ملی اس کو بڑی خوبی ملی۔

مشہور مفسر حضرت مجاہد اور ضحاک رحمہما اللہ وغیرہ نے آیت میں ''حکمت'' سے تفقہ مراد لیا ہے، اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. (بخاری شریف ۱/۱۶ ی/ مختصر بیان العلم ۳۳)

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

نیز ایک روایت میں پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا. (الفقیہ والمتفقہ ۱٤)

تم لوگوں کو کانوں (معدنیات کے ذخائر) کی طرح پاؤ گے، ان میں جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں باوقار سمجھے جاتے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی افضل اور باوقار رہیں گے بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اسلام میں معیار شرافت ''دین کی سمجھ'' ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس معیار کو حتی الوسع حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو شخص ہیں ایک تو وہ ہے جو مسلسل اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول رہتا ہے، اور دوسرا شخص وہ ہے جو فرائض کے علاوہ نوافل وغیرہ کا اہتمام نہیں کرتا لیکن وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے (ان دونوں میں افضل کون ہے؟) تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۲۴)

اور ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سب سے افضل عبادت ''فقہ'' ہے اور سب سے افضل دین پرہیز گاری اور ورع وتقویٰ ہے''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۲۸)

اور ایک حدیث میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ ''سب سے افضل علم وہ ہے جس کے لوگ محتاج ہوں''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۴۱)

اور ظاہر ہے کہ دنیا میں اہل ایمان کے لئے سب سے زیادہ ضرورت مسئلہ مسائل جاننے کی ہے اس لئے یہی علم اس حدیث کی رو سے سب سے افضل کہلائے جانے کے لائق ہے۔

فقہ میں اشتغال افضل ترین عبادت ہے

دینی مسائل کا سیکھنا سکھانا، اور نت نئے مسائل کے احکامات معلوم کرنا اور امت کی رہنمائی کرنا افضل ترین عبادت ہے، اس لئے کہ اس عمل کا نفع ساری امت تک متعدی اور رہتی دنیا تک باقی رہنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

مَا عُبِدَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي الدِّيْنِ وَلَفَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ الدِّيْنِ اَلْفِقْهُ.

تفقہ فی الدین سے بڑھ کر کسی عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی جاسکتی (کیوں کہ مقبول عبادت کے لئے علم صحیح ضروری ہے جس کا ذریعہ تفقہ ہی ہے) اور ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار

Marfat.com

(شامی مقدمہ ۱۲۳، البیھقی فی السنن الکبریٰ ۱۰۲/۱، الدار القطنی ۷۹/۳)

عابدوں سے بڑھ کر ہے، اور ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون تفقہ فی الدین ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''فقہی مجلس میں شرکت کا ثواب ساٹھ سال کی عبادت سے بڑھ کر ہے''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۲۰)

تفقہ سے دین میں تصلب نصیب ہوتا ہے

جس شخص کو فقاہت کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اس کا سینہ دینی مسائل واحکام کے لئے پوری طرح منشرح ہو جاتا ہے، پھر نہ تو وہ حالات سے مرعوب ہوتا ہے اور نہ کوئی لالچ یا دھمکی اسے راہِ حق سے ہٹنے پر مجبور کرتی ہے بلکہ وہ ذہنی طور پر پوری یکسوئی کے ساتھ دین پر عمل کرتا ہے اور اس کے برخلاف جو شخص نرا عابد ہو اور وہ ضروری دینی علم سے محروم ہو تو اس کے لئے حق پر ثابت قدم رہنا بہت مشکل ہوتا ہے وہ بہت جلد حالات اور فتوحات سے متاثر ہو جاتا ہے حتی کہ بسا اوقات گمراہی میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے۔

لَوْ أَنَّ هٰذِهٖ وَقَعَتْ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِى السَّمَاءَ عَلَى الأَرْضِ وَزَالَ كُلُّ شَيْءٍ عَنْ مَكَانِهٖ مَا تَرَكَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ وَلَوْ فُتِحَتِ الدُّنْيَا عَلٰى عَابِدٍ لَتَرَكَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ تَعَالٰى. (لفقیہ ولمتفقہ ۲٤)

اگر یہ یعنی آسمان اس یعنی زمین پر گر پڑے اور ہر چیز اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو پھر بھی عالم اپنے علم کو نہ چھوڑے گا اور اگر نرے عابد پر دنیا کے دہانے کھول دئے جائیں تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت چھوڑ بیٹھے گا۔

اس لئے ضروری ہے کہ عالم اور فقیہ اپنے موقف میں ثابت قدم ہو اور راہِ حق سے سرمو بھی انحراف نہ کرے۔

فقہاء روحانی معالج ہیں

عبید اللہ بن عمرو نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سلیمان اعمشؒ کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آیا اتفاق سے وہاں حضرت امام ابو حنیفہؒ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت اعمشؒ نے امام

Marfat.com

صاحبؒ سے فرمایا کہ آپ کی اس مسئلہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟ امام صاحبؒ نے اپنی رائے بتادی، اس پر حضرت اعمش نے پوچھا کہ یہ جواب آپ نے کہاں سے دیا؟ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ اُس روایت سے جو آپ نے ہم سے بیان کر رکھی ہے۔ یہ سن کر حضرت اعمش بول اٹھے: نحن صیادلة وأنتم أطباء (یعنی ہم تو محض دوا فروش ہیں اور تم لوگ (فقہاء) طبیب ہو)۔ (الفقیہ والمتفقہ ۱/۳۶)

تفقہ باعثِ عزت ہے

دین میں تفقہ اور حلت وحرمت کا علم انسان کو عزت بخشتا ہے، اور اس سے انسان کو جو عزت ملتی ہے وہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ حضرت ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں کہ میں استاذ معظم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ تخت پر تشریف فرما رہتے اور آپ کے اردگرد خاندان قریش کے لوگ موجود ہوتے آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا کرتے تھے، آپ کی اس عزت افزائی کو دیکھ کر قریش کے لوگ ناگواری محسوس کرتے، چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا احساس ہوگیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''اسی طرح یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام شخص کو تخت نشین بنا دیتا ہے''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۱/۴۰)

حضرت عطاء ابن رباحؒ مکہ معظّمہ میں ایک عورت کے غلام تھے آپ کے چہرے کی رنگت سیاہ تھی اور آپ کی ناک باقلا کی پھلی کے مانند تھی (یعنی بدصورت تھے، مگر علمی وفقہی مقام یہ تھا کہ) ایک مرتبہ اموی بادشاہ امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک اپنے دو بیٹوں کے ساتھ آپ سے ملنے آئے آپ نماز پڑھنے میں مشغول تھے، اس لئے وہ لوگ انتظار میں بیٹھ گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہوئے، امیر المؤمنین ان سے حج کے مسائل پوچھتے رہے اور آپ بے رخی سے جواب دیتے رہے پھر سلیمان نے اپنے بیٹوں سے کہا: ''یہاں سے چلو اور دیکھو علم دین سیکھنے میں آنا کانی مت کرنا؛ اس لئے کہ آج اس کالے غلام کے سامنے بیٹھنے سے جو میری ذلت ہوئی ہے اسے میں کبھی نہ بھول پاؤں گا''۔ (الفقیہ والمتفقہ ۴۰)

تو معلوم ہوا کہ علم فقہ کا تعلق خوبصورتی یا عالی نسبی سے نہیں ہے بلکہ جو شخص بھی علم دین میں

Marfat.com

کمال اور فقہ میں مہارت پیدا کرلے گا وہ لوگوں کی نظر میں باعزت ہوجائے گا، تاریخ کے ہر دور میں اس کی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔اس لئے ہر طالب علم کو بالخصوص دین میں اختصاص پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

محمد بن قاسم ابن خلاد کہتے ہیں کہ ''یہ بات معروف ہے کہ اسلام میں کسی کو کمتر سمجھنا جائز نہیں ہے،، اسلام میں فضیلت اور شرافت کا معیار دین داری اور پرہیزگاری ہے، اور اگر اس پرہیزگاری کے ساتھ نسبی شرافت بھی مل جائے تو سونے پر سہاگہ ہے''۔(الفقیہ والمتفقہ ۴۰)

صاحب ''البحر الرائق'' علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ الْفِقْهَ أَشْرَفُ الْعُلُومِ قَدْراً وَأَعْظَمُهَا أَجْراً وَأَتَمُّهَا عَائِدَةً وَأَعَمُّهَا فَائِدَةً وَأَعْلاهَا مَرْتَبَةً وَأَسْنَاهَا مَنْقَبَةً، يَمْلأُ الْعُيُونَ نُوراً وَالْقُلُوبَ سُرُوراً وَالصُّدُورَ انْشِرَاحاً، هٰذَا لِأَنَّ مَا بِالْخَاصِّ وَالْعَامِّ مِنَ الاسْتِقْرَارِ عَلٰى سُنَنِ النِّظَامِ وَالاسْتِمْرَارِ عَلٰى وَتِيرَةِ الاجْتِمَاعِ وَالالْتِيَامِ إِنَّمَا هُوَ بِمَعْرِفَةِ الْحَلالِ مِنَ الْحَرَامِ وَالتَّمْيِيزُ بَيْنَ الْجَائِزِ وَالْفَاسِدِ مِنَ الْوُجُوهِ وَالأَحْكَامِ، بُحُورُهُ ذَاخِرَةٌ وَرِيَاضُهُ نَاضِرَةٌ وَنُجُومُهُ زَاهِرَةٌ وَأُصُولُهُ ثَابِتَةٌ وَفُرُوعُهُ نَابِتَةٌ لا يَفْنٰى بِكَثْرَةِ الإِنْفَاقِ كَنْزُهُ

علم فقہ مرتبہ کے اعتبار سے سب سے اشرف، اجر کے اعتبار سے سب سے اعظم، نفع کے اعتبار سے سب سے کامل، فائدہ کے اعتبار سے سب سے عام، رتبہ کے اعتبار سے سب سے بلند، تعریف کے اعتبار سے سب سے زیادہ چمک دار ہے، یہ علم آنکھوں کو روشنی، دلوں کو سرور اور شرح صدر سے نوازتا ہے، اور معاملات میں وسعت اور سہولت کی راہیں کھولتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر خاص وعام کا فطری نظام پر کاربند رہنا اور اتفاق واتحاد کی راہ پر گامزن ہونا وہ حلال وحرام کی معرفت، جائز اور ناجائز درمیان امتیاز کرنے پر موقوف ہے۔اس علم کے سمندر ٹھاٹھیں مارنے والے ہیں، اور اس کے باغیچے تروتازہ اور اس کے ستارے چمک دار ہیں، اس کے ضابطے ثابت شدہ اور اس کی جزئیات روزافزوں ہیں

Marfat.com

وَلَا يَبْلٰى عَلٰى طُوْلِ الزَّمَانِ عِزُّهٗ الخ، وَاَهْلُهٗ قِوَامُ الدِّيْنِ وَقِوَامُهٗ وَبِهِمْ ائْتِلَافُهٗ وَانْتِظَامُهٗ وَإِلَيْهِمْ الْمُفْزِعُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَالْمَرْجَعُ فِي التَّدْرِيْسِ وَالْفَتْوٰى.

(الأشباہ والنظائر مطبوعہ دیوبند ۱۳-۱۸)

زیادہ خرچ کرنے سے اس کا خزانہ کم نہیں ہوتا، اور لمبا زمانہ گزرنے کے باوجود اس کی عزت میں فرق نہیں آتا، اور اہل فقہ (علماء ومفتیان) دین کے محافظ اور اس کے نگراں ہیں، انہی سے دین کا انتظام واہتمام وابستہ ہے، اور دنیا اور آخرت میں انہی کی طرف جائے پناہ ہے، اور درس وافتاء میں انہی کی ذات مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔

عزت کا مقام تو یہ ہے

امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بطحاء کی وادی ابطح میں اپنی مجلس جمائی اور حجاج کی جماعتیں آپ کے سامنے سے گذرنے لگیں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے ''قرظہ'' بھی تھے، ایک قافلہ گذرا اس میں ایک نوجوان شخص شعر گنگنا رہا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن جعفرؒ ہیں، آپ نے فرمایا انہیں جانے دو، پھر دوسرا قافلہ گذرا اس میں بھی ایک جوان اشعار پڑھ رہا تھا، معلوم کیا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عمر بن ابی ربیعہ ہیں، آپ نے ان کو بھی جانے کا حکم دیا، اس کے بعد ایک بڑی جماعت گذری جس میں ایک صاحب تھے جن سے لوگ حج کے مسائل پوچھ رہے تھے، کوئی کہہ رہا تھا کہ میں نے سر منڈانے سے پہلے رمی کرلی؟ اور کوئی پوچھ رہا تھا کہ میں نے رمی سے پہلے سر منڈالیا؟ وغیرہ۔ (اور وہ سب کو جواب دے رہے تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ جواب ملا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ''واللہ دنیا اور آخرت کی عزت وشرافت تو یہی ہے'' (کہ انسان کو دینی مرجعیت حاصل ہوجائے)۔ (الفقیہ والمتفقہ ۴۱)

اس لئے اس شرافت کو حاصل کرنے کے لئے جتنی بھی تگ ودو اور جدوجہد کی جائے وہ کم ہے۔

Marfat.com

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

إِذَا مَا اعْتَزَّ ذُوْ عِلْمٍ بِعِلْمٍ فَعِلْمُ الْفِقْهِ أَوْلٰى بِاعْتِزَازِ
فَكَمْ طِيْبٍ يَفُوْحُ وَلَا كَمِسْكٍ وَكَمْ طَيْرٍ يَطِيْرُ وَلَا كَبَازِيْ

ترجمہ: اگر کوئی علم والا کسی علم سے عزت حاصل کرے تو علم فقہ عزت دلانے میں سب سے زیادہ کارگر ہے، اس لئے کہ کتنی ہی خوشبوئیں پھیلتی ہیں لیکن مشک کی طرح نہیں ہوتیں، اور کتنے ہی پرندے اڑتے ہیں مگر شکرہ کی طرح نہیں اڑتے۔

اور دوسرے شاعر نے کہا:

وَخَيْرُ عُلُوْمٍ عِلْمُ فِقْهٍ لأَنَّهٗ يَكُوْنُ إِلٰى كُلِّ الْعُلُوْمِ تَوَسُّلاً
فَإِنَّ فَقِيْهاً وَاحِداً مُتَوَرِّعاً عَلٰى أَلْفِ ذِيْ زُهْدٍ تَفَضَّلَ وَاعْتَلٰى

ترجمہ: علوم میں سب سے بہتر علم فقہ ہے کیوں کہ وہ تمام علوم تک پہنچنے کا ذریعہ ہے (اس لئے کہ فقیہ کے لئے لغت واشتقاق سے لے کر تفسیر وحدیث اور دیگر علوم کا جاننا لازم ہے) اور اس لئے کہ ورع وتقویٰ سے متصف ایک فقیہ ایک ہزار زاہدوں سے بڑھ کر فضیلت رکھتا ہے۔ (در مختار مع الشامی ۱/۱۲۲-۱۲۳)

نیز یہ اشعار بھی قابل لحاظ ہیں جو امام محمدؒ کی طرف منسوب ہیں:

تَفَقَّهْ فَإِنَّ الْفِقْهَ أَفْضَلُ قَائِدٍ إِلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَأَعْدَلُ قَاصِدٍ
وَكُنْ مُسْتَفِيْداً كُلَّ يَوْمٍ زِيَادَةً مِنَ الْفِقْهِ وَاسْبَحْ فِيْ بُحُوْرِ الْفَوَائِدِ
فَإِنَّ فَقِيْهاً وَاحِداً مُتَوَرِّعاً أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

ترجمہ: (۱) تفقہ حاصل کرو کیوں کہ فقہ نیکی اور تقویٰ کی طرف لے جانے والا بہترین رہنما اور آسان راستہ ہے۔

(۲) اور ہر روز فقہ سے استفادہ میں زیادتی کر کے علمی فوائد ولطائف کے سمندروں میں غوطہ زنی کیا کرو۔

Marfat.com

(۳) اس لئے کہ ایک صاحب ورع وتقویٰ فقیہ شیطان پر ایک ہزار نرے عبادت گزاروں پر بھاری ہے۔

مذکورہ اشعار میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ مبنی برحقیقت ہیں اس لئے کہ تمام علوم اسلامیہ کا منتہی اور مرجع ''علم فقہ'' ہے، بقیہ تمام علوم تفقہ حاصل کرنے کے ذرائع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لغت نحو اور اشتقاق سے لے کر حدیث وتفسیر کا علم اسی لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ حلال وحرام کے بارے میں امتیاز ہو جائے اور دینی اعتبار سے کیا عمل صحیح ہے اور کیا غلط ہے؟ اس کا پتہ چل جائے۔ اور یہ بات فقہ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے، نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دیگر کسی علم کے لئے فقہ میں مہارت ضروری نہیں لیکن کامل فقیہ بننے کے لئے دیگر علوم میں مہارت بھی لازم ہے۔ فقیہ صحیح معنی میں وہی ہو سکتا ہے جو نہ صرف علوم عربیہ پر دستگاہ رکھتا ہو بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حدیث وتفسیر، آثارِ صحابہ اور اقوال سلف پر بھی گہری نظر رکھنے والا ہو، یعنی علوم نقلیہ وعقلیہ کا جامع ہو اسی پر درحقیقت ''فقیہ'' کا اطلاق کیا جا سکتا ہے، اس کے برخلاف جو صرف ناقل کے درجہ میں ہو وہ ''فقیہ'' نہیں بلکہ ''ناقل فقہ'' ہے۔

مسائل جانے بغیر چارہ نہیں

ایک مسلمان ہر بات سے مستغنی ہو سکتا ہے؛ لیکن مسائل شرعیہ کے لازمی علم سے نہ کبھی کوئی مستغنی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے؛ اس لئے کہ طہارت کا معاملہ ہو یا نماز کا، روزہ یا حج کا معاملہ ہو یا زکوٰۃ کا، نکاح طلاق کا مسئلہ ہو یا وراثت کا، بہر حال مسائل سے واقفیت حاصل کرنی ناگزیر ہوگی، اس کے بغیر کوئی مسلمان اسلام کے مطابق نہ تو اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے حقوق حاصل کر سکتا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ضروری دینی مسائل سے غافل نہ رہے، اور جب بھی کوئی بات پیش آئے اور اس کے علم میں نہ ہو تو وہ اسے معلوم کرنے کی کوشش کرے، خواہ زبانی ہو یا پڑھ کر ہو، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ. (النحل: ٤٣)

سو پوچھ لو جان کار لوگوں سے اگر تم کو علم نہ ہو۔

اسی مقصد سے یہ مجموعہ مسائل مرتب کیا گیا ہے؛ تاکہ مسائل تک بآسانی رسائی ہو سکے، فقہی کتابوں کے حوالہ جات بھی ہر مسئلہ کے ساتھ لکھ دئے گئے ہیں؛ تاکہ اعتماد میں اضافہ ہو اور اہل علم وارباب افتاء اور طلبہ فقہ کے لئے مراجعت میں آسانی ہو۔ ظاہر ہے کہ تمام مسائل کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا؛ کیوں کہ جزئیات فقہ بے شمار ہیں، تاہم کوشش کی گئی ہے کہ ہر باب سے متعلق اہم مسائل جمع ہو جائیں۔ اور ارادہ ہے کہ انشاء اللہ آئندہ کی اشاعتوں میں حسب ضرورت مسائل وجزئیات میں اضافہ کیا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے قبول فرمائیں اور امت کے لئے نافع بنائیں، آمین۔

○❖○

Marfat.com

کتاب الطہارت

□ پاکی کے منتخب ضروری مسائل

Marfat.com

آیتِ وضو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدہ: ٦) ○

○

اے ایمان والو! جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی (دھوؤ) کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور (دھوؤ) اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو، تو (سارا بدن) پاک کرو، اور اگر تم بیمار ہو، یا حالتِ سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو، یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے، تو تم اک زمین سے تیمّم (کرلیا) کرو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس (زمین پر) سے، اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں؛ لیکن اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کو) یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے، اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تمام فرمائے؛ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (حضرت تھانویؒ)

○❖○

Marfat.com

پانی کے مسائل

پانی ایک انمول نعمت

پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جا بجا اس نعمت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْراً م بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْراً ○ لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتاً وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ أَنْعَاماً وَّأَنَاسِیَّ كَثِیْراً ○

(الفرقان: ٤٨-٤٩)

اور وہی ہے کہ اپنی بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ بشارت لے کر آتی ہیں، اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے؛ تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپاؤں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کردیں۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:

وَیُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ ○ (الأنفال: ١١)

اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا؛ تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو (حدثِ اصغر واکبر سے) پاک کردے۔

یہ پانی جہاں پیاس مٹانے کا کام کرتا ہے وہیں ظاہری اور حکمی نجاست دور کرنے کا بھی سب سے بڑا ذریعہ ہے؛ اس لئے اس نعمت کی قدردانی اور شکرگزاری لازم ہے۔

پانی اپنی ذات کے اعتبار سے پاک ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آب رسانی کا جو نظام بنایا ہے اس کے اعتبار سے پانی کو اصالۃً طہوریت کی صفت حاصل ہے؛ اسی لئے آیت بالا میں اسے طہور قرار دیا گیا، اب اگر پانی میں نجاست کا حکم لگے گا تو کسی عارض کی وجہ سے لگے گا، ورنہ اصالۃً پانی پاک ہے۔ اسی لئے روایات میں وارد ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا جیسے ''بئر بضاعہ'' کے نام سے جانا جاتا تھا، یہ مدینہ منورہ کے نشیبی جانب واقع تھا، جس کی وجہ سے

Marfat.com

جب بارشیں ہوتی تھیں تو شہر کا پانی اس پر سے ہوکر گزرتا تھا، جس میں ہر طرح کی گندگیاں شامل ہوتی تھیں؛ تاہم چوں کہ یہ کنواں بڑے سوت والا تھا؛ اس لئے جب اس سے باغات کی سینچائی شروع ہوتی تو اس کا سارا پانی نکل جاتا تھا اور اس کی نجاستیں باقی نہیں رہتی تھیں، پھر بھی لوگوں کو اشکال تھا کہ ہم اس سے وضو کریں یا نہ کریں؟ چناں چہ اس بارے میں سوال کرنے پر پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(ترمذی شریف ۱/۲۱، حدیث: ۷۰)

پانی اپنی ذات کے اعتبار سے پاک ہے اسے کوئی چیز (مستقل طور پر) ناپاک نہیں کرسکتی۔

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذہن میں یہ اشکال تھا کہ سمندر کا پانی جس میں بے شمار مخلوقات رہتی ہیں اور وہ اسی میں مرتی ہیں اور گل سڑ کر ختم ہو جاتی ہیں، ایسے پانی کا استعمال درست ہے یا نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

(ترمذی شریف ۱/۲۱، حدیث: ۷۳)

سمندر کا پانی ہی پاک کرنے والا ہے؛ (اس لئے کہ) اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔

اس میں نبی اکرم ﷺ نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اشکال کو ختم فرمادیا کہ چوں کہ سمندری جانوروں میں بہنے والا خون نہیں ہوتا؛ لہٰذا ان کے پانی میں مرجانے کے باوجود وہ پانی ناپاک بھی قرار نہیں دیا جائے گا۔

تاہم اگر پانی میں نجاست اتنی غالب آجائے کہ اس کے اوصاف کو بدل دے تو اس پر نجاست کا حکم لگادیا جاتا ہے۔ چناں چہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ إِلَّا مَا غُلِبَ عَلٰى رِيْحِهٖ أَوْ عَلٰى طَعْمِهٖ. (دار قطني ۱/۲۱ حديث: ۴۲، مكتبه دار الإيمان سهارنپور)

پانی پاک کرنے والا ہے الا یہ کہ وہ پانی جس کی بو یا ذائقہ پر (نجاست کا) غلبہ ہوجائے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''پانی کو صرف وہی چیز نجس کرسکتی ہے جو اس کی بو یا ذائقہ کو بدل دے''۔ (دار قطنی ۱/۲۲، حدیث: ۴۴)

البتہ اگر پانی مقدار میں کم ہو (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے) تو پھر وہ معمولی نجاست گرنے سے بھی ناپاک ہوجاتا ہے، جیسا کہ روایات میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ڈالنے سے منع فرمایا۔ (مسلم شریف ۱/۱۳۶، حدیث: ۲۷۸)

نیز ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت فرمائی، اس سے حضراتِ فقہاء نے ماء قلیل کی نجاست کا حکم مستنبط فرمایا ہے۔

بہر حال ذیل میں پانی سے متعلق چند ضروری اور منتخب مسائل تحریر کئے جاتے ہیں:

Marfat.com

پانی کی قسمیں

طہارت ونجاست کے اعتبار سے پانی کی درج ذیل پانچ قسمیں ہیں:

(۱) طاہر مطہر: یعنی وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو، جیسے: ماء مطلق جس کے ساتھ کوئی دوسری چیز شامل نہ ہو، مثلاً دریا اور نہر یا چشمہ کا پانی وغیرہ۔

(۲) طاہر مطہر مکروہ: جیسے وہ قلیل پانی جس میں پالتو بلی، کھلی مرغی اور چوہے وغیرہ منہ ڈال دیں، (اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسرا غیر مکروہ پانی موجود ہو تو اس پانی کو استعمال کرنا مکروہ تنزیہی ہے؛ لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود نہیں ہے تو اس سے طہارت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں)

(۳) طاہر غیر مطہر: یعنی وہ پانی جو بذاتِ خود پاک ہو؛ لیکن وہ حدث کو پاک کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، (یعنی اس سے دوبارہ وضو اور غسل معتبر نہ ہو) جیسے: ماء مستعمل جس سے کسی حدثِ حکمی کو زائل کیا گیا ہو، نیز عبادت کی نیت سے وضو پر وضو یا کھانے کے لئے ہاتھ دھونے سے ٹپکنے والے پانی کا بھی یہی حکم ہے۔ (البتہ ماء مستعمل سے نجاست حقیقیہ زائل کی جاسکتی ہے مثلاً ناپاک کپڑا دھویا جاسکتا ہے)

(۴) نجس: یعنی وہ پانی جس میں کوئی نجاست مل گئی ہو، اب اگر وہ ماء قلیل ہے تو نجاست پڑتے ہی پورا پانی نجس ہو جائے گا، اور اگر ماء کثیر ہے تو نجاست کا حکم اس وقت ہوگا جب کہ نجاست کا اثر (ذائقہ، رنگ یا بو) پانی میں ظاہر ہو جائے۔

(۵) مشکوک پانی: یہ وہ پانی ہے جس میں گدھے یا خچر نے منہ ڈالا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ دیگر پاک پانی رہتے ہوئے اس سے وضو وغیرہ نہ کرے اور اگر دیگر پانی موجود نہ ہو تو اس سے وضو کرلے؛ لیکن بعد میں تیمم بھی کرے۔ أما المیاہ علی خمسة أقسام: طاهرٌ مطهرٌ غیر مکروهٍ: وهو الماء المطلق. وطاهرٌ مطهرٌ مکروهٌ: فهو ما شرب منه الهرة ونحوه وکان قلیلاً. وطاهرٌ غیر مطهرٍ: وهو ما استعمل لرفع حدث أو لقربةٍ الخ. والرابع: ماءٌ نجسٌ: وهو الذی حلت فیه نجاسةٌ الخ. والخامس: ماءٌ مشکوکٌ

Marfat.com

فی طهوریته، وهو ما شرب منه حمار أو بغلٌ. (مراقی الفلاح ۸-۱۱) فلو کان الماء مستعملاً کفیٰ فی إزالة النجاسات علی المفتی به. (حاشیة شرح وقایة ۱/۱۲۲، الدر المختار ۱/۳۷، شامی زکریا ۱/۳۵۳، کراچی ۱/۲۰۱)

ماء طاہر مطہر کی قسمیں

جو پانی پاک ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ماء جاری: یعنی ایسا پانی جو دیکھنے میں جاری ہو اور اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ کم از کم تنکے کو بہالے جائے۔ والجاری هو ما یعدّ جاریاً عرفاً، وقیل ما یذهب بتبنة، والاول أظهر، والثانی أشهر. (درمختار زکریا ۱/۳۳٤)

(۲) ٹھہرا ہوا کثیر پانی: یعنی وہ پانی جو اگرچہ ٹھہرا ہوا ہو؛ لیکن وہ دیکھنے والے کی نظر میں کثیر ہو، (جس کا اندازہ دس ہاتھ لمبائی چوڑائی مطابق ۲۲۵ مربع فٹ سے لگایا گیا ہے) (الاوزان المحمودة ۱۰۱) مثلاً بڑا حوض یا بڑی ٹنکی۔ یہ کثیر ٹھہرا ہوا پانی بھی ماء جاری کے حکم میں ہوتا ہے۔ وکذا یتجوز براکد کثیر کذلک الخ، والمعتبر فی مقدار الراکد أکبر رأی المبتلی به فیه الخ، لکن فی النهر: وأنت خبیر بأن اعتبار العشر أضبط ولا سیما فی حق من لا رأی له من العوام فلذا أفتی به المتأخرون الأعلام. (درمختار زکریا ۱/۳۳۹-۳٤۱)

(۳) ٹھہرا ہوا قلیل پانی: یعنی ایسا پانی جس کی مقدار دہ در دہ سے کم ہو، جیسے: کنواں یا چھوٹی ٹنکی۔ أما القلیل فینجس وإن یتغیر. (درمختار زکریا ۱/۳۳۲)

ماء جاری کا حکم

جو پانی جاری ہو، جیسے نہر اور ندی یا جاری کے حکم میں ہو، جیسے بڑا حوض یا تالاب تو اس میں نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؛ تا آں کہ وہ نجاست اس کے رنگ ذائقہ اور بو کو نہ بدل دے۔ ویجوز بجار وقعت فیه نجاسة والجاری هو ما یعد جاریاً عرفاً - إلی قوله - إن لم یر أی یعلم أثره. (درمختار بیروت ۱/۲۹۸-۲۹۹، زکریا ۱/۳۳٤-۳۳۵)

Marfat.com

ماء جاری کی گہرائی کتنی ہو؟

ماء جاری کی گہرائی اگر اس قدر ہے کہ اگر اس میں تنکا یا پتہ ڈالا جائے تو وہ بہہ پڑے تو یہ پانی جاری ہے، اور اگر اتنی رفتار بھی پانی میں نہ ہو تو وہ جاری نہیں کہلائے گا۔ وقال بعضهم: إذا كان بحالٍ لو ألقى فيه تبن أو ورقٌ يذهب به فهو جارٍ، وإن كان بخلافه فليس بجارٍ. (المحيط البرهانی ۱/۲۳۸، ومثله فی الشامی زکریا بحثاً ۱/۳۳٤)

ماء جاری میں نجاست نظر آ رہی ہو

اگر جاری پانی میں نجاست نظر آ رہی ہو تو اس کے قریب سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؛ بلکہ اتنی دور سے پانی لیا جائے جہاں اس نجاست کا اثر نہ پہنچے۔ فإن كانت النجاسة مرئيةً فإنه لا يتوضأ من الموضع الذی فيه النجاسةُ وإنما يتوضأ من موضع آخر. (المحيط البرهانی ۱/۲۳۹)

ماء جاری کا نجاست پر سے گزرنا

اگر پانی کی نالی میں کوئی نجاست اس طرح گر گئی کہ اکثر پانی اس نجاست سے گذر کر آگے آ رہا ہے (مثلاً کسی مردار کی لاش اس میں پھنس گئی) تو آگے آنے والا سب پانی ناپاک سمجھا جائے گا۔ اسی طرح مثلاً چھت میں پرنالے کے سرے پر نجاست اٹک گئی اور بارش کا سب پانی اس نجاست سے گذر کر آ رہا ہے تو پرنالے سے گرنے والا پانی ناپاک سمجھا جائے گا۔ اس کے برخلاف اگر اکثر پانی نجاست سے نہیں گذرتا، مثلاً نالی بہت چوڑی ہے اور لاش اس کے ایک جانب پھنسی ہوئی ہے یا چھت پر نجاست کسی ایک جانب ہے پرنالے کے سرے پر نہیں ہے تو پرنالے سے بہنے والا بارش کا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ وفی الطحاوی والنوازل: لو كان القدر الذی يلاقی الجيفة من الماء دون الذی لا يلاقی الجيفة جاز التوضؤ أسفل منه وإن كان مثله أو أكثر لا يجوز الخ. وإن كانت العذرة عند الميزاب إن كان الماء كله أو أكثر أو نصفه يلاقی العذرة فهو نجسٌ وإلَّا فهو طاهرٌ. (المحيط البرهانی ۱/۲۳۹-۲٤۰، شامی زکریا ۱/۳۳٦)

Marfat.com

بڑے حوض کا رقبہ

بڑا حوض جو ماءِ جاری کے حکم میں ہوتا ہے اور جو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس کا مدار اگرچہ پانی کی کثرت پر ہے؛ لیکن فقہاء نے سہولت کے لئے اس کا اوپری رقبہ کم از کم دس ہاتھ لمبائی چوڑائی (برابر ۴۰ر ذراع مربع) متعین کیا ہے، جس کی پیمائش نئے پیمانوں کے اعتبار سے ۲۲۵ر مربع فٹ یا ۲۰ر مربع میٹر ہے۔ (الاوزان المحمودہ ۱۰۱) وأنت خبير بأن اعتبار العشر أضبط ولا سيما فی حق من لا رأي له من العوام فلهذا أفتى به المتأخرون الأعلام أی فی المربع بأربعين، وفی المدور بستة وثلاثين، وفی المثلث من كل جانب خمسة عشر وربعاً وخمساً بذراع الكرباس. (درمختار بیروت ۳۰۵/۱، زکریا ۳۴۱/۱-۳۴۲)

حوض کی گہرائی

حوض کی گہرائی کم از کم اتنی ہونی چاہئے کہ چلو سے پانی لینے میں زمین نہ کھلنے پائے۔ المعتبر فی العمق أن يكون بحال لا ينحسر بالاغتراف هو الصحيح. (الهداية ۳۷/۱، هنديه ۱۸/۱، شامی کراچی ۱۹۳/۱، البحر الرائق کوئٹه ۷۷/۱)

حوض میں نجاست گر جائے؟

اگر کسی بڑے حوض میں ایسی نجاست گر جائے جو پڑنے کے بعد دکھائی نہیں دیتی، جیسے پیشاب خون وغیرہ، تو اس کے چاروں طرف سے وضو کرنا درست ہے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جائے جو نظر آتی ہے جیسے مردار جانور، تو اس کے قریب سے وضو نہ کرے؛ لیکن دوسری جانب سے وضو کر سکتا ہے؛ البتہ اگر اتنی مقدار میں نجاست گر جائے کہ پورے حوض کا رنگ یا ذائقہ یا بو بدل جائے تو سارا حوض ناپاک ہو جائے گا۔ ثم النجاسة إذا وقع فی الحوض الكبير كيف يتوضأ منه؟ فنقول النجاسة لا تخلو إما أن تكون مرئية أو غير مرئية، فإن كانت مرئية كالجيفة ونحوها ذكر فی ظاهر الرواية أنه لا يتوضأ من الجانب

Marfat.com

الذی وقع فیه النجاسة؛ ولکن یتوضأ من الجانب الأخر الخ. ومشائخنا بوراء النهر فصلوا بینهما ففی غیر المرئیة أنه یتوضأ من أي جانبٍ کان، کما قالوا جمیعاً فی الماء الجاری وهو الأصح؛ لأن غیر المرئیة لا یستقر فی مکان واحدٍ بل ینتقل لکونه مائعاً سیالاً بطبعه. (بدائع الصنائع ۲۲۱/۱، حلبی کبیر ۹۹)

نجاست کا اثر پانی میں ظاہر ہو جائے

نجاست کی وجہ سے اگر پانی کا رنگ، ذائقہ اور بو بدل جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے، خواہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ وبتغیر أحد أوصافه من لون أوطعم أو ریح ینجس الکثیر ولو جاریاً إجماعاً. (درمختار مع الشامی بیروت ۲۹۶/۱، زکریا ۳۳۲/۱)

ماءِ قلیل میں نجاست گر جائے

ماءِ قلیل (جو دہ در دہ سے کم ہو) کسی بھی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے، اگر چہ اس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو، مثلاً بڑی بالٹی یا ٹب میں ایک قطرہ پیشاب گر جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا اگر چہ پیشاب کا اثر ظاہر نہ ہو۔ أما القلیل فینجس وإن لم یتغیر.

(درمختار بیروت ۲۹۶/۱، زکریا ۳۳۲/۱)

خون والا جانور پانی میں گر کر مر جائے

اگر ماءِ قلیل (مثلاً کنواں، ٹنکی یا مٹکا وغیرہ) میں ایسا جانور گر کر مر جائے، جس میں خون ہوتا ہے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (مثلاً کبوتر، چڑیا، چوہا وغیرہ) وینجس الماء القلیل بموت مائی معاش بری مولد فی الأصح. (درمختار) أی من الروایتین لأن له نفسًا سائلة. (شامی بیروت ۲۹۶/۱، زکریا ۳۳۱/۱)

پانی میں مرا ہوا جانور پایا گیا

اگر کوئی مردہ جانور (جس میں بہنے والا خون پایا جاتا ہو) ماءِ قلیل میں پایا جائے اور اس کے

Marfat.com

گرنے کا وقت معلوم ہوجائے تو جس وقت سے گرا ہے، اسی وقت سے پانی ناپاک کہا جائے گا، اور اگر گرنے کے وقت کا صحیح علم نہ ہوسکے اور وہ جانور ابھی پھولا پھٹا نہ ہو، تو احتیاطاً جس دن سے علم ہوا ہے اس سے ایک دن اور ایک رات پہلے کی نمازیں لوٹائی جائیں۔ نیز اس صورت میں جو کپڑے وغیرہ دھوئے گئے ہوں وہ بھی ناپاک سمجھے جائیں گے۔ ویحکم بنجاستها مغلظة من وقت الوقوع إن علم. (درمختار بیروت ۱/۳۳٤، زکریا ۱/۳۷۵) وإلا فمذ یوم ولیلة إن لم ینتفخ ولم یتفسخ. (تنویر الأبصار) وفي الهداية ومختصر القدوري: أعادوا صلاة يوم وليلة إذا كانوا توضؤا منها وغسلوا كل شئ أصابه ماؤها. (شامی بیروت ۱/۳۳۵، زکریا ۱/۳۷٦)

پھولا پھٹا جانور پانی میں ملا

اگر ماءِ قلیل میں خون والا جانور اس حال میں پایا جائے کہ وہ پھول اور پھٹ گیا ہو اور اس کے گرنے کا وقت صحیح معلوم نہ ہو تو احتیاطاً تین دن اور تین راتوں کی نمازیں لوٹائی جائیں گی۔ ومذ ثلاثة أيام ولياليها إن انتفخ أو تفسخ استحساناً. (درمختار بیروت ۱/۳۳۵، زکریا ۱/۳۷۷)

چوہے یا بڑی چھپکلی کی دُم پانی میں گر جائے

چوہا یا بڑی چھپکلی جن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر ان کی دُم کٹ کر ماءِ قلیل میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا؛ لیکن اگر چھپکلی چھوٹی ہو جس میں بہتا ہوا خون نہ ہو، جیسا کہ ہمارے یہاں عام طور پر گھروں میں پائی جاتی ہے، تو اس کی دم گرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۵/۱۵۱) ولهذا لو وقع ذنب فارة ينزح الماء كله. (شامی بیروت ۱/۳۲۷، المحیط البرهانی ۱/۲۵٦) وكذا الوزغة إذا كانت كبيرةً. (حلبی کبیر ۱٦٦)

پانی میں مینگنی گر جائے

ماءِ قلیل میں اگر بکری وغیرہ کی تر یا خشک مینگنی گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔ فلو وقعت في غير زمان الحلب فهو كوقوعها في سائر الأواني فتنجس في الأصح.

(شامی بیروت ۱/۳۳۸، زکریا ۱/۳۸۰)

Marfat.com

پانی میں غیر خونی جانور گر جائے

اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا خون نہیں ہوتا تو اس کی وجہ سے پانی ناپاک نہیں ہوگا، جیسے: مچھر، پسو، بچھو، مکھی وغیرہ۔ ویجوز رفع الحدث بما ذکر وإن مات فیه أی الماء ولو قلیلاً غیر دموی کزنبورٍ وعقربٍ وبقٍّ. (درمختار بیروت ۲۹٤/۱، زکریا ۳۲۹/۱)

پانی میں چھوٹی چھپکلی گر کر مر گئی

اگر پانی میں ایسی چھوٹی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، گر کر مر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا (یہی حکم بچھو اور دیگر چھوٹے حشرات الارض کا بھی ہے) یجب أن یعلم أن ما لیس له دم سائلٌ إذا مات فی الماء أو مائعٍ اٰخر سوی الماء لا یوجب تنجس ما مات فیه بریاً کان أو مائیاً عندنا، والأصل فیه ما روی سلمان الفارسی ﷺ أن رسول اللّٰه ﷺ سئل عن إناء فیه طعام أو شرابٌ یموت فیه ما لیس له دمٌ سائلٌ، فقال: "هو الحلال أکله وشربه والوضوء به". وهٰذا نص فی الباب.(المحیط البرهانی ۲۷۰/۱)

چھوٹی چھپکلی پانی میں مر کر پھول پھٹ گئی

اگر چھوٹی چھپکلی پانی میں مر کر پھول پھٹ جائے اور اس کے اجزاء پانی میں مل جائیں تو پانی ناپاک تو نہ ہوگا؛ البتہ ایسے پانی کا پینا مکروہِ تحریمی ہے؛ اس لئے کہ چھپکلی کا کھانا حلال نہیں، اور مذکورہ پانی پینے سے اس کے اجزاء پیٹ میں چلے جانے کا عین امکان ہے۔ ویستوي الجواب بین المتفسخ وغیره في طهارة الماء ونجاسته إلا أنه یکره شرب المائع الذي تفسخ فیه؛ لأنه لا یخلو عن أجزاء ما یحرم أکله. (بدائع الصنائع ۲۳۲/۱)

پانی میں رہنے والے جانوروں کا حکم

جن جانوروں کی زندگی کا مدار پانی پر ہے جیسے مچھلی، سمندری مینڈک، کیکڑا وغیرہ تو ان کی موت

Marfat.com

سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ إن الحيوانات التي لا تعيش إلّا في الماء – إلى قوله – إذا ماتت هٰذه الحيوانات في الماء لا يتنجس الماء. (المحیط البرهانی ۱/ ۲۷۱، درمختار زکریا ۱/ ۳۳۰-۳۳۱)

دریائی پرندہ پانی میں مرجائے

پانی پر پڑنے والے دریائی پرندے جیسے سرخ آب اور مرغابی وغیرہ اگر پانی میں مرجائیں اور پانی کم مقدار میں ہوتو ان کی موت کی وجہ سے پانی ناپاک ہوجائے گا۔ أما الحيوانات التي لا تعيش في البر والماء جميعاً وله دم سائلٌ كالطير المائي إن مات في غير الماء ينجسه الخ، وإن مات في الماء فقد روى الحسن بن زياد عن أبي حنيفةؒ أنه ينجس الماء. (المحیط البرهانی ۱/ ۲۷۲، درمختار زکریا ۱/ ۳۳۱، حلبی کبیر ۱۶۵)

خشکی کا مینڈک پانی میں گرکر مرجائے

اگر خشکی میں رہنے والا مینڈک اتنا بڑا ہو کہ اس میں بہتا ہوا خون پایا جاتا ہو، وہ اگر کنویں میں گرکر مرجائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا؛ البتہ اگر چھوٹی سی مینڈکی ہو جس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، تو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ والضفدع البريُّ إذا مات في الماء إن كان كبيراً له دم سائلٌ ينجس الماء، وإن كان صغيراً ليس له دم سائلٌ لا ينجس الماء. (المحیط البرهانی ۱/ ۲۷۲، شامی زکریا ۱/ ۳۳۱)

کچھوا پانی میں گرکر مرگیا

سمندری کچھوا جس میں دم مسفوح نہ پایا جائے اگر وہ ماءِ قلیل میں مرجائے یا پھول پھٹ جائے تو اس سے پانی ناپاک نہ ہوگا؛ لیکن وہ کچھوا جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اور خشکی ہی میں رہتا ہے اور کبھی پانی میں بھی چلا جاتا ہے، تو اس میں دمِ مسفوح موجود ہوتا ہے، اس کا حکم خشکی کے مینڈک کے مانند ہوگا۔ وہ اگر ماءِ قلیل میں گرکر مرجائے یا پھول پھٹ جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ وإن كان له دم سائل فإن كان برياً ينجس بالموت وينجس المائع الذي يموت فيه سواء كان ماء أو غيره، وسواء مات في المائع أو في غيره، ثم وقع فيه كسائر الحيوانات

Marfat.com

الدموية؛ لأن الدم السائل نجس فينجس ما يجاوره إلا الآدمي إذا كان مغسولاً؛ لأنه طاهر، ألا يرىٰ أنه تجوز الصلوٰة عليه، وإن كان مائياً كالضفدع المائي والسرطان ونحو ذٰلک فإن مات في الماء لا ينجسه في ظاهر الرواية. (بدائع الصنائع ۱/۱ ۲۳)

ويستوي الجواب بين المتفسخ وغيره في طهارة الماء ونجاسته. (بدائع الصنائع ۱/۲۳۲)

جنبی کا پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا

جنبی یا حیض والی عورت اگر پانی میں ہاتھ ڈال دے اوراس کے ہاتھ میں کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہوتو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ المحدث أو الجنب إذا أدخل يده في الإناء للاغتراف وليس عليها نجاسة لا يفسد الماء يعني لا ينجس ولا يصير مستعملاً.

(حلبی کبیر ۱۵۲، قاضی خاں ۱/۱۵)

بندر کا پانی میں ڈبکی لگانا

اگر بندر وغیرہ نے پانی میں اتنی ڈبکی لگائی کہ اس کا لعاب پانی میں ملنے کا یقین ہوجائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا؛ اس لئے کہ بندر کا شمار درندوں میں ہے اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہوتا ہے۔ والقسم الثاني سورٌ نجسٌ – إلى قوله – والقرد لتولد لعابها من لحمها وهو نجسٌ. (طحطاوی ۱۸) وإن وصل لعاب الواقع إلى الماء أخذ الماء حكمه طهارة ونجاسة وكراهة. (طحطاوی ۲۵)

ٹنکی یا کنویں میں پرندوں کی بیٹ

ٹنکی یا کنویں وغیرہ کو پرندوں وغیرہ کی بیٹ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے؛ لیکن اگر انتظام کے باوجود پرندے پانی میں بٹ کردیں تو ضرورۃً پانی کو ناپاک نہیں کہا جائے گا؛ تا آں کہ نجاست کا اثر غالب نہ ہوجائے۔ ولا نزح في بول فارةٍ في الأصح الخ. ولا بخرء حمامٍ وعصفورٍ وكذا سباع طيرٍ في الأصح لتعذر صونها عنه. (درمختار وحققه الشامي بحثاً بيروت ۱/۳۳۷، زكريا ۱/۳۷۹، المحيط البرهاني ۱/۲۶۱)

Marfat.com

استعمال شدہ پانی کا حکم

وضو یا غسل میں جو پانی استعمال ہوتا ہے اگر اس میں ظاہری نجاست شامل نہ ہو تو وہ اگرچہ خود پاک ہے؛ لیکن اس سے دوبارہ طہارت حاصل کرنا یعنی وضو اور غسل کرنا درست نہیں؛ البتہ ناپاک کپڑا وغیرہ اس سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ وهو طاهر - إلى قوله - وحكمه أنه ليس بطهور لحدث بل لخبث على الراجح المعتمد. (درمختار) أى نجاسة حقيقة فإنه يجوز إزالتها بغير الماء المطلق من المائعات. (شامی بیروت ۳۱۴/۱، زکریا ۳۵۳/۱)

مستعمل پانی کا کپڑوں میں لگ جانا

اگر وضو یا غسل کا مستعمل پانی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ وأما ما مسح بالمنديل أو تقاطر على الثوب فهو مستعملٌ إلا أنه لا يمنع جواز الصلاة لأن ماء المستعمل طاهر عند محمدؒ. (البحر الرائق ۱۶۹/۱، فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۱۲۵/۵)

مردے کے غسل میں استعمال شدہ پانی کا حکم

میت کو غسل دینے کے لئے جو پانی استعمال ہوا ہو وہ ناپاک ہے؛ لہٰذا اگر مردے کو غسل دیتے وقت کپڑوں پر زیادہ چھینٹیں آجائیں تو کپڑے بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ وإنما أطلق محمد نجاستها لأنها لا تخلو عن النجاسة غالباً، أقول قد يقال إنه مبنى على ما هو قول العامة واعتمده فى البدائع من أن نجاسة الميت نجاسة خبث لأنه حيوان دموي لا نجاسة حدث. (شامی بیروت ۳۱۱/۱، زکریا ۳۴۹/۱)

غسلِ جنابت کے وقت اگر بدن کا پانی برتن میں گر جائے

غسلِ جنابت کے دوران اگر بالٹی وغیرہ میں کوئی قطرہ گر جائے تو اس سے پانی اور برتن

Marfat.com

ناپاک نہ ہوگا، بشرطیکہ بدن پر ظاہری نجاست نہ ہو، اور اگر بدن کا مستعمل پانی بڑی مقدار میں بہہ کر بالٹی میں چلا جائے تو یہ سب پانی طہارت کے قابل نہ رہے گا۔ جنب اغتسل فانتضح من غسله شئ فی إناء ه لم يفسد عليه الماء، أما إذا كان يسيل منه سيلانا أفسده.

(عالمگیری ۱/۲۳، حلبی کبیر ۱۵۳)

دھوپ سے گرم پانی کا حکم

جو پانی دھوپ میں قصداً گرم کیا گیا ہو اس سے وضو یا غسل کرنا مکروہ تنزیہی ہے؛ اس لئے کہ اس سے سفید داغ کے مرض کا اندیشہ ہے، اسی بنا پر حدیث میں اس سے ممانعت وارد ہے۔ عن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت: نهیٰ رسول اللّٰه ﷺ أن يتوضأ بالماء المشمس أو يغتسل به. وقال: "إنه يورث البرص". (دار قطنی حدیث: ۸٤) قال الشامی بحثاً: فقد علمت أن المعتمد الكراهة عندنا لصحة الأثر وإن عدمها رواية، والظاهر أنها تنزيهية عندنا أيضاً. (شامی زکریا ۱/۳۲۵)

راستہ کی چھینٹوں کا حکم

برسات وغیرہ کے زمانہ میں راستوں کی جو چھینٹیں کپڑوں پر لگ جاتی ہے، ان کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کو کسی ضرورت سے بار بار ایسے کیچڑ والے راستوں پر جانا پڑتا ہو اور اس کے لئے ہر مرتبہ کپڑوں کا دھونا دشوار ہو تو ایسے شخص کے حق میں ضرورۃً راستہ کی چھینٹیں معاف ہیں اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں؟ اور انہی کپڑوں کے ساتھ اس کی نماز درست ہوجائے گی؛ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کو بار بار راستوں میں آنے جانے کی ضرورت نہ ہو، اور وہ ان چھینٹوں سے بچ سکتا ہو تو ایسے شخص کے لئے تھوڑی بہت چھینٹیں تو معاف ہوں گی؛ لیکن اگر بہت زیادہ چھینٹیں ایسے شخص کے کپڑوں پر لگ جائیں تو ان کو معاف قرار نہیں دیا جائے گا، پس انہیں دھوکر ہی اس کے لئے ان کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہوگا۔ وطين الشوارع عفو وإن ملأ الثوب للضرورة، ولو مختلطاً بالعذرات وتجوز الصلوٰة معه الخ. بل الأشبه

Marfat.com

المنع بالقدر الفاحش منه إلا لمن ابتلي به بحيث يجيء ويذهب في أيام الأوحال في بلادنا الشامية؛ لعدم انفكاك طرقها من النجاسة غالباً مع عسر الاحتراز بخلاف من لا يمر بها أصلاً في هٰذه الحالة فلا يعفى في حقه، حتى أن هٰذا لا يصلي في ثوب ذاك. (شامی زکریا ١/٥٣١، کراچی ١/٣٢٤)

برسات میں سڑکوں پر بہنے والے پانی کا حکم

تیز بارش میں سڑکوں پر بہنے والا پانی اگر نجاست ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ یا بو بدل جائے، جیسا کہ عموماً شہروں کی گلی کوچوں میں ابتدائی بارش کے وقت دیکھا جاتا ہے تو یہ پانی ناپاک ہوگا، اگر یہ بدن یا کپڑوں میں لگ جائے تو اس کا پاک کرنا ضروری ہوگا؛ لیکن اگر تیز بارش دیر تک ہوتی رہی، جس کی بنا پر گندگی بہہ کر آگے چلی گئی، اور پانی صاف ستھرا نظر آنے لگا، یا پہلے ہی سے سڑک صاف ستھری تھی، اس پر پانی بہہ پڑا، یا گاؤں دیہات کے کچے راستوں پر بارش کا پانی مٹی میں مل کر بہنے لگا تو اس پانی کو ناپاک نہیں کہا جائے گا، اور اس کا حکم ماءِ جاری کی طرح ہوگا۔ سئل أبو نصر عن ماء الثلج الذي يجري على الطريق، وفي الطريق سرقين ونجاسات يتبين فيه أيتوضأ به؟ قال: متى ذهب أثر النجاسة ولونها جاز، وفي الحجة: ماء الثلج والمطر يجري في الطريق إذا كان بعيداً من الأرواث يجوز التوضي به بلا كراهة. (فتاوىٰ تاتارخانية ١/٢٩٨ رقم: ٤٨١) وبتغير أحد أوصافه من لون أو طعم أو ريح ينجس الكثير ولو جارياً إجماعاً. أما القليل فينجس وإن لم يتغير. (درمختار مع الشامي زكريا ١/٣٣٢)

Marfat.com

نجاست وطہارت

پاکی کی اہمیت

شریعت اسلامی میں طہارت اور پاکی کی بڑی اہمیت ہے؛ اس لئے کہ نماز جیسی اہم ترین اسلامی عبادت کی صحت طہارت پر موقوف ہے، اگر طہارت ہی نہ ہوتو یہ عبادت معتبر نہیں ہوتی، ارشادنبوی ہے:

مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُوْرُ. نماز کی چابی طہارت ہے۔

(ترمذی شریف ۲/۱)

اوردوسری جگہ ارشاد ہے:

لَا تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طَهُوْرٍ. کوئی نماز بغیر طہارت کے معتبر نہیں ہے۔

(ترمذی شریف حدیث: ۱)

طہارت کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث میں آں حضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ. پاکی آدھا ایمان ہے۔

(مسلم شریف ۱۱۸/۱)

نیز قرآنِ کریم میں قبا کے باشندوں کی طہارت پسندی کی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ (التوبہ: ۱۰۸) اس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو دوست رکھتے ہیں پاک رہنے کو، اللہ دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

اورایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے پاکی حاصل کرنے والے سے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ سے فرمایا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ (البقرۃ: ۲۲۲) بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔

نیز پاکی ناپاکی کے باقاعدہ احکامات نازل ہوئے، نجاستوں کو زائل کرنے، استنجاء کرنے، وضو، غسل اور تیمم کے طریقے اہمیت کے ساتھ عمل کر کے بتائے گئے، جن کی تفصیلات کتب حدیث وفقہ میں موجود ہیں، جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت میں طہارت ونظافت کا کتنا اہم اور بلند مقام ہے۔ احادیث مبارکہ

Marfat.com

میں خاص کر ان مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے جن میں عموماً احتیاط نہیں کی جاتی، اور بتایا گیا ہے کہ یہ معمولی سمجھی جانے والی لاپرواہی کتنے بڑے عذاب کا ذریعہ بن سکتی ہے، چناں چہ حدیث میں ہے کہ آں حضرت ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا، آپ نے فرمایا کہ: ''ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا جس کو تم بڑا سمجھتے ہو؛ بلکہ ایک کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے پر عذاب ہو رہا ہے اور دوسرے کو چغل خوری کی سزا مل رہی ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف ۴۲/۱)

اور دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: ''پیشاب سے بچو؛ اس لئے کہ اکثر عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے''۔ نیز فرمایا: ''پیشاب سے بچتے رہو؛ اس لئے کہ قبر میں سب سے پہلے اسی کی وجہ سے عذاب ہوگا''۔ (مظاہر حق ۱۳۵/۱)

اسی طرح متعدد احادیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے یا ایسی جگہ پیشاب کرنے کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے، جہاں پیشاب کی چھینٹیں کپڑوں پر لگنے کا امکان ہو۔ الغرض نجس چیز سے دور رہنے کا حکم دیا گیا؛ اس لئے بہت ضروری ہے کہ ہم پاکی ناپاکی کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہوں، اور اپنے گھروں میں طہارت کا ماحول بنائیں۔ اسی مقصد سے ذیل میں چند منتخب مسائل بالترتیب بیان کئے جا رہے ہیں:

چھت سے ٹپکنے والے پانی کا حکم

اگر چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہوئی ہو اور اسی درمیان بارش ہونے لگے اور چھت سے پانی نیچے ٹپکنے لگے، تو اس میں قدرے تفصیل ہے: (۱) اگر بارش مسلسل موسلا دھار ہو رہی ہے اور اسی درمیان میں چھت ٹپکنی شروع ہو گئی تو یہ ماء جاری کے حکم میں ہے اور پاک ہے، جب تک بارش ہوتی رہے گی اس ٹپکنے والے پانی کو ناپاک نہیں کہا جائے گا۔ (۲) اور بارش رک جانے کے بعد یہ دیکھا جائے گا کہ پوری چھت پر ناپاکی ہے یا بعض حصہ پر ہے، اگر پوری چھت یا اکثر حصہ پر ناپاکی موجود ہے تو ٹپکنے والا پانی ناپاک ہے، اور اگر بعض حصہ پر ناپاکی ہے تو ٹپکنے والا پانی ناپاک نہیں کہا جائے گا۔ لٰکن الصحیح أنه ینظر فی الذی یسیل من السقف و الثقب إن کان مطراً دائماً لم ینقطع بعد فما سال من الثقب فهو طاهرٌ، وأما إذا انقطع المطر وسال من السقف شئ فما سال فهو نجسٌ. (المحیط البرهانی ۲۴۰/۱)

پاک آدمی کا کنویں یا ٹنکی میں اترنا

اگر کوئی باوضو شخص پانی لینے یا صفائی کرنے یا کسی اور غرض سے کنویں یا ٹنکی میں اترے اور

Marfat.com

اس کے بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہوتو اس کے باہر آنے سے کنویں یا ٹنکی کے پانی کو نکالنا ضروری نہیں ہے۔ أما القسم الذی لا یستحب فیه نزح بعض الماء فی الآدمی الطاهر إذا دخل فی البئر لطلب الدلو أو للتبرد، ولیس علی أعضاء ہ نجاسة، وخرج منها حياً. وهٰذا جواب ظاهر الرواية. (المحیط البرهانی ۲۵۳/۱، درمختار زکریا ۳۶۹/۱)

انڈے کا چھلکا پاک ہے

مرغی وغیرہ کا انڈا اگر پانی میں گر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہ ہوگا؛ اس لئے کہ انڈے کا ظاہری چھلکا بہر حال پاک ہے۔ البیضة إذا وقعت من الدجاجة فی الماء أو فی المرقة لا تفسده. (حلبی کبیر ۱۵۰)

دودھ دوہتے ہوئے بکری کی مینگنی بالٹی میں گر گئی

اگر بکری کا دودھ دوہتے ہوئے مینگنی دودھ کے برتن میں گر جائے اور پھر اسے فوراً نکال کر پھینک دیا جائے تو دودھ ناپاک نہ ہوگا۔ وإذا حلب شاةٌ أو ضأنٌ فوقع بعرةٌ فی المحلب حکی عن المتقدمین من المشائخ رحمهم الله تعالیٰ أنهم توسعوا فی ذٰلک إذا رمیٰ عن ساعته. (المحیط البرهانی ۲۶۱/۱، درمختار زکریا ۳۸۰/۱)

اڑتے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا حکم

اڑتا ہوا کوئی پرندہ خواہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ہو، وہ اگر کپڑے پر بیٹ کر دے تو وہ ناپاک نہیں ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا درست ہے۔ وأما زرق ما لا یؤکل لحمه نحو سباع الطیور کالصقر والباز وغیرهما من الحدأة وأشباهها فهو طاهرٌ فی قول أبی حنیفة وأبی یوسف رحمهما الله تعالیٰ. (المحیط لبرهانی ۳۶٤/۱، درمختار زکریا ۳۷۹/۱)

چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب کا حکم

چمگادڑ کی بیٹ اور اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہے؛ اس لئے [illegible] سے بچنا دشوار ہے۔

Marfat.com

وبول الخفاش وخرءۂ ليس بشئ لأنه لا يستطاع الامتناع عنه. (المحيط البرهانی ٣٦٧/١، درمختار زكريا ٥٢٣/١)

ناپاک خشک زمین پر تر پیر رکھنا

اگر خشک ناپاک زمین یا دری پر بھیگا پیر رکھ لیا اور رُک کر کھڑا نہیں ہوا؛ بلکہ چلتا رہا اور نجاست کا اثر پیر پر ظاہر نہیں ہوا، تو اس کے پیر ناپاک نہیں ہوئے۔ اور اگر رک کر کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے نجاست کا اثر ظاہر ہو گیا تو پیر ناپاک ہو جائیں گے۔ وإذا وضع رجله على أرض نجسةٍ أو على لبد نجسٍ إن كان الرجل رطباً والأرض أو اللبد يابساً وهو لم يقف عليه بل مشى لا يتنجس رجله. (المحيط البرهانی ٣٦٨/١). نام أو مشى على نجاسةٍ إن ظهر عينها تنجس وإلاَّ لا. (درمختار مع الشامی زكريا ٥٦٠/١، هنديه ٤٧/١)

تر زمین پر خشک پیر رکھنا

اور اگر پیر خشک تھے؛ لیکن زمین یا فرش ناپاک اور تر تھا اور اس نے اس پر پیر رکھ دیا اور تری کا اثر پیر پر ظاہر ہو گیا تو پیر ناپاک ہو جائے گا، اور اگر معمولی نمی آئی تو نجاست کا حکم نہ ہوگا۔ ولو كان الرجل يابساً والأرض رطبةً فظهرت الرطوبة للرجل يتنجس رجله. (المحيط البرهانی ٣٦٨/١، درمختار مع الشامی زكريا ٥٦٠/١) ولا تعتبر النداوة هو المختار. (هنديه ٤٧/١)

ناپاک ڈھیلا دریا میں مارنے سے پڑنے والی چھینٹوں کا حکم

اگر کسی شخص نے نجس ڈھیلا جاری پانی یا دریا میں مارا جس سے پانی کی چھینٹیں اڑ کر اس کے کپڑوں پر لگیں، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اڑنے والی چھینٹوں میں نجاست کا اثر ہے یا نہیں، اگر اثر ظاہر ہو تو کپڑا ناپاک قرار دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ سئل خلف رخمه الله عمن ألقىٰ حجراً ملطخاً بالعذرة فى نهر كبير جارٍ فارتفعت قطراتٌ من الماء فأصابت ثوبه، قال: إن كان ذلك من الماء المتصل بالحجر فسد، وإن كان ذلك من غير ذلك

Marfat.com

الماء فلا بأس به. (المحیط البرهانی ۳٦۹/۱) لو وقعت أی النجاسة فی نهرٍ فأصاب ثوبه إن ظهر أثرها تنجس وإلا لا. (درمختار زکریا ٥٦۰/۱، حلبی کبیر ۱۹۰)

ناپاک کپڑے کی چھینٹوں کا حکم

ناپاک کپڑا دھوتے ہوئے اگر کچھ معمولی چھینٹیں بدن یا کپڑوں پر لگ جائیں تو وہ معاف ہیں، ان سے بدن ناپاک نہ ہوگا؛ البتہ احتیاط سے دھونا چاہئے؛ لیکن اگر ناپاک چھینٹیں بالٹی یا لوٹے میں گر جائیں تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔ البول المنتضح قدر رؤس الإبر معفو للضرورة وإن امتلأ الثوب کذا فی التبیین الخ. هٰذا إذا کان الانتضاح علی الثیاب والأبدان، أما إذا انتضح فی الماء فإنه ینجسه ولا یعفی عنه الخ. (عالمگیری ٤٦/۱، فارئ دار العلوم دیوبند ۳۷٤/۱)

مٹی کا تیل اور پٹرول پاک یا ناپاک

مٹی کا تیل اور پٹرول (جب کہ ان میں کوئی اور نجاست نہ ملی ہو) فی نفسہ پاک ہے اس سے کپڑا وغیرہ دھونا درست ہے؛ البتہ اس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔ یجوز رفع نجاسةٍ حقیقیةٍ عن محلها بماء ولو مستعملاً وبکل مائعٍ طاهرٍ قالعٍ للنجاسة ینعصر بالعصر. (التنویر مع الدر المختار بیروت ٤٤۲/۱، زکریا ۹/۱ ٥۰۰-٤۱۰، فتاوی محمودیه ۲۱/۷)

حالتِ جنابت کا پسینہ

حالتِ جنابت میں نکلنے والا پسینہ پاک ہے، وہ اگر کپڑوں کو لگ جائے یا ماءِ قلیل میں ٹپک جائے تو کپڑا اور پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ فسؤر آدمي مطلقاً ولو جنباً أو کافرًا طاهرٌ بلا کراهةٍ. (درمختار بیروت ۳٤۰/۱، زکریا ۳۸۱/۱) وحکم عرق کسؤر. (درمختار بیروت ۳٤٥/۱، زکریا ۳۸۹/۱)

مچھر، جوں اور کھٹمل کا خون

مچھر، مکھی، کھٹمل، جوں وغیرہ کا خون لگنے سے کپڑا وغیرہ ناپاک نہیں ہوتا؛ کیوں کہ ان میں

Marfat.com

بہنے کے لائق خون نہیں پایا جاتا۔ ودم البق والبراغیث والقمل والکتان طاهر وإن کثر. (هندیه ۱/ ٤٦)

گوبر کی راکھ پاک ہے

جلنے کے بعد اپلوں (سکھایا ہوا گوبر) کی راکھ پاک قرار دی گئی ہے؛ لہٰذا اس کی آگ میں پکی ہوئی روٹی بھی پاک ہے۔ إن النار مطهرة للروث والعذرة فقلنا بطهارة رمادها تيسيراً. (الأشباه والنظائر قديم ۱۲۷) لا يكون نجساً رماد قذرٍ وإلا لزم نجاسة الخبز في سائر الأمصار (درمختار) وفي الشامي بحثاً: فمفاده أن عموم البلوىٰ علة اختيار القول بالطهارة المعللة بانقلاب العين فتدبر. (شامی کراچی ۱/ ۳۲٦، زکریا ۱/ ٥۳۳)

مٹی کے گارے میں گوبر ملانا

اگر پاک مٹی کے ساتھ گوبر ملا کر گارا بنایا جائے یا اس سے زمین لیپی جائے تو اس گارے پر بر بنائے ضرورت ناپاکی کا حکم نہیں لگے گا۔ بخلاف السرقين إذا جعل فيه الطين لأن في ذٰلک ضرورةً. (شامی زکریا ۲/ ٤۲۹، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۱/ ٤۳٤)

سیمینٹ کے مسالہ میں ناپاک پانی ملانا

اگر ناپاک پانی سے سیمینٹ کو گھول کر مسالہ بنایا جائے تو اس مسالہ کو ضرورۃً ناپاک نہیں کہیں گے۔ والتراب الطاهر إذا جعل طيناً بالماء النجس أو عكسه، والفتوىٰ على أن العبرة للطاهر أيهما كان. (الأشباه والنظائر قديم ۱۲۸)

ناپاک ایندھن سے گرم کئے ہوئے پانی کا حکم

ناپاک لکڑی سے گرم شدہ پانی ناپاک نہیں ہے، اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے۔ (مستفاد: امداد الفتاویٰ ۴/ ۱۴۷)

Marfat.com

چوہے کی مینگنی کھانے میں ملی

اگر چوہے کی مینگنی پکے ہوئے چاول یا سالن میں ملی تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ مینگنی ٹھوس ہے یا گھل گئی ہے، اگر ٹھوس ہے تو اسے نکال کر پھینک دیا جائے اور کھانا کھالیا جائے، اور اگر گھل گئی ہے تو جب تک اس کا رنگ یا ذائقہ کھانے میں ظاہر نہ ہو تو اس کھانے کو ناپاک نہیں کہا جائے گا؛ البتہ اگر اس کے اثرات ظاہر ہو جائیں مثلاً بو آنے لگے تو پھر کھانا ناپاک قرار دیا جائے گا۔ خبز وجد فی خلاله خرء فارةٍ فإن كان الخرء صلباً رمى به وأكل الخبز، ولا يفسد خرء الفارةِ الدهن والماء والحنطة للضرورة إلا إذا ظهر طعمه أو لونه في الدهن ونحوهِ لفحشهِ وإمكان التحرز منه حينئذٍ. (درمختار کراچی ۶/ ۷۳۲، مسائل شتی)

گیہوں کے ساتھ مینگنی پس جائے

اگر گیہوں کے ساتھ چوہے کی دو چار مینگنی پس گئیں تو آٹا ناپاک نہ ہوگا؛ لیکن اگر اتنی زیادہ مینگنی پس گئیں کہ اس کا رنگ یا ذائقہ ظاہر ہو گیا تو آٹا ناپاک ہو جائے گا۔ في القهستاني عن المحيط: خرء الفارة لا يفسد الدهن والحنطة المطحونة مالم يتغير طعمها، قال أبو الليث: وبهِ نأخذ. (شامی زکریا ۱۰/ ٤٥٤، حلبی کبیر ۱۵۰)

ہینڈ پمپ اور ناپاکی کے ٹینک میں کتنا فصل ہونا چاہئے؟

بیت الخلاء کے ٹینک سے کنواں یا ہینڈ پمپ (یا سمرسیبل) وغیرہ اتنے فاصلہ پر ہونا چاہئے کہ ناپاکی کا اثر نکالے جانے والے پانی میں ظاہر نہ ہو، اس کی مقدار فقہاء نے کم از کم پانچ ہاتھ لکھی ہے؛ لیکن یہ حتمی نہیں ہے، اصل مدار اثر ظاہر نہ ہونے پر ہے۔ اگر ناپاکی کا اثر واضح طور پر ظاہر ہو جائے تو نکالا جانے والا پانی ناپاک ہوگا، اور اگر اثر ظاہر نہ ہو تو ناپاک نہ ہوگا (موجودہ دور میں اچھے قسم کے موٹر اور ہینڈ پمپ کے پائپ اتنے گہرے لگائے جاتے ہیں کہ اوپر کی نجاستوں کا کوئی اثر ان کے پانی میں ظاہر نہیں ہوتا؛ اس لئے ان سے لیا جانے والا پانی پاک ہے) قال شمس

Marfat.com

الأئمة الحلوانیؒ: ليس هٰذا بتقديرٍ لازم بل الشرط أن يكون بينهما برزخٌ يمنع خلوص طعم البالوعة أو ريحها إلى ماء البئر ولا يقدر هٰذا بالذرعان حتى إذا كان بينهما عشرة أزرعٍ، وكان يوجد فی البئر أثر البالوعة فماء البئر نجسٌ، وإن كان بينهما ذراع واحدٌ وكان لا يوجد أثر البالوعة فی البئر فماء البئر طاهرٌ.

(المحيط البرهانی ۱/ ۲٦۷، درمختار وشامی زکریا ۱/ ۳۸۱)

آدمی کا جھوٹا پاک ہے

آدمی کا لعاب اور اس کا جھوٹا شرعاً پاک ہے اور اس میں مسلمان، کافر، وضو، بے وضو، حائضہ، غیر حائضہ میں کوئی فرق نہیں، بشرطیکہ منہ میں کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہو۔ أما الطاهر الذی لا كراهة فيه فسؤر الآدمی الخ، ويستوی فيه المسلم والكافر عندنا الخ، ولذا يستوی فيه الطاهر والمحدثُ والجنبُ والحائضُ مما روي عن عائشة رضي الله عنها قالت: إن رسول الله ﷺ كان يشرب من الإناء الذي شربت فيه وأنا حائض، وربما كان يضع فمه على موضع فمي. (رواه مسلم في كتاب الحيض رقم: ٤٥٣، وأبو داؤد في الطهارة رقم: ٢٢٦، وابن ماجة في الطهارة وسننها ٦٣٥، المحيط البرهاني ۱/ ۲۸۲ - ۲۸۳، درمختار وشامی زکریا ۱/ ۳۸۱)

سونے والے کی رال کا حکم

سونے والے شخص کے منہ سے نکلنے والی رال پاک ہے۔ لعاب النائم طاهر. (علمگیری ۱/ ٤٦) كماء فم النائم فإنه طاهرٌ مطلقاً به يفتی. (درمختار بیروت ۱/ ۲۳۹، زکریا ۱/ ۲٦٦)

میت کا لعاب ناپاک ہے

انتقال کے بعد میت کے منہ سے جو پانی وغیرہ نکلے وہ شرعاً ناپاک ہے۔ بخلاف ماء فم الميت فإنه نجس. (درمختار بیروت ۱/ ۲۳۹، درمختار زکریا ۱/ ۲٦٦، هنديه ۱/ ٤٦)

دودھ پیتے بچے کا پیشاب ناپاک ہے

دودھ پیتے بچہ کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جیسا کہ بڑے آدمی کا پیشاب ناپاک

Marfat.com

ہوتا ہے؛ البتہ حدیث میں دودھ پیتے بچہ کے پیشاب کے پاک کرنے کے طریقہ میں قدرے تخفیف کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ بڑے آدمی کے پیشاب کو پاک کرنے کے لئے تو رگڑنے اور اچھی طرح نچوڑنے کی ضرورت پڑتی ہے، جب کہ بچہ کے پیشاب کو پاک کرنے کے لئے اوپر سے پانی بہادینا کافی ہے، زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں۔ عن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت: اتی رسول اللّٰه ﷺ بصبی یرضع فبال فی حجرہٖ فدعا بماءٍ فصبه علیه. (مسلم شریف ۱۳۹/۱) وفی فتح الملهم: قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ وبهٰذا نأخذ، تتبعه إیاه غسلاً حتی تنقیه، وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ. (فتح الملهم ۱/ ۴۵۰، وهٰکذا فی شرح النووی علی المسلم ۱۳۹/۱، شامی زکریا ۵۲۳/۱)

دودھ پیتے بچہ کی قے کا حکم

دودھ پیتے وقت بچہ اگر منہ بھر کر قے کردے تو شرعاً نجس ہے؛ لہٰذا اگر وہ کپڑوں وغیرہ میں لگ جائے تو اسے دھوئے بغیر نماز درست نہ ہوگی۔ وهو نجسٌ مغلظٌ ولو من صبیٍ ساعة ارتضاعه هو الصحیح لمخالطة النجاسة، ذکره الحلبی. (درمختار بیروت ۲۳۹/۱، زکریا ۲۶۶/۱) وفی الفتح: صبیٌ ارتضع ثم قاء فأصاب ثیاب الأم إن کان ملأ الفم فنجس، فإذا زاد علی قدر الدرهم منع. (شامی بیروت ۴۴۲/۱، زکریا ۵۱۰/۱، حلبی کبیر ۱۲۹)

آدمی کی کھال کا حکم

آدمی کی کھال حکماً ناپاک ہے اگر اس کا کوئی ٹکڑا ماءِ قلیل میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا؛ البتہ آدمی کی ہڈی یا دانت وغیرہ یا ایسے اجزاء جن میں زندگی کے آثار ظاہر نہیں ہوتے وہ پاک ہیں، ان کے پانی میں گرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ وجلد الآدمی إذا وقع منه مقدار ظفر فی الماء یفسد الماء لأنه نجس الخ. وفی فتاویٰ قاضی خان: عظم الإنسان إذا وقع فی الماء لا یفسده لأنه طاهر بجمیع أجزائه الخ. قال الحلبی بحثاً: فیجب

Marfat.com

أن يحمل على أن المراد جميع أجزائه التى لا تحلها الحياة. (حلبی کبیر ۱۵٤-۱۵۵)

سردار کی ہڈی اور بال کا حکم

مردار جانور کی ہڈی، پٹھے، سینگ، بال اور کھر وغیرہ جن میں زندگی کے آثار نہیں ہوتے، پاک ہیں، بشرطیکہ ان میں چربی یا خون وغیرہ کی چکناہٹ نہ ہو۔ وعصب الميتة وعظمها وقرنها وريشها وشعرها وصوفها وزلفها وكذا حافرها ومخلبها وكل ما تحلة الحياة منها طاهر إذا لم يكن عليها دسومةٌ. (حلبی کبیر ۱۵٤)

پالتو بلی کے جھوٹے کا حکم

اگر پالتو بلی پانی یا کھانے کی کسی چیز میں منہ ڈال دے تو وہ پانی ضرورۃً ناپاک تو نہیں ہوتا؛ لیکن مکروہ ہوتا ہے، بہتر یہ ہے کہ اس پانی سے وضو نہ کیا جائے، تاہم اگر وضو کرلیا تو درست ہوجائے گا؛ (لیکن اگر بلی چوہا کھا کر فوراً کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ برتن اور پانی وغیرہ قطعاً ناپاک ہوجاتا ہے)۔ وذكر فى صلاة الأصل المستحب أن لا يتوضأ بسؤر الهرة، وإن توضأ به أجزأهُ. (المحیط البرهانی ۱/۲۸٦، حلبی کبیر ۱٦۸) إذا أكلت فارةً وشربت من إناء على فورها ذلك يتنجس الماء بلا خلافٍ. (المحیط البرهانی ۱/۲۸۷، درمختار زکریا ۱/۳۸۳، حلبی کبیر ۱٦۹، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۱/۳۵۲)

جنگلی بلی کے جھوٹے کا حکم

جنگلی بلی کا جھوٹا مطلقاً ناپاک ہے؛ لہٰذا اگر وہ پانی میں منہ ڈال دے تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ إذ الوحشى سؤرها نجس. (طحطاوی علی مراقی الفلاح ۸)

بلی کا جھوٹا کھانا کھانا

اگر بلی نے دودھ کی پتیلی میں منہ ڈال کر کچھ پی لیا یا پلیٹ میں رکھے ہوئے سالن میں سے کچھ کھالیا، تو یہ بچا ہوا کھانا کھانا یا دودھ پینا مکروہ ہے، بہتر ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔ الهرة

Marfat.com

إذا أكلت بعض الطعام كره للرجل أن يأكل الباقي. (المحيط البرهانی ۱/۲۸۸، درمختار زکریا ۱/۳۸٤، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۱/۳۵۲)

ہاتھی دانت پاک ہیں

ہاتھی دانت شرعاً پاک ہیں؛ لہٰذا اس کا استعمال اور بیع وشراء سب جائز ہے۔ **وعظمه طاهر يجوز بيعه والانتفاع به الخ.** (حلبی کبیر ۱۵٤)

مرغی کا پانی کے برتن میں منہ ڈالنا

مرغی کے جھوٹے کے بارے میں درج ذیل تفصیل ہے:

الف:- اگر اس بات کا یقین یا غالب گمان ہو کہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کا کوئی اثر نہیں ہے، جیسا کہ عام طور پر پنجروں میں بند مرغیوں کا حال ہوتا ہے تو ایسی مرغیوں کے پانی میں چونچ ڈالنے سے پانی ناپاک یا مکروہ نہ ہوگا۔

ب:- اگر اس بات کا یقین یا غالب گمان ہو کہ ان کی چونچ میں ناپاکی لگی ہوئی ہے، مثلاً وہ مرغی اسی وقت نجاست کھا کر آئی ہو، تو ایسی مرغی کے پانی میں منہ ڈالنے سے وہ پانی بلاشبہ ناپاک ہوجائے گا۔

ج:- اور اگر مرغی کھلی پھرنے والی ہو، وہ پاک چیزیں بھی کھاتی ہو اور نجاست بھی کھاجاتی ہو، اور بظاہر نجاست کا اثر چونچ پر نمایاں نہ ہو، تو ایسی مرغیوں کا استعمال کردہ پانی مشکوک ہے، اور اس کا استعمال مکروہ کہلائے گا۔ **وسؤر الدجاجة المخلاة التي تجول في القاذورات، ولم يعلم طهارة منقارها من نجاسته فكره سؤرها للشك، فإن لم يكن كذٰلك فلا كراهة فيه بأن حبست فلا يصل منقارها القذر.** (مراقی الفلاح) **وقال الطحطاوي: فتثبت الكراهة للاحتمال، حتى لو تيقن ذٰلك عند شربها كان سؤرها نجساً اتفاقاً.** (حاشية الطحطاوي على المراقي ۱۸، شامی زکریا ۱/۳۸۳)

Marfat.com

پانی میں چیل یا کوّے کا منہ ڈال دینا

اگر چیل یا کوّے نے ماءِ قلیل میں منہ ڈال دیا ہے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کی چونچ میں ناپاک چیز کا اثر ہو، مثلاً قریب میں کسی مردار کو نوچ کھا رہے ہوں اور پھر آ کر پانی میں چونچ ڈال دیں تو یہ پانی مشکوک ہو جائے گا، اور اس کا استعمال مکروہ ہوگا؛ لیکن اگر اس بات کا یقین ہو کہ ان کی چونچ پر ناپاکی کا اثر نہیں ہے تو ایسی صورت میں اس پانی کو ناپاک اور مشکوک نہیں کہا جائے گا۔

وسؤر سباع الطير كالصقر والشاهين والحدأة والرخم والغراب مكروه؛ لأنها تخالط الميتات والنجاسات فأشبهت الدجاجة المخلاة حتى لو تيقن أنه لا نجاسة على منقارها لا يكره سؤرها، وكان القياس نجاسته لحرمة لحمها، كسباع البهائم؛ لكن طهارته استحسانٌ. (حاشية الطحطاوي ۱۹)

جگالی کا حکم

گائیں بھینس وغیرہ کے جگالی کرتے وقت منہ میں جو جھاگ آتے ہیں راجح قول کے مطابق یہ نجس ہیں؛ لہٰذا یہ اگر کپڑے پر لگ جائیں یا پانی میں گر جائیں تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (تفصیل دیکھیں: احسن الفتاویٰ ۸۸/۲) وجرّته كزبله (درمختار) وفي الشامية: وظاهره الميل الى إعطاء الجرة حكم هذا القيئ أخذاً من التعليل. (درمختار مع الشامی زکریا ۵٦٤/۱)

حرام مال سے بنے ہوئے کنویں وغیرہ کے پانی کا حکم

حرام اور ناجائز مال خرچ کر کے کنواں تعمیر کیا گیا ہو یا نل لگایا گیا ہو اس نل اور کنویں کا پانی پاک ہے، اس سے پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۱۹۷/۱، امداد الفتاویٰ ۳۰۵/۳) یعنی حرام فعل سے طہارت کا حکم متأثر نہ ہوگا؛ البتہ حرام مال لگانے والے گنہ گار ہوں گے، یہی حکم سودی پیسہ یا فاحشہ عورت کی کمائی سے بنائی گئی ٹنکی وغیرہ کا ہے۔

Marfat.com

پاکی کے طریقے

تطہیر کی صورتیں

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیثِ شریفہ میں: جہاں طہارت کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے وہیں نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے احکام وآداب بھی واضح فرمائے ہیں، چناں چہ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کچھ یہودیوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو طعنہ دیا کہ تمہارے پیغمبر تو چھوٹی سے چھوٹی چیز سکھلاتے ہیں، یہاں تک کہ قضاءِ حاجت کے وقت بیٹھنے کا طریقہ بھی بتلاتے ہیں، یہ سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ:

أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ. (ابوداؤد شریف ۱/۳ حدیث: ۷، مسلم شریف ۱/۱۳۰ حدیث: ۲۶۲)

جی ہاں! نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں، نیز اس بات سے بھی روکا ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص تین ڈھیلے سے کم میں استنجاء کرے یا لید یا ہڈی سے ہم استنجاء کریں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے پیشاب سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی، اور استنجاء سے پہلے استبراء کی تلقین کی نیز آپ نے تطہیر کے طریقے بتائے مثلاً کھال کی پاکی کا طریقہ یہ بتلایا کہ وہ دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ نیز آپ نے منی کو پاک کرنے کے لئے رگڑنے کا طریقہ بتلایا۔ اسی طرح دودھ پیتے بچے کے پیشاب سے پاکی کا طریقہ بتلایا۔ اور مٹی کے پاک کرنے کے طریقے بھی امت کو بتلائے، وغیرہ۔ جن کی تفصیلات صحیح احادیث میں موجود ہیں۔

انہی نصوص کو سامنے رکھ کر حضراتِ فقہاء نے ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے لئے امکانی طور پر درج ذیل صورتیں تجویز کی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) دھونا: (غَسْلٌ) جیسے ناپاک کپڑا وغیرہ پانی یا پاک بہنے والی ایسی چیز سے دھونا جو میل کچیل کو ہٹانے

Marfat.com

کی صلاحیت رکھے۔

(۲) ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء: (اِسْتِنْجَاءٌ) سبیلین سے نکلنے والی نجاست اگر اپنے مخرج سے نہ پھیلے یا قلیل مقدار میں پھیلے، تو ڈھیلے وغیرہ سے پونچھنے سے بھی طہارت کا حکم ہوتا ہے۔

(۳) پونچھنا: (مَسْحٌ) کسی ٹھوس چیز مثلاً تلوار، شیشہ وغیرہ پر اگر نجاست لگ جائے تو اسے پونچھ کر بھی پاک کیا جاسکتا ہے۔

(۴) سوکھنا: (جَفَافُ الْأَرْضِ) یہ طریقہ زمین کے ساتھ خاص ہے، کہ زمین اور اس سے ملحق چیزیں (مثلاً گھاس پھوس، درخت وغیرہ) سوکھنے سے بھی پاک ہوجاتی ہیں، جب کہ نجاست کا اثر ان پر ظاہر نہ رہے۔

(۵) کھودنا: (حَفْرٌ) اگر زمین ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ناپاک حصہ کو کھود کر الگ کردیا جائے۔

(۶) چھیلنا: (نَحْتٌ) جیسے لکڑی اگر ناپاک ہوجائے تو متأثرہ حصہ چھیلنے سے بھی وہ پاک ہوجاتی ہے۔

(۷) انقلابِ ماہیت: (قَلْبُ الْعَيْنِ) جیسے شراب سرکہ بن جائے یا خنزیر نمک بن جائے یا نجاست راکھ بن جائے وغیرہ۔

(۸) دباغت: (دَبْغٌ) خنزیر اور آدمی کے علاوہ تمام جانوروں کی کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں۔

(۹) شرعی طور پر ذبح کرنا: (ذَكَاةٌ) اگر کسی جانور کو (خنزیر اور آدمی کے علاوہ) شرعی طور پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو دم مسفوح نکلنے کے بعد اس کی کھال اور اگر جانور ماکول اللحم ہو تو اس کے سب اجزاء بشمول گوشت پوست پاک ہوجاتے ہیں۔

(۱۰) کھرچنا: (فَرْكٌ) سوکھی ہوئی گاڑھی منی اگر کپڑوں میں لگ جائے تو اسے کھرچ کر دور کردینے سے بھی کپڑا پاک ہوجاتا ہے، (البتہ اگر منی تر ہو یا ایسی رقیق ہو کہ کھرچی نہ جاسکے یا کپڑے کے بجائے بدن کے کسی حصہ پر لگ جائے تو کھرچنا کافی نہیں ہے؛ بلکہ دھونا لازم ہے)

(۱۱) رگڑنا: (دَلْكٌ وَحَتٌّ) اگر نجاست خشک ہو اور آنکھوں سے نظر آنے والی ہو تو اس کو رگڑنا اور ملنا لازم ہے کہ اس کا اثر جاتا رہے۔

(۱۲) ناپاک ماءِ قلیل میں پاک پانی داخل کرکے اسے جاری کرنا: (دُخُولٌ) مثلاً بالٹی کا پانی ناپاک ہوگیا تو اس میں ٹنکی کا پاک پانی چلادیا تا آں کہ بالٹی کا پانی بھر رہنے لگا تو یہ سب پانی ماءِ جاری کے حکم میں ہوکر پاک ہوجائے گا۔

(۱۳) کنویں کا پانی خشک ہوجانا: (تَغَوُّرٌ) ناپاک کنویں سے جس قدر پانی نکالنا واجب ہو اس قدر

Marfat.com

پانی اگر خود بخود خشک ہو جائے تو بھی کنواں پاک ہو جاتا ہے۔

(۱۴) دھنا: (نَـدْفٌ) اگر روئی کے گدے وغیرہ میں معمولی نجاست لگ جائے تو دھننے سے بھی وہ گدا پاک ہو جاتا ہے (البتہ اگر نجاست زیادہ ہو تو محض دھننے سے پاکی حاصل نہ ہوگی)

(۱۵) کنویں کا پانی نکالنا: (نَزْحٌ) اگر کنواں ناپاک ہو جائے تو حسبِ تفصیل مقررہ مقدار میں پانی کھینچنے سے وہ پاک قرار دیا جاتا ہے۔

(۱۶) آگ میں جلانا: (نَـارٌ) بعض چیزیں آگ میں جلانے سے بھی پاک ہو جاتی ہیں، جب کہ آگ نجاست کے اثر کو جلا ڈالے، یا ماہیت کو بدل ڈالے، جیسا کہ اپلے راکھ میں تبدیل ہو جاتے ہیں (بعض فقہاء کے نزدیک درحقیقت یہ شکل بھی انقلابِ ماہیت میں داخل ہے)

(۱۷) جوش دینا: (غَلْیٌ) جیسے ناپاک تیل کو تین مرتبہ الگ الگ پاک پانی ملا کر جوش دینا۔

(۱۸) دھار لگانا: (تَـمْـوِیْـهٌ) مثلاً کوئی چھری ناپاک پانی کے ساتھ دھار لگانے سے نجس ہو جائے تو اس کی پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ پاک پانی سے اس کو دھار لگائی جائے۔

(۱۹) چاٹ لینا: (لَـحْـسٌ) مثلاً دودھ پیتا بچہ دودھ پیتے ہوئے ماں کے پستان پر الٹی کر دے، پھر اسے اچھی طرح چاٹ لے، تو اس کے چاٹ لینے سے پستان پاک قرار دی جائے گی۔ (شامی زکریا ۱/۵۱۰) (یہ شکل بھی دراصل غسل کی ہی ایک صورت ہے) والتفصیل فی العالمگیریہ ۱/۴۲-۴۵، شامی زکریا باب الانجاس ۱/۵۱۸-۵۱۹، فتاویٰ عثمانی جدید ۱/۳۱۸-۳۱۹ وغیرہ)

اس سلسلہ کی مزید ضروری تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

ناپاک کپڑے کو کس قدر نچوڑنا ضروری ہے؟

اگر کپڑے میں نجاست جذب ہو جائے تو اس کو پاک پانی سے دھو کر تین مرتبہ نچوڑنا شرط ہے اور تیسری مرتبہ نچوڑنے میں اپنی پوری طاقت استعمال کی جائے کہ اس سے پانی کا ٹپکنا بند ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر اتنی قوت سے نہیں نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔ الثوب النجس إذا غسل ثلاثاً وعصر فی کل مرةٍ ثم تقاطر منه قطرةٌ فأصاب شیئاً قال ینظر إن عصر فی المرة الثالثة عصراً بالغ فیه حتی صار بحال لو عصر لم یسل منه الماء فالثوب طاهر والید طاهرة، وما تقاطر طاهر، وإن لم یبالغ فی العصر بالمرة الثالثة وکان الثوب بحال لو

Marfat.com

عصر سال فالثوب نجس والبدن نجس وما تقاطر نجس۔ (المحیط البرہانی ۱/۳۷۹)

بدن کی طہارت کا طریقہ

آدمی کا بدن یا کوئی سخت چیز اگر ناپاک ہوجائے تو اس پر سے نجاست زائل کرکے تین مرتبہ پے در پے پانی بہانا کافی ہے۔ إذا أصابت النجاسة البدن يطهر بالغسل ثلاث مرات متواليات لأن العصر متعذر فقامت التوالي في الغسل مقام العصر۔ (المحیط البرہانی ۱/۳۸۱)

کارپیٹ یا قالین کو پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ، قالین یا بڑا فرش جسے نچوڑا نہ جاسکے وہ اگر ناپاک ہوجائے، تو اس کی پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ اسے تین مرتبہ دھویا جائے اور ہر مرتبہ دھوکر اتنی دیر چھوڑ دیا جائے کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہوجائے، (پوری طرح سوکھنا ضروری نہیں) تین مرتبہ ایسا کرنے سے وہ فرش وغیرہ پاک قرار دیا جائے گا، ایسے فرش سے پانی سکھانے کے لئے ڈائیر اور صفائی مشین سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ وما لا ينعصر يطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفيف في كل مرة لأن للتجفيف أثرا في استخراج النجاسة. وحد التجفيف أن يخلى حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط فيه اليبس، هكذا في محيط السرخسي۔ (عالمگیری ۱/۴۲)

ناپاک لنگی پہن کر غسلِ جنابت

اگر کسی شخص نے ناپاک لنگی پہن کر غسلِ جنابت کیا اور بدن پر اچھی طرح پانی بہایا اور لنگی پر بھی پانی بہا کر ہاتھ سے نچوڑ دیا اور ظاہری نجاست اچھی طرح رگڑ کر دور کردی، تو بدن کے ساتھ لنگی بھی پاک ہوجائے گی۔ إذا صب الماء على الإزار وأمر الماء بكفيه فوق الإزار فهو أحسن وأحوط وإن لم يفعل يجزئه. (المحیط البرہانی ۱/۳۷۸، حلبی کبیری ۱۸۴)

ناپاک لنگی پہن کر تالاب میں ڈبکی لگالی

اگر ناپاک لنگی پہن کر پانی میں ڈبکی لگالی اور لنگی کو نچوڑ لیا اور نجاست کی جگہ اچھی طرح دھولی،

Marfat.com

تو بدن کے ساتھ لنگی بھی پاک ہوجائے گی اور اگر نہیں نچوڑا تو لنگی ناپاک رہے گی۔ وکذلک إذا غمسه غمسةً واحدةً فی إناء أو نهر جار وعصره فإن ذلک یطهره، وإن غمسه غمسةً واحدةً سابغةً لم یطهره، قال الحاکم الشهید: یرید به إذا لم یعصره. (لمحیط البرهانی ۱/۳۷۸)

چٹائی کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر چٹائی بانس کی بنی ہوئی ہے تو اس کے اوپر سے تین مرتبہ پانی بہانے اور نجاست صاف کرنے سے چٹائی پاک ہوجائے گی؛ اس لئے کہ بانس کی چٹائی میں نجاست کے اثرات اندر تک جذب نہیں ہوتے؛ لیکن اگر چٹائی گھاس پھوس یا کھجور وغیرہ کے پتوں کی بنی ہوئی ہے، تو تین مرتبہ اسے دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ دھونے کے بعد نچوڑا جائے گا، اور نچوڑنے کی شکل یہ ہے کہ اس کو کسی بھاری چیز کے نیچے دبا دیا جائے یا ایک مرتبہ دھونے کے بعد اتنی دیر چھوڑ دیا جائے کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہوجائیں؛ تاکہ اس میں جذب شدہ پانی نچڑ جائے، تین مرتبہ ایسا کرنے سے وہ چٹائی پاک ہوجائے گی۔ حصیر أصابته نجاسة فإن کانت یابسة لا بد من الدلک حتی یلین وإن کانت رطبة إن کان الحصیر من قصب أو ما أشبه ذلک فإنه یطهر بالغسل ولا یحتاج فیه إلی شیء اٰخر الخ. وإن کان الحصیر من بردی أو ما أشبه ذلک یغسل ثلاثاً فیوضع علیه شیء ثقیل أو یقوم علیه إنسان حتی یخرج الماء من أثقابه. (المحیط البرهانی ۱/۳۸۲- ۳۸۳) یغسل ثلاثاً ویجفف فی کل مرةٍ بأن یترک حتی ینقطع التقاطر منه. (حلبی کبیر ۱۸۶)

ناپاک برتن کو پاک کرنے کا طریقہ

جو برتن ایسی چیز کا بنا ہوا ہو جس میں نجاست جذب نہیں ہوتی، مثلاً لوہا، المونیم، اسٹیل، پلاسٹک وغیرہ، اگر وہ ناپاک ہوجائے تو تین مرتبہ یا اتنی مرتبہ جس میں نجاست زائل ہونے کا غالب گمان ہوجائے، لگاتار دھونے سے وہ برتن پاک ہوجائے گا، بشرطیکہ نجاست کا رنگ بو وغیرہ باقی نہ ہو۔ في شرح الطحاوی رحمه الله تعالیٰ: أنه لا توقیت فی إزالة النجاسة إذا أصابت الحجر أو

Marfat.com

الأجر أو شيئاً آخر من الأوانی بل يغسله إلى مقدار ما يقع فی أكبر رأيه أنه قد طهر ويشترط مع ذلك أن لا يوجد منه طعم النجاسة ولا رائحتها ولا لونها، وأما إذا وجد أحد هذه الأشياء لا يحكم بالطهارة. (المحيط البرهانی ١/٣٨٣، شامی زكريا ١/٥٤١)

ناپاک کورے گھڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر مٹی کا کورا گھڑا یا نئی ہانڈی ناپاک ہوجائے کہ تر نجاست اس میں جذب ہوجائے تو اس پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی سے دھویا جائے اور ہر مرتبہ دھونے کے بعد اتنی دیر الٹ کر رکھ دیا جائے کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہوجائے اور اس کی تراوٹ نظر نہ آئے، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے اس کو پاک قرار دیا جائے گا۔ ويغسل الأجر والخذف الجديد بالماء ثلاثا ويجفف فی كل مرة ويطهر وحد التجفيف أن يترك فی كل مرة حتى ينقطع التقاطر وينذهب الندوة ولا يشترط اليبس. (المحيط البرهانی ١/٣٨٣، درمختار زكريا ١/٥٤١)

واشنگ مشین سے دھلائی

موجودہ دور میں رائج دھلائی (واشنگ) مشینوں میں کپڑے دھونا درست ہے اور اس مشین کے سکھانے والے حصہ (SPIN DRAI) میں کپڑے ڈالنے کے بعد تین مرتبہ پانی بہانے مشین کے ذریعہ تین مرتبہ نچوڑنے سے کپڑے پاک ہوجاتے ہیں، مشین سے نکال کر الگ سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فعلم بهذا أن المذهب اعتبار غلبة الظن وأنه مقدرة بالثلاث لحصولها به فی الغالب وقطعاً للوسوسة. (شامی بیروت ١/٤٦٨، زكريا ١/٥٤٠، آپ کے مسائل اور ان کا حل ٢/٨٧)

دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا

ناپاک کپڑا دھوبی کے یہاں دھلوانے سے پاک ہوجاتا ہے جب کہ پاکی کا گمان غالب ہو، خواہ دھوبی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ (فتاویٰ دار العلوم ١/٣٥٥، فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ٥/٢٧٢، میرٹھ ٨/٣٠٧)

Marfat.com

ڈرائی کلین سے دھلائی کا حکم

ڈرائی کلین مشین میں چوں کہ ہر طرح کے کپڑے ایک ساتھ پٹرول سے دھوئے جاتے ہیں اس لئے ان کی پاکی میں شک پیدا ہو جاتا ہے؛ لہٰذا حکم یہ ہے کہ ڈرائی کلین کے لئے جو پاک کپڑا دیا جائے گا وہ دھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا، اور جو ناپاک کپڑا دیا جائے گا وہ دھلنے کے بعد بھی ناپاک رہے گا، ڈرائی کلین سے اس کی کیفیت نہیں بدلے گی۔ (احسن الفتاویٰ ۲/۸۳) اس لئے بہتر ہے کہ گھر میں پاک کرنے کے بعد ہی کپڑا ڈرائی کلین کے لئے دیا جائے۔

نجس تیل سر یا بدن پر لگ گیا

ناپاک تیل اگر سر یا بدن پر لگالیا تو قاعدہ کے مطابق تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، صابن وغیرہ لگا کر تیل کو پوری طرح چھڑانا ضروری نہیں ہے۔ وإن أصاب الدهن النجس الجلد وتشرب أي سرى الدهن في الجلد أو أدخل الرجل يدهٗ في السمن النجس – إلى قوله – ثم غسل ثلاث مراتٍ طهر الجلد الخ، والثوب الخ، واليد الخ، وإن بقي أثر الدهن فهو عفوٌ. (حلبی کبیر ۱۷۲، المحیط البرهانی ۱/۳۷۷، درمختار مع الشامی زکریا ۱/۵۳۷، مراقی الفلاح ۱۶۰، بهشتی زیور ۲/۶)

ناپاک رنگ میں رنگا ہوا کپڑا

اگر کپڑے کو ناپاک رنگ میں رنگا گیا، تو اس کی پاکی کی شکل یہ ہے کہ اسے اس قدر دھویا جائے کہ اس سے گرنے والے پانی میں رنگ کا اثر ظاہر نہ ہو، اس کے بعد اسے تین مرتبہ پاک پانی میں بھگو کر نچوڑ دیا جائے۔ إن المرأة إذا خضبت يدها بحناء نجسة أو الثوب إذا صبغ بصبغ نجس غسلت يدها وغسل الثوب إلى أن يصفو ويسيل منه ماء أبيض، ثم يغسل بعد ذلك ثلاثاً ويحكم بطهارة يدها وبطهارة الثوب بالإجماع.

(المحیط البرهانی ۱/۳۷۶)

Marfat.com

ناپاک مہندی بدن پر لگائی

اگر ناپاک مہندی ہاتھ پیر میں لگالی تو تین مرتبہ انہیں خوب مَل مَل کر دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے تو ہاتھ پیر پاک ہو جائیں گے، مہندی کا رنگ چھوٹنا ضروری نہیں ہے۔ ولا یضر بقاء أثر کلون وریح لازم فلا یکلف فی إزالته إلی ماء حار أو صابون ونحوه بل یطهر ما صبغ أو خضب بنجس بغسله ثلاثاً والأولی غسله إلی أن یصفو الماء (درمختار) ونقل الشامی عن الخانیة: وینبغی أن لایطهر ما دام یخرج الماء ملوناً بلون الحناء. (شامی مطلب فی حکم الصبغ الخ بیروت ۴۶۶/۱، زکریا ۵۳۷/۱، حلبی کبیر ۱۷۳)

آنکھ میں ناپاک سرمہ

اگر ناپاک سرمہ یا کاجل آنکھ میں لگالی اور وہ آنکھ کے اندر ہی رہی، تو طہارت کے لئے اس کا پونچھنا یا دھونا ضروری نہیں ہے، ہاں آنکھ سے باہر آکر پھیل جائے تو اسے دھونا لازم ہوگا۔ وقد صرحوا بأنه لو اکتحل بکحلٍ نجسٍ لا یجب غسله. (شامی بیروت ۴۶۷/۱، شامی زکریا ۵۳۹/۱، طحطاوی زکریا ۶۳، البحر الرائق ۴۶/۱)

ڈھیلے سے استنجاء

اگر سبیلین سے نکلنے والی نجاست مخرج سے بالکل تجاوز نہ کرے یا مقدار درہم سے کم تجاوز کرے، تو اس کی طہارت کے لئے مٹی کے ڈھیلے کا استعمال بھی کافی ہے۔ وقوله ما لم یتجاوز المخرج قید لتسمیته استنجاءً. (مراقی الفلاح علی الطحطاوی ۴۴)

ٹشو پیپر (جاذب) کا حکم

جو حکم ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا ہے وہی حکم ٹشو پیپر کے ذریعہ استنجاء کرنے کا بھی ہے؛ اس لئے کہ یہ پیپر لکھنے وغیرہ میں استعمال نہیں ہوتا؛ بلکہ اسے استنجاء وغیرہ ہی کے مقصد سے بنایا جاتا ہے۔ ویسن أن یستنجی بحجر منق الخ، ونحوه من کل طاهر مزیل بلا ضرر.

Marfat.com

(مراقی الفلاح) کالمدر وهو طین یابس والتراب والخلقة البالیة والجلد الممتهن. (طحطاوی علی المراقی ٤٥)

پانی سے استنجاء کب لازم ہے؟

اگر نجاست مخرج سے ایک درہم تک تجاوز کر جائے تو پانی سے ازالہ نجاست واجب ہوگا، ڈھیلے وغیرہ کا استعمال کافی نہیں۔ وإن تجاوز المخرج وکان المتجاوز قدر الدرهم لا یسمیٰ استنجاءً، ووجب ازالته بالماء أو المائع لأنه من باب ازالة نجاسة (مراقی الفلاح) فلا یکفی مسحه بالحجر. (طحطاوی علی المراقی ٤٤)

ڈھیلے اور پانی کو جمع کرنا سنت ہے

بہتر اور مسنون ہے کہ استنجاء میں اولاً ڈھیلے وغیرہ کا استعمال کرے اس کے بعد پانی سے طہارت حاصل کرے (اس لئے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس عمل پر اہل قباء کی تحسین وتعریف فرمائی ہے)۔ والأفضل فی کل زمانٍ الجمع بین استعمال المَاء والحجر مرتباً فیمسح الخارج ثم یغسل المخرج لأن اللّٰه أثنی علی أهل قباء باتباعهم الأحجار الماء فکان الجمع سنةً علی الإطلاق فی کل زمانٍ وهو الصحیح وعلیه الفتویٰ.
(مراقی الفلاح ٤٥)

استبراء ضروری ہے

مرد کے لئے پیشاب کے بعد استبراء ضروری ہے، یعنی اس بات کا طبعی اطمینان ہوجانا چاہئے کہ پیشاب کے قطرات آنے بند ہوگئے، اس اطمینان کے بارے میں لوگوں کی عادتیں مختلف ہوتی ہیں۔ کسی کو چند قدم چلنے سے، کسی کو کھانسنے سے، کسی کو زمین پر پیر مارنے سے، کسی کو زور لگانے سے اور کسی کو دیر تک بیٹھنے سے یہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ طبعی اطمینان کے بعد ہی استنجاء کیا جائے۔ (واضح ہو کہ عورت کو پیشاب کے بعد استبراء کی ضرورت نہیں ہوتی)

Marfat.com

والاستبراء واجب حتى يستقر قلبه على انقطاع العود كذا فى الظهيرية، قال بعضهم: يستنجى بعد ما يخطو خطوات وقال بعضم: يركض برجله على الأرض ويتنحنح الخ. والصحيح أن طباع الناس مختلفة فمتىٰ وقع فى قلبه أنه تم استفراغ ما فى السبيل يستنجى. (عالمگیریه ۴۹/۱) لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجى. (شامی زکریا ۵۵۸/۱)

وہم کا مریض کیا کرے؟

جس شخص کو پیشاب کے قطرات کے بارے میں وہم رہتا ہو اسے چاہئے کہ استبراء کی عام صورتیں اپنانے کے بعد عضو کو نچوڑ کر استنجاء کرلے، اس کے بعد بھی اگر وہم باقی رہے تو اس کی ہرگز پرواہ نہ کرے اور اٹھنے سے قبل سبیلین پر پانی کی چھینٹیں دے لے؛ تاکہ وسوسہ کو ہٹانے میں مدد ملے پھر کچھ محسوس ہو تو اس کی طرف دھیان نہ دے۔ ولو عرض له الشيطان كثيراً لا يلتفت إلى ذلك كما فى الصلاة، وينضح فرجه بماء حتى لو رأىٰ بللاً حمله على بلة الماء، هكذا فى الظهيرية. (عالمگیری ۴۹/۱)

استنجاء کے وقت قبلہ رخ نہ ہو

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف چہرہ کرنا یا پیٹھ کرنا سخت منع ہے، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، اور اگر کسی جگہ قبلہ رخ قدمچے بنے ہوئے ہوں اور مجبوری ہو تو جہاں تک ممکن ہو رخ پھیر کر بیٹھنا چاہئے، حتی کہ بچہ کو بھی قبلہ رخ کرکے پیشاب پاخانہ نہیں کرانا چاہئے۔ ويكره استقبال القبلة بالفرج فى الخلاء واستدبارها، وإن غفل وقعد مستقبل القبلة يستحب له أن ينحرف بقدر الامكان، كذا فى التبيين. ولا يختلف هذا عندنا فى البنيان والصحراء، كذا فى شرح الوقاية. ويكره للمرأة ان تمسك ولدها للبول والتغوط نحو القبلة. (عالمگیری ۵۰/۱)

Marfat.com

استنجاء سے متعلق چند آداب

قضاء حاجت کے وقت پسندیدہ باتوں میں سے چند ذیل میں درج ہیں:

(۱) استنجاء کی جگہ میں سر ڈھک کر جانا چاہئے۔ (۲) بیت الخلاء میں داخلہ سے پہلے یہ دعا پڑھے: ''اللّٰھم إني أعوذ بک من الخبث و الخبائث''۔ (اے اللہ! میں آپ سے گندگی سے اور گندی صفت والوں سے پناہ کا طالب ہوں) وغیرہ۔ (۳) بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں قدم اندر رکھے۔ (۴) بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں قدم باہر نکالے۔ (۵) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے: ''غفرانک! الحمد للّٰہ الذي أخرج عني ما یؤذیني وأبقیٰ ما ینفعني''. (اے اللہ! میں آپ کی مغفرت کا طالب ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے نقصان دہ چیزوں کو میرے اندر سے نکال دیا اور نفع بخش چیزوں کو باقی رکھا) إذا أراد دخول الخلاء یستحب له أن یدخل بثوبٍ غیر ثوبه الذی یصلی فیه الخ.

(عالمگیری ۱/ ۵۰، شامی زکریا ۱/ ۵۵۹)

استنجاء کے وقت کے چند مکروہات

قضاء حاجت کے وقت ناپسندیدہ باتوں میں سے چند یہ ہیں:

(۱) کھڑے کھڑے پورا ستر کھول دینا۔ (۲) بیت الخلاء میں گفتگو کرنا۔ (۳) بیت الخلاء میں رہتے ہوئے زبان سے اللہ کا ذکر کرنا؛ البتہ اگر چھینک آئے تو دل دل میں الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ (۴) اپنی شرم گاہ کو بلا ضرورت دیکھنا۔ (۵) سبیلین سے نکلنے والی نجاست کو غور سے دیکھنا۔ (۶) نجاست کی جگہ میں تھوکنا یا ناک سنکنا۔ (۷) بیت الخلاء میں بلا ضرورت کھنکھارنا۔ (۸) بیت الخلاء میں بیٹھے ہوئے بدن کے کسی حصہ سے کھیل کرنا۔ (۹) قضاء حاجت کے وقت آسمان کی طرف نظر کرنا۔ (۱۰) بلا ضرورت دیر تک بیت الخلاء میں بیٹھے رہنا۔ (۱۱) جاری یا ٹھہرے ہوئے پانی میں یا کسی جانور کے بل یا سوراخ میں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ (۱۲) نہر، کنویں یا حوض کے کنارے

Marfat.com

قضاء حاجت کرنا۔ (۱۳) پھل دار درخت کے نیچے گندگی پھیلانا۔ (۱۴) جس سایہ کی جگہ میں لوگ بیٹھتے ہوں وہاں غلاظت کرنا۔ (۱۵) عام راستہ میں قضاء حاجت کرنا۔ (۱۶) قبرستان میں قضاء حاجت کرنا۔ (۱۷) مسجد، عیدگاہ یا عیدگاہ کے قریب گندگی پھیلانا۔ (۱۸) کھڑے ہوکر بلا عذر پیشاب کرنا، وغیرہ۔ (تلخیص: عالمگیری ۱/۵۰، شامی زکریا ۱/۵۵۹)

چمڑے کے موزے اور جوتے کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر چمڑے کے موزے یا جوتے کو نجاست لگ جائے تو اس کو پاک کرنے میں تفصیل ہے: (۱) اگر ایسی نجاست ہے جو جسم والی نہیں ہوتی مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ، تو ایسی صورت میں اس موزے یا جوتے کو دھونا ضروری ہے، چاہے نجاست تر ہو یا سوکھ چکی ہو، بغیر دھوئے پاک نہیں ہوسکتی (۲) اور اگر کوئی ایسی نجاست ہے جو آنکھوں سے نظر آنے والی ہے، جیسے ترلید، تو اگر اسے مٹی یا اینٹ سے رگڑ کر اس طرح صاف کرلیا جائے کہ نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے، تو مفتی بہ قول کے مطابق موزہ اور جوتا پاک ہوجائے گا۔ (۳) اور اگر نجاست خشک ہو جیسے بکری کی مینگنی یا اونٹ کی مینگنی تو اسے محض رگڑنے سے موزہ وغیرہ پاک قرار دیا جائے گا۔ وإذا أصابت النجاسة خفا أو نعلاً فإن لم يكن لها جرم كالبول والخمر فلا بد من الغسل رطباً كان أو يابساً الخ، وأما التى لها جرم – إلى قوله – وعن أبى يوسفؒ أنه إذا مسحه فى التراب أو الرمل على سبيل المبالغة يطهر وعليه فتوىٰ مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ للبلوىٰ والضرورة، وإن كانت النجاسة يابسةً يطهر بالحتّ والحك عند أبى حنيفةؒ وأبى يوسفؒ. (المحيط البرهانى ۱/۳۸۵، درمختار وشامى زكريا ۱/۵۱۰-۵۱۱)

تلوار، چھری اور آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

چکنی تلوار، چھری اور شیشہ میں اگر نجاست لگ جائے تو انہیں دھوکر بھی پاک کیا جاسکتا ہے، اور اگر پاک کپڑے سے نجاست کو پونچھ کر صاف کردیا جائے تو بھی پاکی کا حکم ہوگا؛ لیکن اگر مذکورہ

Marfat.com

اشیاء کھردری یا منقش ہوں کہ ان کی ریخوں میں نجاست رہ جانے کا امکان ہوتو وہ محض پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی؛ بلکہ دھونا اور نجاست کے اثرات دور کرنا ضروری ہوگا۔ إذا وقع على الحديد الصقيل الغير الخشن كالسيف والسكين والمرآة ونحوها نجاسةٌ من غير أن يموه بها فكما يطهر بالغسل يطهر بالمسح بخرقة طاهرةٍ، هٰكذا في المحيط. ولا فرق بين الرطب واليابس ولا بين ما له جرم وما لا جرم له، كذا في التبيين. وهو المختار للفتوىٰ، كذا في العناية. ولو كان خشناً أو منقوشاً لا يطهر بالمسح. (عالمگیری ۱/۴۳)

ناپاک زمین کو پاک کرنے کا طریقہ

ناپاک زمین ویسے تو محض سوکھنے اور نجاست کا اثر زائل ہونے سے بھی پاک ہوجاتی ہے؛ لیکن اگر اسے فوری طور پر پاک کرنے کی ضرورت ہے تو درج ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہیں:

(۱) اگر زمین کا کھودنا ممکن ہوتو نجاست سے متأثرہ جگہ کو کھود کر علیحدہ کردیا جائے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ کھود کر نیچے کے حصہ کو اوپر اور اوپر کے حصہ کو نیچے کردیا جائے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ اگر زمین نرم ہے کہ پانی اس میں جذب ہوجاتا ہے تو اس کے اوپر سے پانی بہادیا جائے، اور جب پانی جذب ہوجائے تو زمین پاک ہوجائے گی۔

(۴) اور اگر زمین سخت ہو کہ پانی جذب نہ کرے تو اوپر سے پانی ڈال کر اس پانی کو وہاں سے ہٹادیا جائے، مثلاً وائپر سے نچوڑ دیا جائے تو یہ جگہ تو پاک ہوجائے گی؛ لیکن جو پانی وہاں سے ہٹایا جائے گا وہ ناپاک رہے گا۔ وجفاف أرضٍ الخ، وقلبها بجعل أعلى الأرض أسفل. (شامی زکریا ۱/۵۱۷) وتطهر أرض بخلاف نحو بساطٍ بيبسها أي جفافها ولو بريحٍ وذهاب أثرها كلونٍ وريحٍ. (درمختار زکریا ۱/۵۱۲-۵۱۳) وإذا أصابت النجاسة الأرض فإن كانت رخوة طهرت بالصب عليها لأنها تتشرب فصار بمنزلة العصر في الثوب، وإن كانت صلبة فإن رفع الماء عن موضع النجاسة طهر ذٰلك

Marfat.com

المكان ويتنجس الموضع الذى انتقل ذٰلک الماء إليه الخ. (المحيط البرهانى ۳۸۱/۱)

ناپاک فرش کو پاک کرنے کا طریقہ

سمینٹڈ یا پتھر کے فرش کا حکم بھی زمین کے مانند ہے، اگر اس پر پیشاب یا کوئی تر نجاست لگ گئی، تو سوکھنے اور نجاست کا اثر زائل ہونے سے اس کی پاکی کا حکم ہوگا۔ اور فوری طور پر پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر پانی بہا کر وائپر اور پونچھے سے خشک کر دیا جائے یا بالٹی یا پائپ سے اتنا زیادہ پانی بہا دیا جائے کہ نجاست کے اثرات زائل ہونے کا یقین ہو جائے تو بھی فرش پاک ہو جائے گا۔ وحكم اٰجرٍ ونحوه كلبن وفروشٍ الخ كذٰلک أى كأرضٍ فيطهر بجفافٍ. (درمختار زكريا ۵۱۳/۱) البول إذا أصاب الأرض واحتيج إلى الغسل يصب الماء عليه ثم يدلک وينشف ذٰلک بصوف أو خرقةٍ فإذا فعل ذٰلک ثلاثاً طهر، وإن لم يفعل ذٰلک ولٰكن صب عليه ماء كثير حتى عرف أنه زالت النجاسة ولا يوجد فى ذٰلک لون ولا ريح، ثم ترک حتى نشفته الأرض كان طاهراً. (لمحيط البرهانى ۳۸۲/۱)

گھاس پھوس اور درخت وغیرہ کا حکم

جو چیزیں زمین کے ساتھ متصل رہتی ہیں مثلاً گھاس اور درخت وغیرہ، ان کا حکم بھی زمین ہی کے مانند ہے، سوکھنے سے ان کو پاک قرار دیا جاتا ہے جب کہ نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔ وشجر وكلأ قائمين فى أرض كذٰلک أى كأرضٍ فيطهر بجفافٍ، وكذا كل ما كان ثابتاً فيها لأخذه حكمها باتصاله بها. (درمختار زكريا ۵۱۳/۱)

زمین سے الگ رکھے ہوئے پتھر کا حکم

جو پتھر زمین سے علیحدہ ہو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ایسا پتھر ہے جو کھردرا ہے اور اس میں نجاست جذب ہونے کی صلاحیت ہے جیسے کہ چکی کا پاٹ، تو سوکھنے سے اس کی طہارت کا حکم ہوگا؛ لیکن اگر ایسا پتھر ہے جو چکنا ہے اور اس میں نجاست کو جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے تو وہ

Marfat.com

سوکھنے سے پاک نہ ہوگا؛ بلکہ اسے دھونا لازم ہے۔ قال الشامی بحثاً: بخلاف الحجر فإنه على أصل خلقته فأشبه الأرض بأصله وأشبه غيرها بانفصاله عنها، فقلنا: إذا كان خشناً فهو فی حكم الأرض لأنه يتشرب النجاسة، وإن كان أملس فهو فی حكم غيرها؛ لأنه لا يتشرب النجاسة، والله أعلم. (شامی زکریا ۱/۵۱٤)

ناپاک سوکھی زمین سے تیمّم درست نہیں

جو زمین یا اس سے ملحق شئ سوکھنے کی وجہ سے حکماً پاک قرار دی گئی ہو اس پر تیمّم کرنا جائز نہیں ہے؛ اس لئے کہ یہ زمین اگرچہ بذاتِ خود پاک ہے؛ مگر مطہر بننے کے لائق نہیں ہے۔ لا لتيمم بها؛ لأن المشروط لها الطهارة وله الطهورية. (درمختار زکریا ۱/۵۱۳، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۱/۳۷۷)

ناپاک زمین سوکھنے کے بعد پھر تر ہوگئی

اگر ناپاک زمین یا اس سے ملحق کوئی چیز سوکھنے کی وجہ سے پاک قرار دی گئی تھی بعد ازاں وہ پھر پانی وغیرہ پڑنے کی وجہ سے تر ہوگئی، تو اس تری کی وجہ سے اسے ناپاک نہیں کہا جائے گا، حتیٰ کہ اس پر گرنے والے پانی کی چھینٹیں اگر کپڑے پر لگ جائیں تو کپڑا بھی ناپاک نہ ہوگا۔ وإذا طهرت الأرض بجفاف ثم أصابها الماء، الصحيح أنها لا تعود نجساً، ولو رش عليها الماء وجلس عليها لا بأس به. (عالمگیری ۱/٤٤، حلبی کبیر ۱۵٦)

ناپاک مٹی سے پکائے گئے گھڑے وغیرہ کا حکم

جو گھڑا یا برتن ناپاک مٹی سے بنا کر پکایا گیا ہو تو پکنے کے بعد وہ پاک ہوجاتا ہے، بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ رہے۔ كطين تنجس فجعل منه كوزٌ بعد جعله على النار يطهر إن لم يظهر فيه أثر النجس بعد الطبخ. (درمختار زکریا ۱/۵۲۰) الطين النجس إذا جعل منه الكوز أو القدر فطبخ يكون طاهراً هكذا فی المحيط. (عالمگیری ۱/٤٤)

Marfat.com

ناپاک تیل یا مردار چربی سے بنے ہوئے صابن کا حکم

ناپاک چربی یا تیل کو جب صابن میں ملایا جاتا ہے تو اس کی ماہیت بدل جاتی ہے؛ لہٰذا اس طرح سے بنا ہوا صابن پاک ہے اور اس کا استعمال درست ہے۔ جعل الدهن النجس في صابونٍ يفتىٰ بطهارته؛ لأنه تغير، والتغير يطهر عند محمدؒ ويفتىٰ به للبلوىٰ. (شامی زکریا ۱/۵۱۹، البحر الرائق ۱/۲۷۲، تاتارخانیة زکریا ۱/۴۳۷، رقم: ۱۱۰۱)

کپڑا دھونے یا کھانا پکانے کے بعد ٹنکی کی ناپاکی کا پتہ چلا

اگر ٹنکی سے کھانا پکایا گیا یا کپڑے اور برتن دھوئے گئے بعد میں پتہ چلا کہ ٹنکی میں نجاست گری ہوئی ہے، تو (صاحبین کے قول پر عمل کرتے ہوئے) اس کھانے اور کپڑے وغیرہ پر ناپاکی کا حکم نہیں لگائیں گے؛ لہٰذا اس کھانے کا استعمال کرنا اور کپڑوں کا پہننا وغیرہ درست ہوگا۔ ومذ ثلاثة أيام ولياليها إن انتفخ وقالا مذ وجد (شرح وقاية) وفي الحاشية: وفي المجتبى كان ركن الأئمة الصباعي يفتي بقول أبي حنيفة فيما يتعلق بالصلاة، وبقولهما فيما سواه يعني في غسل الثوب والبدن والأواني وغير ذلك مما وصل إليه ذلك الماء. (حاشية شرح وقاية ۱/۸۵)

ناپاک ٹنکی کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر پانی کی ٹنکی کسی وجہ سے ناپاک ہو جائے تو اس میں سے ناپاک چیز (اگر نظر آنے والی ہو) کو نکال کر موٹر چلا دیا جائے اور نیچے سے سب ٹنکیاں کھول دی جائیں، گویا اوپر سے پانی داخل ہوتا رہے اور نیچے سے نکلتا رہے، تو یہ سب پانی ماء جاری کے حکم میں ہو کر پاک ہو جائے گا، تاہم احتیاط یہ ہے کہ ٹنکی کا تین گنا پانی بہا کر پھر اسے استعمال کیا جائے۔ ففي الحوض الصغير إذا كان يدخل فيه الماء من جانب ويخرج من جانب يجب أن يكون هكذا لأن هذا ماء جار، والماء الجاري يجوز التوضؤ فيه وعليه الفتوىٰ. (المحيط البرهاني ۱/۲۵۱، درمختار زکریا ۱/۳۳۸) وقيل ثلاثة أمثاله. (شامي زكريا ۱/۳۴۵، احسن الفتاوىٰ ۲/۴۹)

Marfat.com

زمین دوز ٹنکی کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر زیر زمین پانی کا ٹینک ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کی دو شکلیں ہیں: ایک شکل یہ ہے کہ اس میں پانی مسلسل بھرا جائے تا آں کہ وہ بھر کر اوپر سے بہنے لگے، تو یہ ماء جاری کے حکم میں ہوگا۔ اور دوسری شکل یہ ہے کہ اس ٹینک میں ایک طرف سے پانی جاری کر کے دوسری طرف سے موٹر چلا کر پانی کھینچنا شروع کر دیں، تو بھی یہ ماء جاری شمار ہوگا اور سب ٹنکی اور پائپ پاک قرار دئے جائیں گے۔ (احسن الفتاویٰ ۴۹/۲) ففی الحوض الصغیر إذا کان یدخل فیه الماء من جانب ویخرج من جانب یجب أن یکون هٰکذا لأن هٰذا ماء جار، والماء الجاری یجوز التوضؤ فیه وعلیه الفتویٰ. (المحیط البرهانی ۲۵۱/۱)

دستی نل پاک کرنے کا طریقہ

اگر دستی نل کے پائپ میں نجاست گر جائے تو اس کی پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ جتنا پانی اس کے اندر ہے وہ نکال کر مزید اتنا پانی کھینچا جائے کہ جس سے پورا پائپ تین بار دھل سکتا ہو۔ اور ایک آسان صورت یہ بھی ہے کہ نل کے اوپر سے اتنا پانی ڈالا جائے کہ پائپ بھر کر اوپر سے پانی بہنے لگے۔ إن دلو أتنجس فأفرغ فیه رجلٌ ماء أ حتی امتلأ وسال من جوانبه، هل یطهر بمجرد ذٰلک ام لا؟ والذی یظهر لی الطهارة أخذاً مما ذکرنا الخ.

(رد المحتار زکریا ۳٤٦/۱، احسن الفتاویٰ ۵۱/۲)

چوہیا کنویں میں گر کر زندہ نکل گئی

اگر چوہیا کنویں میں گر کر زندہ باہر آ گئی تو پانی ناپاک نہیں ہوگا؛ لیکن بہتر ہے کہ بیس ڈول کے بقدر پانی نکال دیا جائے۔ إن کان الواقع فارة یستحب لهم أن ینزحوا عشرین دلواً.

(المحیط البرهانی ۲۵٤/۱، درمختار زکریا ۳٦۹/۱)

چوہا تیل میں گر کر زندہ نکل آیا

چوہا اگر تیل میں گر کر زندہ نکل آئے تو اس سے تیل ناپاک نہیں ہوگا، تاہم اس کے استعمال

Marfat.com

کوفقہاء نے مکروہ قرار دیا ہے۔ فأرة أخرجت من حب أو جرة وهي حية يكره شربه والوضوء منه وإن فعلوا جاز. (تاتارخانية ۳۳۳/۱ رقم: ٦٢٦، هندية ٢٤/١)

بلی کنویں کے پانی سے گذر گئی

اگر بلی کنویں یا ٹنکی کے پانی میں داخل ہوکر زندہ نکل گئی تو بہتر ہے کہ ۴۰ر ڈول کے بقدر پانی نکال دیا جائے۔ وإن كان الواقع سنوراً أو دجاجة مخلاةً يستحب لهم أن ينزحوا أربعين دلواً. (المحيط البرهاني كوئٹه ٢٥٤/١، درمختار زكريا ٣٧٢/١)

مرغی کنویں میں گر گئی

اگر کھلی ہوئی مرغی (جو ہر طرح کی پاک ناپاک غذا کھاتی ہے) کنویں میں گر جائے اور پھر زندہ نکل آئے، تو ۴۰ر ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ وإن كان الواقع سنوراً أو دجاجة مخلاة يستحب لهم أن ينزحوا أربعين دلواً لأن سؤر هذه الحيوانات مكروهةٌ.

(المحيط البرهاني ٢٥٤/١، درمختار زكريا ٣٧٢/١)

ناپاک آدمی کنویں میں اتر گیا

اگر ایسا شخص جس کے اعضاء پر نجاست لگی ہوئی ہو، مثلاً اس نے ڈھیلے سے استنجاء کر رکھا ہو، کنویں میں اتر جائے تو اس کی وجہ سے پورا پانی ناپاک ہوجائے گا اور سب پانی نکالنا ضروری ہوگا۔ وكذلك لو دخل في البئر جنب أو محدثٌ لطلب الدلو وعلى أعضائه نجاسةٌ بأن لم يكن مستنجياً أو كان مستنجياً بالحجر ينزح جميع الماء.

(المحيط البرهاني ٢٥٥/١، درمختار زكريا ٣٧٤/١)

کنویں میں بہنے والی نجاست گر جائے

اگر کنویں میں ایک قطرہ بھی ناپاک چیز گر جائے تو پورا پانی ناپاک ہوجائے گا، اور سارا پانی نکالنا ضروری ہوگا۔ ومتى وقع في البئر نجسٌ مائعٌ يوجب نزح ماء البئر كله - إلى قوله - كما

Marfat.com

لو وقع فيه قطرة من خمرٍ أو بولٍ. (المحيط البرهانی ۲۵۶/۱، درمختار زکریا ۳۶۶/۱-۳۶۸)

کنویں میں پاک آدمی ڈوب کر مر گیا

اگر کوئی پاک آدمی کنویں میں ڈوب کر اسی میں مر گیا، تو پورے کنویں کا پانی نکالنا لازم ہے، خواہ لاش پھولی پھٹی ہو یا نہ پھولی پھٹی ہو۔ وکذٰلک إذا وقع فیها آدمی طاهر ومات فیها یجب نزح جمیع ماء البئر کله انتفخ أو لم ینتفخ. (المحیط البرهانی ۲۵۶/۱، درمختار زکریا ۳۶۸/۱-۳۷۲)

کنویں میں بکری گر کر مر گئی

اگر بکری کنویں میں گر کر مر گئی تو پورا پانی ناپاک ہو گیا؛ اس لئے سب پانی نکالنا ضروری ہے۔ وکذٰلک لو کان الواقع فی البئر شاةً أو کلباً ومات وانتفخ أو لم ینتفخ وجب نزح الماء کله. (المحیط البرهانی ۲۵۶/۱، درمختار زکریا ۳۶۸/۱-۳۷۲)

کتا کنویں میں گھس کر زندہ نکل آیا

اگر کتا کنویں میں گرا اور اس کا لعاب پانی میں مل گیا، پھر وہ زندہ نکل آیا تب بھی پورے کنویں کا پانی نکالنا ضروری ہے۔ الکلب إذا وقع فی الماء وأُخرِجَ حیاً إن أصاب فمه الماء فهو من جملة القسم الأول یجب نزح جمیع الماء. (المحیط البرهانی ۲۵۶/۱، کوئٹه ۱۱۱/۱)

کنویں میں چوہیا یا چڑیا مر گئی

اگر کسی کنویں میں چوہیا یا چڑیا گر کر مر گئی تو اگر اسے پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے، تو کم از کم ۲۰ رڈول کے بقدر پانی نکالنا کافی ہے، اور اس سے زائد ۳۰ رڈول تک نکال لے تو بہتر ہے؛ واضح ہو کہ پانی نکالنے کی ابتداء مردہ چڑیا یا چوہیا کو نکالنے کے بعد معتبر ہوگی۔ إذا ماتت فارة أو عصفورةٌ فی البئر فأخرجت حین ماتت قبل أن تنتفخ فإنه ینزح منها

Marfat.com

عشرون دلواً إلى ثلاثين بعد إخراج الفأرة والعصفور فالعشرون على سبيل الحتم والزيادة على سبيل الاحتياط. (المحيط البرهانی ۲۵۷/۱، کوئٹه ۱۱۱/۱، درمختار وشامی زکریا ۳۶۸/۱-۳۷۳)

بلی یا مرغی کنویں میں گر کر مرگئی

اگر بلی یا مرغی کنویں میں گر کر مرجائیں اور انہیں پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو چالیس سے پچاس ڈول تک نکالے جائیں گے۔ وإذا كان الواقع في البئر سنوراً أو دجاجةً أخرجت ساعة ما ماتت فيه ينزح أربعون أو خمسون دلواً في ظاهر الرواية. (المحيط البرهانی ۲۵۷/۱، درمختار زکریا ۳۷۲/۱)

موٹر سے کنواں یا ٹنکی خالی کرنا

جن صورتوں میں بیس تیس ڈولنے نکالنے یا کنویں یا ٹنکی کو خالی کرنے کا حکم ہے اس میں ڈول کی قید اندازہ کے لئے ہے، اصل مقصود اس مقدار کا پانی نکالنا ہے؛ لہٰذا یہ مقصد اگر بڑے ڈول سے یا موجودہ دور میں موٹر پمپ سے حاصل ہوجائے، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں؛ بلکہ یہ زیادہ آسان ہے۔ مستفاد: ولو جاءوا بدلوٍ عظيمٍ يسع عشرين دلواً بدلوهم فاستقوا به جاز. وقال القدوريّ: وهو أحب إليّ. (المحيط البرهانی ۲۶۵/۱)

ناپاک چیز کنویں میں گر گئی مگر نکالنا ممکن نہ ہو تو کیا کریں؟

اگر کوئی ذی جرم ناپاک چیز کنویں میں گر گئی؛ لیکن کنواں گہرا ہونے کی وجہ سے اس کا نکالنا ممکن نہ ہو، تو ایسی صورت میں اگر اس چیز کو نکالے بغیر کنویں کا سب پانی خالی کرالیا جائے تو بھی کنواں پاک ہوجائے گا۔ عظم تلطخ بنجاسةٍ ووقع في البئر ولم يمكن استخراجه فإن نزحوا ماءها فقد طهرت. (المحيط البرهانی ۲۶۷/۱)

ناپاک گیہوں وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر نجس پانی یا پیشاب وغیرہ پڑنے سے گیہوں ناپاک ہوجائے اور نجاست کو جذب کرکے

Marfat.com

ل جائے، تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں پاک پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ وہ پانی جذب کرلے پھر نکال کر انہیں سکھا لیا جائے، تین مرتبہ یہی عمل کرنے سے وہ گیہوں پاک قرار ئے جائیں گے۔ الحنطة إذا أصابتها خمر وتشربت فيها وانتفخت من الخمر سلها عند أبي يوسفؒ أن ينقع في الماء حتى يتشرب كما تشرب الخمر ثم جفف يفعل كذلك ثلاث مراتٍ ويحكم بطهارتها عند أبي يوسفؒ. (المحيط هانی ۳۸۳/۱، شامی زکریا ۵٤۱/۱) (اور اگر گیہوں میں نجاست گری؛ لیکن وہ پھولے نہیں تو) مرتبہ دھونا کافی ہے، سکھانے کی ضرورت نہیں)۔(المحیط البرهانی ۳۸۳/۱)

آٹے میں نجاست گرگئی

اگر آٹے میں کوئی ترنجس چیز گرگئی تو جہاں تک اس نجاست کا اثر پڑے گا وہ آٹا ناپاک ئے گا اور اس کو پاک کرنے کی کوئی شکل نہیں۔ الدقيق إذا أصابه خمر لم يؤكل وليس حيلة. (المحيط البرهانی ۳۸٤/۱)

تیل یا گھی وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر بہنے والے تیل یا گھی میں نجاست گر جائے، تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں اتنی قدار پانی ڈال کر اچھی طرح ہلایا جائے یا آگ پر پکا کر چھنوڑ دیا جائے، تا آں کہ تیل اور پانی ممتاز ئے تو تیل یا گھی کو اوپر سے نکال لیا جائے، اس کے بعد پھر پانی ڈال کر اسی طرح حرکت دی جائے اور دیا جائے، تین مرتبہ ایسا ہی کیا جائے۔ ويطهر لبن وعسل ودبس ودهنٌ يغلىٰ ثلاثاً. ختار) وقال الشامي نقلاً عن فتاوىٰ الخيرية: إن لفظة "فيغلى" ذكرت في بعض الكتب لظاهر أنها من زيادة الناسخ فإنا لم نر من شرط لتطهير الدهن الغليان مع كثرة النقل في مثلة والتتبع لها إلا ان يراد به التحريک مجازاً. (شامی کراچی ۳۳٤/۱، زکریا ٥٤۳/۱)

کھال کو پاک کرنے کا طریقہ

خنزیر اور آدمی کی کھال کے علاوہ ہر جانور کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے اور

Marfat.com

دباغت کی کئی شکلیں ہیں: (۱) کسی کیمیکل وغیرہ سے دباغت دی جائے (۲) کھال کو مٹی میں دبا چھوڑ دیا جائے، تا آں کہ اس کی رطوبت جاتی رہے (۳) کھال کو دھوپ میں چھوڑ دیا جائے جس سے اس کی رطوبت خشک ہو جائے (۴) کھال کو ہوا میں سکھا لیا جائے۔

مذکورہ طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے کھال کو پاک کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جانور کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے (خواہ اس کا گوشت حلال ہو یا نہ ہو) تو وہ مسفوح نکلنے کے بعد اس کی کھال پاک قرار دی جائے گی؛ البتہ خنزیر ایسا جانور ہے جو پورا کا پورا نجس العین ہے اس کا کوئی جزء کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا۔ وكل إهاب دبغ فقد طهر الخ. إلا جلد الخنزير لنجاسة عينه والآدمي لكرامته الخ. كل حيوان إذا ذبح بالتسمية طهر جلده ولحمه وشحمه وجميع أجزائه، سواء كان مأكول اللحم أو غير ماكول اللحم الخ. إن الأصح طهارة جلده دون لحمه الخ. والدباغة على ضربين: حقيقة وحكمية: فالحقيقة أى يدبغ بشئ طاهرٍ من الأدوية المعدة للدبغ الخ. وأما الحكمية فأن يخرج الجلد عن حكم الفساد بالتتريب الخ. أو بالتشميس أو بإلقائه فى الريح. (حلبى كبير ۱۵۳-۱۵۵)

ناپاک روئی کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر روئی یا گدا یا لحاف وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اس کی ایک شکل تو یہی ہے کہ اسے پانی میں اچھی طرح دھو کر نچوڑ لیا جائے، اور دوسری شکل یہ ہے کہ اگر نجاست غالب نہ ہو، مثلاً آدھے حصہ سے کم میں یہ نجاست ہو تو روئی کو دھننے سے بھی زائل ہو سکتی ہے؛ لیکن اگر نجاست کی مقدار آدھے حصہ سے زائد ہو تو ایسی روئی دھننے سے پاک نہیں ہو سکتی؛ بلکہ دھونا لازم ہوگا۔ ندف قطن محلوج نجس كان مقداراً لا يذهب بالندف كالنصف ونحوه لا يطهر، وإن قليلاً يذهب بالندف يطهر، لاحتمال الذهاب بالندف، (فتاوىٰ بزازية على هامش العلمكرية ۱/ ۲۰)

Marfat.com

وضو کے مسائل

وضو مؤمن کا زیور ہے

شریعت میں وضو کی بہت اہمیت ہے، اس کے ذریعہ نظافت وطہارت کے علاوہ سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ قیامت میں وضو کرنے والے کے اعضاء مخصوص انداز میں روشن اور چمک دار ہوں گے، جنہیں دیکھ کر یہ پہچان ہوگی کہ یہ امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے افراد ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

(بخاری شریف ۲۵/۱ حدیث: ۱۳۶، مسلم شریف ۱۲۶/۱ حدیث: ۲۸۶، الترغیب والترہیب حدیث: ۲۸۶)

میری امت کو قیامت کے دن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور دیگر اعضاء چمک رہے ہوں گے، پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک لمبی کرنا چاہے تو کر لے۔

نیز ایک دوسری روایت میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ الْمُؤْمِنَ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. (مسلم شریف ۱۷۲/۱، الترغیب والترہیب حدیث: ۲۸۷)

جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہیں تک مؤمن کی سجاوٹ پہنچے گی۔

اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لائے اور آپ نے وہاں کے مرحومین کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ایمان والی جماعت کی جگہ رہنے والو تم پر سلامتی ہو! اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا عنقریب تم سے ملنے والے ہیں، اور ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں''۔ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان سے یہ بات سن کر حاضرین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: ''اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں''؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم تو میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو

Marfat.com

ابھی نہیں آئے''۔ تو صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی امت کے جو لوگ ابھی موجود نہیں ہیں، ان کو آپ قیامت کے دن کیسے پہچانیں گے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور پاؤں سفید چمک دار ہوں اور وہ بالکل سیاہ کالے گھوڑوں میں رل مل جائیں تو کیا وہ شخص ان کے درمیان اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا''؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

(مسلم شریف ۱۲۷/۱ حدیث: ۲۴۹، الترغیب و الترهیب حدیث: ۲۸۸)

وہ (بعد میں آنے والی امت) قیامت کے دن وضو کی وجہ سے چمک دار پیشانی اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا منتظر رہوں گا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت کے دن مجھے سب سے پہلے سجدہ کی اجازت ملے گی اور میں سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے دیکھوں گا تو دیگر امتوں کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا، یہی حال پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھنے میں ہوگا''۔ تو ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک بے شمار امتوں کے درمیان آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے:

هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ لِأَحَدٍ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ. (مسند أحمد ۱۹۹/۵، الترغیب و الترهیب حدیث: ۲۹۰)

وہ وضو کے اثر سے چمک دار اعضاء والے ہوں گے اس طرح کی چمک ان کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی اور میں اس سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں دیے جائیں گے، نیز یہ بھی پہچان ہوگی کہ ان کی اولادیں ان کے سامنے دوڑ رہی ہوں گی۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ وضو کا اہتمام آخرت میں روشنی کا باعث ہوگا؛ اس لئے اس سعادت کو حاصل کرنے کی نیت سے خوش دلی کے ساتھ وضو کا اہتمام کرنا چاہئے۔

وضو سے گناہ صاف

علاوہ ازیں وضو کرنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ وضو کے پانی کے قطرات سے آدمی کے چھوٹے موٹے گناہ بھی خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ

جب کوئی مسلمان یا مؤمن شخص وضو میں اپنے چہرے کو

Marfat.com

سَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ
طِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ
اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ
رَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ
لَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ
رِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ
لُّ خَطِيْئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ
مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ
يَأْمِنَ الذُّنُوْبِ. (مسلم شریف
۱۲۵ حدیث: ۲۴۴)

دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ٹپکنے والے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جس کو اس کی آنکھوں نے دیکھا ہے، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ سے ٹپکنے والے پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ جھڑ جاتے ہیں، جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر انجام دیا ہے، پھر جب وہ پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے پانی کے ساتھ ساتھ وہ گناہ بھی دھل جاتے ہیں جنہیں اس نے پیروں سے چل کر انجام دیا ہے، تا آں کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر (وضو سے) فارغ ہوتا ہے۔

امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خاص طور پر سنت کے مطابق وضو کی عملی تعلیم دیا کرتے تھے، ک مرتبہ آپ نے وضو کا پانی منگا کر وضو فرمایا پھر ہنسنے لگے اور حاضرین سے فرمایا کہ: ''تم مجھ سے یہ کیوں نہیں چھتے کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں''، تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ: ''اے امیر المومنین آپ کو کس بات نے مایا''؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کے بعد ہنستے ہوئے یکھا تو آپ ﷺ نے بھی حاضرین سے یہی سوال کیا تھا کہ مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ کس چیز نے مجھے مایا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہی سوال کیا، اس کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

نَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ
جْهَهُ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ خَطِيْئَةٍ
صَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ
كَانَ كَذٰلِكَ فَإِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ
كَذٰلِكَ. (مسند احمد ۱/۵۸، لترغیب
الترهیب حدیث: ۲۹۴)

آدمی جب وضو کا پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ہر وہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں جس کا اس نے چہرہ سے ارتکاب کیا ہو، جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو بھی یہی معاملہ ہوتا ہے اور پیر دھوتا ہے تو بھی اسی طرح معاملہ ہوتا ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں میں یہ سمجھتا تھا کہ سب لوگ گمراہی پر ہیں اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور لوگ عام طور پر بتوں کی پوجا کرتے تھے، اسی درمیان مجھے یہ خبر ملی کہ مکہ معظمہ میں ایک شخص ہیں جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، چناں چہ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو وہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام تھے جو اس وقت قوم کی طرف سے مخالفت کی وجہ سے روپوش تھے،

Marfat.com

چناں چہ میں نے کسی ذریعہ سے آپ کی خدمت میں حاضری دی، اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے کچھ
کئے اور جب مجھے اطمینان ہوگیا تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی پیروی کرنا چاہتا ہوں، تو پیغمبر علیہ
والسلام نے فرمایا کہ اس وقت تم میرا اور لوگوں کا حال دیکھ رہے ہو، اس صورتِ حال کو تم برداشت نہیں
لہٰذا اس وقت اپنے گھر لوٹ جاؤ اور جب تم کو یہ اطلاع ملے کہ مجھے غلبہ ہوگیا تو میرے پاس آجانا، چناں
اپنے گھر لوٹ آیا اور آپ کے بارے میں تحقیق کرتا رہا، تا آں کہ مدینہ سے آنے والی ایک جماعت سے
مجھے معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مدینہ تشریف لا چکے ہیں اور لوگ بڑی تعداد میں آپ کی خدمت
حاضر ہو رہے ہیں، چناں چہ میں بھی مدینہ حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ
مجھے پہچان لیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم وہی ہو جس نے مکہ معظمہ میں مجھ سے ملاقات کی تھی''
نے عرض کیا کہ جی میں وہی شخص ہوں، پھر میں نے درخواست کی کہ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے
بتلائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائی ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، آپ مجھے نماز کے اوقات
بارے میں بتائیے! (چناں چہ پیغمبر علیہ السلام نے پانچوں نمازوں کے اوقات بالتفصیل مجھے بتائے) اس
میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی: وضو کے بارے میں مجھے بتائیے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْئَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا

تم میں سے جو شخص بھی وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور
میں پانی ڈالے پھر ناک سنکے تو اس کے چہرہ، منہ اور
کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ
اس طرح دھوتا ہے جیسا اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو
کے چہرہ کے گناہ داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ
گر جاتے ہیں، پھر جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو
کے دونوں ہاتھوں حتی کہ پوروں کے گناہ پانی کے ساتھ
بہہ جاتے ہیں، پھر جب سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے
کے گناہ بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے
ہیں، پھر جب وہ ٹخنوں تک اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو
کے دونوں پیروں حتی کہ انگلیوں کے گناہ بھی پانی کے ساتھ
جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور
تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعظیم کرے
اس کی شایانِ شان ہو اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف

Marfat.com

انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ. (مسلم شریف حدیث: ۸۳۲ ملخصاً)

متوجہ کرے تو وہ اپنی غلطیوں سے پاک ہوکر اس طرح لوٹتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

اسی روایت میں آگے یہ بھی ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث صحابی رسول حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہیں بڑا تعجب ہوا، چناں چہ انہوں نے فرمایا کہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ! غور کرو، تم کیا کہہ رہے ہو، کیا ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی آدمی کو اتنا ثواب حاصل ہوسکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ: ”ابوامامہ! مجھ پر بڑھاپا آ گیا میری ہڈیاں کمزور ہوچلیں اور میری وفات کا وقت قریب آ چکا اس حالت میں مجھے اللہ یا اس کے رسول پر جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر میں نے یہ حدیث پیغمبر علیہ السلام سے ایک دو نہیں؛ بلکہ کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں کبھی بھی اسے بیان نہ کرتا؛ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے اس سے زیادہ مرتبہ یہ بات پیغمبر علیہ السلام سے سن رکھی ہے“۔ (مسلم شریف حدیث: ۸۳۲)

ان روایات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وضو کے ذریعہ انسان کتنی سعادتیں حاصل کرسکتا ہے؛ لیکن یہ ضروری ہے کہ وضو کامل مکمل ہو اور اعضاء مغسولہ کا کوئی بھی حصہ تر ہونے سے نہ رہ جائے، اور وضو کرتے وقت سنن و آداب کی پوری رعایت رکھی جائے، اور موسم ناموافق کیوں نہ ہو، پھر بھی مکمل وضو کا اہتمام کیا جائے، اس پر احادیث میں بڑی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔ چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غلطیوں کو مٹاتے ہیں اور درجات بلند فرماتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ ضرور بتایئے! تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہ تمہارے لئے سرحدوں پر پہرہ داری ہے۔ (یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا)

(مسلم شریف ۱۲۷/۱ حدیث: ۲۵۱، الترغیب والترھیب ۳۰٤)

رباط کے معنی ”پہرہ دینے“ کے آتے ہیں، اور یہاں مطلب یہ ہے کہ ان اعمال کی وجہ سے معاصی اور شیطانی اثرات سے حفاظت رہتی ہے۔

حضرت حمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سخت سردی کی رات میں نماز کے لئے جاتے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی طلب فرمایا، چناں چہ میں پانی لے کر حاضر ہوا، تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ

Marfat.com

ایک مرتبہ دھوئے، میں نے (بطور شفقت) عرض کیا کہ حضرت! بس اتنا ہی کافی ہے، آپ فرض وضو فرما چکے ہیں اور رات بہت زیادہ ٹھنڈی ہے، اس لئے زیادہ مبالغہ مت فرمایئے، یہ سن کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ. (رواه البزار، الترغيب والترهيب حديث: ٢٩٥)

جو شخص بھی کامل (تین تین مرتبہ) وضو کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیں گے۔

اس لئے ہر موسم میں وضو کا اہتمام لازم ہے، اس میں ایسی جلد بازی مناسب نہیں ہے کہ سنن وآداب کی رعایت نہ رکھی جاسکے یا کوئی فرض ادا ہونے سے رہ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک رہنے کی وجہ سے چمک رہی ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ. (مسلم شريف ١/١٢٥ حديث: ٢٤١، ابو داؤد شريف: ٩٧)

تباہی ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کی آگ سے، اچھی طرح وضو کیا کرو۔

ذیل میں وضو سے متعلق چند اہم مسائل پیش کئے جاتے ہیں؛ تاکہ صحیح وضو کی طرف رہنمائی ہوسکے۔ ملاحظہ فرمائیں:

وضو کے ارکان

وضو میں چار فرض ہیں: (۱) پورا چہرہ دھونا (۲) کہنیوں تک ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں تک پیروں کا دھونا۔ قَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾. (المائدہ: ٦، طحطاوی ٣١-٣٣)

پانی کس حد تک بہانا فرض ہے؟

شرعاً دھونے کا مفہوم اس وقت تک متحقق نہ ہوگا جب تک کہ کم از کم وضو کے عضو کو تر کرنے کے بعد اس سے دو قطرے نہ ٹپکیں، اگر اس قدر بھی تقاطر نہیں ہوا تو دھونے کا فرض ادا نہیں ہوگا۔

Marfat.com

مثلاً کسی شخص نے برف وغیرہ سے ہاتھ پیر کو تر کرلیا اور کوئی قطرہ نہیں ٹپکا تو یہ کافی نہیں۔ غسل الوجه أی إسالة الماء مع التقاطر ولو قطرة. وفی الفیض : أقله قطرتان فی الأصح. (درمختار) وفی الشامی: یدل علیه صیغة التفاعل ثم لا یخفیٰ أن هٰذا بیان للفرض الذی لا یجزئ أقل منه لأنه فی صدد بیان الغسل المفروض.

(شامی زکریا ۱/۲۰۹ بیروت ۱/۱۸۷-۱۸۸، مراقی الفلاح ۳۲)

چہرہ کی حدود

لمبائی میں پیشانی کی ابتداء سے لے کر ٹھوڑی کے نچلے حصے یعنی نیچے کے جباڑے تک (بشرطیکہ داڑھی گھنی نہ ہو) اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک چہرہ کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ من مبدأ سطح جبهته الخ إلی أسفل ذقنه أی منبت أسنانه السفلیٰ طولاً کان علیه شعر أم لا الخ، وما بین شحمتی الأذنین عرضاً.

(درمختار زکریا ۱/۲۱۰، بیروت ۱/۱۸۸ ۱۸۹، مراقی لفلاح ۳۲)

آنکھ کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے

آنکھ کے اندر پانی پہنچانا تو فرض نہیں؛ لیکن آنکھ کے باہری حصہ میں اور پلکوں کو نیز آنکھ کے اس گوشہ کو جو ناک سے ملا ہوا ہے دھونا فرض ہے۔ (حتی کہ اگر آنکھ سے کیچڑ نکل کر آنکھ کے ظاہری گوشہ میں جم جائے تو اس کیچڑ کو ہٹا کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا) وإیصال الماء داخل العینین ساقط، فقد روی عن أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ: لابأس بأن یغسل الرجل الوجه وهو مغمض عینیه الخ. (المحیط البرهانی ۱/۱۶۱) فیجب غسل المیاقی الخ، لا غسل باطن العینین الخ. (درمختار) وفی البحر: لو رمدت عینه فرمصت یجب إیصال الماء تحت الرمص إن بقی خارجاً بتغمیض العین وإلا فلا. (شامی زکریا ۱/۲۱۰، بیروت ۱/۱۸۹)

ہونٹ کے ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے

منہ بند کرنے کے بعد ہونٹ کا جو حصہ ظاہر رہ جاتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ وما یظهر من

Marfat.com

الشفة عند انضمامها. (درمختار) أشار بصيغة الانفعال إلى أن المراد ما يظهر عند انضمامها الطبيعي لا عند انضمامها بشدة وتكلف، وكذا لو غمض عينيه شديداً لا يجوز. (بحر) لكن نقل العلامة المقدسي في شرحه على نظم الكنز: أن ظاهر الرواية الجواز، وأقره في الشرنبلالية. (شامی زکریا ۲۱۱/۱، بیروت ۱۸۹/۱، مراقی الفلاح ۳۵)

گھنی بھوؤں کا حکم

اگر کسی شخص کی بھویں اتنی گھنی ہوں کہ اوپر سے کھال نظر نہ آتی ہو تو ان کے اوپر سے پانی بہادینا کافی ہے، کھال تک پہنچانا ضروری نہیں، یہی حکم گھنی داڑھی اور مونچھ کا بھی ہے؛ البتہ اگر کھال دکھائی دیتی ہو تو اوپر سے پانی بہادینا کافی نہ ہوگا۔ لا غسل - إلى قوله - وأصول شعر الحاجبين واللحية والشارب. (درمختار) يحمل هذا على ما إذا كانا كثيفين، أما إذا بدت البشرة فيجب كما يأتي له قريباً عن البرهان، وكذا يقال في اللحية والشارب. (شامی زکریا ۲۱۱/۱، بیروت ۱۸۰/۱)

داڑھی اگر گھنی ہو

اگر داڑھی کے بال اتنے گھنے ہوں کہ اندر کی کھال باہر سے نہ دکھائی دے تو وضو کے لئے اندر کھال تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے؛ بلکہ سامنے کے بالوں کو اوپر سے دھونا کافی ہے۔ پھر اس میں تفصیل یہ ہے کہ داڑھی کے جو بال چہرے کی محاذات میں آتے ہیں ان کا دھونا فرض ہے، اور جو بال ٹھوڑی کے نیچے لٹک جائیں ان کا دھونا سنت ہے۔ (امدادالاحکام ۳۴۴/۱)

ثم لا خلاف أن المسترسل لا يجب غسله ولا مسحه بل يسن، وأن الخفيفة التي ترى بشرتها يجب غسل ما تحتها. (درمختار) وفي الشامي: أما المستورة فساقط غسلها للحرج. (شامی بیروت ۱۹۴/۱، زکریا ۲۱۶/۱) ويجب غسل ظاهر اللحية الكثّة في أصح ما يفتى به (نور الإيضاح) وعلل في الطحطاوي: لقيامها مقام البشرة لتحول الفرض إليها. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی بیروت ۲۵)

Marfat.com

دواء کے اوپر سے وضو

زخم پر دوا یا چونا لگایا تھا زخم اچھا ہونے کے بعد دوا یا چونا جسم سے ایسے چمٹ گیا کہ بلامشقت اس کا چھڑانا دشوار ہے یا سردی سے ہاتھ پیروں میں پڑ جانے والے شگاف میں دوا بھر دی اوراب اسے نکالنا باعثِ تکلیف ہے،تو ان صورتوں میں دوا کے اوپر سے پانی بہادینا کافی ہے، زخم کریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔(امدادالاحکام ۳۴۵/۱) قال فی نور الإیضاح: ولو ضره غسل شقوق رجليه جاز إمرار الماء على الدواء الذى وضعهٗ فيها. قال الطحطاوى: ثم محل جواز إمرار الماء على الدواء إذا لم يزد على رأس الشقاق فإن زاد تعين غسل ما تحت الزائد كما فى ابن أمير حاج ومثله فى الدر عن المجتبىٰ، لكن ينبغى أن يقيد بعدم الضرر كما لا يخفىٰ أفاده بعض الأفاضل. (الطحطاوی ۳۷)

مہندی اور رنگ

مہندی یا ایسا رنگ جس میں پرت نہ ہو اس کے بدن پر لگے رہنے سے وضو میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ولا يضر بقاء أثر كلون وريح الخ. (شامی زکریا ۵۳۷/۱)

نیل پالش اور لپ اسٹک

نیل پالش (وہ رنگین روغن جو عورتیں اپنے ناخن پر لگاتی ہیں) لگانے سے ناخنوں تک پانی نہیں پہنچتا؛ لہٰذا وضو کرتے وقت اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ پاکی حاصل نہ ہوگی۔اسی طرح ہونٹوں پر لگائی جانے والی لپ اسٹک اگر تہہ دار ہو تو وضو کے لئے اس کا بھی صاف کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر وضو اور غسل صحیح نہ ہوگا۔ وقيل إن صلباً منع وهو الأصح. (درمختار) وفى الشامى: صرح به فى شرح المنية وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (شامی بیروت ۲۵۹/۱، زکریا ۲۸۹/۱)

پینٹ بدن پر لگ جائے

''پینٹ'' جو بدن میں پانی کے نفوذ سے مانع ہوتا ہے اس کے بدن پر لگے رہنے کی حالت میں غسل یا وضو صحیح نہ ہوگا۔ وقيل أن صلباً منع وهو الأصح. (درمختار زکریا ۲۸۹/۱)

Marfat.com

ووٹ کی نشانی کا حکم

ووٹ دیتے وقت علامت کے طور پر انگلی پر جو روشنائی لگائی جاتی ہے، جس کا اثر کئی دنوں تک رہتا ہے وہ چوں کہ تہہ دار نہیں ہوتی؛ اس لئے اس کے لگے رہنے کی حالت میں غسل اور وضو درست ہے۔ ولا يضر بقاء أثر كلون وريح فلا يكلف في إزالته إلى ماء حارٍ أو صابون ونحوه. (شامی زکریا ۱/۵۳۷)

نوٹ: بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس روشنائی کو چھڑاتے وقت معمولی سی پرت اترتی ہے، اس لئے یہ وضو سے مانع ہوگی، بریں بنا احتیاط اس میں ہے کہ اس روشنائی کو جلد از جلد چھڑانے کی کوشش کی جائے؛ لیکن کوشش کے باوجود اگر چھوٹ نہ سکے تو اسی حالت میں وضو اور غسل جائز اور درست ہو جائے گا۔ ويعفى أثر شق زواله بأن يحتاج في إخراجه إلى نحو الصابون. (مجمع الأنهر ۱/۹۰) والمراد بالأثر اللون والريح، فإن شق إزالتهما سقطت الخ. (البحر الرائق ۱/۲۳۷)

کسی شخص کے زائد ہاتھ پیروں کے دھونے کا حکم

بالفرض اگر کسی شخص کے ایک جانب دو ہاتھ یا دو پیر ہوں تو اگر دونوں میں برابر طاقت ہے بایں طور کہ وہ ان دونوں سے پکڑنے اور چلنے کا کام لیتا ہے تو دونوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ان میں سے ایک کارآمد ہے دوسرا بے کار ہے تو صرف کارآمد کو دھونا فرض ہوگا بے کار کو دھونا فرض نہ ہوگا۔ ولو خلق له يدان ورجلان، فلو يبطش بهما غسلهما، ولو بإحداهما فهي الأصلية فيغسلها. (درمختار بیروت ۱/۱۹۵، زکریا ۱/۲۱۸)

زائد انگلی کا حکم

ہاتھ یا پیر کی زائد انگلیوں کو دھونا بھی فرض ہے۔ وكذا الزائدةُ إن نبتت من محل الفرض إصبع و كف زائدين. (درمختار بیروت ۱۹۶، زکریا ۱/۲۱۸)

Marfat.com

لمبے ناخنوں کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے

اگر ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ انگلیوں کا سرا ان کے اندر چھپ جائے تو جب تک انگلیوں کے سرے تک پانی نہ پہنچایا جائے وضو درست نہ ہوگا۔ إن الظفر إذا كان طويلاً بحيث يستر رأس الأنملة يجب إيصال الماء إلىٰ ما تحته وإن كان قصيراً لا يجب. (المحيط البرهانی ۱۶۳/۱، مراقی الفلاح ۳۵)

وضو میں کوئی حصہ خشک رہ گیا

وضو کرتے ہوئے کوئی حصہ اگر سوئی کی نوک کے بقدر بھی خشک رہ گیا تو وضو درست نہ ہوگا؛ البتہ ناخن کے اندر جم جانے والے فطری میل کچیل کی وجہ سے ناخنوں کی جڑوں میں اگر براہِ راست پانی نہ پہنچے تب بھی وضو درست ہوجاتا ہے۔ ولا يمنع الدرن أی وسخ الأظفار.

(مراقی الفلاح ۳۵، شامی بیروت ۲۵۹/۱، زکریا ۲۸۸/۱)

بارش کے قطرات پر مسح کی نیت سے ہاتھ پھیرنا

اگر کوئی شخص وضو میں مسح کرنا بھول گیا؛ لیکن پھر اتفاقاً سر پر بارش کی بوندیں تین انگلی یا ان سے زیادہ کے بقدر پڑ گئیں تو بھی مسح کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (خواہ ہاتھ سر پر پھیرا ہو یا نہ پھیرا ہو) وإذا نسی المتوضئ مسح الرأس فأصابه المطر مقدار ثلاث أصابع فمسحه بيده أو لم يمسحه أجزأه عن مسح الراس؛ لأن الله تعالىٰ وصف الماء بكونه طهوراً والطهور الطاهر بنفسه المطهر لغيره فلا يتوقف حصول التطهير على فعل يكون منه. (المحيط البرهانی ۱۶۵/۱، درمختار زکریا ۲۱۳/۱، بیروت ۱۹۲/۱)

ہتھیلی کی باقی ماندہ تری سے مسح کرنا

اگر کسی شخص نے ہاتھ میں پانی لے کر چہرہ یا کہنی پر ڈالا تو اس ہتھیلی میں رہ جانے والی تری سے سر پر مسح کرنا درست ہے۔ ولو كان في كفه بلل فمسح به رأسه أجزأه — إلى قوله — أما بلل الكف ماءٌ لم يسقط به فرض الغسل لأن فرض غسل الأعضاء أقيم

Marfat.com

بالماء الذى زايل العضو لا بالبلل الذى على الكف فلم يصر هٰذا البلل مستعملاً فجاز أن يقام به فرض مسح الرأس. (المحيط البرهانى ۱/۱۶۶) او بلل باق بعد غسل على المشهور. (درمختار زكريا ۱/۲۱۳، بيروت ۱/۱۹۲)

دیگر اعضاء کے مستعمل پانی سے مسح درست نہیں

اگر ہاتھ یا چہرہ دھونے کے بعد اس سے ٹپکنے والے مستعمل پانی سے سر کا مسح کیا تو درست نہیں ہوگا؛ چوں کہ جس پانی سے ایک مرتبہ طہارت حاصل ہو چکی اس سے دوبارہ طہارت حاصل نہ ہوگی۔ وإذا نسى أن يمسح رأسه فأخذ من لحيته ماءً ومسح به رأسه لايجوز؛ لأن هٰذا مسح بماءٍ مستعملٍ. (المحيط البرهانى ۱/۱۶۶) عن أبى حنيفةؒ وأبى يوسفؒ: أنه إذا مسح رأسه بفضل غسل ذراعيه لم يجز إلا بماء جديدٍ لأنه قد تطهّر به مرةً. (شامى زكريا ۱/۲۱۳، بيروت ۱/۱۹۲)

تنگ انگوٹھی وغیرہ کو ہلانا

اگر کسی شخص نے تنگ انگوٹھی پہن رکھی ہو تو وضو میں اس کو ہلانا ضروری ہے؛ تاکہ اندر تک پانی پہنچ جائے۔ (اسی طرح اگر عورت نے تنگ بندا، یا لونگ پہن رکھی ہو تو غسل کرتے وقت اس کو حرکت دینا ضروری ہوگا؛ تاکہ اندر تک پانی پہنچ جائے) اور اگر انگوٹھی وغیرہ تنگ نہ ہو تو ان کا حرکت دینا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے۔ وإن كان فى إصبعه خاتم إن كان واسعاً لا يجب تحريكه ولا نزعه، وإن كان ضيقاً ففى ظاهر رواية أصحابنا رحمهم الله تعالىٰ لابد من نزعه أو تحريكه. (المحيط البرهانى ۱/۱۶۳، مراقى الفلاح ۴۲) وتحريك خاتمه الواسع ومثله القرط، كذا الضيق إن علم وصول الماء وإلاّ فرض. (درمختار بيروت ۱/۲۲۵، زكريا ۱/۲۵۰)

جس کے ہاتھ مفلوج ہوں وہ طہارت کیسے کرے؟

جس شخص کے دونوں ہاتھ مفلوج ہوں اور وہ وضو اور تیمّم پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ جس

Marfat.com

طرح بھی ہوسکے اپنے ہاتھ کہنیوں تک زمین سے مس کرے، اسی طرح اپنا چہرہ دیوار سے مس کرے، یہی عمل اس کی طہارت کے لئے کافی ہوگا اور اس کے لئے نماز چھوڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔ وإن كانت يداه كلتاهما قد شلتا ولا يستطيع الوضوء والتيمم، قال: يمسح يده على الأرض يعني ذراعيه مع المرفقين، ويمسح وجهه على الحائط، ويجزئ ذلك عنه ولا يدع الصلاة على كل حالٍ. (المحيط البرهاني ۱/۱۷۳)

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتیں یہ ہیں: (۱) نیت کرنا (۲) تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا (۳) ابتداء میں تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین مرتبہ کلی کرنا (۶) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۷) منہ اور ناک کی صفائی میں مبالغہ کرنا (یہ سنت روزہ دار کے لئے نہیں ہے) (۸) داڑھی میں خلال کرنا (۹) انگلیوں میں خلال کرنا (۱۰) تمام اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونا (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب وار وضو کرنا (یعنی جو ترتیب قرآن وسنت میں وارد ہے اسی کے مطابق وضو کرنا) (۱۴) پے در پے اعضاء وضو پر پانی بہانا (یعنی ایک عضو کے سوکھنے سے قبل اگلے عضو کو دھولینا، یہ سنتیں متفق علیہ ہیں۔ اور بہت سے علماء نے داہنی طرف سے ابتداء، ہاتھ اور پیر میں انگلیوں کی طرف سے دھونے کا اہتمام، گردن کا مسح، رگڑ کر دھونے وغیرہ کو بھی سنت کہا ہے۔ (الدر المختار مع الشامی زکریا ۱/۲۱۸-۲۴۸)

وضو کی نیت

وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور نیت کا مطلب دل میں یہ ارادہ کرنا ہے کہ میں حکم خداوندی کی تعمیل یا طہارت کے حصول یا ان عبادات کے حلال ہونے کی غرض سے یہ عمل کر رہا ہوں جن کی ادائیگی طہارت کے بغیر میرے لئے درست نہیں ہے، اور ان الفاظ کا زبان سے کہنا ضروری نہیں؛ بلکہ دل میں استحضار کافی ہے۔ البداية بالنية أي نية عبادة لا تصح إلا

Marfat.com

بالطهارة كوضوء أو رفع حدثٍ أو امتثال أمرٍ. (درمختار) ولا يخفى أن الأصوب أن يقول: أو وضوءٍ، بالعطف على عبادةٍ، وما ذكره من الاكتفاء بنية الوضوء هو ما جزم به فى الفتح وأيده فى البحر والنهر الخ. (شامی زکریا ۱/۲۲۳، بیروت ۱/۱۹۹-۲۰۰)

بلانیت وضو کا حکم

اگر کسی شخص نے وضو کی نیت کے بغیر وضو کر لیا مثلاً کسی نے اسے پانی میں دھکا دے دیا اور خود بخود اس کے اعضاء وضو دھل گئے، تو اس کا وضو شرعاً معتبر ہو جائے گا اس سے نماز وغیرہ پڑھ سکتا ہے، لیکن وضو کا ثواب نہیں ملے گا؛ اس لئے کہ نیت کے بغیر جو وضو ہو وہ عبادت میں شمار نہیں۔ وقال الدبوسي فى أسراره: وكثير من مشائخنا يظنون أن المأمور به من الوضوء يتأدى من غير نية، وهٰذا غلط فان المامور به عبادة والوضوء بغير نية ليس بعبادةٍ. وفى مبسوط شيخ الاسلام: لا كلام فى أن الوضوء المأمور به لا يحصل بدون النية، لٰكن صحة الصلاة لا تتوقف عليه لأن الوضوء المأمور به غير مقصود، وإنما المقصود الطهارة وهى تحصل بالمأمور به وغيره لأن الماء مطهر بالطبع.

(شامی زکریا ۱/۲۲٤، بیروت ۱/۱۰۲)

وضو میں بسم اللہ کیسے پڑھیں؟

وضو کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا مطلقاً مسنون ہے اور بعض احادیثِ شریفہ میں اس موقع پر درج ذیل الفاظ کی فضیلت وارد ہے: ''بسم اللّٰه والحمد للّٰه''. اس لئے ان کلمات کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔ عن أبى هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ''يا أبا هريرةَ إذا توضأت فقل ''بسم اللّٰه والحمد للّٰه'' فإن حفظتك لا تبرح تكتب لك الحسنات حتى تحدث من ذٰلك الوضوء''. (طبرانی صغیر ۱/۳۱ حدیث: ۱۹٦، اعلاء السنن بیروت ۱/٤۳، شامی زکریا ۱/۲۲۷، بیروت ۱/۲۰۳)

Marfat.com

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بہتر یہ ہے کہ جب یاد آئے تو "بسم اللّٰہ أولہٗ و اٰخرہٗ" پڑھے۔ قال الشامی بحثاً: ویؤیدہ ما نقلہ العینی فی شرح الھدایۃ عن بعض العلماء: أنہ إذا سمیٰ فی أثناء الوضوء أجزأہٗ.

(شامی زکریا ۱/۲۲۸، بیروت ۱/۲۰۵)

اٹیچ باتھ روم میں بسم اللہ؟

اٹیچ باتھ روم میں اگر نجاست سامنے نہ ہو تو وضو کرتے وقت زبان سے بھی "بسم اللہ" پڑھ سکتے ہیں؛ لیکن اگر نجاست ظاہر ہو تو زبان سے بسم اللہ نہ پڑھیں؛ بلکہ دل دل میں پڑھ لیں، اسی طرح ستر کھلے ہوئے ہونے کی حالت میں زبان سے بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔ (مستفاد: إلا حال انکشاف وفی محل نجاسۃٍ فیسمی بقلبہٖ. وفی الشامی: ولا یحرک لسانہ تعظیماً لإسم اللّٰہ تعالیٰ. (درمختار وشامی زکریا ۱/۲۲۷، بیروت ۱/۲۴۰، تحفۃ الالمعی، افادات: حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری ۱/۲۰۲)

بڑے برتن سے پانی کیسے لیں؟

اگر کسی بڑی بالٹی یا ڈرم وغیرہ میں پانی رکھا ہوا ہے اور وہ ڈرم اتنا بڑا ہے کہ اسے ہلایا نہیں جاسکتا اور کوئی ایسا برتن وغیرہ بھی نہیں ہے جس کے ذریعہ سے اس میں سے پانی نکالا جائے، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً بائیں چلو سے پانی لے کر دائیں ہاتھ کو گٹے تک دھوئے، اس کے بعد دائیں چلو سے پانی لے کر بایاں ہاتھ دھوئے؛ تاکہ داہنے سے ابتداء کی سنت ادا ہو سکے۔ قال فی النھر: ثم کیفیۃ ھٰذا الغسل أن الإناء إن أمکن رفعہ غسل الیمنیٰ ثم الیسریٰ ثلاثاً، وإن لم یمکن لکن معہ إناء صغیرٌ فکذٰلک، وإلا أدخل أصابع یدہ الیسریٰ مضمومۃً دون الکف وصب علی الیمنیٰ ثم یدخلھا ویغسل الیسریٰ. (شامی زکریا ۱/۲۳۱، بیروت ۱/۲۰۷)

نوٹ: اور اگر مذکورہ صورت میں اس شخص کے ہاتھ ناپاک ہوں اور وہ خود چلو سے پانی نہ لے سکتا ہو

Marfat.com

تو اسے جاننے کہ کسی دوسرے شخص سے جس کے ہاتھ پاک ہوں پانی نکلوا کر اولاً اپنے ہاتھ پاک کرے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو کوئی پاک کپڑا پانی میں ڈال کر اس سے ٹپکنے والے پانی سے اپنے ہاتھ کو پاک کرے، اگر اس کا بھی انتظام نہ ہو تو خود اپنے منہ میں براہِ راست پانی لے کر کلی کر کے اپنا ہاتھ پاک کرے اور پھر وضو کرے، اگر بالفرض یہ بھی نہ ہو سکے تو اب تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اسی طرح اس کی نماز درست ہو جائے گی بعد میں اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ۔ے۔ (شامی زکریا ۱/۲۳۱-۲۳۲، بیروت ۱/۲۰۸)

اعضاء وضو کا تین مرتبہ دھونا

اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے، بلا ضرورت اس سے زائد مرتبہ نہیں دھونا چاہئے؛ لیکن اگر شک ہو جائے کہ کتنی مرتبہ دھویا ہے تو اطمینانِ قلب کے لئے زائد دھونے میں حرج نہیں ہے۔ ویسن تثليث الغسل فمن زاد أو نقص فقد تعدى وظلم كما ورد في السنة إلا لضرورة (مراقي الفلاح) وفي الطحطاوي: بأن زاد لطمانينة قلبه عند الشك فلا بأس به. (طحطاوی کراچی ۱: ٤٠، درمختار زکریا ۱: ۲٤٠، بیروت ۱/۲۱٦)

ایک عضو کے خشک ہونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونا؟

وضو کرتے وقت اعضاء کو پے در پے دھونا مسنون ہے، یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو لیا جائے؛ لیکن اگر کسی وجہ سے اعضاء پے در پے نہ دھوئے جا سکے، مثلاً وضو کرتے وقت پانی ختم ہو گیا اور مزید پانی لانے سے پہلے اعضاء خشک ہو گئے، تو اب از سرِ نو وضو کرنا ضروری نہیں؛ بلکہ ما بقیہ اعضاء دھو لینے سے بھی وضو بلاشبہ درست ہو جائے گا۔ والولاء بكسر الواو، وغسل المتأخر أو مسحه قبل جفاف الأول بلا عذر، حتى لو فني مائه فمضى لطلبه لا بأس به. (درمختار مع الشامي زكريا ۱/۲٤٥، كفايت لمفتي ۲/۲٦۷، احسن الفتاوى ۲/۱٤)

وسوسہ کا مریض شک پر عمل نہ کرے

جس شخص کو وہم کی بیماری ہو اور اسے بار بار اعضاء وضو کے دھونے کے بعد بھی اطمینان نہ

Marfat.com

ہوتا ہو، اس پر لازم ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ ہرگز نہ دھوئے اور شک پر عمل نہ کرے (ورنہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان اسے کبھی چین سے رہنے نہ دے گا) اور اگر تین مرتبہ کے بعد پانی بہاتا رہے گا تو شکی شخص گنہ گار بھی ہوگا۔ قوله: لطمانينة القلب لأنه أمر بترک ما يريبه إلى ما لا يريبه، وينبغي أن يقيد هٰذا بغير الموسوس، أما هو فيلزمه قطع مادة الوسواس عنه وعدم التفاته إلى التشكيک لأنه فعل الشيطان، وقد أمرنا بمعاداته و مخالفته.

(شامی زکریا ۱/ ۲۴۰، بیروت ۱/ ۲۱۶)

انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ

ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر تر انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دی جائیں۔ جب کہ پیروں میں خلال کرنے کے لئے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی استعمال کریں، اور بہتر ہے کہ دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے خلال کی ابتداء کرکے بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ وتخليلٌ (أصابع) اليدين بالتشبيک والرجلين بخنصر يده اليسرى بادئاً بخنصر رجله اليمنىٰ (درمختار) وفي الشامي: وكيفيته كما قاله الرحمتي: أنه يجعل ظهراً لبطن لئلا يكون أشبه باللعب.

(شامی بیروت ۱/ ۲۱۴، زکریا ۱/ ۲۳۹)

داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ

داڑھی میں خلال کرنے کی مسنون صورت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو گلے کی طرف کرکے تر انگلیوں کو ٹھوڑی کے نیچے لے جاکر داڑھی کے درمیان سے اوپر کو نکال دیں۔ قال الشامي: أقول لكن روى أبوداؤد (۱/ ۱۹) عن أنس رضي الله عنه "كان ﷺ إذا توضأ أخذ كفاً من ماء تحت حَنَكِهٖ فخلّل به لحيته وقال: بهٰذا أمرني ربّي". ذكره في البحر وغيره والمتبادر فيه إدخال اليدين أسفل بحيث يكون كف اليد لداخل من جهة العنق وظهرها إلى خارج الخ، ثم اعلم أن هذا التخليل باليد اليمنى كما صرح به في الحلية. (شامی بیروت ۱/ ۲۱۴، زکریا ۱/ ۲۳۸)

Marfat.com

پورے سر پر مسح کرنے کا حکم

حنفیہ کے نزدیک اگرچہ مسح کا فرض چوتھائی سر پر مسح کرنے سے ادا ہوجاتا ہے؛ لیکن اہتمام کے ساتھ پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا سنت ہے، اور اگر کوئی شخص اس سنت کی ادائیگی میں بلا عذر لاپرواہی برتے تو گنہگار ہوگا، اور پورے سر پر مسح کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اپنی ہتھیلیاں اور انگلیاں پیشانی پر رکھ کر گدی تک لے جائیں اور پھر انگلیوں سے کانوں پر مسح کرلیں، اور بعض لوگوں نے جو یہ طریقہ لکھا ہے کہ مسح کرتے وقت انگلیوں اور ہتھیلیوں کو الگ رکھا جائے؛ تاکہ مستعمل پانی کہیں نہ لگے، تو محققین فقہاء کے نزدیک اس طریقہ کا التزام بے اصل ہے۔ ومسح كل رأس مرةً مستوعبةً، فلو تركه وداوم عليه أثم. (درمختار) قال الزيلعي: وتكلموا في كيفية المسح، والأظهر أن يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه ويمدهما إلى القفا على وجهٍ يستوعب جميع الرأسِ ثم يمسح أذنيه بأصبعيه، وما قيل من أنه يجافي المسبحتين والإبهامين ليمسح بهما الأذنين والكفين ليمسح بهما جانبي الرأس خشية الاستعمال، فقال في الفتح: لا أصل له في السنةِ، لأن الاستعمال لا يثبت قبل الانفصال؛ والأذنان من الرأس. (شامی زکریا ۱/۲۴۳، بیروت ۱/۲۱۸)

سر دھونے سے مسح کا حکم ساقط

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے سر پر مسح کرنے کے بجائے اسے دھوڈالے تو ایسا کرنا مکروہ ہے؛ لیکن یہ دھونا مسح کے قائم مقام ہوجائے گا اب الگ سے مسح کی ضرورت نہیں ہے۔ وإذا غسل الرأس مع الوجه أجزأه عن المسح هكذا ذكر شيخ الإسلام، لأن في الغسل مسحاً وزيادةً ولكن يكره لأنه خلاف ما أمر به. (المحيط البرهاني ۱/۱۷۶)

کانوں کا مسح کیسے کریں؟

کانوں کا حکم سر کے تابع ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جس پانی سے سر کا مسح کیا جائے اسی سے

Marfat.com

کانوں پر مسح کی سنت ادا کی جائے، تاہم اگر کوئی شخص سر پر مسح کرنے کے بعد کانوں کے لئے الگ پانی لے تو بھی درست ہے۔ قال الرافعی: الذی یظهر فی هٰذه المسئلة أن مسح الأذنین سنة و کونه بماء الرأس سنة أخریٰ عندنا، فقول الخلاصة: لو أخذ للأذنین ماء اً جدیداً فهو حسن لا اشکال فیه الخ. (رافعی علی الشامی زکریا ۱/۱۸)

گردن کا مسح

سر اور کانوں کے ساتھ گردن کا مسح بھی الٹے ہاتھوں سے مستحب ہے۔ و مستحبه الخ و مسح الرقبة بظهر یدیه. (درمختار زکریا ۱/۲۴۷-۲۴۸، بیروت ۱/۲۲۲)

گلے کا مسح مشروع نہیں

وضو میں گلے پر مسح کرنا ثابت نہیں ہے؛ بلکہ خلافِ سنت اور بدعت ہے۔ لا الحلقوم لأنه بدعة. (درمختار زکریا ۱/۲۴۸، بیروت ۱/۲۲۲)

کانوں کے سوراخ میں تر انگلی ڈالنا

کانوں کے مسح کے وقت دونوں سوراخوں میں تر چھوٹی انگلی ڈالنا مستحب ہے۔ وإدخال خنصره المبلولة صماخ أذنیه عند مسحهما. (درمختار زکریا ۱/۲۴۹، بیروت ۱/۲۲۳)

وضو کے دوران گفتگو کرنا

وضو کے درمیان لوگوں سے بات چیت کرنا پسندیدہ نہیں ہے الا یہ کہ بروقت بات کرنے کی ضرورت ہو۔ و عدم التکلم بکلام الناس إلا لحاجة تفوته. (درمختار زکریا ۱/۲۵۰، بیروت ۱/۲۲۵)

وضو کرتے وقت اونچی جگہ بیٹھنا

مستحب ہے کہ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے؛ تاکہ مستعمل پانی کی چھینٹوں سے حفاظت ہو۔ والجلوس فی مکان مرتفعٍ تحرزاً عن الماء المستعمل.

(درمختار زکریا ۱/۲۵۰-۲۵۱، بیروت ۱/۲۲۵)

Marfat.com

وضو کرانے میں دوسرے سے مدد لینا

اگر کوئی شخص لوٹے وغیرہ میں پانی لے کر کسی دوسرے شخص کو وضو کرائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں؛ البتہ دوسرے شخص سے وضو میں اس طرح مدد لینا کہ وہی دوسرا شخص ہاتھ لگا کر اعضاء کو دھوئے اور وہی مسح کرے تو ایسا کرنا بلا عذر مکروہ ہے، اور عذر کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ قال الشامی بحثاً: وحاصله أن الاستعانة فی الوضوء إن کانت بصبّ الماء أو استقائه أو إحضاره فلا کراهة بها أصلاً ولو بطلبه، وإن کانت بالغسل والمسح فتکره بلاعذرٍ. (شامی زکریا ۱/۲۵۱، بیروت ۱/۲۲۵)

مسواک کی وجہ سے نماز کے ثواب میں اضافہ

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نمازوں سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ عن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: فضل الصلاة بالسواک علی الصلاة بغیر سواکٍ سبعین ضعفاً. (رواه أحمد وأبو یعلی وابن خزیمة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم، المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح للدمیاطی ۳۵)

مسواک کس لکڑی کی ہو؟

پیلو کی مسواک افضل ہے، اس کے بعد زیتون کا درجہ ہے، اور انار اور بانس کی مسواک سے فقہاء نے منع کیا ہے، نیم کی مسواک میں بھی کوئی حرج نہیں؛ بلکہ طبی اعتبار سے وہ مفید ہے۔ وفی النهر: ویستاک بکل عود إلا الرمان والقصب. وأفضله الأراک ثم الزیتون. (شامی بیروت ۱/۲۱۱، زکریا ۱/۲۳۵)

اگر مسواک میسر نہ ہو

اگر مسواک دستیاب نہ ہو سکے تو ضرورۃً ہاتھ کی انگلی یا ٹوتھ برش دانتوں پر رگڑنے سے

Marfat.com

مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا؛ لیکن مسواک میسر ہونے کی صورت میں مذکورہ چیزوں سے سنت کا ثواب نہ ملے گا۔ وتقوم الإصبع أو الخرقة الخشنة مقامه عند فقده أو عدم أسنانه فی تحصیل الثواب لا عند وجوده. (البحر الرائق ۱/ ۲۱، درمختار بیروت ۱/ ۲۱۱، زکریا ۱/ ۲۳۶، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ بیروت ۲/ ۸۰)

عورتیں مسواک کا ثواب کیسے حاصل کریں

جس طرح مردوں کے لئے مسواک کرنا مسنون ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے؛ تاہم اگر کسی عورت کے دانت طبعی نزاکت کی وجہ سے مسواک کے متحمل نہ ہوں اور وہ مسواک کی نیت سے کوئی گوند یا مناسب منجن دانت کی صفائی کے لئے استعمال کر لے تو اسے انشاء اللہ مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ ظاهر الأخبار استواء الرجال والنساء فی استنان السواک. (کما یقوم العلک مقامه للمرأة) أی فی الثواب إذا وجدت النية، وذلک أن المواظبة تضعف أسنانها فيستحب لها فعله. (شامی بیروت ۱/ ۲۱۲، زکریا ۱/ ۲۳۶، سعایہ ۱/ ۱۱۸، بحوالہ امداد الفتاویٰ ۱/ ۲۹)

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑی جائے کہ چھوٹی انگلی نیچے کے سرے پر اور انگوٹھا اوپر کی جانب ہو اور بقیہ انگلیاں درمیان میں ہوں، پھر منہ کی چوڑائی میں دانتوں پر مسواک پھیری جائے، دائیں جانب سے ابتداء کریں اور تین مرتبہ پانی میں بھگو کر یہی عمل کریں۔ والمستحب فيه ثلاث بثلاث مياه – إلى قوله – بأن يبله فی كل مرةٍ. (شامی بیروت ۱/ ۲۱۰، زکریا ۱/ ۲۳۴) وندب إمساكه بيمناه – إلى قوله – ويستاک عرضاً لا طولاً، (درمختار) والسنة فی كيفية أخذه أن يجعل الخنصر أسفله والإبهام أسفل رأسه وباقی الأصابع فوقه، كما رواه ابن مسعود رضی اللہ عنہ. (شامی بیروت ۱/ ۲۱۰، زکریا ۱/ ۲۳۴)

Marfat.com

مسواک کتنی بڑی ہو؟

مسواک ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور ابتداء میں ایک بالشت لمبی رکھنا مستحب ہے، بعد میں چھوٹی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ (فی غلظ الخنصر وطول شبر) الظاهر أنه فی ابتداء استعماله فلا يضر نقصه بعد ذلک بالقطع منه لتسويته. (شامی بیروت ۲۱۰/۱، زکریا ۲۳٤/۱)

روزہ میں مسواک

روزہ کی حالت میں بھی ہر وضو میں مسواک کرنا سنت ہے روزہ دار کے منہ کی جو بو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے مسواک اس سے مانع نہیں ہے۔ ولا بأس بالسواک الرطب بالغداة والعشی للصّائم لقوله ﷺ: "خير خلال الصائم السواک". (هدايه ۲۲۱/۱، هنديه ۱۹۹/۱)

وضو کے بعد تولیہ سے پونچھنا

وضو کے بعد تولیہ وغیرہ سے پونچھنے میں کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ مبالغہ نہ کرے؛ تاکہ وضو کا اثر باقی رہے۔ ومن الآداب تعاهد موقيه - إلى قوله - والتمسح بمنديل. وفی الشامی: إلا أنه ينبغی أن لا يبالغ ولا يستقصی فيبقی أثر الوضوء علی أعضائه. (شامی بیروت ۲۳۱/۱، زکریا ۲۵٦/۱-۲۵۷)

کان میں عطر کا پھایا رکھنے کی حالت میں وضو

عطر کا پھایا اگر کان کے گوشے میں رکھا ہے تو مسح کرتے وقت اس کو ہٹانا سنت ہے اور اگر کان کے سوراخ میں رکھا ہے تو نکالنا مستحب ہے۔ مستفاد: وإدخال الإصبع فی صماخ أذنيه أدبٌ وليس بسنة هو المشهور. (المحيط البرهانی ۱۷۷/۱، امداد الفتاویٰ ۳۵/۱)

Marfat.com

وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے دعا کرنا

وضو سے فراغت کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کلمۂ شہادت اور یہ دعاء پڑھنا مسنون ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والے لوگوں میں شامل فرما) (آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی صراحت ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں ہے) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: "من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال: "أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لاشريک له وأشهد أنّ محمداً عبده ورسولهٗ، اللّٰهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين"، فتحت لهٗ أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء". (ترمذی شریف ۱۸/۱ وغیرہ) وزاد أبوداؤد: ثم رفع نظره إلى السماء. (ابوداؤد شریف ۲۳/۱)

وضو کا بچا ہوا پانی پینا

وضو کرنے کے بعد اس کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے اور اس میں کھڑے ہو کر پانی پینے کی ضرورت نہیں ہے، بیٹھ کر پانی پینے سے بھی یہ مستحب ادا ہو جائے گا؛ البتہ یہ پانی کھڑے ہو کر پینے کی بھی اجازت ہے۔ یہی حکم زمزم کے پانی کا ہے کہ اس کو کھڑے ہو کر پینا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے ضروری نہیں، اسے بیٹھ کر بھی پی سکتے ہیں۔ وأن يشرب بعده من فضل وضوئه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً أو قاعداً وفيما عداهما يكره قائماً تنزيهاً. (درمختار بیروت ۲۲۸/۱، زکریا ۲۵٤/۱) وقال الشامی بحثاً: والحاصل أن انتفاء الكراهة فی الشرب قائماً فی هٰذين الموضعين محل كلام فضلا عن استحباب القيام فيهما ولعل الأوجه عدم الكراهة إن لم نقل بالاستحباب لأن ماء زمزم شفاء وكذا فضل الوضوء.
(شامی بیروت ۲۲۹/۱، زکریا ۲۵۵/۱)

○❖○

Marfat.com

نواقضِ وضو

وضوکوتوڑنے والی چیزیں

مجموعی طور پر درج ذیل جہات سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۱) آگے پیچھے کی شرم گاہ سے کسی چیز کا عادت کے طور پر نکلنا (مثلاً پاخانہ، پیشاب، ریاح، منی، مذی وغیرہ) (۲) اگلی پچھلی شرم گاہ سے خلاف عادت کسی چیز کا نکلنا (مثلاً استحاضہ کا خون، کیڑا، کنکری وغیرہ) (۳) بدن کے کسی حصہ سے نجاست کا نکلنا (مثلاً خون، پیپ، مواد، یا بیماری کی وجہ سے نجس پانی نکلنا) (۴) منہ بھر کر قے (۵) نیند (جس سے اعضا مضمحل ہو جائیں) (۶) بے ہوشی، پاگل پن اور نشہ (۷) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ (۸) مباشرتِ فاحشہ (یعنی بالکسی رکاوٹ کے شرم گاہ کا شرم گاہ سے ملانا، خواہ مرد کا عورت سے ہو یا مرد کا مرد سے، یا عورت کا عورت سے) (ماخوذ: مسائل بہشتی زیور، مرتبہ: ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب از ۱۲ تا ۲۰)

ذیل میں اس سلسلہ کے مزید مسائل درج کئے جاتے ہیں:

وضو میں انجکشن

اگر وضو کی حالت میں جسم میں انجکشن لگایا اور اس سے سوئی کے اندر خون نہیں آیا، جیسا کہ گوشت اور کھال میں لگنے والے انجکشن میں ہوتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر انجکشن لگاتے وقت سوئی میں بہہ پڑنے کی مقدار میں خون آجائے جیسا کہ کبھی کبھی رگ میں لگائے جانے والے انجکشن کے دوران ہوتا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ **کما لو مصت علقة فامتلأت بحيث لو شقت لسال منها الدم كذا في الحلبي.** (طحطاوی ۴۸، هكذا في الدر المختار) **وقال الشامي:** **والظاهر أن الامتلاء غير مقيد لأن العبرة للسيلان.** (شامی بیروت ۱/۲۴۱، زکریا ۱/۲۶۸)

Marfat.com

وضو میں گلوکوز کی بوتل چڑھانا

گلوکوز کی بوتل چڑھاتے وقت اگر اس کی نلکی یا سوئی کے حصہ میں خون آجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر خون رگ سے اوپر بالکل نہ آئے؛ بلکہ صرف گلوکوز کا پانی اندر جاتا رہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ مستفاد: وكذا ينقضه علقة مصت عضواً وامتلأت من الدم ومثلها القراد إن كان كبيراً لأنه حينئذٍ يخرج منه دم مسفوح سائل.

(درمختار بیروت ۲۴۱/۱، زکریا ۲۶۸/۱، هنديه ۱۱/۱)

تھوک میں خون کا اثر

اگر دانت یا منہ سے خون نکلا اور خون کی سرخی تھوک پر غالب آگئی یعنی تھوک بالکل سرخ ہوگیا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر تھوک صرف زرد ہو تو خون مغلوب ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ وينقضه دم مائع من جوف أو فم غلب على بزاق حكماً للغالب أو ساواه احتياطا لا ينقضه المغلوب بالبزاق. (درمختار) وعلامة كون الدم غالباً أو مساوياً أن يكون البزاق أحمر وعلامة كونه مغلوباً أن يكون أصفر.

(شامی بیروت ۲۴۰/۱، زکریا ۲۶۷/۱)

زکام اور دکھتی آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سخت زکام کے وقت ناک سے نکلے والا پانی اور آنکھ دکھتے وقت نکلنے والے صاف آنسو ناقض وضو نہیں ہیں؛ البتہ اگر یہ محقق ہوجائے کہ یہ پانی کسی اندرونی زخم سے آرہا ہے تو یقیناً وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال في الفتح: وهذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك والاحتمال لا يوجب الحكم بالنقض إذا اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم بإخبار الأطبّاء أو بعلامات تغلب علىٰ ظن المبتلى يجب. (البحر الرائق ۳۳/۱، تالیفات رشیدیه ۲۴۴، احسن الفتاوىٰ ۲۱/۲، بهشتی زیور ۵۱/۱)

Marfat.com

آنکھ سے بہنے والے صاف پانی کا حکم

تیز روشنی، دھوپ کی تپش، پیاز کاٹنے، جمائی آنے، کھانسی آنے، سرمہ کی تیزی، یا سلائی آنکھ پر لگ جانے کی وجہ سے آنکھ سے نکلنے والے پانی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کما لا ینقض لو خرج من أذنه ونحوها کعینه وثدیه قیح ونحوه کصدید وماء سرة وعین لا بوجع. (درمختار بیروت ۱/ ۲۵۰، زکریا ۱/ ۲۷۹، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۳۶، رحیمیه ۴/ ۲۷۶)

کان بہنا

اگر کان سے مواد یا خون بہا اور وہ اس حصہ تک آ گیا جہاں دھونا غسل میں فرض ہے تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر کان سے صرف پانی نکلا تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ پانی تکلیف کے ساتھ نکلا ہے یا بلا تکلیف، اگر بلا تکلیف نکلا ہے تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر تکلیف کے ساتھ نکلا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال الشامی ناقلاً عن البحر: بل الظاهر إذا کان الخارج قیحاً أو صدیداً لنقض، سواء کان مع وجع أو بدونه لأنهما لا یخرجان إلا عن علةٍ، نعم هٰذا التفصیل حسن فی ما إذا کان الخارج ماءً لیس غیر. (شامی زکریا ۱/ ۲۷۹، بیروت ۱/ ۲۵۱)

پستان یا ناف سے تکلیف کے ساتھ پانی نکلنا

اگر عورت یا مرد کے پستان یا ناف سے کسی اندرونی بیماری کی وجہ سے پانی نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ الدم والقیح والصدید وماء الجرح والنقطة وماء البشرة والثدی والعین والأذن لعلةٍ سواءٌ علی الاصح – إلی قوله – وظاهره أن المدار علی الخروج لعلة وإن لم یکن معه وجعٌ. (شامی زکریا ۱/ ۲۸۰، بیروت ۱/ ۲۵۱)

بلغم میں جما ہوا خون آئے

اگر بلغم یا ناک کی رینٹ میں تھوڑا بہت جما ہوا خون باہر آ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ اگر بہتا ہوا خون نکلے یا جما ہوا خون منہ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ والحاصل أنه

Marfat.com

إما أن يكون من الرأس أو من الجوف علقاً أو سائلاً، فالنازل من الرأس إن علقا لم ينقض اتفاقا، وإن سائلا نقض اتفاقاً، والصاعد من الجوف إن علقاً فلا اتفاقا ما لم يملأ الفم الخ. (شامی بیروت ۲۳۹/۱، زکریا ۲۶۶/۱، هندیه ۱۱/۱)

بچہ کو دودھ پلانا ناقض وضو نہیں

اگر کوئی عورت وضو کرنے کے بعد اپنے بچہ کو دودھ پلائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیوں کہ اس سے کوئی نجاست خارج نہیں ہوتی۔ مستفاد: وينقضه خروج كل خارج نجس بالفتح ويكسر منه أي من المتوضي الحي. (درمختار بیروت ۲۳۴/۱، زکریا ۲۶۰/۱، امداد الفتاوی ۴۱/۱)

زخم سے صرف کیڑا باہر آ گیا

اگر زخم سے کیڑا اس طرح باہر نکل آئے کہ اس پر نجاست (خون، مواد) کا اثر نہ ہو تو محض کیڑا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ الدودة الخارجة عن رأس الجرح لا تنقض الوضوء.

(فتاوی عالمگیری ۱۱/۱، درمختار بیروت ۲۳۷/۱، زکریا ۲۶۴/۱)

شرم گاہ سے کیڑا یا پتھری نکلنا

اگر آگے یا پیچھے کے راستے سے کیڑا یا پتھری وغیرہ نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ نکلنے والی چیز پر نجاست کا اثر ہو یا نہ ہو۔ لأن خروج الدودة والحصاة منهما ناقض إجماعاً كما في الجوهرة. (درمختار بیروت ۲۳۷/۱، زکریا ۲۶۳/۱)

شرم گاہ میں روئی رکھنا

کسی شخص نے پیشاب کے قطرات کے خوف سے احلیل (شرم گاہ کے سوراخ) میں روئی رکھی اور پیشاب کے قطرات مثانہ سے نکل کر روئی تک پہنچ گئے؛ لیکن تری کا اثر اندر ہی رہا، باہر ظاہر نہ ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا، اور اگر تری کا اثر باہر ظاہر ہو جائے یا تر روئی باہر نکال لی جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ كما ينقض لو حشا إحليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر الخ، وكذا

Marfat.com

الحكم فی الدبر والفرج الداخل وإن ابتل الطرف الداخل لا ينقض ولو سقطت فإن رطبةً انتقض وإلا لا. (درمختار بیروت ۲۵۲/۱، زکریا ۲۸۰/۱-۲۸۱)

بواسیر کے مسے اور کانچ باہر آنا

اگر کانچ یا بواسیر کے مسے واضح طور پر باہر آجائیں اور ان میں نجاست ظاہر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ فی البحر عن الحلوانی: أنه إن تيقن خروج الدبر تنتقض طهارته بخروج النجاسة من الباطن إلى الظاهر، وبه جزم فی الإمداد.

(شامی بیروت ۲۵۳/۱، زکریا ۲۸۲/۱)

مذی اور ودی کا خروج

مذی (شہوت کے وقت پیشاب کے راستہ سے نکلنے والا لیس دار مادہ) اور ودی (پیشاب کے بعد نکلنے والا سفید مادہ) کے خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر غسل واجب نہیں ہوتا۔ لا عند مذی أو ودی بل الوضوء منه ومن البول جميعاً. (درمختار بیروت ۲۷۲/۱، زکریا ۳۰٤/۱)

گرمی دانے اگر پھوٹ جائیں

گرمی کے موسم میں بدن پر جو باریک دانے نکل آتے ہیں اگر پھوٹنے کے بعد ان کا پانی خود نہ بہے؛ بلکہ ہاتھ یا کپڑا لگنے سے پھیل جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خود بخود بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ وإن قشرت نفطة وسال منها ماء أو صديد أو غيره إن سال عن رأس الجرح نقض وإن لم يسل لا ينقض. (احسن الفتاویٰ ۲۸/۲-۲۹، عالمگیری ۱۱/۱)

کیا اپنا ننگا بدن دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

بدن کا چھپا ہوا حصہ کھل جانے یا مکمل برہنہ ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، عوام میں ننگے بدن کو دیکھ کر وضو ٹوٹنے کی بات جو مشہور ہے وہ محض غلط ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳۱/۲)

Marfat.com

منہ بھر کر قے

اگر بیک وقت کھانے یا خون وغیرہ کی منہ بھر کر قے ہو یا ایک ہی دفعہ کی متلاہٹ کے برقرار رہتے ہوئے تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ قے ہوکر اتنی مقدار ہو جائے جو منہ بھرنے کے بقدر ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر منہ بھرنے کے بقدر نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ خالص بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ بلغم کتنا ہی زیادہ ہو۔ وينقضه قئ ملأ فاه الخ، من مرة الخ، أو علق أى سوداء الخ، أو طعام الخ، لا ينقضه قئ من بلغم على المعتمد أصلاً الخ. ويجمع متفرق القئ ويجعل كقئ واحد لاتحاد السبب وهو الغثيان عند محمدؒ وهو الأصح. (درمختار بیروت ۱/۲۳۸-۲۴۱، زکریا ۱/۲۶۹)

کون سی نیند ناقض وضو ہے؟

اگر آدمی اس طرح سو جائے کہ اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں اور قوتِ ماسکہ (خروج ریح کو قابو میں رکھنے والی صلاحیت) زائل ہو جائے مثلاً لیٹ کر سوئے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ وينقضه حكماً نوم يزيل مسكته أى قوته الماسكة بحيث تزول مقعلته من الأرض وهو النوم على أحد جنبيه أو وركيه أو قفاه أو وجهه. (درمختار بیروت ۱/۲۴۳، زکریا ۱/۲۷۰)

بیٹھے بیٹھے ٹیک لگا کر سونا

اگر بیٹھے بیٹھے دیوار یا تکیہ یا گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگا کر اس طرح بے خبر سو گیا کہ اگر سہارا ہٹا دیا جائے تو گر پڑے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ وضو نہ ٹوٹے گا؛ لیکن متأخرین فقہاء احناف نے ایسی صورت میں احتیاطاً وضو ٹوٹنے کا فتویٰ دیا ہے، اور اگر ایسی بے خبری کی نیند نہیں ہے تو بالاتفاق وضو نہ ٹوٹے گا۔ قال المحقق إبن الهمام: ظاهر المذهب عن أبى حنيفةؒ عدم النقض بهذا الاستناد ما دامت المقعدة متمسكة للأمن من الخروج، والانتقاض مختار الطحاوى اختاره المصنف والقدورى لأن مناط النقض الحدث لا عين النوم، فلما خفى بالنوم أو ير الحكم على ما ينتهض مظنة له ولذا لم ينقض نوم

Marfat.com

القائم والراكع والساجد ونقض فى المضطجع لأن المظنة منه ما يتحقق معه الأسترخاء على الكمال وهو فى المضطجع لا فيها وقد وجد فى هذا النوم من الاستناد إذا لايمسكه إلا السند، وتمكن المقعدة مع غاية الاسترخاء لايمنع الخروج إذ قد يكون الدافع قوياً خصوصاً فى زماننا لكثرة الأكل فلايمنعه الامسكة اليقظة. (فتح القدير ١/٤٧-٤٨)

وقال الإمام محمد فى المبسوط عن ابى حنيفةؒ: وأما إذا نام مضطجعاً أو متكئاً فإن ذلك ينقض الوضوء. (المبسوط ١/٥٨)

سجدہ کی حالت میں نیند آنا

اگر کسی شخص کو سنت کے مطابق سجدہ (کہ اس کا پیٹ ران سے الگ ہو اور بازو زمین پر ٹکے ہوئے نہ ہوں) کی حالت میں نیند آجائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح نماز کے دوران قیام وقعود کی حالت میں سونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا؛ البتہ اگر رانوں کو پیٹ سے ملا کر اور بازو زمین پر ٹیک کر سجدہ کیا (جو مرد کے لئے ہیئتِ مسنونہ کے خلاف ہے) تو اس حالت میں سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ وفى المحيط: إنما لا ينقض نوم الساجد إذا كان رافعاً بطنه عن فخذيه جافياً عضديه عن جنبيه وإن ملتصقاً بفخذيه معتمداً على ذراعيه فعليه الوضوء. (مجمع الأنهر ١/٢١، ردالمحتار بيروت ١/٢٤٣، زكريا ١/٢٧١)

عورت کا سجدہ کی حالت میں سونا

اگر عورت ران کو پیٹ سے ملا کر سجدہ کرے (جو اس کے حق میں افضل اور استر ہے) تو اس حالت میں سونے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال ط: وظاهره أن المراد الهيئة المسنونة فى حق الرجل لا المرأة. (شامى بيروت ١/٢٤٣، زكريا ١/٢٧١)

اُونگھتے اُونگھتے گر جانا

کوئی شخص ٹیک لگائے بغیر بیٹھے اونگھ رہا تھا اور اسی حالت میں ایک طرف کو گر گیا، تو اگر

Marfat.com

گرنے سے قبل یا گرتے وقت متنبہ ہوگیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن اگر گرنے کے بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ولو نام قاعداً يتمايل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض به يفتىٰ. (درمختار) وفي الشامي: أي عند إصابة الأرض بلا فصل، شرح منيه، أو كذا قبل السقوط أو في حال السقوط أما لو استقر ثم انتبه نقض لأنه وجد النوم مضطجعاً. (شامی بیروت ۲٤٥/۱، زکریا ۲۷۲/۱)

بیمار شخص لیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے

بیماری اور ضعف کی وجہ سے لیٹ کر نماز پڑھنے والا شخص اگر دورانِ نماز سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ تتمه: لو نام المريض وهو يصلي مضطجعاً قيل لا تنقض طهارته كالنوم في السجود والصحيح النقض كما في الفتح وغيره زاد في السراج وبه نأخذ. (شامی بیروت ۲٤٤/۱، زکریا ۲۷۲/۱)

بے ہوشی ناقضِ وضو ہے

اگر کوئی شخص بے ہوش ہوجائے یا اس پر غشی طاری ہوجائے تو بہر صورت اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ وينقضه إغماء ومنه الغشي. (درمختار) وفي الشامي: ثم لما كان سلب الاختيار في الإغماء أشد من النوم كان ناقضاً على أي هيئة كان بخلاف النوم. (شامی بیروت ۲٤٦/۱، زکریا ۲۷٤/۱)

پاگل پن ناقضِ وضو ہے

اگر کسی شخص پر جنون اور دیوانگی طاری ہوجائے تو اس کا وضو باقی نہ رہے گا۔ وينقضه – إلى قوله – وجنون الخ. (درمختار) وفي الشامي: والإطلاق دال على أن القليل من كل منهما ناقض لأنه فوق النوم مضطجعاً. (شامی بیروت ۲٤٦/۱، زکریا ۲۷٤/۱)

نشہ چڑھنے سے نقض وضو

شراب یا افیون وغیرہ کے استعمال سے جب کسی شخص پر اتنا نشہ چڑھ جائے کہ اس کی چال

Marfat.com

اپنی حالت پر برقرار نہ رہے اور اس کی زبان سے اکثر بہکی بہکی باتیں نکلنے لگیں تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نشہ معمولی ہو تو وہ ناقض وضو نہیں ہے۔ وينقضه – إلى قوله – وسكر بأن يدخل فى مشيته تمايل ولو بأكل الحشيشة. (درمختار) ونقل الشامى: قالا بل يغلب عليه فيهذى فى أكثر كلامه ولا شك أنه إذا وصل إلى هٰذه الحالة فقد دخل فى مشيته اختلال والتقييد بالأكثر يفيد أن النصف من كلامه لو استقام لا يكون سكران وقد رجحوا قولهما فى الأبواب الثلاثة. (شامى بيروت ۲٤٦/۱، زكريا ۲۷٤/۱)

نماز میں آواز سے ہنسنا

اگر کسی شخص کو رکوع سجدہ والی نماز میں اتنی آواز سے ہنسی آگئی کہ اس کے قریب کھڑا ہونے والا شخص اسے سن سکتا ہو تو اس کا وضو باقی نہیں رہے گا اور نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ اور اگر اس طرح ہنسا کہ اس کی آواز صرف خود کو محسوس ہو دوسرے کو سنائی نہ دے تو وضو نہ ٹوٹے گا؛ لیکن نماز باطل قرار پائے گی۔ اور اگر صرف مسکرایا، آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا اور نہ نماز گئی۔ وينقضه – إلى قوله – (وقهقهة) وهى ما يسمع جيرانه (بالغ) ولو امرأة سهواً الخ. يصلى الخ. صلاة كاملة الخ. (درمختار) وفى الشامى: واحترز به عن الضحك وهو لغة أعم من القهقهة. واصطلاحاً: ما كان مسموعاً له فقط فلا ينقض الوضوء بل يبطل الصلاة. وعن التبسم وهو ما لا صوت فيه أصلاً بل تبدو أسنانه فقط فلا يبطلهما.

(شامى بيروت ۲٤۷/۱، زكريا ۲۷٥/۱)

نماز جنازہ کے دوران ہنسی

اگر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے آواز سے ہنسی آگئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن نماز بالکل باطل ہو جائے گی، یہی حکم نماز سے باہر سجدۂ تلاوت کے دوران ہنسی آجانے کا بھی ہے۔ فلا تنقض فى صلاة جنازة وسجدة تلاوة: أى خارج الصلاة لكن يبطلان.

(شامى بروت ۲٤۸/۱، زكريا ۲۷٦/۱)

Marfat.com

نماز میں مسکرانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

اگر کوئی شخص رکوع سجدہ والی نماز میں محض مسکرایا آواز سے نہیں ہنسا، تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔

ولو تبسم فی صلاته لا ینقض وضوئه. (المحیط البرهانی ۱/ ۲۱۰) **ونقل العلامة الزیلعی حدیثین یدلان علی عدم النقض بالتبسم.** (نصب الرایه ۱/ ٥٤)

وضو کے بعد عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں

اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی بیوی کو ہاتھ لگالے یا بیوی شوہر کو مس کرلے (اور مذی وغیرہ نہ نکلے) تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ **مس المرأة الرجل ورجل المرأة لاینقض الوضوء.**

(المحیط البرهانی ۱/ ۲۱٥)

وضو کے بعد شرم گاہ کو ہاتھ لگانا

اگر کسی شخص نے وضو کرنے کے بعد شرم گاہ کو ہاتھ لگایا تو مطلقاً وضو نہیں ٹوٹا۔ **ومس الذکر لاینقض الوضوء بحالٍ.** (المحیط البرهانی ۱/ ۲۱٥)

وضو کے بعد بے ہودہ گفتگو

زبان سے بے حیائی کی باتیں اور بے ہودہ گفتگو کرنا اگرچہ منع ہے؛ لیکن اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ **والکلام الفاحش لا ینقض الوضوء.** (المحیط البرهانی ۱/ ۲۱٦)

وضو کے بعد ناپاک چیز کو ہاتھ لگانا

اگر کسی شخص نے وضو کیا پھر اس کے بعد کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگایا، مثلاً بکری کو ذبح کیا جس کی وجہ سے ہاتھ خون میں سن گئے یا کوئی نجس چیز ہاتھ سے اٹھائی وغیرہ، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا؛ البتہ ہاتھ میں جہاں تک نجاست لگی ہے اسے دھوکر پاک کرنا ضروری ہے۔ **وإذا ذبح شاةً فلا وضوء علیه إلا أن یتلطخ یده بدمها فیغسل یده.** (المحیط البرهانی ۱/ ۲۱٦)

Marfat.com

وضو کے بعد سر وغیرہ منڈانا

اگر کسی شخص نے وضو کیا اور اس کے بعد سر یا داڑھی یا مونچھ وغیرہ کے بال منڈا دئے یا ناخن کاٹ ڈالے تو دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ ولا يعاد الوضوء بل ولا المحل بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد الغسل للمحل ولا الوضوء بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره. (درمختار زکریا ۲۱۶/۱، المحیط البرهانی ۲۱۶/۱)

وضو کے بعد زخم کا کھرنٹ اتارنا

اگر وضو کرنے کے بعد زخم کا کھرنٹ اتارا اور نیچے سے کوئی خون وغیرہ نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ وكذا لو كان على أعضاء وضوئه قرحة كالدملة وعليها جلدة رقيقةٌ فتوضأ وأمرّ الماء عليها ثم نزعها لا يلزمه إعادة غسل على ما تحتها.

(درمختار زکریا ۲۱۶/۱-۲۱۷)

Marfat.com

غسل کے مسائل

غسل جنابت کا اہتمام

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا. (النساء: ٤٣)﴾ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرو۔ اور احادیثِ شریفہ میں بلاعذر مسلسل ناپاک رہنے پر سخت وعیدیں وارد ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلاَ كَلْبٌ وَلاَ جُنُبٌ. (ابوداؤد شریف ۳۰/۱ حدیث: ۲۲۷)

رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، کتا یا جنبی شخص ہو۔

یہاں جنبی سے مراد وہ شخص ہے جو بلاعذر غسل میں اتنی تاخیر کرے کہ نماز قضاء ہو جائے، بریں بنا غسلِ جنابت کا خاص اہتمام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور برابر ناپاک رہنا بہت بڑی محرومی اور بدنصیبی کی بات ہے، اس ناپاکی کا دل پر بھی بہت برا اثر مرتب ہوتا ہے؛ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان غسل کے ضروری مسائل سے واقف رہے اور اس میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔ اسی مناسبت سے ذیل کے مسائل پیش کئے جارہے ہیں:

غسل کب واجب ہوتا ہے؟

غسل کے وجوب کے اصل اسباب تین ہیں: (۱) جنابت (انزال یا احتلام اور التقاء ختانین بھی اسی کے حکم میں ہے) (۲) حیض کا انقطاع (۳) نفاس کا انقطاع۔ أسباب الغسل ثلاثةٌ: الجنابة والحيض والنفاس. وفي مختار الفتاوىٰ: المراد بقوله والحيض والنفاس انقطاعهما.. (فتاویٰ تاتارخانیہ زکریا ۲۷۸/۱)

Marfat.com

منی کا اپنے مستقر سے شہوت کے ساتھ جدا ہونا

اگر منی اپنے مستقر سے شہوت کے ساتھ جدا ہو جائے تو بعد میں اس کا خروج (اگرچہ بلا شہوت ہو) پھر بھی موجبِ غسل ہے، مثلاً مرد نے ہاتھ سے اپنے عضو خاص کو ایسا پکڑا کہ شہوت کی حالت میں منی باہر نہیں نکل پائی اور جوش ٹھنڈا ہونے کے بعد نکلی ہو، تب بھی راجح قول کے مطابق غسل واجب ہو جائے گا۔ **وفرض الغسل عند خروج منی منفصل عن مقره بشهوة وإن لم يخرج من رأس الذكر بها.** (درمختار بیروت ۲۶۵/۱-۲۶۶، زکریا ۲۹۵/۱-۲۹۷، هنديه ۱۴/۱، المحيط البرهانی ۲۲۹/۱)

منی کا بلا شہوت اپنے مستقر سے جدا ہونا

اگر کسی شخص کی منی شہوت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹی اور شہوت کے بغیر ہی نکل گئی، مثلاً کسی بیماری کی وجہ سے یا ضرب شدید کی وجہ سے یہ صورت پیش آئی، تو ایسے شخص پر غسل واجب نہیں ہے۔ **ومتى كان مفارقته عن مكانه وخروجه لا عن شهوةٍ لا يجب الغسل عند علمائنا المتقدمين رحمهم الله تعالىٰ وعامة مشائخنا المتأخرين رحمهم الله تعالىٰ.** (المحيط البرهانی ۲۲۹/۱)

غسل کے بعد خروجِ منی

اگر جنبی شخص نے پیشاب سے فراغت کے بعد غسل کیا، مگر ابھی سابقہ جوش باقی تھا اور غسل کے بعد منی کا خروج ہوا تو دوبارہ غسل واجب ہوگا، اور اگر سابقہ جوش بالکل ختم ہو گیا تھا تو اب منی کے خروج سے دوبارہ غسل واجب نہ ہوگا۔ **وإذا بال فخرج من ذكره منيٌّ فإن كان ذكره منتشراً فعليه الغسل وإن كان منكسراً فعليه الوضوء.** (فتاویٰ تاتارخانیہ زکریا ۲۸۳/۱، هنديه ۴۱/۱، شامی بیروت ۲۶۷/۱، زکریا ۲۹۸/۱، المحيط البرهانی ۲۳۰/۱)

لواطت سے غسل کا وجوب

لواطت یعنی مرد کے مرد کے ساتھ ہم جنسی کرنے سے اگر عضو مخصوص کی سپاری چھپ جائے

Marfat.com

تو فاعل اور مفعول بہ دونوں پر غسل واجب ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ وذکر الکرخیؒ فی کتابہ یقول: والإیلاج فی إحدی السبیلین إذا توارت الحشفة یجب الغسل علی الفاعل والمفعول به أنزل أو لم ینزل، وهٰذا هو المذهب لعلمائنا. (المحیط البرهانی ۱/۲۲۷)

جنبی عورت حائضہ ہوگئی

عورت کو جنابت لاحق ہوئی؛ لیکن اس نے ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہوگیا، تو اسے اختیار ہے چاہے تو صفائی کی خاطر غسل کرلے اور اگر چاہے تو حیض سے پاک ہونے تک غسل کو مؤخر کردے۔ (اس لئے کہ سردست اس غسل سے اسے پاکی حاصل نہیں ہوسکتی) وإذا أجنبت المرأة ثم أدرکها الحیض فهی بالخیار إن شاءت اغتسلت لأن فیه زیادة تنظیفٍ وازالة أحد الحدثین وإن شاءت أخرت الاغتسال حتی تطهر؛ لأن الاغتسال للتطهیر حتی تتمکن من أداء الصلاة الخ، وهی لا تتمکن من الصلاة وکان لها أن لا تغتسل. (المحیط البرهانی ۱/۲۳۳)

غسل کی قسمیں

فقہاء نے لکھا ہے کہ پانچ طرح کے غسل فرض ہیں: (۱) حیض سے پاکی پر غسل کرنا۔ (۲) نفاس سے پاکی پر غسل کرنا۔ (۳) التقاء ختانین اور سپاری کے چھپ جانے پر غسل کرنا۔ (۴) خواب میں انزال (احتلام) پر غسل کرنا۔ (۵) شہوت کے ساتھ منی کا خارج ہونا۔

اور چار طرح کے غسل مسنون ہیں: (۱) جمعہ کے دن کا غسل (۲) عیدین کے لئے غسل (۳) عرفہ کے دن غسل (۴) احرام کے وقت غسل۔

اور ایک غسل واجب ہے: یعنی میت کو غسل دینا یہاں تک کہ غسل سے پہلے اس پر نماز جنازہ ہی جائز نہیں ہے۔

اور ایک طرح کا غسل مستحب ہے یعنی جس کافر نے اسلام قبول کرلیا ہو، اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ غسل کرلے۔ وذکر الشیخ الإمام شمس الأئمة رحمه الله تعالیٰ فی

Marfat.com

شرحه أن الاغتسال على أحد عشر نوعاً: خمسة منها فريضة: الاغتسال من الحيض والنفاس ومن التقاء الختانين وغيبوبة الحشفة ومن الاحتلام إذا أنزل ومن انزال المنى عن شهوة دفقاً. وأربعة منها سنة: غسل يوم الجمعة والعيدين وغسل يوم عرفة وعند الإحرام. وواحد منها واجب: وهو غسل الميت حتى لا تجوز الصلاة عليه قبل الغسل. والأخر مستحب: وهو الكافر إذا أسلم يريد به إذا لم يجنب قبل الإسلام فإنه لا يستحب له أن يغتسل. (المحيط البرهانی ۲/ ٤ ۲۳)

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں: (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) پورے بدن پر پانی بہانا۔ وأما فرائض الغسل: فالمضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن. (منية المصلی ۱۲، هنديه ۱/ ۱۳، فتاویٰ تاتارخانیه زکریا ۱/ ۲۷٦)

غسلِ جنابت میں غرغرہ

غسلِ جنابت میں راجح قول کے مطابق غرغرہ کرنا واجب تو نہیں ہے؛ لیکن سنت ہے؛ البتہ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں غسلِ جنابت کرے تو اس کے لئے صرف کلی کافی ہے، وہ غرغرہ نہیں کرے گا؛ کیوں کہ اس کی وجہ سے حلق کے اندر پانی پہنچنے کی بنا پر روزہ ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ غسل الفم والأنف أي بدون مبالغة فيهما فإنه سنة فيه على المعتمد. (طحطاوي على المراقي قديم ٥٥) ومنها: المبالغة في المضمضة والاستنشاق إلا في حال الصوم فيرفق؛ لأن المبالغة فيهما من باب التكميل في التطهير فكانت مسنونة إلا في حال الصوم لما فيها من تعريض الصوم للفساد. (بدائع الصنائع زكريا ۱/ ۱۱۲، فتاویٰ محمودیه ڈابھیل ۵/ ۷۸)

کلی کے بجائے پانی پی جانا

اگر کسی شخص نے غسل میں کلی تو نہیں کی؛ البتہ پانی منہ میں لے کر پی گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ

Marfat.com

اس نے پانی پینے سے پہلے اسے منہ میں گھمایا ہے یا نہیں، اگر گھمایا ہے تو یہ کلی کے قائم مقام ہوجائے گا، اور اگر اس طرح پانی پیا کہ وہ پانی منہ کے سب کناروں تک نہیں پہنچا؛ بلکہ صرف زبان سے لگ کر حلق میں چلا گیا تو یہ کلی کے قائم مقام نہ ہوگا۔ رجل اغتسل من الجنابة ولم يتمضمض إلا أنه شرب الماء هل يقوم شرب الماء مقام المضمضة؟ ..... قال: إن كان الشرب أتى على جميع فمه يجزئه عن المضمضة وإن كان مص الماء مصاً فلم يأت جميع الفم لم يجزئه عن المضمضة. (المحيط البرهانی ۲۲۵/۱، کبیری ۵۰، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۲۷۷/۱)

غسل میں کلی کرنا بھول گیا

اگر غسل جنابت میں کلی کرنا بھول گیا اور نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں؛ بلکہ صرف کلی کرلینا کافی ہے، اور جو نماز کلی کرنے سے پہلے پڑھی گئی ہے اس کا اعادہ لازم ہے۔ ولو تركها أي ترك المضمضة أو الاستنشاق أو لمعة من أي موضع كان من البدن ناسياً فصلىٰ ثم تذكر ذٰلك يتمضمض أو يستنشق أو يغسل اللمعة ويعيد ما صلى. (كبيری ۵۰، فتاویٰ محمودیه میرٹھ ۱۶۰/۸)

غسل میں کوئی حصہ خشک رہ گیا؟

غسل جنابت میں بدن کا کوئی معمولی سا حصہ خشک رہ گیا پھر بعد میں یاد آیا، تو صرف اس حصہ پر پانی بہادینا کافی ہے، پورا غسل لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ ولو تركها أي ترك المضمضة أو الاستنشاق أو لمعة من أي موضع كان من البدن ناسياً فصلىٰ ثم تذكر ذٰلك يتمضمض أو يستنشق أو يغسل اللمعة ويعيد ما صلى. (كبيری ۵۰، فتاویٰ محمودیه میرٹھ ۱۶۰/۸)

غسل کا مسنون طریقہ

غسل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ:

Marfat.com

الف: اولاً نیت حاضر کرکے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ دھوئے۔

ب: پھر شرم گاہ دھوئے خواہ اس پر نجاست ہو یا نہ ہو۔

ج: پھر مکمل وضو کرے۔

د: پھر داہنے کندھے پر سے تین مرتبہ پانی بہائے اس کے بعد بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے اس کے بعد سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے۔

ہ: رگڑ کر سارے اعضاء کو دھوئے۔

و: قبلہ رخ غسل نہ کرے۔

ز: ضرورت سے زائد پانی نہ بہائے۔

ح: تنہائی میں غسل کرے۔

ط: اگر غسل خانہ میں پانی جمع ہو جاتا ہو تو غسل کے بعد وہاں سے ہٹ کر اپنے پیر پاک کرے۔ (مستفاد: عالمگیری ۱/۱۴)

عورت کے لئے غسلِ جنابت میں چوٹی کھولنا لازم نہیں ہے

اگر کسی عورت کی چوٹی پہلے سے بندھی ہوئی ہو اور اسے غسلِ جنابت کی ضرورت پیش آجائے تو اس پر چوٹی کھولنا لازم نہیں؛ بلکہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا کافی ہے؛ لیکن اگر بال پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں تو اب تمام بالوں کو دھونا لازم ہوگا۔ **و کفی بلّ أصل ضفیرتها أی شعر المرأة المضفور للحرج، أما المنقوض فیفرض غسل کله اتفاقاً. (درمختار) قال الشامی بحثاً: وتمام تحقیق هٰذه الأقوال فی الحلیة وحال فیها اخراً إلی ترجیح القول الثانی وهو ظاهر المتون.** (شامی بیروت ۱/۲۵۷-۲۵۸، زکریا ۱/۲۸۶-۲۸۷)

مرد کے لئے بالوں کو کھول کر دھونا لازم ہے

اگر کسی مرد نے شوقیہ لمبے بال رکھ کر چوٹی باندھ رکھی ہو تو غسلِ جنابت کے لئے اس چوٹی کو کھولنا واجب ہوگا، محض بالوں کی جڑوں کو تر کرنا کافی نہ ہوگا۔ **لا یکفی بلّ ضفیرته فینقضها وجوباً.** (شامی بیروت ۱/۲۵۸، زکریا ۱/۲۸۸)

Marfat.com

کھوکھلے دانتوں کا میل اور ناک کی تر رینٹ مانع نہیں

اگر دانت کھوکھلے ہوں اوران میں کھانا وغیرہ پھنس گیا ہو یا ناک میں رطوبت (رینٹ) بھری ہوئی ہے تو اسے نکالے بغیر بھی غسل صحیح ہے؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ دانت اور ناک صاف کر کے ہی غسل کیا جائے۔ ولو كان سنه مجوفاً فبقي فيه أو بين أسنانه طعام أو درن رطب في أنفه ثم غسله على الأصح، والاحتياط أن يخرج الطعام عن تجويفه ويجرى الماء عليه، هكذا في فتح القدير. (عالمگیری ۱/۱۳)

سوکھی ہوئی رینٹ اور بدن پر جمے ہوئے آٹے کا حکم

اگر ناک میں رطوبت سوکھ کر چپک گئی ہے یا ناخونوں میں آٹا بھر کر سوکھ گیا ہے، یا بدن پر کوئی ایسی چیز لگی ہے جو کھال تک پانی پہنچنے سے مانع ہے، تو ان چیزوں کو صاف کئے بغیر غسل درست نہ ہوگا۔ والدرن اليابس في الأنف يمنع تمام الغسل كذا في الزاهدي والعجين في الظفر يمنع تمام الاغتسال. (عالمگیری ۱/۱۳)

مصنوعی دانتوں کے ساتھ غسل

جس نے منہ میں مصنوعی دانت کی بتیسی لگا رکھی ہو تو غسل کے لئے بتیسی باہر نکالنا ضروری نہیں ہے؛ البتہ بہتر یہ ہے کہ دانتوں کو نکال کر کلی اور غرغرہ کیا جائے۔ وغسل الفم أي استيعابه الخ والمبالغة فيهما بالغرغرة. (درمختار بیروت ۱/۲۱۳، زکریا ۱/۲۳۷، مستفاد فتاویٰ دارالعلوم ۱/۱۵۵)

دانتوں میں بندھے ہوئے تار مانع غسل نہیں

اگر دانتوں کے ہلنے کی وجہ سے ان کو سونے چاندی وغیرہ کے تاروں سے باندھ دیا گیا ہو، یا کھوکھلے دانتوں میں مسالہ بھر دیا گیا ہو تو ان کو نکالنا غسل کے لئے ضروری نہیں ہے، محض اوپر سے کلی کرنے سے غسل درست ہو جائے گا۔ الصرام والصباغ ما في ظفرهما يمنع تمام

Marfat.com

الاغتسال وقيل كل ذلك يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع كذا في الظهيرية. (عالمگیری ۱۳/۱)

برہنہ غسل کرنا

تنہائی میں جہاں دوسروں کی نظر پڑنے کا خطرہ نہ ہو ننگے ہوکر غسل کرنا درست ہے؛ تاہم اس وقت بھی تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ يستحب أن يغتسل والحال أنه مستور العورة الخ. (طحطاوی) وقيل يجوز أن يتجرد للغسل وحده.

(مراقی الفلاح ۵۷، احسن الفتاویٰ ۳۱/۲)

غسل خانہ میں پیشاب کرنا

غسل خانہ اگر کچا ہے اور اس میں پانی جمع ہوجاتا ہے تو وہاں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے، احادیثِ طیبہ میں اسے نسیان اور وساوس کا سبب بتایا گیا ہے۔ وكره أن يبول في موضع يتوضأ هو أو يغتسل فيه لحديث: "لايبولن أحدكم في مستحمه فإن عامة الوسواس منه". (ابن ماجه ۲۶/۱، درمختار بیروت ۴۸۴/۱، زکریا ۵۵۷/۱-۵۵۸)

غسل خانہ اور بیت الخلاء میں بات چیت کرنا

غسل خانہ اور بیت الخلاء میں بلاضرورت بات چیت نہیں کرنی چاہئے؛ لیکن اگر ضرورت پڑجائے تو بات چیت کی اجازت ہے، مثلاً کسی ضروری بات کا جواب دینا ہو تو یہ منع نہیں ہے۔ ويستحب أن لا يتكلم بكلام مطلقاً أما كلام الناس فلكراهته حالة الكشف الخ.

(شامی بیروت ۲۶۱/۱، زکریا ۲۹۱/۱، امداد الفتاویٰ ۵۷/۱)

ناف کا سوراخ دھونا

ناف کے سوراخ کے اندر پانی پہنچانا غسل کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ ويفترض غسل داخل سرة مجوفة لأنه من خارج الجسد ولا حرج في غسله. (مراقی لفلاح ۵۶، هنديه ۴۱/۱)

غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

غسل کے شروع میں باقاعدہ وضو کرنا مسنون ہے؛ لیکن اگر وضو کے بغیر غسل کرلیا جائے تو

Marfat.com

اب بعد میں وضو کی ضرورت باقی نہیں رہتی؛ اس لئے کہ تمام اعضاء پر پانی پہنچ جانے کی وجہ سے طہارتِ کبریٰ کے ساتھ طہارتِ صغریٰ بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قالت: ''کان النبی ﷺ لایتوضأ بعد الغسل''. (رواه الترمذی ۱/ ۳۰ وغیره) وقال علی القاریؒ أی اکتفاء بوضوئه الأول فی الغسل وهو سنة أو باندراج ارتفاع الحدث الأصغر تحت ارتفاع الأکبر بإیصال الماء إلی جمیع أعضائه وهو رخصة. (مرقاة ۲/ ۳۸۳)

جمعہ وعیدین کے لئے غسل

نماز جمعہ وعیدین کے لئے غسل کرنا مسنون ہے اور یہ سنت صحیح قول کے مطابق نماز سے قبل غسل کرنے ہی سے حاصل ہوگی۔ وسن لصلاة جمعةٍ ولصلاة عیدٍ هو الصحیح کما فی غرر الأذکار وغیره. وفی الخانیة: لو اغتسل بعد صلوٰة الجمعة لا یعتبر إجماعاً. (درمختار بیروت ۱/ ۲۷۶-۲۷۷، زکریا ۱/ ۳۰۸-۳۰۹)

جنابت، جمعہ اور عید کے لئے ایک ہی غسل

اگر عید اور جمعہ ایک دن پڑ جائیں اور اس روز غسلِ جنابت کی بھی ضرورت ہو تو ایک ہی غسل سے جمعہ اور عید کی سنت بھی ادا ہو جائے گی؛ لیکن ثواب کے حصول کے لئے سب کی نیت کرنا ضروری ہوگا۔ ویکفی غسل.واحد لعید و جمعة اجتمعا مع جنابة. (درمختار) وهٰذا کله إذا نویٰ ذٰلک لیحصل له ثواب الکل.

(شامی بیروت ۱/ ۲۷۷، زکریا ۱/ ۳۰۹، هندیه ۱/ ۱۶)

احرام باندھنے اور وقوفِ عرفہ کے لئے غسل

حج وعمرہ کا احرام باندھتے وقت اور میدانِ عرفات میں زوال کے بعد حاجی کے لئے غسل کرنا مسنون ہے۔ وسن الخ. ولأجل إحرام وفی جبل عرفة بعد الزوال.

(درمختار بیروت ۱/ ۲۷۷، زکریا ۱/ ۳۰۹)

Marfat.com

جنابت کے احکام

جنابت (حدثِ اکبر) سے حرام ہونے والے اعمال

جنابت کی وجہ سے درج ذیل اعمال منع ہوجاتے ہیں: (۱) مسجد میں داخل ہونا (الا یہ کہ کوئی مجبوری ہو) (۲) قرآنِ کریم کی بالقصد تلاوت کرنا (۳) بیت اللہ شریف کا طواف کرنا (۴) قرآنِ کریم کو چھونا۔ ویحرم بالحدث الأکبر دخول مسجد الخ، إلا لضرورة الخ، ویحرم به تلاوة قرآن ولو دون اٰیة علی المختار، بقصده الخ، ویحرم به طواف لوجوب الطهارة فیه ویحرم به أی بالأکبر وبالأصغر مس مصحف الخ.

(درمختار بیروت ۲۷۹/۱-۲۸۲، زکریا ۳۱۱/۱-۳۱۵)

جنبی کا عیدگاہ یا مدرسہ میں آنا

جنبی شخص کا عیدگاہ، نمازِ جنازہ کی جگہ اور مدرسہ وغیرہ میں داخل ہونا جائز ہے۔ لا مصلی عید وجناز ة ورباط ومدرسة. (درمختار) فلیس لها حکم المسجد فی ذٰلک الخ. (شامی بیروت ۲۷۹/۱، زکریا ۳۱۱-۳۱۲، هندیه ۳۸/۱)

مسجد میں جنبی ہوجائے

اگر مسجد میں سوتے ہوئے احتلام ہوجائے تو فوراً تیمّم کرکے باہر نکل جانا چاہئے۔ ولو احتلم فیه إن خرج مسرعاً تیمم ندباً وإن مکث لخوف فُوجوباً.

(درمختار بیروت ۲۸۰/۱، زکریا ۳۱۳/۱، هندیه ۳۸/۱)

جنبی کے نکلنے کا راستہ مسجد سے ہی ہو تو کیا کرے؟

اگر کمرے یا گھر کا راستہ مسجد کے اندر سے ہو تو جنبی کے لئے واجب ہے کہ تیمّم کرکے ہی

Marfat.com

مسجد سے گذرے ورنہ گنہ گار ہوگا۔ وعلیہ فالظاهر وجوبه علی من کان بابه إلی المسجد وأراد المرور فیه. (شامی بیروت ۲۸۰/۱، زکریا ۳۱۳/۱)

حالتِ جنابت میں ذکر اور دعائیں

حالتِ جنابت میں ذکر کرنے اور دعائیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، حتیٰ کہ دعا کی آیتوں کو بھی دعا کی نیت سے پڑھا جاسکتا ہے؛ البتہ بہتر یہ ہے کہ کم از کم وضو کرکے اذکار وادعیہ کو پڑھا جائے۔ ولا باس لحائض وجنب بقراءۃ أدعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالیٰ (درمختار) قال الشامی: قوله لا بأس یشیر إلی أن وضوء الجنب لهٰذه الأشیاء مستحب کوضوء المحدث. (شامی بیروت ۴۲۴/۱، زکریا ۴۸۸/۱)

حالتِ جنابت میں سلام کلام

جنابت کی حالت میں سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، اذان کا جواب دینا اور دینی یا دنیوی گفتگو کرنا سب جائز ہے۔ ویجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذٰلک. (عالمگیری ۳۸/۱، احسن الفتاویٰ ۳۳/۲)

جنبی کا کھانا پینا

حالتِ جنابت میں کھانا پینا درست ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ ہاتھ دھوکر اور کلی کرکے کھائیں پئیں۔ ولا أکله وشربه بعد غسل ید وفم. (درمختار) وفی الشامی: أما قبله فلا ینبغی لأنه یصیر شارباً للماء المستعمل وهو مکروه تنزیهاً ویده لا تخلو عن النجاسة فینبغی غسلها ثم یأکل. (شامی بیروت ۲۸۵/۱-۴۲۴، زکریا ۳۱۸/۱-۴۸۸، هندیه ۱۶/۱)

جنبی کے جھوٹے کا حکم

جنبی کا سُور (جھوٹا) پاک ہے اور اس کا کھانا پینا بلاشبہ درست ہے۔ فسور آدمیٍّ مطلقاً ولو جنباً أو کافراً طاهرٌ. (درمختار ۳۳۹/۱، زکریا ۳۸۱)

حالتِ جنابت میں عورت کا دودھ پلانا

حالتِ جنابت میں بچہ کو دودھ پلانا درست ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۳۶۷/۲)

Marfat.com

جنبی کا بال، ناخون وغیرہ کاٹنا

جنابت کی حالت میں بال، ناخون وغیرہ کاٹنا مکروہ تنزیہی ہے۔ حلق الشعر حالة الجنابة مكروهٌ وكذا قص الأظافير، كذا في الغرائب. (هنديه ۵/۳۵۸، امداد الفتاوىٰ ۱/۵۸)

جنبی کا اذان دینا

جنبی شخص کا اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، بہتر ہے کہ اس کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ ويكره أذان جنب. ويعاد أذان جنبٍ ندباً. (درمختار) وفي الشامي: وظاهره أن الكراهة تحريميةٌ. (شامي بيروت ۲/۵۵-۵۶، زكريا ۲/۶۰، هنديه ۱/۵۴)

جنبی کا قرآنی آیت کا ترجمہ چھونا

حالتِ جنابت میں قرانِ کریم کی کسی آیت کا ترجمہ چھونا بھی مکروہ ہے، خواہ ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو۔ ولو كان القرآن مكتوباً بالفارسية يكره له مسه عند أبي حنيفةؒ وكذا عندهما على الصحيح. (عالمگيري ۱/۳۹، البحر الرائق ۱/۲۰۲، درمختار بيروت ۱/۴۲۳، زكريا ۱/۴۸۸)

جنبی کا دینی کتابیں چھونا

جنابت کی حالت میں کتبِ فقہ وغیرہ کو ہاتھ لگانا خلاف اولیٰ ہے، اور ان کتابوں میں جس جگہ قرآنی آیت لکھی ہو اس جگہ ہاتھ رکھنا بالکل جائز نہیں۔ ومشى في الفتح على الكراهة. فقال: قالوا يكره مس كتب التفسير والفقه والسنن لأنها لا تخلو عن آيات القرآن الخ. وفي السراج عن الإيضاح: أن كتب التفسير لا يجوز مس موضع القرآن منها وله أن يمس غيره وكذا كتب الفقه إذا كان فيها شيٌ من القرآن بخلاف المصحف فإن الكل فيه تبع للقرآن. (شامي بيروت ۱/۲۸۶، زكريا ۱/۳۱۹-۳۲۰، هنديه ۱/۳۹)

جنبی کا قرآنی آیات کے تمغے اور لاکٹ چھونا

اگر کسی پیتل وغیرہ کی پلیٹ یا گلے میں پہنے جانے والے لاکٹ وغیرہ پر قرآنِ کریم کی پوری آیت لکھی ہو، تو آیت کی جگہ چھوڑ کر کنارے سے اس کو پکڑنا جنبی کے لئے جائز ہے، مگر اس کا

Marfat.com

آیت والاحصہ بدن کے کسی بھی حصہ سے مس کرنا درست نہیں ہے۔ ومسه أی القرآن ولو فی لوح أو درهم أو حائط لکن لا یمنع إلا من مس المکتوب الخ. (شامی بیروت ۱/۴۲۳-۲۸۲، زکریا ۱/۴۸۸-۳۱۵-۳۱۷، عالمگیری ۱/۳۹) واختلفوا فی مس المصحف بما عدا أعضاء الطهارة وبما غسل من الأعضاء قبل إکمال الوضوء والمنع أصح کذا فی الزاهدی. (عالمگیری ۱/۳۹، درمختار بیروت ۱/۲۸۳، زکریا ۱/۳۱۶)

جنبی کا قرآنِ کریم کو ٹائپ یا کمپیوٹر پر لکھنا

حالتِ جنابت میں قرآنِ کریم کو ٹائپ کرنا یا کمپوزنگ کرنا مکروہ ہے اور جس کاغذ پر آیت ٹائپ ہوکر نکلے اسے ہاتھ نہ لگائے نیز زبانی بھی نہ پڑھے، اور قرآن کی عظمت کا تقاضا یہی ہے کہ کامل طہارت کے بعد ہی قرآنِ کریم ٹائپ کیا جائے۔ ولا تکره کتابة قرآن والصحیفة أو اللوح علی الأرض عند الثانی خلافاً لمحمدؒ (درمختار) وفق ط، بین القولین بما یرفع الخلاف من أصله بحمل قول الثانی علی الکراهة التحریمیة، وقول الثالث علی التنزیهیة. (شامی بیروت ۱/۲۸۴، زکریا ۱/۳۱۷، علمگیری ۱/۳۹، بدائع الصنائع ۱/۱۴۹)

قرآنِ کریم کو آستین یا دامن کے واسطے سے چھونا

طہارت کے بغیر بدن پر پہنے ہوئے کسی کپڑے کے واسطے سے قرآنِ کریم کو مس کرنا درست نہیں ہے، اگر ضرورت ہو تو الگ کپڑے یا رومال کے ذریعہ اسے پکڑا جائے۔ والتقیید بالکم اتفاقی فإنه لایجوز مسه ببعض ثیاب البدن غیر الکم کما فی الفتح عن الفتاوی. (شامی بیروت ۱/۲۸۳، زکریا ۱/۳۱۶)

قرآن کے اوراق قلم وغیرہ کے ذریعہ پلٹنا

بے وضو شخص کے لئے قرآنِ کریم کے اوراق کسی لکڑی یا قلم وغیرہ کے ذریعہ پلٹنا جائز ہے۔ وحل قلبه بعود. (درمختار) وفی الشامی: أی تقلیب أوراق المصحف بعود ونحوه لعلم صدق المس علیه. (شامی بیروت ۱/۲۸۳، زکریا ۱/۳۱۶، البحرائق ۱/۲۰۲)

Marfat.com

تیمّم کا بیان

تیمّم کی مشروعیت

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر میں تھے، آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ مکرمہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں، راستہ میں ایک جگہ (بیداء یا ذات الجیش میں) قافلہ نے پڑاؤ کیا، تو وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک ہار (جوانہوں نے اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاریۃً لے کر پہن رکھا تھا) گم ہوگیا، تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لئے متعین کیا، تلاش میں دیر لگ گئی تا آں کہ صبح صادق ہوگئی، اور یہ جگہ ایسی تھی جہاں نہ تو پانی تھا اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی کا ذخیرہ تھا، اب نماز میں دیر ہونے لگی اور لوگ جاجا کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ: ''دیکھئے! آپ کی بیٹی عائشہ نے لوگوں کو اور پیغمبر علیہ السلام کو روک رکھا ہے''، یہ باتیں سن سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی غصہ آیا اور آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے، اور اپنے دستِ مبارک سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوکھ میں انگلی چبھونے لگے، اس وقت پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ران پر سر رکھ کر آرام فرما تھے، اس بنا پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ لگانے کے باوجود ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حرکت نہیں فرماتی تھیں؛ تا آں کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمّم: ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا. (النساء: ٤٣)﴾ نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کی۔

اس رخصت کے نازل ہونے پر صحابی جلیل حضرت اسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے قسم بخدا! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ناگوار بات پیش آئی تو انجام کار اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے خیر کا پہلو اجاگر فرمادیا''۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے یہ کلمات کہے کہ: ''اے ابوبکر کے خاندان والو! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے''۔ (گویا کہ اس سے پہلے بھی امت ان کی برکات سے فیض یاب ہوتی رہی ہے، مثلاً واقعہ افک وغیرہ) (تلخیص بخاری شریف حدیث: ۳۴۴ تفسیر ابن کثیر مکمل ۳۳۱)

Marfat.com

تیمّم امتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے

پہلی امتوں میں طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لئے پانی کا استعمال لازم تھا؛ لیکن امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جہاں اور خصوصی انعامات فرمائے، ان میں سے ایک انعام یہ بھی تھا کہ اس امت کے لئے مٹی کو پاکی کا ذریعہ بنادیا۔ چناں چہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُعْطِيتُ خَمْساً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

(بخاری شریف حدیث: ۳۳۵)

مجھے پانچ ایسی خصوصیات حاصل ہوئی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں: (۱) ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی (۲) میرے لئے پوری زمین کو سجدہ گاہ اور پاکی کا ذریعہ بنادیا گیا ہے؛ لہٰذا میری امت کا کوئی بھی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے فوراً نماز ادا کرلے (۳) میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کردیا گیا اور مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا (۴) مجھے شفاعتِ کبریٰ کا حق عطا ہوا ہے (۵) پہلے نبی کو صرف اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے سارے عالم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر دونوں کے ازالہ کے لئے شرائط پائے جانے پر تیمّم کرنے کی اجازت ہے، اور اس کی تفصیلات قرآنی آیات، احادیثِ شریفہ اور فقہ کی کتابوں میں تفصیل سے موجود ہیں، جن میں سے کچھ منتخب باتیں ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں:

تیمّم کی شرطیں

تیمّم کے صحیح ہونے کے لئے نو شرطیں ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) تین یا اس سے زائد انگلیوں سے مسح کرنا (۵) مٹی یا اس کی جنس کی چیز موجود ہونا (۶) مٹی کا پاک ہونا (۷) پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا (۸) حیض اور نفاس سے پاک ہونا (۹) اعضائے تیمّم (چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک) کا استیعاب کرنا۔ وشرطه ستة الخ. (در مختار) بل تسعة الخ. (شامی بیروت ۱/۳۴۹، زکریا ۱/۳۹۳)

Marfat.com

تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

چھ صورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے: (۱) پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا یعنی مبتلا بہ سے پانی ایک میل یا اس سے زیادہ مسافت پر ہو، اور وہاں تک پہنچنے میں نماز کا وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہو (۲) پانی کے استعمال کی وجہ سے مرض بڑھ جانے یا دیر سے شفا ہونے کا خطرہ ہو (۳) سخت سردی جب کہ جنبی کے لئے گرم پانی سے غسل کا انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے جان کی ہلاکت یا اعضاء کے شل ہونے کا خطرہ ہو (۴) پانی کا ایسی خطرناک جگہ ہونا (مثلاً وہاں سانپ ہو یا کوئی دشمن بیٹھا ہو یا بھیانک آگ جل رہی ہو) کہ وہاں جا کر پانی لانے میں سخت نقصان کا خطرہ ہو، یا مثلاً آدمی ایسی جگہ ہو کہ اگر وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ جائے تو اپنے مال کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو (۵) پانی محض پینے کی ضرورت کے لئے کافی ہو، اور اس سے وضو یا غسل کرنے سے قافلہ والوں یا ان کے جانوروں کے پیاسے مرجانے کا خوف ہو (۶) پانی کو کنویں وغیرہ سے حاصل کرنے کے لئے کوئی چیز موجود نہ ہو، اور نہ کنویں میں اترنے کی ہمت ہو، تو ان سب صورتوں میں تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ من عجز عن استعمال الماء – إلى قوله – أوعدم آلة طاهرة يستخرج به الماء. (درمختار بیروت ۱/۳۵۱–۳۵۵، زکریا ۱/۳۹۵–۴۰۰)

مرض میں کس کی رائے کا اعتبار ہے؟

مریض خود اپنے تجربہ یا ظنِ غالب سے واقعی مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ کرے، یا کوئی مسلمان ماہر ڈاکٹر اسے خبر دے تو اس کے لئے تیمّم کرنا جائز ہے۔ أو خاف إبطاء البرء من المرض بسبب ذلك جاز له التيمم ويعرف ذلك إما بغلبة الظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيبٍ حاذقٍ مسلمٍ الخ. (حلبی کبیر ۶۵، ہندیہ ۱/۲۸، فتاویٰ دارالعلوم ۱/۲۵۸)

ریل میں تیمّم کا حکم

اگر ریل میں پانی بالکل نہ ہو اور ایسا اسٹیشن جہاں پانی دستیاب ہو سکے، اتنی دور ہو کہ وہاں

Marfat.com

تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہو یا اسٹیشن پر اتر کر وضو کرنا یا پانی لینا گاڑی کے چل دینے کی وجہ سے ممکن نہ ہو، تو ایسے مسافر کے لئے تیمّم کرنا درست ہے۔ اور اگر ریل میں پانی تو موجود ہو؛ لیکن بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے وضو نہ کرسکے تو وہ وقت کے اندر تیمّم کرکے نماز پڑھ لے، مگر بعد میں قضا کرنا لازم ہوگی۔ (مستفاد احسن الفتاویٰ ۲/۵۵) اور ریل چلتے ہوئے کھڑکی سے جو نہروں یا تالابوں کا پانی نظر آتا ہے اس کا اعتبار نہیں ہے؛ کیوں کہ گاڑی چلتے ہوئے اس پانی کا حصول قدرت میں نہیں ہے۔

لو مر المتيمم على ماء في موضع لا يستطيع النزول إليه لخوف عدوٍ أو سبع لا ينتقض تيممه. (بدائع الصنائع ۱/۵۷، هنديه ۱/۳۰، شامی بیروت ۱/۳۵۶، زکریا ۱/۴۰۱) **قال الشامي : اعلم أن المانع من الوضوء إن كان من قبل العباد كأسير منعه الكفار من الوضوء، ومحبوس في السجن ومن قيل له إن توضأت قتلتك جاز له التيمم ويعيد الصلوٰة إذا زال المانع، كذا في الدرر والوقاية: أي وأما إذا كان من قبل الله تعالىٰ كالمرض فلا يعيد.** (شامی بیروت ۱/۳۵۴، زکریا ۱/۳۹۸-۳۹۹)

غسل کا تیمّم وضو کے لئے کافی ہے

اگر کسی جنبی شخص کے پاس صرف بقدر وضو پانی ہو یا کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے اس کے لئے تیمّم جائز ہو جائے تو دونوں صورتوں میں غسل کی نیت سے جو تیمّم کیا جائے گا وہ وضو کے لئے بھی کافی ہوجائے گا، جو پانی موجود ہے اس سے وضو کرنا ضروری نہیں ہے، ہاں اگر اس کے بعد کوئی حدثِ اصغر پیش آجائے تو اب وضو کرنا ہوگا، چوں کہ وہ وضو کے بقدر پانی پر قادر ہے۔ **وفي القهستاني: إذا كان للجنب ماء يكفي لبعض أعضائه أو للوضوء تيمم ولم يجب عليه صرفه إليه، إلّا إذا تيمم للجنابة ثم أحدث فإنه يجب عليه الوضوء لأنه قدر على ماء كاف، ولا يجب عليه التيمم لأنه بالتيمم خرج عن الجنابة إلى أن يجد ماء كافياً للغسل.** (شامی بیروت ۱/۳۵۱، زکریا ۱/۳۹۵، احسن الفتاوی ۲/۵۶)

Marfat.com

قیدی کے لئے تیمّم

جیل کا قیدی اگر پانی کے حصول پر قادر نہ ہوتو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ فی الحال تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور رہائی کے بعد وضو کر کے تمام نمازوں کو دہرائے، یہی حکم اس شخص کے لئے بھی ہے جو اتفاقاً کسی کمرہ وغیرہ میں بند ہو جائے۔ المحبوس فی السجن یصلی بالتیمم ویعید بالوضوء، لأن العجز إنما تحقق بصنع العباد، وصنع العباد لا یؤثر فی إسقاط حق اللّٰہ تعالیٰ. (ھندیہ ۲۸/۱، امداد الفتاویٰ ۷۳/۱)

کن نمازوں کے لئے تیمّم کی خصوصی اجازت ہے؟

ہر اس نماز کے لئے جس کے فوت ہو جانے پر قضا نہ ہو (جیسے نمازِ جنازہ اور عیدین) اور وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس کے بالکل چھوٹ جانے کا خوف ہوتو جلدی سے تیمّم کر کے ایسی نمازیں پڑھ سکتے ہیں؛ لیکن جس نماز کے فوت ہونے پر قضاء ممکن ہو (جیسے پنج وقتہ نمازیں اور نماز جمعہ اور وتر) تو وہ تیمّم سے ادا نہیں ہو سکتیں۔ وجاز لخوف فوت صلاة جنازة أی کل تکبیراتها – إلی قوله – أو فوت عید بفراغ إمام أو زوال شمس الخ. (درمختار بیروت ۳۶۲/۱، زکریا ۴۰۸/۱) والأصل أن کل موضع یفوت فیه الأداء لا إلی خلف فإنه یجوز له التیمم وما یفوت إلی خلف لا یجوز له التیمم کالجمعة. (ھندیہ ۳۱/۱)

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

اگر پنج وقتہ نماز اتنی مؤخر کر دی جائے کہ وضو کر کے نماز پڑھنے میں وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو اور اتنا وقت ہے کہ تیمّم کر کے فوراً نماز ادا کر لے، تو امام زفرؒ کے نزدیک اس وقت تیمّم کر کے نماز پڑھ لے، پھر بعد میں وضو کر کے نماز قضاء کرے، احتیاطاً اسی پر فتویٰ ہے۔ وقیل تیمم لفوات الوقت، قال الحلبی: فالأحوط أن یتیمم ویصلی ثم یعیده. (درمختار) وقال الشامی بحثاً: فینبغی العمل به احتیاطاً. (شامی بیروت ۳۶۶/۱-۳۶۷، زکریا ۴۱۳/۱-۴۱۴)

Marfat.com

فاقد الطہورین کا حکم

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو کہ وہاں نہ تو پانی ہو اور نہ تیمّم کے لئے پاک مٹی میسر ہو، تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق اس وقت نمازیوں جیسے اعمال کرے گا؛ البتہ قرأت وغیرہ نہیں کرے گا، اور نماز کی نیت بھی نہ کرے اور بعد میں جب طہارت پر قدرت ہو تو ان نمازوں کو دہرائے گا۔ وأما فاقد الطهورين ففي الفيض وغيره أنه يتشبه عندهما وإليه صح رجوع الإمام وعليه الفتوىٰ (درمختار) يتشبه أى بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن وجد مكاناً يابساً الخ، ونقل ط أنه لا يقرأ فيها. (شامی بیروت ۱/ ۱۷۰، زکریا ۱/ ۱۸۵)

ہوائی جہاز کے مسافر کا حکم

ہوائی جہاز کے سفر کے دوران اگر پانی کا نظم ہو (جیسا کہ اکثر جہازوں میں ہوتا ہے) تو وضو کر کے ہی نماز پڑھنی ہوگی، اگرچہ ضرورۃً اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ ہی دھویا جائے؛ لیکن اگر کوئی شخص ایسے جہاز میں سفر کرے جس میں پانی کا بالکل انتظام نہ ہو، اور نہ ہی وہاں تیمّم کی کوئی شکل ہو تو پھر وہ بلا طہارت نمازیوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے ارکان بجالائے گا، اور بعد میں وضو کر کے اپنی نمازیں دہرائے گا؛ اس لئے کہ وہ بھی فاقد الطہورین ہے۔ وأما فاقد الطهورين ففي النفيض وغيره أنه يتشبه عندهما وإليه صح رجوع الإمام وعليه الفتوىٰ (درمختار) يتشبه أى بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن وجد مكاناً يابساً الخ، ونقل ط أنه لا يقرأ فيها. (شامی بیروت ۱/ ۱۷۰، زکریا ۱/ ۱۸۵)

تیمّم کا طریقہ

تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے دونوں ہتھیلیاں مٹی پر ماری جائیں اس کے بعد انہیں پورے چہرے پر پھیر لیا جائے، اس کے بعد دوبارہ ہتھیلیاں مٹی یا غبار پر مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر پھیرا جائے، اگر انگلیوں میں انگوٹھی پہن رکھی ہو تو اس کو اتار دیں یا آگے پیچھے کر دیں۔

Marfat.com

تيمم الخ. مستوعبا وجهه حتى لوترک شعرة أو وترة منخره لم يجز ويديه فينزع الخاتم والسوار أو يحرک به يفتى مع مرفقيه ..... بضربتين.

(درمختار بیروت ۳۵۵/۱-۳۵۷، زکریا ۴۰۱/۱-۴۰۲، ھندیہ ۲۶/۱)

دوسرے شخص کا تیمّم کرانا

اگر مریض خود تیمّم نہ کرسکے تو تیمار دار اپنے ہاتھوں سے بھی اس کو تیمّم کراسکتا ہے۔

بضربتين ولو من غيره (درمختار) وفي الشامي: فلو أمر غيره بأن ييممه جاز بشرط أن ينوى الآمر. (شامی بیروت ۳۵۷/۱، زکریا ۴۰۲/۱) وفعل غيره بأمره قائم مقام فعله فهو منه في المعنى. (شامی بیروت ۳۵۷/۱، زکریا ۴۰۳/۱)

بغیر ہاتھ پھیرے تیمّم کی صورت

اگر کسی جگہ گرد وغبار اڑ رہا ہو تو اس درمیان اگر کوئی شخص تیمّم کے ارادے سے اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو حرکت بھی دیدے گا تو اس کا تیمّم صحیح ہوجائے گا، باقاعدہ ہاتھ پھیرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ولو انهدم الحائط وظهر الغبار فحرک رأسه ونوى التيمم جاز، والشرط وجود الفعل منه، أي الشرط في هذه الصورة وجود الفعل منه وهو المسح أو التحريک وقد وجد، فهو دليل على أن الضرب غير لازم كما مر.

(شامی بیروت ۳۵۷/۱، زکریا ۴۰۲/۱-۴۰۳)

اکثر اعضاء زخمی ہونے کی صورت میں تیمّم کا حکم

اگر وضو کے اکثر اعضا یعنی اعضاء اربعہ (چہرہ، دونوں ہاتھ، سر اور دونوں پیر) میں سے تین اعضاء زخمی ہوں تو وہ تیمّم کرے۔ اسی طرح اگر بدن کا اکثر حصہ زخمی ہو تو غسلِ جنابت کے بجائے تیمّم کرنا درست ہوگا؛ لیکن اگر آدھے اعضاء اور آدھا بدن صحیح سلامت ہو تو اب محض تیمّم سے کام نہ چلے گا؛ بلکہ زخمی اعضاء پر تیمّم اور صحیح اعضاء کو دھویا جائے گا، ہاں اگر زخم ایسی جگہ ہو کہ اوپر تندرست حصہ

Marfat.com

سے پانی بہانے کی وجہ سے زخمی حصہ کو پانی سے بچانا مشکل ہوتو وہ اوپر کا تندرست حصہ بھی زخم کے حکم میں شمار ہوگا اوراس کی وجہ سے تیمّم کی گنجائش ہوگی۔ تیمم لو كان أكثره أى أكثر أعضاء الوضوء عدداً، وفى الغسل مساحة مجروحاً أو به جدرى اعتباراً للأكثر وبعكسه يغسل الصحيح ويمسح الجريح، وكذا إذا استويا غسل الصحيح من أعضاء الوضوء ولا رواية فى الغسل ومسح الباقى منها وهو الأصح، لأنه أحوط فكان أولىٰ. (درمختار) وفى الشامى: لكن إذا كان يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح وإلا تيمم، حلية. فلو كانت الجراحة بظهره مثلا وإذا صب الماء سال عليها يكون ما فوقها فى حكمها فيضم إليها. (شامی بیروت ۳۸۰/۱، زکریا ۴۲۹/۱-۴۳۰)

اگر ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہوں

اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے جوڑ سے کٹے ہوئے ہوں تو جب تیمّم کرے تو کٹنے کی جگہ کا مسح کرے۔ مع مرفقيه فيمسحه الأقطع. (درمختار بیروت ۳۵۷/۱، زکریا ۴۰۲/۱)

ومن هو مقطوع اليدين من المرفقين إذا تيمم يمسح موضع القطع.

(حلبی کبیر ٦٤، هنديه ٢٦/١)

اگر ہاتھ کہنیوں کے اوپر سے کٹے ہوئے ہوں

اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے اوپر سے کٹ گئے ہوں تو تیمّم کرتے وقت اس شخص پر ہاتھوں کا مسح واجب نہیں۔ فلو كان القطع فوق المرفقين لايجب اتفاقاً.

(شامی بیروت ۳۵۷/۱، زکریا ۴۰۲/۱، هنديه ٢٦/١)

اگر دونوں ہاتھ کٹے ہوں اور چہرہ بھی مجروح ہو

اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہوں اور چہرہ بھی زخمی ہوتو اس سے وضو اور تیمّم سب ساقط ہے، بس وہ اسی حالت میں جیسے بھی ہو نماز ادا کرے گا، اور بعد میں دہرانے کی بھی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔ من قطعت یداہ ورجلاہ وبوجهه جراحة یصلی بلا وضوء ولا تیمم ولا یعید. (درمختار بیروت ۱/ ۱۷۰-۳۵۷، زکریا ۱/ ۱۸۵-۴۲۳، ہندیہ ۳۱)

کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟

پاک زمین اور اس کی ہر اس جنس پر تیمّم کرنا جائز ہے جو آگ میں ڈالنے سے نہ جلے، نہ ڈھلے اور نہ نرم ہو، جیسے پتھر اور ہر قسم کی مٹی۔ اور جو چیزیں آگ میں ڈالنے سے جل جائیں یا پگھل جائیں یا نرم ہو جائیں تو اگر ان پر گرد وغبار نہ ہو تو تیمّم جائز نہ ہوگا، جیسے لوہا، تانبا، سونا، چاندی وغیرہ۔ یتیمم بطاهر من جنس الأرض كذا في التبيين، كل ما يحترق فيصير رماداً كالحطب والحشيش ونحوها أو ما ينطبع ويلين كالحديد والصفر والنحاس والزجاج وعين الذهب والفضة ونحوها فليس من جنس الأرض وما كان بخلاف ذلك فهو من جنسها كذا في البدائع. (عالمگیری ۱/ ۲۶، درمختار ۱/ ۳۵۸ تا ۳۶۰، زکریا ۱/ ۴۰۴-۴۰۵)

گرد وغبار پر تیمّم

اگر لوہا یا لکڑی وغیرہ پر اتنا گرد جم رہا ہو کہ اس پر ہاتھ پھیرنے سے گرد کا اثر ظاہر ہو جائے تو اس پر بھی تیمّم درست ہے۔ ولو أن الحنطة أو الشئ الذى لا يجوز عليه التيمم إذا كان عليه التراب فضرب يده عليه وتيمم ينظر إن كان يستبين أثره بمده عليه جاز وإلا فلا لوجود الشرط خصوصاً في ثياب ذوى الأشغال هو حسنٌ فلذا جزم به الشارح. (شامی بیروت ۱/ ۳۶۱، زکریا ۱/ ۴۰۶-۴۰۷، ہندیہ ۱/ ۲۷)

سمینٹڈ دیوار اور ٹائل وغیرہ پر تیمّم

سمینٹ، ٹائل، پتھر، چونا سب زمین کی جنس سے ہیں؛ لہٰذا اگر وہ پاک ہوں تو ان پر تیمّم جائز ہے، اگرچہ ان پر بالکل بھی گرد وغبار نہ ہو۔ فيجوز كحجر مدقوق أو مغسول، أو

Marfat.com

حائط مطين أو مجصص. (درمختار بیروت ۱/ ۳۶۰، زکریا ۱/ ٤٠٦) وبالحجر عليه غبار أو لم يكن بأن كان مغسولا أو أملس. (عالمگیری ۱/ ۲۷) إذ لا يخفى أن الحجر الأملس جزء من الأرض. (شامی بیروت ۱/ ۳٦۸)

ایک ہی جگہ پر کئی مرتبہ تیمّم کرنے کا حکم

ایک ہی مٹی پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، تیمّم کرنے سے مٹی مستعمل نہیں ہوتی۔ وفي الولوالجية: إذا تيمّم مراراً من موضع واحدٍ جاز لأن التراب لا يصير مستعملاً، لأن المستعمل ما التزق بيده وهو كفضل ماءٍ في الإناء. (تاتارخانیه کراچی ۱/ ۲٤۲، تاتارخانية زكريا ۱/ ۸۱۷ رقم: ۳۷۸، هنديه ۱/ ۳۱)

تیمّم سے ظاہری نجاست پاک نہیں ہوتی

تیمّم سے صرف نجاستِ حکمیہ رفع ہوتی ہے، اس سے ظاہری نجاست دور نہیں ہوسکتی؛ لہٰذا اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو تو تیمّم کرنے سے وہ رفع نہ ہوگی۔ تطهير النجاسة واجبة من بدن المصلي.....، ويجوز تطهيرها بالماء وبكل مائع طاهر. (هدايه ۱/ ۷۱ باب الأنجاس، حلبي كبير ۱۷۷ باب الأنجاس، فتاویٰ محمودیه ڈابھیل ۵/ ۱۹۰)

تیمّم کے درمیان حدث لاحق ہوجائے

اگر زمین پر ضرب لگانے کے بعد مسح کرنے سے پہلے حدث لاحق ہوجائے تو اب ان ہاتھوں سے مسح نہ کرے؛ بلکہ از سر نو دوبارہ ضرب لگا کر ہی مسح کرے۔ لو ضرب يديه فقبل أن يمسح أحدث لا يجوز المسح بتلك الضربة كما لو أحدث في الوضوء بعد غسل بعض الأعضاء. (هنديه ۱/ ۲٦)

تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

تیمّم ہر حدث سے ٹوٹ جاتا ہے، نیز جس عذر کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہے اس عذر کے زائل ہونے سے بھی تیمّم باقی نہیں رہتا۔ وناقضه ناقض الأصل ولو غسلاً الخ. ولو قال

Marfat.com

وكذا زوال ما أباحه أى التيمم لكان أظهر وأخصر. (درمختار بيروت ۳۷۷/۱-۳۷۹، زكريا ۴۲۵/۱-۴۲۸، ومثله فى البحر ۱۵۲/۱)

پانی پر قدرت کی وجہ سے تیمّم کا ٹوٹنا

اگر پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو بعد میں جب بھی ضرورت کے بقدر پانی پر قدرت ہوجائے تیمّم ٹوٹ جائے گا۔ وقدرة ماء ولو إباحة فى صلوة كاف لطهره ولو مرةً مرة فضل عن حاجته الخ. (درمختار بيروت ۳۷۸/۱، زكريا ۴۲۷/۱)

ٹھنڈک یا مرض ختم ہونے سے نقض تیمّم

اگر مرض یا شدید ٹھنڈک کی وجہ سے تیمّم کیا تھا پھر مرض جاتا رہا یا ٹھنڈک ختم ہوگئی تو بھی پہلا تیمّم ٹوٹ جائے گا۔ فإن المريض إذا تيمم للمرض ثم زال مرضه انتقض تيممه كما صرح به قاضى خان فى فتاواه، ومن تيمم للبرد ثم زال البرد انتقض تيممه كما صرح به فى المبتغى. (البحرالرائق ۱۵۲/۱)

ایک عذر کے بعد دوسرا عذر پیش آنا

اگر کسی شخص نے پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کیا پھر پانی تو مل گیا مگر ٹھنڈک اتنی شدید ہوگئی کہ پانی کا استعمال خطرناک ہے یا اس کے برعکس صورت پیش آئی کہ پہلے ٹھنڈک کی وجہ سے تیمّم کیا تھا پھر ٹھنڈک تو زائل ہوگئی مگر پانی ناپید ہوگیا، تو ان دونوں صورتوں میں پہلا تیمّم ٹوٹ جائے گا، اور نئے عذر کی وجہ سے ازسرنو تیمّم کرنا ہوگا۔ فإذا تيمم لفقد الماء ثم مرض ثم وجد الماء بعده لا يصلى بالتيمم السابق لأنه كان لفقد الماء، والآن هو واجد له فبطل تيممه لزوال ما أباحه وإن كان له مبيح آخر فى الحال. (شامى بيروت ۳۵۶/۱، زكريا ۴۰۱/۱)

کس تیمّم سے نماز پڑھنا صحیح ہے؟

نماز پڑھنا جس تیمّم سے جائز ہے اس کے لئے شرط ہے کہ درج ذیل تین نیتوں میں سے

Marfat.com

کوئی ایک نیت کی جائے: (۱) طہارتِ کاملہ (۲) یا نماز پڑھنے کا جواز (۳) یا ایسی عبادتِ مقصودہ کی انجام دہی جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی۔ ویشترط لصحة نيّة التيمم للصلوٰة به أحد ثلاثة أشياء: إمّا نية الطهارة أو استباحة الصلوة أو نية عبادة مقصودة لاتصح بدون طهارةٍ. (نور الإيضاح ٤٠-٤١)

عبادتِ غیر مقصودہ کے تیمّم سے نماز جائز نہیں

جو تیمّم عبادتِ غیر مقصودہ کے لئے یا ایسی عبادت کے لئے کیا جائے جس کے لئے وضو شرط نہیں ہے، مثلاً زبانی قرأتِ قرآن کے لئے، تو اس تیمّم سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اسی طرح جو تیمّم صرف قرآنِ مجید چھونے کی نیت سے کیا جائے (اس میں طہارت کاملہ کی نیت شامل نہ ہو) تو اس سے بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔ ولوتيمم لقرأة القرآن عن ظهر القلب أو عن المصحف – إلى قوله – وصلى بذلك التيمم، قال عامّة العلماء لا يجوز. (هنديه ٢٦/١)

نمازِ جنازہ فوت ہونے کے خطرہ سے کئے گئے تیمّم کا حکم

اگر کسی شخص نے نمازِ جنازہ فوت ہونے کے خطرہ سے تیمّم کیا جب کہ پانی موجود ہے تو اس تیمّم سے دوسری کوئی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، ہاں اگر اسی وقت فوراً دوسرا جنازہ آجائے اور اتنا وقت نہ ہو کہ وضو کر کے اسے ادا کیا جاسکے تو اس صورت میں پہلے تیمّم سے دوسری نماز جنازہ پڑھنا بھی درست ہوگا۔ وأما عند وجوده (أى الماء) إذا خاف فوتها فإنما تجوز به الصلوة على جنازه أخرىٰ إذا لم يكن بينهما فاصل كما مرّ، ولا يجوز به غيرها من الصلوات. (شامی بیروت ٣٦٦/١، زکریا ٤١٣/١، هنديه ٣١/١، حلبی کبير ٨٣-٨٤، نفع المفتی والسائل ١٤)

Marfat.com

موزوں پر مسح کا بیان

مسح علی الخفین کی مشروعیت

قرآنِ پاک میں آیتِ وضو ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ﴾ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو میں پیروں کا دھونا ضروری ہے؛ لیکن صحیح احادیث سے شہرت کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرائط کے ساتھ خفین پر مسح کرنے کی نہ صرف اجازت دی؛ بلکہ خود عمل بھی فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر کے دوران وضو فرمایا اور میں آپ پر پانی ڈال رہا تھا، آپ نے ایسا شامی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، جس کی بنا پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دامن کے نیچے سے باہر نکالے اور آپ نے خفین پر مسح فرمایا، تو میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت پیر دھونا بھول گئے؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ، بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ.

(بخاری شریف حدیث: ۱۹۶، مسلم شریف حدیث: ۴۰۶، لمحیط البرهانی ۳۳۹/۱)

بلکہ تم ہی بھول گئے، مجھے میرے رب نے اسی (خفین پر مسح کرنے کا) حکم دیا ہے۔

اسی طرح حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی ﷺ سے بھی مسح علی الخفین کی روایت مشہور ہے، اور صحابہ ﷺ ان کے بیان پر بہت خوش ہوتے تھے؛ اس لئے کہ حضرت جریر ﷺ سورۂ مائدہ کی آیت وضو کے نزول کے بعد ہی دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ (بخاری شریف حدیث: ۳۸۷، مسلم شریف حدیث: ۴۰۱، المحیط البرہانی ۳۳۹/۱)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے ۷۰/ ایسے صحابہ سے ملاقات کی ہے جو سب کے سب مسح علی الخفین کو جائز قرار دیتے تھے۔ (المحیط البرہانی ۳۳۹/۱، حلبی کبیر ۱۰۴)

امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میرے سامنے مسح علی الخفین کا جواز روز روشن کی طرح عیاں نہیں ہوگیا میں نے اس کے جواز کا قول نہیں کیا۔ (المحیط البرہانی ۳۳۹/۱)

Marfat.com

مسح علی الخفین اہلِ سنت والجماعت کا امتیازی عقیدہ ہے

شیعہ فرقۂ امامیہ کے لوگ مسح علی الخفین کو نہیں مانتے؛ بلکہ وہ بلاخفین پیروں پر مسح کے قائل ہیں، اس کے برخلاف اہلِ سنت والجماعت موزے نہ ہونے کی حالت میں پیروں کو دھونا ضروری قرار دیتے ہیں، اور موزوں کی حالت میں مسح کے قائل ہیں۔ (نووی علی مسلم فی شرح حدیث: ۲۴۱، تحفۃ الالمعی ۱/۳۵۸) اسی لئے مسح علی الخفین کے جواز کو اہل سنت والجماعت کی امتیازی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہل سنت والجماعت کی علامات کیا ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا:

أَنْ تُحِبَّ الشَّيْخَيْنِ وَلَا تَطْعَنَ فِيْ الْخَتَنَيْنِ وَتَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(المحیط البرہانی ۱/۳۳۹)

یہ کہ تم حضراتِ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھو، اور دونوں دامادوں (حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما) کے بارے میں زبان درازی نہ کرو، اور خفین پر مسح کیا کرو۔

امام کرخیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خفین پر مسح کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔ (المحیط البرہانی ۱/۳۳۹) اس لئے کہ مسح کے جواز کی روایات شہرت وتواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے جن کا انکار موجبِ کفر ہے۔

ذیل میں مسح علی الخفین وغیرہ کے متعلق منتخب مسائل پیش کئے جاتے ہیں:

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں

خفین (چمڑے کے موزوں) پر مسح صحیح ہونے کی دس شرطیں ہیں: (۱) ٹخنوں سمیت وہ پورے قدم کو چھپالیں (۲) وہ قدم کی ہیئت پر بنے ہوئے اور پیر سے ملے ہوئے ہوں (۳) وہ اتنے مضبوط ہوں جنہیں پہن کر جوتے کے بغیر ایک فرسخ (تین میل شرعی جس کی مسافت ۵ر کلومیٹر ۴۸۶ر میٹر ۴۰ر سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ مستفاد: ایضاح المسائل ۷۰) پیدل چلا جاسکتا ہو (۴) وہ پیروں پر بغیر باندھے رک سکیں (۵) اتنے دبیز ہوں کہ پانی کو پیروں تک نہ پہنچنے دیں (۶) ان میں سے کسی موزہ میں اتنی پھٹن نہ ہو جو مسح سے مانع ہو (۷) طہارتِ کاملہ پر پہنا جائے (۸) وہ طہارت تیمم سے حاصل نہ کی گئی ہو (۹) مسح کرنے والا جنبی نہ ہو (۱۰) اگر پیر کٹا ہوا شخص مسح کرنا چاہے تو یہ شرط ہے کہ کم از کم ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر اس کے قدم کا اوپری حصہ باقی ہو۔ ویشترط

Marfat.com

لجواز المسح على الخفين سبعة شرائط الخ. (مراقی الفلاح ٦٩) قلت: ویزاد کون الطهارة المذکورة غیر التیمم و کون الماسح غیر جنب (شامی بیروت ١/٣٨٥، زکریا ١/٤٣٧) والثانی کونه مشغولاً بالرجل لیمنع سرایة الحدث.

(درمختار بیروت ١/٣٨٧، زکریا ١/٤٣٩)

مسح کرنے کا طریقہ

خفین پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں تر ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر موزوں کے اگلے ظاہری حصہ سے اوپر پنڈلیوں کی طرف خط کھینچ دیا جائے، اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی شامل کرلے تو بہتر ہے۔ (اگر اس کے خلاف مسح کیا مثلاً پنڈلی سے انگلیوں تک خط کھینچا یا پیر کی چوڑائی میں مسح کیا تو مسح تو ہوجائے گا؛ لیکن خلافِ سنت ہوگا) والسنة أن یخط خطوطاً بأصابع یدٍ مفرّجةٍ قلیلاً یبدأ من قبل أصابع رجله متوجهاً إلی أصل الساق الخ. (درمختار) وإن وضع الکفین مع الأصابع کان أحسن. (شامی بیروت ١/٣٩٢، زکریا ١/٤٤٨، هندیه ١/٣٣) ولو وضع یدیه من قبل الساق ومدهما إلی رؤس الأصابع جاز لحصول الفرض، وکذا لو مسح علیهما عرضاً جاز أیضاً الخ. (حلبی کبیر ١٠٩-١١٠)

ایک انگلی سے مسح

اگر ایک موزہ پر صرف ایک انگلی کو ایک ہی جگہ تین مرتبہ کھینچ دیا جائے تو مسح صحیح نہ ہوگا، ہاں اگر انگلی کو تین مرتبہ تر کرکے تین علیحدہ علیحدہ جگہ پر کھینچا جائے تو مسح درست ہوجائے گا۔ ولو مسح بإصبع واحدة من غیر أن یأخذ ماءً جدیداً لا یجوز، ولو مسح بها ثلاث مرات فی ثلاثة مواضع وأخذ لکل مرة ماءً جدیداً جاز. (هندیه ١/٣٢-٣٣، لمحیط البرهانی ١/٣٤٠)

تلوے کی جانب سے مسح کا اعتبار نہیں

خفین میں نیچے تلوے کی طرف یا صرف ایڑیوں کی طرف مسح کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ ولو

Marfat.com

مسح علی باطن خفیه أو من قبل العقبین أو من جوانبهما أی جوانب الرجلین لا یجوز مسحه. (حلبی کبیر ۱۱۰)

مسح کے بجائے تر گھاس پر چلنا

اگر کوئی شخص خفین پر مسح کرنے کے بجائے ایسی گھاس پر ٹہلے جو پاک پانی سے تر ہو، جس کی وجہ سے موزوں کا ظاہری اوپری حصہ پانی سے بھیگ جائے تو اس سے بھی مسح علی الخفین کا وظیفہ ادا ہو جائے گا۔ وإذا لم یمسح علی خفیه ولکن مشیٰ فی الحشیش فابتل ظاهر خفیه ببلل الحشیش إن کان الحشیش مبتلاً بالماء أو بالمطر یجزء ه بالإجماع.

(المحیط البرهانی ۱/۱ ۳٤)

کسی دوسرے شخص سے مسح کرانا

اگر کوئی شخص خفین پر خود مسح کرنے کے بجائے دوسرے شخص سے مسح کرالے تو بھی مسح درست ہو جائے گا۔ ولو أمر انساناً حتی مسح علی خفیه جاز لحصول المقصود وهو إیصال البلة. (المحیط البرهانی ۱/۱ ۳٤)

چمڑا چڑھے ہوئے موزوں پر مسح

اگر باریک سوتی یا اونی موزوں کو مجلد (پورے قدم کے بقدر چمڑا چڑھا ہوا) کرایا جائے تو ان پر مسح کرنا بالاتفاق درست ہے؛ اس لئے کہ چمڑہ چڑھانے کے بعد وہ خف ہی بن جاتا ہے۔ قال الشامی بحثاً: ویؤخذ من هٰذا ومما قبله أنه لو کان محل المسح وهو ظهر القدم مجلداً مع أسفله أنه یجوز المسح علیه کما قدمناه عن سید عبد الغنی فی الخف الحنفی المخیط بالشخشیر. (شامی بیروت ۱/۱ ۳۹٦، زکریا ۱/۱ ٤٥۳)

چمڑے کے پائے تابہ والے موزوں پر مسح

اگر باریک سوتی یا اونی موزوں کو صرف منعل کرایا یعنی تلوے اور اوپر نیچے کا پائے تابہ

Marfat.com

چمڑے کا بنوا کر سلوالیا تو اس پر مسح کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف رہا ہے، عدم جواز کا قول احوط ہے۔

(امداد الفتاویٰ حاشیہ ۱/۷۵ تا ۷۷، احسن الفتاویٰ ۲/۶۵، اس سلسلہ کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں: تحفۃ الالمعی ۱/۳۶۷ تا ۳۶۹، افادات: حضرت الاستاذ مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم)

دبیز موزوں (اونی، سوتی) پر مسح

اگر سوتی یا اونی موزے مجلد یا منعل نہ ہوں؛ لیکن اتنے دبیز ہوں کہ انہیں پہن کر تین میل چلا جا سکے اور ان میں پانی نہ چھن سکے اور بلا کسی ذریعہ (لاسٹک وغیرہ) کے پنڈلی پر ٹک سکیں، نیز انہیں پہن کر پیر کا اندرونی حصہ باہر سے نظر نہ آئے، تو ایسے دبیز اور موٹے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔ أو جوربيه ولو من غزل أوشعر الثخينين بحيث يمشى فرسخاً ويثبت على الساق بنفسه ولا يُرى ما تحته ولا يشف إلاَّ أن ينفذ إلى الخف.

(درمختار بیروت ۱/۳۹۴-۳۹۵، زکریا ۱/۴۵۱-۴۵۲)

پلاسٹک اور فوم کے موزوں پر مسح

پلاسٹک اور فوم کے موزے اگر اتنے دبیز ہوں کہ انہیں پہن کر تین میل چلا جا سکے، اور دیگر شرائط بھی ان میں پائی جائیں تو ان پر مسح کرنا درست ہوگا۔ أو جوربيه ولو من غزل أو شعر الثخينين بحيث يمشى فرسخاً ويثبت على الساق بنفسه ولا يُرى ما تحته ولا يشف إلاَّ أن ينفذ إلى الخف. (درمختار بیروت ۱/۳۹۴-۳۹۵، زکریا ۱/۴۵۱-۴۵۲)

مروجہ سوتی اور نائیلون کے موزوں کا حکم

آج کل استعمال ہونے والے نائیلون اور سوتی واونی موزوں پر مسح بالکل جائز نہیں؛ اس لئے کہ ان میں جواز کی شرائط نہیں پائی جاتیں؛ لہٰذا وضو کے وقت ان کو اتار کر پیروں کو دھونا لازم ہے۔ منها ما يكون من غزل وصوفٍ، ومنها ما يكون من غزل الخ. فالأول لا يجوز المسح عليه عندهم جميعاً، وأما الثانى فإن كان رقيقاً لا يجوز المسح عليه بلا خلافٍ. (المحيط البرهانى ۱/۳۴۴)

Marfat.com

خفین کے نیچے اونی یا سوتی موزے

اگر چمڑے کے موزوں کے نیچے باریک اونی یا سوتی موزے پہن رکھے ہیں تو بھی چمڑے کے موزوں پر مسح جائز ہے۔ یعلم منه جواز المسح علی خف لبس فوق مخیط من کرباس أو جوخ أو نحوهما مما لا یجوز علیه المسح. (منحة الخلق علی البحر لرائق ۱۸۱/۱)

باریک موزے تہ بتہ پہننے کے بعد مسح کا حکم

اگر باریک سوتی یا اونی موزے تہ بتہ پہن رکھے ہوں تو ان پر مسح کرنے کی اجازت نہیں۔

وإذا لبس الجرموقین فإن لبسهما وحدهما فإن کانا من کرباس أو ما یشبه لا یجوز المسح علیهما. (هندیه ۳۲/۱)

خفین کے اوپر سے اونی موزہ پہننا

اگر کسی شخص نے خفین کے اوپر سوتی یا اونی موزے چڑھا رکھے ہیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ باریک ہیں یا دبیز؟ اگر اتنے ہلکے ہیں کہ ان پر مسح کرنے سے تراوٹ چمڑے کے موزوں تک پہنچ جائے تو ان کے اوپر سے مسح کرنا کافی ہے، اور اگر اس قدر دبیز ہیں کہ اوپر کے مسح کا اثر نیچے خفین تک نہ پہنچے (جیسا کہ عام موزوں میں ہوتا ہے) تو ان موزوں پر مسح درست نہ ہوگا۔ وإن لبسهما فوق الخفین فإن کانا من کرباسٍ أو ما یشبه الکرباس لا یجوز المسح علیهما کما لو لبسا علی الانفراد إلا أن یکونا رقیقین یصل البلل إلی ما تحتهما.

(المحیط البرهانی ۳٤٥/۱)

مسح کی مدت

مقیم کے لئے ایک دن رات (۲۴ رگھنٹے) اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات (۷۲ گھنٹے) تک خفین پر مسح کی اجازت ہے، اور اس مدت کی ابتدا پہننے کے وقت سے نہیں ہوگی؛ بلکہ پہلی

Marfat.com

مرتبہ حدث لاحق ہونے کے وقت سے ہوگی۔ یوماً ولیلةً لمقیم، وثلاثة أیام ولیالیها لمسافر، وابتداء المدة من وقت الحدث. (درمختار بیروت ۳۹۷/۱، زکریا ۴۵۶/۱، ھندیہ ۳۳/۱)

مسح کی مدت کی ابتدا کب سے؟

موزوں پر مسح کی مدت کی ابتدا موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ حدث لاحق ہونے کے وقت سے ہوگی، مثلاً کسی شخص نے آٹھ بجے کامل طہارت کے ساتھ موزہ پہنا اس کے بعد گیارہ بجے اس کو پہلی مرتبہ حدث لاحق ہوا، تو اس کی مدت کی ابتدا گیارہ بجے سے ہوگی۔ وابتداء المدة یعتبر من وقت الحدث عند علمائنا رحمهم الله تعالیٰ. (المحیط البرهانی ۳۵۱/۱)

حدثِ اول سے قبل خفین اتار دینا

بحالتِ طہارت خفین پہننے کے بعد ابھی کوئی حدث پیش نہیں آیا تھا کہ خفین اتار دئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا؛ کیوں کہ ابھی مسح کی مدت شروع ہی نہیں ہوئی ہے۔ واعلم بأن خلع الخفین قبل انتقاض الطهارة التي لبس بها الخفین لا یضره وإن تکرر؛ لأن الطهارة قائمة، وخلع الخفین لیس بحدث. (حاشیہ چلپی علی تبیین الحقائق قدیم ۵۰/۱، البحر الرائق زکریا ۲۹۷/۱)

مدتِ مسح ختم ہونے پر کیا کرے؟

جس شخص کے مسح کی مدت ختم ہوجائے اور وہ باوضو ہو تو اس کے لئے یہ کافی ہے کہ موزے اتار کر صرف پیر دھولے، بقیہ وضو دہرانا اس پر لازم نہیں۔ قال فی الأصل: إذا انقضیٰ وقت المسح ولم یحدث فی تلک الساعة فعلیه نزع خفیه وغسل رجلیه ولیس علیه إعادة بقیة الوضوء. (المحیط البرهانی ۳۵۲/۱)

مسح کرنے والا مقیم مسافر ہوجائے

اگر مسح کرنے والا مقیم ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے پہلے مسافر شرعی ہوجائے، تو اس کے لئے

Marfat.com

۷/ گھنٹے تک مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔ مقیم سافر فی مدة الإقامة یستکمل مدة سفر. (ھندیه ۳۳/۱، درمختار بیروت ۴۰۵/۱، زکریا ۴۶۶/۱، المحیط البرهانی ۳۵۲/۱)

مسح کرنے والا مسافر مقیم ہوجائے

اگر حالتِ سفر میں مسح شروع کیا اور ۲۴/ گھنٹے سے پہلے مقیم ہوگیا تو ۲۴/ گھنٹے پورے ہونے تک مسح کی گنجائش ہوگی، اور اگر ۲۴/ گھنٹے پورے ہونے کے بعد مقیم ہوا ہے، تو اب حالتِ اقامت میں اس کے لئے آگے مسح کرنا جائز نہ ہوگا؛ بلکہ موزے اتار کر پیر دھونے ضروری ہوں گے۔

المسافر إذا أقام بعد ما استکمل مدة الإقامة ینزع خفیه ویغسل رجلیه، وإن أقام قبل استکمال مدة الإقامة یتم مدتها کذا فی الخلاصة. (ھندیه ۳۴/۱، شامی بیروت ۴۰۵/۱، زکریا ۴۶۸/۱، المحیط البرهانی ۳۵۲/۱)

مسح کوتوڑنے والی چیزیں

درج ذیل صورتوں میں مسح علی الخفین ٹوٹ جائے گا: (۱) نواقض وضو (بول و براز وغیرہ) کی صورت میں نیا وضو کرتے وقت دوبارہ مسح کرنا ہوگا، اور آگے کی صورتوں میں موزہ اتار کر پیر دھونا ضروری ہے صرف مسح کافی نہیں (۲) پورے موزہ کا اتار دینا یا پیر کا اکثر حصہ باہر آجانا (۳) مسح کی مقررہ مدت کا گذر جانا (۴) موزہ پہنے ہوئے کسی ایک پیر کے اکثر حصہ تک موزہ کے اندر پانی پہنچ جانا (۵) پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر موزہ کا پھٹ جانا۔ وناقضه ناقض الوضوء الخ، ونزع خف ولو واحداً ومضیّ المدة الخ، وخروج أکثر قدمیه من الخف الشرعی وکذا إخراجه نزع فی الأصح الخ، وینتقض أیضاً بغسل أکثر الرجل فیه لو دخل الماء خفه، وصححه غیر واحد الخ. (درمختار بیروت ۴۰۱/۱-۴۰۴، زکریا ۴۶۲/۱-۴۶۵) والخرق الکبیر وهو قدر ثلاث أصابع القدم الأصاغر یمنعه. (تنویر الابصار مع الدر بیروت ۳۹۹/۱، زکریا ۴۵۹/۱)

Marfat.com

خفین میں کتنی پھٹن کا اعتبار ہے؟

خفین اگر تین چھوٹی انگلیوں یا اس سے زائد کے بقدر پھٹ جائیں تو ان پر مسح جائز نہیں رہتا، اور اگر تین انگلیوں کی مقدار سے کم پھٹا ہو تو اس پر مسح درست ہے۔ والكثير أن ينكشف قدر ثلاث أصابع الرجل أصغرها هو الصحيح. (هدايه ۵۸/۱) والحد الفاصل بين القليل والكثير وقدر ثلاث أصابع، فإن كان الخرق قدر ثلاث أصابع منع وإلا. (بدائع الصنائع زكريا ۹۶/۱)

اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو

اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو اور وہ پھٹن پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے بقدر پہنچ جائے تو مسح کرنا درست نہ ہوگا، اور اگر دونوں موزے تھوڑے تھوڑے اس طرح پھٹے ہوں کہ دونوں کو ملا کر پھٹن تین انگلیوں کے بقدر ہو جاتی ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، ان پر مسح درست رہے گا۔ وتجمع الخروق في خف واحد لا فيهما.

(درمختار بیروت ۱/ ۴۰۰، زکریا ۱/ ۴۶۰، المحیط البرهانی ۱/ ۴۸

Marfat.com

زخم پر مسح کے مسائل

زخم پر مسح

اگر کسی شخص کا کوئی حصہ بدن زخمی ہوگیا اور اس کے لئے پانی نقصان دہ ہو تو اس پر تر ہاتھ سے مسح کرلے اگر یہ بھی نقصان دہ ہو تو معاف ہے مسح کی بھی ضرورت نہیں۔ فی أعضائه شقاق غسله إن قدر وإلا مسحه وإلا تركه. (درمختار بیروت ۱۹۵/۱، زکریا ۲۱۷/۱، عالمگیری ۳۵/۱، المحیط البرهانی ۳٦۲/۱)

زخم کی پٹی پر مسح

اگر زخم کے منہ پر دوا لگا کر پٹی باندھ دی گئی ہو یا پھایہ رکھ دیا گیا ہو، اب اگر وضو کرتے وقت پٹی کے کھولنے اور پھایہ کے ہٹانے میں تکلیف ہو اور پانی زخم کے لئے مضر ہو تو پٹی اور پھایہ پر وضو کے وقت مسح کرنا جائز ہے، چاہے پٹی باوضو باندھی گئی ہو یا بلا وضو۔ ویمسح نحو مفتصد وجریح علی کل عصابة مع فرجتها فی الأصح إن ضرَّه الماء. (درمختار بیروت ٤٠٨/١، زکریا ٤٧١/١)

پلاستر پر مسح

ہڈی ٹوٹنے پر جو پلاستر چڑھایا جاتا ہے وہ بھی پٹی کے حکم میں ہے اس کے اوپر مسح کرنا جائز ہے۔ وإذا تكسر عضو من أعضائه وهو محدث فشد عليه العصابة ثم توضأ ومسح على العصابة جاز؛ لأن المسح على العصابة بمنزلة غسل ما تحتها.

(المحیط البرهانی ۳٦۱/۱، درمختار بیروت ٥/١، ٤، زکریا ٤٦٨/١، هندیه ۳٥/١)

Marfat.com

زخم اچھا ہونے پر پٹی گر جائے

زخم کی پٹی اگر اچھا ہونے سے پہلے گر گئی تو دوبارہ پٹی باندھنے پر از سر نو مسح کرنا ضروری نہیں؛ اس لئے کہ عذر باقی ہے، ہاں اگر زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گر گئی یا کھول لی گئی تو اب زخم یعنی پٹی کے نیچے کے حصہ کا دھونا ضروری ہوگا اور پٹی ہٹنے کی وجہ سے سابقہ مسح باطل ہو جائے گا۔ وإذا سقطت الجبائر لا عن برءٍ لا يلزمه الغسل أصلاً، وإن سقطت عن برءٍ يجب غسل ذٰلک الموضع خاصةً. (المحیط البرهانی ۱/۳۶۱، درمختار بیروت ۱/۴۰۹، زکریا ۱/۴۷۲)

پٹی بدلنے پر مسح کا اعادہ مستحب ہے

اگر کسی شخص نے زخم پر دوہری پٹی باندھ رکھی تھی اس میں سے اوپر والی پٹی کھول لی، یا دوا لگانے کے لئے دوسری پٹی بدلی تو مسح کا اعادہ ضروری نہیں؛ البتہ مستحب ہے کہ اوپر کی پٹی ہٹانے کے بعد والی پٹی پر مسح کر لیا جائے، اسی طرح نئی بدلی گئی پٹی پر بھی نیا مسح کرنا مستحب ہے۔ ولو بدّلها بأخرىٰ أو سقطت العليا لم يجب إعادة المسح بل يندب.

(درمختار بیروت ۱/۴۰۷، زکریا ۱/۴۷۰، عالمگیری ۱/۳۵)

پٹی کے نیچے آنے والے زائد حصہ کا حکم

اگر زخم ایسی جگہ واقع ہے کہ اس پر پٹی باندھنے میں زخم کے اصل حصہ کے علاوہ بدن کا کچھ اور حصہ بھی چھپ جاتا ہے تو اس پورے حصہ پر مسح ضرورۃً جائز ہے۔ قوله علىٰ كل عصابة "أي علىٰ كل فرد من أفرادها، سواء كانت عصابة تحتها جراحة وهي بقدرها أو زائدة عليها كعصابة المفتصد الخ. (شامی بیروت ۱/۴۰۸، زکریا ۱/۴۷۱)

Marfat.com

معذور کے احکام

معذور شرعی کون؟

شرعاً معذور اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں نقضِ وضو کا سبب اس تسلسل سے پایا جائے کہ اسے کسی ایک نماز کے پورے وقت میں طہارت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے، مثلاً نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا ناسور سے خون جاری رہتا ہو، یا عورت مستحاضہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ اگر ایک نماز کے پورے وقت میں یہ کیفیت پائی گئی تو اسے معذور قرار دیں گے اور اس کے بعد ہر پورے وقت میں کم از کم ایک مرتبہ جب تک وہ عذر پایا جاتا رہے گا وہ معذور برقرار رہے گا، اور اگر آئندہ کوئی پورا وقت اس عذر سے خالی پایا گیا تو وہ شخص معذور شرعی کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔ وصاحب عذر من به سلس بول لايمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة –إلى قوله – إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لايجد فى جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث ولو حكماً. (درمختار بیروت ۱/۴۳۷، زکریا ۱/۴۰۵) وإذا انقطع الدم ونحوه من الأعذار وقتاً كاملاً يخرج من أن يكون صاحب عذرٍ. (حلبی کبیر ۱۳۶)

معذور کا حکم

معذور کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کے ہر وقت کے لئے مستقل وضو کرے گا پھر اس وضو سے وقت کے اندر اندر جتنی بھی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے؛ البتہ اگر اس عذر کے علاوہ کوئی دوسرا ناقض پیش آئے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔ وحكمه الوضوء الخ، لكل فرض – إلى قوله – ثم يصلى به فيه

Marfat.com

فرضاً و نفلاً. (درمختار بیروت ۱/۴۳۸، زکریا ۱/۵۰۵)

معذور کا وقت سے پہلے وضو کرنا

معذور شخص نے کسی نماز کے وقت سے پہلے (دوسری نماز کے وقت میں) وضو کرلیا تو اس وضو سے اگلے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں؛ اس لئے کہ وقت نکلنے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ وصاحب عذرٍ الخ، وحكمه الوضوء الخ، لكل فرض اللام للوقت – إلى قوله – فإذا خرج الوقت بطل. (درمختار) أفاد أن الوضوء إنما يبطل بخروج الوقت فقط لا بدخوله خلافاً لزفر الخ. (شامی بیروت ۱/۴۳۸-۴۳۹، زکریا ۱/۵۰۵)

اشراق یا چاشت کے وضو سے ظہر کی نماز

جو شخص شرعاً معذور ہو وہ اشراق یا چاشت کے وضو سے ظہر کی نماز پڑھ سکتا ہے، جب کہ اس دوران کوئی نیا ناقض پیش نہ آیا ہو (کیوں کہ اشراق سے زوال تک کا وقت کسی خاص نماز کے لئے متعین نہیں) وأفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد أو ضحى لم يبطل إلَّا بخروج وقت الظهر. (درمختار بیروت ۱/۴۳۹، زکریا ۱/۵۰۶)

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد عذر پیش آیا

اگر وقت شروع ہونے کے بعد کوئی ایسا زخم ہوگیا جس سے خون بند نہ ہو رہا ہو تو ایسا شخص آخری وقت تک انتظار کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ لے گا، دوسری نماز کے پورے وقت میں بھی خون جاری رہا تو پہلی نماز کا اعادہ ضروری نہیں؛ کیوں کہ عذر متحقق ہوگیا، اور اگر پورے وقت خون جاری نہیں رہا تو پہلی نماز کا اعادہ لازم ہے؛ کیوں کہ یہ شخص معذور شرعی نہیں بنا۔ ولو عرض بعد دخول وقت فرض انتظر إلى آخره، فإن لم ينقطع يتوضأ ويصلي ثم إن انقطع في أثناء الوقت الثاني يعيد تلك الصلوة، وإن استوعب الوقت الثاني لا يعيد لثبوت العذر حينئذ من وقت العروض. (شامی بیروت ۱/۴۳۸، زکریا ۱/۵۰۵)

Marfat.com

نیا عذر پیش آنے سے نقضِ وضو

اگر معذور شرعی نے سابقہ عذر رہتے ہوئے وضو کرلیا تھا پھر نئے عذر میں مبتلا ہوگیا، مثلاً دوسرا زخم بہنے لگا تو اس کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ ثم طرأ علیه حدث آخر بأن سال أحد منخریه أو جرحیه أو قرحتیه ولو من جدری ثم سال الآخر فلا تبقی طهارته. (درمختار بیروت ۱/ ٤٤٠، زکریا ۱/ ۵۰۷-۵۰۸)

خروجِ ریاح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

جو شخص ریاح بے قابو ہونے کی وجہ سے معذور ہوگیا ہو اس کے حق میں نوم (سونا) ناقضِ وضو نہیں ہے (اس لئے کہ نوم بذاتِ خود موجبِ نقض نہیں؛ بلکہ خروجِ ریاح کے غلبۂ ظن کی بنا پر اسے ناقض قرار دیا گیا ہے، اور جب یہ شخص نفسِ خروجِ ریاح ہی میں معذور ہے تو اس کے حق میں خروجِ ریاح کے اندیشہ کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔) والأحسن ما فی فتاوی ابن الشلبی حیث قال: سئلت عن شخص به انفلات ریح هل ینقض وضوءه بالنوم؟ فأجبت بعدم النقض، بناء علی ما هو الصحیح من أن النوم نفسه لیس بناقض، وإنما الناقض ما یخرج.

(شامی بیروت ۱/ ۲٤۳، زکریا ۱/ ۲۷۰)

قطرہ کے مریض کے لئے طہارت کا آسان طریقہ

جس شخص کو پیشاب کے بعد دیر تک قطرہ آتا رہتا ہو اسے چاہئے کہ پیشاب سے فراغت پر سوراخ کے اندر کوئی چیز مثلاً روئی وغیرہ رکھ لے؛ تاکہ اس کے اندرونی حصہ سے پیشاب باہر نہ آنے پائے؛ اس لئے کہ جب تک پیشاب کا قطرہ باہر نہ آئے گا اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن روزے کی حالت میں اس عمل کو نہ کرنا اولیٰ ہے۔ قلت: ومن کان بطئ الاستبراء فلیفتل نحو ورقة مثل الشعیرة ویحتشی بها فی الإحلیل فإنها تتشرب ما بقی من أثر الرطوبة التی یخاف خروجها - إلی قوله - وقد جرّب ذلک فوجد أنفع من

Marfat.com

ربط المحل، لكنّ الربط أولى إذا كان صائماً لئلا يفسد صومه على قول الإمام الشافعيؒ. (شامی بیروت ۱/ ٤٨٤-٤٨٥، زکریا ۱/ ٥٥٨)

معذور کے کپڑوں کا حکم

جس شخص کے کپڑے پیشاب یا خون کے قطرات سے مسلسل ناپاک ہوتے رہتے ہیں اور اسے اتنا وقت نہیں مل پاتا کہ ایک نماز بھی پاک کپڑوں میں پڑھ سکے، مثلاً ہر دو تین منٹ پر ناپاکی ہوتی رہتی ہے، تو ایسے شخص کے لئے کپڑوں کو دھونا یا بدلنا ضروری نہیں، انہیں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے، ہاں اگر اسے اتنا وقت ملتا ہو کہ پوری نماز بلا نجاست کے پڑھ سکے تو اس کے لئے کپڑوں کا بدلنا یا دھونا ضروری ہوگا۔ وإن سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أى الصلوٰة وإلا يتنجس قبل فراغه فلا يجوز ترک غسله، هو المختار للفتوىٰ. (درمختار بیروت ۱/ ٤٣٩، زکریا ۱/ ٥٠٦)

مریض کے لئے ناپاک کپڑا بدلنا مشکل ہو تو کیا کرے؟

اگر مریض کے پہنے ہوئے کپڑے یا نیچے بچھی ہوئی چادر ناپاک ہو اور بیماری اور مشقت کی بنا پر کپڑوں کا اتارنا یا چادر بدلنا مشکل ہو، تو ایسے مریض کے لئے اسی حال میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئاً تنجس من ساعته صلى على حاله، وكذا لو لم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه. (درمختار بیروت ۲/ ٥٠٢ ومثله فی الشامی ۱/ ٤٤٠، زکریا ۲/ ٥٠٧، البحر الرائق ۲/ ١١٤)

پیشاب کی نلکی کے ساتھ نماز

جس شخص کو پیشاب مسلسل آنے کا مرض ہو اور اس نے نلکی لگا رکھی ہو، جس کے ذریعہ سے پیشاب بوتل میں جمع ہوتا رہتا ہو، تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے اور وہ اسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، یہ ناپاکی اس کے حق میں مضر نہیں۔ وإن سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له أن

Marfat.com

لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أی الصلوٰة. (درمختار بیروت ٤٣٩/١، زکریا ٥٠٦/١)

ہاتھ کٹا شخص وضو اور استنجاء کیسے کرے؟

جس شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہوں اور وہ بول و براز کے بعد مخرج کو اپنے ہاتھ سے پاک کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ شخص کسی دوسرے سے طہارت حاصل کرانے کا شرعاً مکلّف نہیں ہے؛ بلکہ بغیر طہارت بھی اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (ہاں اس کی منکوحہ بیوی یا باندی یہ خدمت انجام دے کر مستحق اجر و ثواب ہو سکتی ہے، تاہم وہ بیوی کو مجبور نہیں کر سکتا) ایسی مجبوری کی حالت میں اگر ممکن ہو تو صرف چہرہ کو پاک دیوار وغیرہ پر لگا کر مسح کر کے تیمّم کر لے، اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو ویسے ہی نماز پڑھ لے۔ مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولايتيمم ولايعيد على الأصح. (درمختار) قوله إذا كان بوجهه جراحة وإلّا مسحه على التراب إن لم يمكنه غسله. (شامی بیروت ٣٧٥/١، زکریا ٤٢٣/١)

معذور کا امام بننا

جو شخص شرعاً معذور ہو اس کے لئے حدث باقی رہنے کے ساتھ غیر معذورین کی امامت کرنا جائز نہیں، ہاں اگر اسی جیسے عذر والا کوئی مقتدی ہو تو اس کی نماز ایسے معذور کے پیچھے درست ہو جائے گی۔ ولا طاهر بمعذور هذا إن قارن الوضوء الحدث أو طرأ عليه بعده (درمختار) وفي السراج ما نصه: ويصلي من به سلس البول بمثله. (شامی بیروت ٢٧٨/٢، زکریا ٣٢٣/٢) إن اقتداء المعذور بالمعذور صحيح إن اتحد عذرهما. (شامی بیروت ٤٤١/١، زکریا ٥٠٩/١)

Marfat.com

حیض ونفاس کا بیان

حیض ونفاس کا فطری نظام

حیض ونفاس خواتین کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تخلیقی نظام کا ایک حصہ ہیں، بایں طور کہ رحم مادر میں جنین کی پرورش اسی خون سے ہوتی ہے، اسی بنا پر زمانہ حمل میں اس کا خروج بند ہو جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد پھر یہ سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور اس کا جاری رہنا عورت کی صحت کی علامت ہوتی ہے۔

حائضہ عورتوں کے ساتھ پہلی قومیں بہت افراط وتفریط کا معاملہ کرتی تھیں، چناں چہ یہودی حیض کے زمانہ میں عورتوں کا بالکل بائیکاٹ کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ کھانا پینا اور لیٹنا سب چھوڑ دیتے تھے، جب کہ اس کے برعکس عیسائی لوگ حیض کے زمانہ میں عورتوں سے مجامعت تک ترک نہیں کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی ۲/۷۷)

اسلام نے ان دونوں طریقوں کے برخلاف ایک معتدل راہ کی رہنمائی کی، وہ یہ کہ حالتِ حیض میں خواتین کے ساتھ کھانے پینے اور معاشرت میں کسی طرح کا امتیاز نہ رکھا جائے؛ البتہ ناپاکی اور گندگی سے بچنے کے لئے اس حالت میں ان سے مجامعت سے پرہیز کیا جائے، چناں چہ قرآنِ پاک میں اس سلسلہ میں آیت نازل ہوئی:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○

(البقرة: ۲۲۲)

اور لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے تو حیض میں تم عورتوں سے علیحدہ رہا کرو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے قربت مت کیا کرو، پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے (یعنی آگے کی راہ سے) یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں صاف پاک رہنے والوں سے۔

اسی آیت کی روشنی میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہدایت دی:

Marfat.com

اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ. (مسلم شریف حدیث: ۳۰۲)

حائضہ عورت کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر کام کر سکتے ہو۔

یعنی ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور رہنا سہنا منع نہیں ہے؛ البتہ گندگی کی جگہ سے احتراز لازم ہے۔

حائضہ عورتوں کے لئے نماز، روزہ اور تلاوت کی ممانعت عبادات کی تعظیم کی بنا پر ہے کہ اس ناپاکی کے جاری رہتے ہوئے ان عبادات کا انجام دینا مناسب نہیں ہے۔ حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ عورت پر ناپاکی کے ایام کے روزوں کی قضا تو لازم ہے، مگر نماز کی قضا کا حکم نہیں؟ یہ سوال سن کر حضرت عائشہؓ (ناراض ہو گئیں اور) فرمانے لگیں کہ: ''کیا تم بھی حروری ہو گئی ہو''؟ (یہ خارجیوں کی پارٹی کی طرف اشارہ ہے جو دین میں تشدد برتتے تھے) حضرت معاذہ نے فرمایا کہ میں حروری نہیں؛ بلکہ صرف سوال کر رہی ہوں، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ: ''ہمارے ساتھ یہ حالت پیش آتی تھی تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا''۔ (بخاری شریف: ۳۲۱، مسلم شریف: ۳۳۵) یعنی اس میں چوں چرا کی گنجائش نہیں؛ بلکہ جو حکم شرعی ہے اسے دل سے مان لینا چاہئے۔ اس شرعی حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

عبادات کی شوقین خواتین پر یقیناً ایسے حالات میں طبعیت پر بہت بوجھ پڑتا ہے، بعض ازواجِ مطہرات کے ساتھ بھی یہ صورت پیش آئی تو وہ بے اختیار رونے لگیں، جس پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں تسلی دی، چناں چہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم علیہ السلام کے ساتھ حج میں گئے تو جب ہمارا قافلہ مقام ''سرف'' میں پہنچا تو مجھے حیض شروع ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ: ''کیا تمہیں حیض شروع ہو گیا''؟ میں نے کہا: ''جی ہاں!'' تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ. (بخاری شریف حدیث: ۲۹٤، مسلم شریف حدیث: ۱۲۱۱)

یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے سبھی آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر فرما دی ہے؛ لہٰذا تم وہ تمام کام انجام دو جو حاجی انجام دیتا ہے، بس پاکی کے غسل سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف مت کرنا۔

اس حدیث میں خواتین کے لئے بڑی تسلی کا سامان ہے کہ ایسے مواقع پر غم زدہ ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے نظام پر راضی رہ کر اس کے حکم کی تعمیل کا جذبہ ہونا چاہئے۔ بہت سی خواتین خصوصاً سفر حج کے مواقع پر دوا وغیرہ کے ذریعہ اس فطری تقاضہ کو روکنے کی کوشش کرتی ہیں، یہ اگرچہ جائز ہے؛ لیکن اس رجحان کی حوصلہ افزائی

Marfat.com

نہیں کرنی چاہئے؛ اس لئے کہ اس سے فطری نظام بگڑ جاتا ہے، اور بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

حیض ونفاس کے مسائل عموماً پیچیدہ ہوتے ہیں، اور آج کے دور میں طبائع کی کمزوری، فاسد خیالات اور گوناگوں امراض نے اس میں مزید پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں؛ اس لئے مبتلا بہ خواتین کو بالخصوص اپنے مردوں کے ذریعہ صحیح صورتِ حال بتا کر شرعی حکم معلوم کرنے میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

مشہور فقیہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَعْرِفَةُ مَسَائِلِ الْحَيْضِ مِنْ أَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ لِمَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهَا مَا لاَ يُحْصَى مِنَ الْأَحْكَامِ كَالطَّهَارَةِ وَالصَّلاَةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالصَّوْمِ وَالاعْتِكَافِ وَالْحَجِّ وَالْبُلُوْغِ وَالْوَطْءِ وَالطَّلاَقِ وَالْعِدَّةِ وَالاسْتِبْرَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحْكَامِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْوَاجِبَاتِ؛ لِأَنَّ عَظَمَ مَنْزِلَةِ الْعِلْمِ بِالشَّيْءِ بِحَسْبِ مَنْزِلَةِ ضَرَرِ الْجَهْلِ بِهِ، وَضَرَرُ الْجَهْلِ بِمَسَائِلِ الْحَيْضِ أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ الْجَهْلِ بِغَيْرِهَا، فَيَجِبُ الاعْتِنَاءُ بِمَعْرِفَتِهَا.

(البحر الرائق ۱/۱۸۹-۱۹۰، الموسوعة الفقهية ۲۹۳-۲۹٤)

اور حیض کے مسائل کو جاننا ضروری ترین باتوں میں سے ہے؛ اس لئے کہ اس پر طہارت، نماز، تلاوتِ قرآن، روزہ، اعتکاف، حج، بلوغت، وطئ، طلاق، عدت اور استبراء وغیرہ کے بے شمار مسائل کا مدار ہے، اور ان احکامات کا جاننا بڑے واجبات میں سے ہے؛ کیوں کہ جس بات سے ناواقف رہنے کا نقصان جس قدر زیادہ ہو، اسی اعتبار سے اس سے واقفیت ضروری اور اہم ہوتی ہے۔ اور حیض کے مسائل سے لاعلم رہنے کا نقصان دیگر باتوں سے ناواقف رہنے سے کہیں زیادہ ہے؛ اس لئے اس کے مسائل کی معرفت کی طرف بھرپور توجہ دینا ضروری ہے۔

بریں بنا ذیل میں اس سلسلہ کے بعض اہم اور بنیادی مسائل پیش کئے جارہے ہیں:

حیض کی تعریف

بالغہ عورت کو آگے کی راہ سے بچہ دانی میں سے ہر ماہ عادۃً (کم از کم نو سال کے بعد سے پچپن سال کی عمر تک) جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ فالحيض دم ينفضه رحم بالغة تسع سنين لا داء بها ولا حبل ولم تبلغ سنّ الإياس، وهو خمس وخمسون سنة

Marfat.com

علی المفتی به. (مراقی الفلاح ۷۵) الحیض: هی الدم الذی ینفضه رحم المرأة السالمة عن الداء والصغر. (المحیط البرهانی ۳۹۲/۱)

حیض کی کم سے کم مدت

کم از کم حیض کی مدت تین دن اور تین رات ہے، اس سے کم جو خون آئے وہ حیض نہیں۔

أقل الحیض ثلاثة أیام ولیالیها ومانقص من ذلک فهو استحاضة. (هدایه ۶۲/۱)

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

حیض کی اکثر مدت دس دن دس رات ہے، اس سے زیادہ جو خون جاری رہے وہ حیض نہیں۔

وأکثره عشرة بعشر لیالٍ، کذا رواه الدار القطنی (درمختار بیروت ۴۱۳/۱، زکریا ۴۷۶/۱)

پاکی کی کم از کم مدت

دو حیضوں کے درمیان طہر (پاکی) کی مدت پندرہ دن ہیں، اس سے کم میں جو خون آئے گا وہ حیض شمار نہ ہوگا۔ وأقل الطهر بین الحیضتین أو النفاس والحیض خمسة عشر یوماً ولیالیها إجماعاً. (درمختار بیروت ۴۱۴/۱، زکریا ۴۷۷/۱)

پاکی کی زیادہ سے زیادہ مدت

دو حیضوں کے درمیان یا نفاس اور حیض کے مابین پاکی کی کوئی اکثر مدت مقرر نہیں ہے، کتنے ہی دن عورت پاک رہ سکتی ہے۔ ولا حد لأکثره وإن استغرق العمر.

(درمختار بیروت ۴۱۴/۱، زکریا ۴۷۷/۱)

حیض کے خون کی رنگت

حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، مٹیالا، سیاہ اور گدلا جو بھی رنگ آئے سب حیض ہے، ہاں اگر خالص سفید مادہ دیکھا تو وہ حیض نہیں۔ وما سوی البیاض الخالص حیض (کنز الدقائق) إعلم أن ألوان الدماء ستة السواد والحمرة والصفرة والکدرة

Marfat.com

والخضرة والتربية الخ وكل هذه الألوان خيض فى أيام الحيض. (البحر الرائق ١/ ١٩٢)

عادت کے خلاف دس دن کے اندر اندر خون کا حکم

اگر کسی عورت کو تین یا چار یا پانچ دن کی عادت تھی، پھر کسی مہینہ میں دو چار دن زیادہ خون آیا، مگر دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا تو یہ سب حیض شمار ہوگا۔ أما إذا لم يتجاوز الأكثر فيهما فهو انتقال للعادة فيهما فيكون حيضاً ونفاساً. (شامی بیروت ١/ ٤١٤، زکریا ١/ ٤٧٧)

عادت کے خلاف دس دن سے زائد خون

اگر کسی عورت کو مثلاً تین یا چار دن خون آنے کی عادت تھی، مگر کسی مہینہ دس دن سے زیادہ خون آ گیا تو ایام عادت کے علاوہ باقی زائد ایام کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ (لہٰذا استحاضہ کے ایام کی نمازیں قضا کرنی ہوں گی) أما المعتادة فما زاد على عادتها وتجاوز العشرة فى الحيض والأربعين فى النفاس يكون استحاضة. (شامی بیروت ١/ ٤١٣-٤١٤، زکریا ١/ ٤٧٧)

غیر معتادہ کے دس دن سے زائد خون کا حکم

اگر کسی عورت کی عادت کوئی ایک متعین نہ ہو کبھی سات، کبھی آٹھ اور کبھی نو دن خون آتا ہو، اگر ایسی عورت کو کسی مہینہ میں دس دن سے زائد خون آجائے، تو اس مہینہ سے پہلے مہینہ میں جتنے ایام (دس دن کے اندر اندر) خون آیا ہو اس کو عادت قرار دے کر اس کے بقدر ایام کو حیض سمجھا جائے گا، اور زائد دنوں کا خون استحاضہ ہوگا۔ المستفاد من عبارة الشامى: أما إذا لم يتجاوز الأكثر فيهما فهو انتقال للعادة فيهما، فيكون حيضاً ونفاساً، وقال قبله: أما المعتادة فما زاد على عادتها وتجاوز العشرة فى الحيض والأربعين فى النفاس يكون استحاضة. (شامی بیروت ١/ ٤١٣-٤١٤، زکریا ١/ ٤٧٧)

پہلی ہی مرتبہ دس دن سے زائد خون آیا

اگر کسی لڑکی نے پہلی مرتبہ خون دیکھا اور اس کا سلسلہ دس دن سے زائد تک جاری رہا تو ابتدائی

Marfat.com

دس دن حیض شمار ہوں گے اور بقیہ ۲۰ دن طہر۔ والحاصل أن المبتدأة إذا استمرّ دمها فحيضها فی كل شهر عشرة وطهرها عشرون. (شامی بیروت ۱/۴۱۵، زکریا ۱/۴۷۸)

کئی کئی دن کے وقفہ سے خون آئے

اگر حیض کی کم از کم مدت یعنی تین دن خون آنے کے بعد پندرہ دن کا وقفہ ہو جائے اور پھر خون آئے تو شرعاً یہ وقفہ معتبر ہوگا، اور دونوں خونوں کو اپنے اپنے وقت پر حیض شمار کیا جائے گا۔ اور اگر تین دن سے کم خون آکر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا وقفہ ہوا یا خون تو تین دن آگیا تھا مگر وقفہ پندرہ دن سے کم رہا تو مذکورہ سب ایام خون جاری رہنے ہی کے شمار ہوں گے۔ اور ان میں یہ اصول پیشِ نظر رکھا جائے گا کہ اگر مبتدأہ (جس نے پہلی مرتبہ خون دیکھا ہو) کے ساتھ یہ شکل پیش آئی ہو تو ابتدائی دس دن حیض شمار کرے گی اور بقیہ استحاضہ۔ اور معتادہ (جس کی ہر مہینہ عادت مقرر ہے) اپنے عادت کے دنوں کو حیض سمجھے گی اور بقیہ کو استحاضہ، یہی قول مفتی بہ ہے۔ ثم اعلم أن الطهر المتخلل بين الدمين إذا كان خمسة عشر يوماً فأكثر يكون فاصلاً بين الدمين فی الحيض اتفاقا، فما بلغ من كل من الدمين نصاباً جعل حيضاً، وأنه إذا كان أقل من ثلاثة أيام لايكون فاصلاً وإن كان أكثر من الدمين اتفاقا. واختلفوا فی ما بين ذلك على ستة أقوال كلها رويت عن الإمام، أشهرها ثلاثة: الأولى قول أبی يوسفؒ: أن الطهر المتخلل بين الدمين لا يفصل بل يكون كالدم المتوالی بشرط إحاطة الدم لطرفی الطهر المتخلل، فيجوز بداية الحيض بالطهر وختمه به أيضاً، فلو رأت مبتدأة يوماً دماً وأربعة عشر طهراً ويوماً دماً فالعشرة الأولى حيض؛ ولو رأت المعتادة قبل عادتها يوماً دماً وعشرة طهراً ويوماً دماً فالعشرة التی لم تر فيها الدم حيض، إن كانت عادتها وإلا ردت إلى أيام عادتها – إلى قوله – وفی الهداية: الأخذ بقول أبی يوسف أيسر وكثير من المتأخرين أفتوا به، لأنه أسهل على المفتی والمستفتی، سراج. وهو الأولى، فتح. وهو قول أبی

Marfat.com

حنيفة الأخر، نهاية. (شامی بیروت ۴۱۹/۱، زکریا ۴۸۳/۱-۴۸۴)

حالتِ حیض ونفاس میں نماز روزہ کا حکم

حالتِ حیض ونفاس میں نماز تو بالکل معاف ہے یعنی اس کی قضا بھی نہیں، اور روزہ فی الحال گو کہ رکھنا جائز نہیں؛ لیکن بعد میں ان ایام کی قضا لازم ہے۔ والحیض یسقط عن الحائض الصلاة ویحرم علیها الصوم وتقضی الصوم ولا تقضی الصلوات. (ہدایہ ۶۳/۱)

نماز کے دوران حیض آ گیا

اگر فرض نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو وہ نماز بالکل معاف ہے اور اگر نفل شروع کرنے کے بعد آیا ہے تو بعد میں اس کی قضا کرنی ہوگی۔ ولو شرعت تطوعاً فیهما فحاضت قضتهما. (درمختار) أما الفرض ففی الصوم تقضیه دون الصلوٰة.

(شامی بیروت ۴۲۱/۱، زکریا ۴۸۵/۱)

نماز کے اخیر وقت میں حیض آ گیا

اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آ گیا اور ابھی نہیں پڑھی ہے تب بھی اس وقت کی نماز معاف ہوجائے گی۔ وإن مضی من الوقت ما یمکنها أدائها فیه لأن العبرة عندنا لآخر الوقت. (شامی بیروت ۴۲۱/۱، زکریا ۴۸۵/۱)

عادت سے پہلے خون بند ہونے پر نماز وجماع کا حکم

اگر کسی کی عادت مثلاً پانچ دن خون آنے کی ہے اور چار دن خون آکر بالکل بند ہوگیا، تو اس پر غسل کرکے اسی وقت سے احتیاطاً نماز پڑھنا لازم ہے، مگر جب تک ایام عادت پورے نہ ہوجائیں جماع کی اجازت نہیں ہے۔ لو انقطع دمها دون عادتها یکره قربانها وإن اغتسلت حتی تمضی عادتها وعلیها أن تصلی وتصوم للاحتیاط. (ہندیہ ۳۹/۱، درمختار بیروت ۴۲۵/۱، زکریا ۴۸۹/۱-۴۹۰، مراقی الفلاح ۷۹)

Marfat.com

دس دن سے پہلے خون بند ہو گیا

اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ وہ جلدی سے غسل کر کے نماز کی تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے، تو اس پر نماز اسی وقت سے فرض ہے جس کی قضا کرنی ہوگی، اور اگر وقت اتنا تنگ تھا کہ وہ غسل کر کے تکبیر نہ کہہ سکی تو اس وقت کی نماز فرض نہیں ہوئی، اگلے وقت سے نماز پڑھے۔

فإذا أدركت من آخر الوقت قدر ما يسع الغسل فقط لم يجب عليها قضاء تلك الصلوٰة لأنها لم تخرج من الحيض فى الوقت بخلاف ما إذا كان يسع التحريمة أيضاً؛ لأن التحريمة من الطهر فيجب القضاء. (شامی بیروت ۴۲۸/۱، زکریا ۴۹۳/۱)

دس دن پورے ہونے پر خون بند ہوا

اگر دس دن پورے ہونے پر کسی نماز کے بالکل اخیر وقت میں خون بند ہوا کہ وہ صرف "اللّٰہ أكبر" کہہ سکتی ہے، تو بھی اس پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی بعد میں قضا کرنی ہوگی۔ ولو انقطع لعشرة فتقضى الصلوة إن بقى قدر التحريمة. (شامی بیروت ۴۲۸/۱، زکریا ۴۹۳/۱)

حالتِ حیض میں ایک مستحب عمل

خواتین کے لئے حیض کے زمانے میں ایک مستحب عمل یہ ہے کہ نماز کے اوقات میں وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر تسبیح وغیرہ پڑھ لیا کریں؛ تاکہ عبادت کا اہتمام برقرار رہے اور پاکی کے بعد نماز پڑھنے سے دل نہ گھبرائے۔ ويستحب للمرأة الحائض إذا دخل عليها وقت الصلوة أن تتوضأ وتجلس عند مسجد بيتها، وفى السراجية: مقدار ما يمكن أداء الصلوة لو كانت طاهرة وتسبح وتهلل كى لا تزول عنها عادة العبادة. (تاتارخانية زكريا ۴۷۸/۱، هندية ۳۸/۱، منيل الواردين فى رسائل ابن عابدين ۱۱۰، شامی بیروت ۳۱۱/۱، زکریا ۳۴۹/۱)

گدی رکھنے کا حکم

باکرہ (بن بیاہی) عورت کے لئے صرف ایام حیض میں شرم گاہ پر گدی رکھنا مستحب ہے،

Marfat.com

جب کہ ثیبہ (بیاہی) عورت کے لئے ایام حیض میں خصوصاً اور عام ایام میں عموماً گدی رکھنا مستحب ہے۔ إن اتخاذ الكرسف سنة عند الحيض والثيب يستحب لها اتخاذ الكرسف بكل حال لأنها لا تأمن خروج شيء منها فالاحتياط في حقها ذلك خصوصاً في حالة الصلاة، وأما البكر فيستحب لها وضع الكرسف ولا يستحب لها في غير حالة الحيض. (المحيط البرهاني ۱، ۴۰۰-۴۰۱)

گدی کہاں رکھے؟

عورت کو گدی شرم گاہ کے ظاہری حصہ میں ہی رکھنی چاہئے، اندرونی حصہ (اندام نہانی) میں گدی داخل کرنا مکروہ ہے۔ وعن محمد بن سلمة البلخي رحمه الله: أنه يكره للمرأة أن تضع الكرسف في الفرج الداخل لأن ذلك يشبه النكاح بيدها

(المحيط البرهاني ۱/۴۰۱)

خون بند ہونے پر غسل میں تاخیر

جب حیض یا نفاس کا خون اکثر مدت سے کم میں کسی نماز کے شروع وقت میں منقطع ہو، تو افضل یہ ہے کہ غسل کرنے میں جلدی نہ کرے؛ بلکہ نماز کے آخری مستحب وقت تک احتیاطاً تاخیر کرے؛ تاکہ دوبارہ خون آنے کا احتمال نہ رہے۔ وإن انقطع دمها فيما دون العشرة – إلى قوله – أو كانت معتادة وانقطع الدم على عادتها أو فوق عادتها أخرت الغسل إلى آخر الصلاة، فإذا خافت فوت الصلاة اغتسلت وصلت وإنما أخرت الاعتسال والصلوة احتياطاً لاحتمال أن يعاودها الدم في العشرة. (تاترخانية زكريا ۱/۴۸۲) تنتظر إلى آخر الوقت المستحب دون المكروه. (منهل الواردين في رسائل ابن عابدين ۱/۹۳)

رمضان کے دن میں پاک ہونے والی عورت کو ہدایت

اگر کوئی عورت رمضان المبارک کے دن میں پاک ہوئی تو بقیہ پورے دن کھانا پینا درست

Marfat.com

نہیں، شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے، مگر وہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا اس کی قضا لازم ہے۔ قدم المسافر أو طهرت الحائض فی بعض النهار أمسكا يومهما.

(هداية ۱/ ۲۳۰، مراقی الفلاح، ۳۷)

رمضان کی رات میں پاک ہوئی

اگر دس دن مکمل حیض آنے کے بعد رمضان المبارک کی رات کے بالکل آخری حصہ میں پاک ہوئی کہ ابھی صبح صادق میں چند لمحات (گو کہ صرف اللہ اکبر کہنے کے بقدر ہوں) باقی تھے، تو اگلے دن اس کا روزہ صحیح اور معتبر ہو جائے گا، اور اگر تکبیر کہنے کے بقدر بھی وقت نہ بچے تو اس دن کا روزہ معتبر نہ ہوگا، بعد میں قضا کرنی ہوگی۔ اور اگر دس دن سے کم میں خون بند ہوا ہے تو اگر رات میں غسل کرنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ سکنے کے بقدر وقت باقی ہو تو اگلے دن کا روزہ صحیح ہوگا ورنہ صحیح نہ ہوگا، بعد میں قضا کرنی ہوگی۔ لو انقطع لأكثر المدة فإنه يكفي قدر التحريمة كما مر الخ.. حتى لا يجزيها الصوم إن لم يسعهما أى الغسل والتحريمة الباقي من الليل قبل الفجر. (منهل الواردين فی رسائل ابن عابدين ۱/ ۹۱، والبحث فی الشامی بيروت ۱/ ۴۲۷، زكريا ۱/ ۴۹۲-۴۹۳، وانظر تقريرات الرافعی بيروت ۱/ ۵۲، زكريا ۱/ ۳۸)

حالتِ حیض میں سجدۂ تلاوت واجب نہیں

حالتِ حیض ونفاس میں آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والی یا سننے والی حائضہ عورت پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ لا تجب على كافرٍ وصبيٍ ومجنونٍ وحائضٍ ونفساء، قرؤا أو سمعوا. (البحر الرائق ۲/ ۱۱۹، منهل الواردين ۱/ ۱۱۰)

حائضہ کے آیتِ سجدہ پڑھنے سے سامع پر سجدہ کا وجوب

اگر حائضہ عورت آیتِ سجدہ تلاوت کرے تو سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ وتجب بتلاوتهم يعني المذكورين خلا المجنون المطبق. (الدر المختار بيروت

Marfat.com

۵۰۸/۲، زکریا ۵۸۱/۲، تاتارخانیة زکریا ۴۶۶/۲، کبیری ۴۶۸)

حالت حیض میں قرآنِ کریم کی تلاوت ممنوع

حالتِ حیض ونفاس میں بالقصد قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے۔ والثالث حرمة قراءة القرآن ولو دون آية كما صححهُ صاحب الهداية وقاضى خان وهو قول الكرخى. (منهل الواردين ۱۱۱/۱)

قرآن کی معلّمہ حالتِ حیض میں کس طرح سبق دے؟

اگر قرآنِ کریم پڑھانے والی معلّمہ (استانی) کے لئے حالتِ حیض میں بچیوں کو پڑھانا ناگزیر ہوتو وہ پوری آیت ایک ساتھ نہ کہلوائے؛ بلکہ ایک ایک کلمہ الگ الگ کرکے پڑھائے، مثلاً: ﴿قُلْ – هُوَ – اللّٰهُ – أَحَدٌ﴾ یعنی ہر کلمہ کے درمیان فصل کرے، رواں نہ پڑھائے۔ والمعلمة إذا حاضت ومثلها الجنب كما فى البحر عن الخلاصة تقطع بين كل كلمتين، هٰذا قول الكرخى. وفى الخلاصة: والنصاب وهو الصحيح. (منهل الواردين ۱۱۲/۱) ولايكره التهجى بالقرآن حرفاً حرفاً أو كلمةً كلمةً مع القطع. (منهل الواردين ۱۱۲/۱)

حالتِ حیض میں قرآن کو ہاتھ لگانا

حیض ونفاس کے ایام میں قرآنِ کریم کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ ويمنع – إلى قوله – ومسه ولو مكتوباً بالفارسية فى الأصح إلا بغلافه المنفصل.

(درمختار بیروت ۴۲۳/۱، زکریا ۴۸۸/۱)

تلاوت کی نیت کے بغیر قرآنی آیات پڑھنا

اگر تلاوت کی نیت نہ ہو؛ بلکہ حمدِ خداوندی، دعا اور ذکر کے مقصد سے قرآنِ کریم کی آیات حالتِ حیض میں پڑھی جائیں، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ دعا اور حمد کے مضامین پر مشتمل آیات میں

Marfat.com

تو ان کا پڑھنا مطلقاً جائز ہے خواہ آیات طویل ہوں یا مختصر، اور اگر حمد وثنا والی آیات نہ ہوں، مثلاً سورۂ لہب، تو چھوٹی چھوٹی آیتوں کے پڑھنے کی اجازت ہے، اور لمبی آیات کا پڑھنا منع ہے۔ **فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء أو شيئاً من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا باس به.** (شامی بیروت ۱/۴۲۳، زکریا ۱/۴۸۸، وانظر البحث والتفصیل عن هذه المسئلة فی منهل الواردین للعلامة الشامی ۱/۱۱۱-۱۱۲)

حالتِ حیض میں قرآنی اور نبوی دعائیں پڑھنا

حالتِ حیض میں ہر طرح کی دعائیں پڑھنا جائز ہے، حتی کہ وہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں جن کے الفاظ قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ میں وارد ہیں، اس حال میں دعائے قنوت پڑھنا بھی درست ہے۔ **ولا بأس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالىٰ.** (درمختار بیروت ۱/۴۲۴، زکریا ۱/۴۸۸، منهل الواردین ۱/۱۱۲)

حالتِ حیض میں سلام واذان کا جواب دینا

حالتِ حیض میں اذان کے کلمات کا جواب دینا اور اس کے بعد دعا پڑھنا سب درست ہے۔ **ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذلك.** (هندیه ۱/۳۸)

حالتِ حیض میں دینی کتابوں کا مطالعہ اور درس

ناپاکی کے ایام میں دینی کتابوں کا پڑھنا، مطالعہ کرنا اور درس دینا جائز ہے؛ لیکن ان میں جہاں قرآنِ کریم کی آیت لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا اور وہ آیت زبان سے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ **وفي السراج عن الإيضاح: إن كتب التفسير لا يجوز من موضع القرآن منها، وله أن يمس غيره، وكذا كتب الفقه إذا كان فيها شيء من القرآن.** (شامی بیروت ۱/۲۸۶، زکریا ۱/۳۲۰، منهل الواردین ۱/۱۱۳)

Marfat.com

حالتِ حیض میں قرآنِ کریم کی کمپوزنگ

حالتِ حیض میں قرآنِ کریم کو ٹائپ مشین پر ٹائپ کرنا یا کمپیوٹر میں کمپوز کرنا مکروہ ہے، قرآنِ کریم کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ کامل پاکی کے بعد ہی یہ کام انجام دیا جائے۔ ولا بـاس لهـا بـكتـابة الـقـرآن عـنـد أبـى يـوسف إذا كانت الصحيفة على الأرض لأنها لاتـحـمـل الـمصحف والكتابة تقع حرفاً حرفاً وليس الحرف الواحد بالقرآن وقـال محمدؒ: أحب إلىَّ أن لا تكتب. (تاتارخانية زكريا ۱/۴۸) وفق الطحاوى بين الـقـولـيـن بـمـا يـرفـع الـخـلاف مـن أصـلـه بـحـمل قول الثانى على الكراهة التحريمية، وقول الثالث على التنزيهية، بدليل قوله أحب إلىَّ الخ. (شامى بيروت ۱/۲۸۴، زكريا ۱/۳۱۷)

قرآنی آیات والے طغرے وغیرہ چھونا

طغریٰ، لاکٹ، تمغہ، یا ایسی طشتری اور کٹورا وغیرہ جس میں قرآنِ کریم کی آیت لکھی ہو، ان اشیاء کو حائضہ عورت کنارے سے چھوسکتی ہے؛ البتہ لکھی ہوئی جگہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے؛ لیکن بہتر یہی ہے کہ کنارے سے کپڑے وغیرہ سے ہی پکڑے۔ ومسه أى الـقرآن ولو فى لوح أو درهـم أو حـائطٍ لكن لا يمنع إلا من مس المكتوب. (شـامى بيروت ۱/۴۲۳، زكريا ۱/۴۸۸، منهل الواردين ۱/۱۱۳)

حالتِ حیض میں قرآن پر نظر ڈالنا

حیض کی حالت میں ہاتھ لگانے اور زبان سے پڑھے بغیر قرآنِ کریم پر نظر ڈالنا منع نہیں ہے۔ ولا يـكره النظر إليه أى القرآن لجنبٍ وحائضٍ ونفساء لأن الجنابة لا تحل العين. (درمختار بيروت ۱/۲۸۳، زكريا ۱/۳۱۶، منهل الواردين ۱/۱۱۲)

Marfat.com

حالتِ حیض میں مسجد میں جانا

حیض کی حالت میں مسجد شرعی کے اندر جانا جائز نہیں ہے۔ (مسجد سے ملحق کمروں اور باہری احاطہ کا یہ حکم نہیں ہے) والخامس: حرمة الدخول فی المسجد ولو للعبور بلا مكثٍ. (منهل الواردين ۱۱۳/۱، درمختار وشامی بیروت ۴۲۱/۱، زکریا ۴۸۶/۱)

حالتِ حیض میں وعظ کی مجلس میں جانا

حائضہ عورت کے لئے وعظ ونصیحت کی مجلس میں شرکت درست ہے (بشرطیکہ یہ مجلس مسجد میں منعقد نہ ہو) فی الحدیث: عن أم عطية الخ. فأما الحيض فيعتزلن الصلوة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين. الحديث. (مسلم شریف ۲۹۱/۱)

حالتِ حیض میں طواف کا حکم

ناپاکی کے ایام میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا حرام ہے؛ لیکن اگر کوئی عورت اس حال میں مجبوراً طوافِ زیارت کرلے تو وہ طواف معتبر ہوگا، تاہم جرمانہ میں ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی اور وہ عورت سخت گنہ گار قرار پائے گی۔ (اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف کا اعادہ کرلے تو جرمانہ ساقط ہوجائے گا) والسادس: حرمة الطواف ولو فعلت صح وأثمت وعليها بدنة. (منهل لواردين ۱۱۳/۱) فإن أعاده لسقطت عنه. (غنية لناسك ۱۴۵، ايضاح النواسك ۱۰۴)

حالتِ حیض ونفاس میں جماع حرام ہے

حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا قطعاً حرام ہے، قرانِ کریم میں اس کی ممانعت وارد ہے، حتی کہ بعض فقہاء نے اس حال میں جماع کو حلال سمجھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ والسابع حرمة الجماع والاستمتاع ما تحت الإزار. (منهل الواردين ۱۱۳/۱)

Marfat.com

حالتِ حیض میں میاں بیوی کا ساتھ لیٹنا

حیض کی حالت میں عورت کے گھٹنے اور ناف کے درمیانی حصہ سے بلا حائل تلذذ حاصل کرنا بھی منع ہے؛ البتہ کپڑے پہن کر اور ستر ڈھانپ کر میاں بیوی کے ایک ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح گھٹنے کے نیچے اور ناف کے اوپر کے حصہ سے تلذذ مطلقاً جائز ہے۔ ویمنع الخ. وقربان إزار یعنی ما بین سرة ورکبة ولو بلا شهوة. (درمختار) فیجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والرکبة وما تحتها ولو بلا حائل، وکذا بما بینهما بحائل بغیر الوطء، ولوتلطخ دماً. (شامی بیروت ۴۲۲/۱، زکریا ۴۸۶/۱)

حالتِ حیض میں الگ بستر پر سونا

حیض ونفاس کی وجہ سے بستر الگ نہیں کرنا چاہئے؛ بلکہ حسبِ معمول ساتھ ہی لیٹنا چاہئے، اس حال میں بستر الگ کردینا یہودیوں کا فعل ہے جس کی مشابہت سے بچنا لازم ہے۔ ولاینبغی أن یعزل عن فراشها لأن ذٰلک یشبه فعل الیهود. (شامی بیروت ۴۲۲/۱، زکریا ۴۸۶/۱)

حالتِ حیض میں جماع پر کفارہ

اگر غلبۂ شہوت میں ناپاکی کی حالت میں جماع کا صدور ہوجائے تو دونوں اس جرم پر سچے دل سے توبہ کریں، ہاں اگر عورت کو مجبور کردیا جائے تو اس پر گناہ نہیں، اور مرد کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ جرم کی تلافی کے لئے کفارہ کے طور پر گہرے سرخ رنگ کا خون جاری ہونے کی صورت میں ایک دینار (۴/ماشہ ۲۵/ملی گرام سونا یا اس کی قیمت) اور پیلے رنگ کا خون ہونے کی صورت میں آدھا دینار (۲/گرام ۱۲۱/ملی گرام سونا یا اس کی قیمت) غریبوں پر صدقہ کرے؛ لیکن یہ صدقہ واجب نہیں، توبہ کے بعد صدقہ نہ کرنے پر گنہ گار نہ ہوگا۔ فتلزمه التوبة؛ ویندب تصدقه بدینار أونصفه ومصرفه کزکوٰة، وهل علی المرأة تصدق؟ قال فی الضیاء:

Marfat.com

الظاهر لا. (درمختار) وقيل بدينار لو الدم أسود وبنصفه لو أصفر. قال فى البحر: ويدل له ما رواه أبو داؤود والحاكم وصححه إذا واقع الرجل أهله وهى حائض، إن كان دما أحمر فليتصدق بدينار، وإن كان أصفر فليتصدق بنصف دينار. (شامی بیروت ۴۲۹/۱، زکریا ۴۹۴/۱، منهل الواردین ۱۱۴/۱)

خون کے انقطاع کے بعد جماع

اگر دس دن پر خون بند ہوا ہے تو اگر چہ اس کے بعد فوراً جماع کی گنجائش ہے؛ لیکن مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد جماع کرے۔ ويحل وطؤها إذا انقطع حيضها لأكثره بلا غسل وجوبا بل ندبا. (درمختار بیروت ۴۲۴/۱، زکریا ۴۸۹/۱) ويستحب أن لا يطأها حتى تغتسل. (مراقی الفلاح ۷۸)

دس دن سے پہلے خون کے انقطاع کے بعد جماع؟

اگر دس دن سے کم میں عادت پوری ہونے پر خون بند ہوا ہے تو اس وقت تک جماع حلال نہ ہوگا جب تک کہ عورت غسل کرلے یا اتنا وقت گذر جائے کہ اس کے ذمہ میں کم از کم ایک نماز لازم ہو جائے، یعنی غسل کرکے تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش کے بعد دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ (یہ اس وقت ہے جب کہ کسی نماز کے وقت میں خون بند ہوا ہو، اور اگر وقت مہمل یعنی سورج نکلنے سے زوال تک کے درمیان میں خون بند ہوا ہے، تو اس عورت سے بلا غسل جماع اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک کہ عصر کا وقت شروع نہ ہو جائے؛ کیوں کہ اس صورت میں عصر کے وقت ہی اس کے ذمہ میں ظہر کی قضا لازم ہوگی) اعلم أنه إذا انقطع دم الحائض لأقل من عشرة وكان لتمام عادتها فإنه لا يحل وطؤها إلا بعد الاغتسال أو التيمم بشرطه كما مر، لأنها صارت طاهرة حقيقة أو بعد أن تصير الصلوة دينا فى ذمتها، وذلك بأن ينقطع ويمضى عليها أدنى وقت صلوة من اٰخره، وهو قدر ما يسع

Marfat.com

الغسل واللبس والتحريمة الخ، فإذا انقطع قبل الظهر مثلاً أو فی أول وقته لا يحل وطؤها حتى يدخل وقت العصر الخ. مع أنه لا عبرة للوقت المهمل ولا لأول وقت الصلوة. (شامی بیروت ۴۲۶/۱ بحثاً، زکریا ۴۹۱/۱)

حائضہ عورت کا کھانا پکانا

حالتِ حیض ونفاس میں کھانا پکانا، آٹا گوندھنا وغیرہ سب حلال ہے، ایسی عورت کے محض ہاتھ لگانے سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی، اس کا پکایا ہوا کھانا استعمال کرنا بلا کراہت درست ہے۔ ولایکره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء. (شامی بیروت ۴۲۲/۱، زکریا ۴۸۶/۱، طحطاوی علی المراقی ۷۸)

حالتِ حیض میں مہندی لگانا

حیض ونفاس کی حالت میں مہندی لگانا جائز ہے، اور بعد میں اس کا رنگ باقی رہنے کے باوجود پاکی حاصل ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جائے گا۔ بل يطهر ما صبغ أو خضب بنجس بغسله ثلاثاً. (درمختار بیروت ۴۶۵/۱، زکریا ۵۳۷/۱، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۵۳/۲)

دوا کے ذریعہ حیض کا خون بند کرنا

دوا کے ذریعہ اگر خون پر بندش کردی گئی تو جب تک خون جاری نہ ہو عورت پاک ہی شمار ہوگی؛ لیکن اگر ایسا کرنا صحت کے لئے مضر ہو جیسا کہ مشاہدہ ہے تو یہ عمل نہ کیا جائے۔ لا يجوز للمرأة أن تمنع حيضاً أو تستعجل إنزاله إذا كان يضر صحتها لأن المحافظة على الصحة واجبةٌ. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱۲۴/۱)

ابتداء کے بعد دوا کے ذریعہ حیض کو روکنا

اگر کسی عورت کو عادت کے موافق حیض آنا شروع ہوا، پھر اس نے دوا کھا کر اسے درمیان

Marfat.com

ہی میں روک لیا تو محض خون بند ہونے سے وہ پاک نہ ہوگی؛ بلکہ ایام عادت تک وہ ناپاک ہی شمار ہوگی۔ وإن منع بعد الظهور أو لاً فالحيض والنفاس باقيان أى لا يزول بهٰذا المنع حكمهما الثابت بالظهور أولاً كما لو خرج بعض المنى ومنع باقيه عن الخروج فإنه لا تزول الجنابة. (منهل الواردين ۸۱)

نفاس

بچے کی پیدائش کے بعد جوخون جاری ہوتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ والنفاس هو الدم الخارج عقب الولادة. (نورالایضاح مع المراقی ۷۵)

نفاس کی کم سے کم مدت

نفاس کی کم سے کم کوئی مدت متعین نہیں ہے، تھوڑی دیر بھی خون آکر بند ہوسکتا ہے۔ لا حد لأقله. (تنوير الأبصار بيروت ۴۳۱/۲، زكريا ۴۹۷/۱)

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت

نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے۔ عن أم سلمة رضى الله عنها قالت: كانت النفساء تقعد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين يوماً. (شامی بیروت ۴۳۲/۱، زکریا ۴۹۷/۱)

اسقاطِ حمل کے بعد آنے والے خون کا حکم

اگر کسی عورت کا بچہ گر گیا یا گرا دیا گیا تو چار ماہ یا اس سے زیادہ کے حمل کو ساقط کرنے پر جو خون آئے گا وہ نفاس سمجھا جائے گا، اور اگر حمل چار ماہ سے کم ہو تو یہ خون مسلسل تین روز یا اس سے زیادہ دس دن کے اندر اندر آنے کی صورت میں حیض شمار ہوگا، بشرطیکہ اس سے پہلے کم از کم پندرہ دن پاکی کی حالت رہی ہو، ورنہ (یعنی تین دن برابر خون جاری نہ رہا اور اس سے پہلے کامل طہر ہو

Marfat.com

یا تین دن خون جاری رہا؛ لیکن اس سے پہلے کامل طہر نہیں تھا یا تین دن سے کم خون آیا جب کہ اس سے پہلے کامل طہر نہیں رہا تو ان تینوں صورتوں میں یہ خون) استحاضہ ہوگا۔ **والمرئی حیض إن دام ثلاثاً وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة.** (درمختار) **أی أن لم یدم ثلاثاً وتقدمه طهر تام، أو دام ثلاثا ولم یتقدمه طهر تام، أو لم یدم ثلاثاً ولا تقدمه طهر تام.** (شامی بیروت ۴۳۵/۱، زکریا ۵۰۱/۱) **وقال قبله فی التنویر: ظهر بعض خلقه کید أو رجل فتصیر به نفساء.** (تنویر الابصار بیروت ۴۳۴/۱، زکریا ۵۰۰/۱، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه ترکی ۱۳۲/۱)

آپریشن کے ذریعہ ولادت پر نفاس کا حکم

اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ کا آپریشن کر کے نکالا جائے تو اگر خون بچہ دانی سے بہا ہے تو وہ عورت نفاس والی کہلائے گی، اور اگر بچہ دانی سے پیشاب کے راستہ سے خون نہیں بہا تو اس کو نفاس نہیں کہا جائے گا؛ بلکہ ظاہری زخم پر محمول کیا جائے گا، مگر غسل بہر حال ضروری ہوگا۔ **فلو ولدته من سرتها إن سال الدم من الرحم فنفساء وإلا فذات جرح.** (درمختار بیروت ۴۳۰/۱، زکریا ۴۹۶/۱، عالمگیری ۳۷/۱) **المرأة إذا ولدت ولم تر الدم هل یجب علیها الغسل والصحیح أنه یجب.** (عالمگیری ۱۶/۱)

بچہ کٹ کٹ کر نکلے

اگر بچہ کا اکثر حصہ کٹ کٹ کر باہر آجائے تو اس کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس کہلائے گا، اور اگر بچہ کے دو ایک اعضاء ہی کٹ کر باہر آئے ہوں اور اکثر اعضاء ابھی اندر ہی ہوں تو اس وقت جاری ہونے والا خون استحاضہ کا ہوگا، اور اس حال میں بھی اس عورت پر نماز کا پڑھنا فرض ہوگا۔ **عقب ولد أو أکثره ولو متقطعاً عضواً عضواً لا أقله، فتتوضأ إن قدرت أو تتیمم وتؤمی بصلاة ولا تؤخر.** (درمختار بیروت ۴۳۰/۱، زکریا ۴۹۶/۱ ومثله فی الهندیة ۳۷/۱)

Marfat.com

بچہ کی پیدائش کے بعد خون کا تسلسل

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون مسلسل جاری ہو جائے تو:

الف: اگر نفاس اور حیض اور طہر کے بارے میں عورت کی عادت متعین اور معلوم ہو تو اس کے مطابق عمل کرے، یعنی جتنے دن نفاس کا معمول ہو ان کو نفاس اور جتنے دن پاک رہنے اور اس کے بعد حیض آنے کا معمول ہو ان کو پاکی اور حیض کے ایام سمجھے۔

ب: اگر نفاس اور حیض کسی کی بھی عادت کا بالکل پتہ نہ ہو تو اولاً ۴۰ دن نفاس، پھر ۲۰ دن پاکی اور پھر ۱۰ دن حیض قرار دے گی۔

ج: اگر نفاس کی مدت معلوم ہے مثلاً ۱۵ دن مگر حیض اور پاکی کے ایام مجہول ہوں، تو ۱۵ دن نفاس سمجھ کر ۲۰ دن پاکی اور پھر ۱۰ دن حیض کے شمار کرے گی۔

د: اگر نفاس کی مدت مجہول ہو مگر پاکی اور حیض کی عادت متعین اور معلوم ہو، تو پھر ۴۰ دن نفاس کے شمار کرے گی اور پھر متعین عادت پر عمل کرے گی۔ (التحف فی الفتاویٰ ۹۱)

استحاضہ

سیلان الرحم کی بیماری میں مسلسل جو خون آتا ہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں بشرطیکہ اس کو حیض یا نفاس نہ قرار دیا جا سکے۔ والاستحاضة دم نقص عن ثلاثة أيام أو زاد على عشرة في الحيض لما رويناه ودم زاد على أربعين في النفاس أو زاد على عادتها. (مراقی الفلاح ۷۶) قال الأزهري: الاستحاضة سيلان الدم في غير أوقاته المعتادة.

(البحر الرائق ۱/ ۱۹۰، القاموس بحوالہ حاشیہ شامی بیروت ۱/ ۴۱۱)

استحاضہ کا حکم

مستحاضہ عورت معذور شخص کے حکم میں ہے؛ لہٰذا جن ایام کے خون کو استحاضہ قرار دیا جائے ان ایام کی نمازوں کو نہیں چھوڑے گی؛ بلکہ معذور کی طرح ہر نماز کے وقت کے لئے الگ وضو کر کے

Marfat.com

نماز وغیرہ پڑھتی رہے گی، اور استحاضہ کے زمانہ میں شوہر کے لئے اس سے ہر طرح کا انتفاع حلال ہوگا۔ وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه إمساكه - إلى قوله - أو استحاضة الخ. (درمختار بیروت ۱/۴۳۷، زکریا ۱/۴۰۵)

مستحاضہ اپنی عادت بھول جائے

اگر مسلسل خون جاری رہنے میں مبتلا عورت کو یہ یاد نہ رہے کہ مہینہ میں کس وقت اور کتنے دن اس کو حیض آتا تھا اور کتنے دن وہ پاک رہتی تھی تو:

الف: اگر وہ حیض اور استحاضہ میں کسی علامت سے امتیاز کرسکنے پر قادر ہو تو اپنے امتیاز پر عمل کرتے ہوئے عبادات انجام دے، یعنی حیض کے وقت نماز روزہ ترک کرے اور اس سے غسل کرکے بقیہ دنوں میں نماز و روزہ ادا کرے۔

ب: اگر خون میں امتیاز نہ کرسکتی ہو تو پھر خوب سوچ سمجھ کر غالب گمان پر عمل کرے، یعنی جس وقت اسے غالب گمان یہ ہو کہ اب حیض شروع ہوگیا ہے تو نماز ترک کردے، اور جب یہ گمان غالب ہو کہ اب استحاضہ شروع ہوگیا ہے تو غسل کرکے پاک ہو جائے اور نماز روزہ شروع کردے۔

ج: اگر اتنی زیادہ بھول ہو جائے کہ اسے بالکل پتہ ہی نہ چل پائے کہ حیض ہے یا استحاضہ؟ تو یہ عورت مستحاضہ متحیرہ کہلاتی ہے اور اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہر ممکن احتیاطی حکم پر عمل کرے مثلاً:

(۱) ہر نماز مستقل غسل کرکے پڑھے؛ کیوں کہ ممکن ہے کہ یہی وقت اس کے حیض کے انقطاع کا ہو، پھر اگلی نماز کے وقت میں غسل کرکے پہلے سابقہ وقت کی نماز قضا پڑھے، اس کے بعد وقتیہ نماز ادا کرے اور پھر ہر نماز کے وقت میں ایسا ہی کرتی رہے۔

(۲) نفل نماز اور روزہ نہ رکھے۔

(۳) فرض و واجب نماز میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر سے مختصر قرأت کرے۔

(۴) قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرے۔

Marfat.com

(۵) قرآنِ کریم کو ہاتھ نہ لگائے۔

(۶) مسنون اور نفلی طواف نہ کرے، اور طواف زیارت ادا کرلے مگر دس دن کے بعد اس کی قضا کرے، اور طواف وداع کرلے مگر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے۔

(۷) ایسی عورت مسجد میں نہ داخل ہو۔

(۸) پورے رمضان کے روزے رکھے، اور رمضان کے بعد ۲۰ روزوں کی قضا کرے۔

(۹) اس کا شوہر اس حال میں اس سے بالکل جماع نہ کرے۔

(۱۰) اگر ایسی عورت کو عدتِ طلاق گذارنے کی ضرورت پیش آئے تو اس کی عدت ۱۹ مہینہ ۹ دن ۲۰ گھنٹہ میں پوری ہوگی۔ (والتفصیل فی منهل الواردین ۱/ ۹٤-۱۰۱، والنتف فی الفتاوی ۹۰-۹۱)

نو سال سے کم عمر میں آنے والے خون کا حکم

لڑکیاں کم از کم نو سال میں بالغ ہوتی ہیں لہٰذا اگر نو سال سے کم عمر میں خون آجائے تو اس کو حیض شمار نہیں کیا جائے گا؛ بلکہ وہ استحاضہ ہوگا۔ وأما وقته فوقته حين تبلغ المرأة تسع سنين فصاعداً غليه أكثر المشائخ فلا يكون المرئى فيما دو نه حيضاً.

(بدائع الصنائع ۱/ ۱۵۷)

پچپن سال کی عمر کے بعد خون کا حکم

پچپن سال کی عمر کے بعد عموماً حیض نہیں آتا؛ لہٰذا اس عمر کے بعد عورت کو اگر خون آئے تو پھر اس کا رنگ دیکھا جائے گا، اگر وہ خالص خون کا رنگ ہو یعنی خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے، اور اگر دوسرا کوئی رنگ ہو تو حیض نہیں؛ البتہ اگر اس عورت کی عادت پہلے سے اس دوسرے رنگ کے خون آنے کی رہی ہو تو اس رنگ کا خون بھی حیض ہی شمار ہوگا۔ وما رأته بعدها أى المدة المذكورة فليس بحيض فى ظاهر المذهب إلا إذا كان دماً خالصاً (درمختار)

Marfat.com

أی کالأسود والأحمر القاضی، درر. قال الرحمتی: وتقدم عن الفتح أنه لو لم یکن خالصاً وکانت عادتها کذلک قبل الإیاس یکون حیضاً. (شامی بیروت ۴۳۶/۱-۴۳۷، زکریا ۵۰۳/۱)

حالت حمل میں خون کا حکم

اگر کسی عورت کو حمل کے زمانے میں خون نظر آئے تو وہ حیض نہیں؛ بلکہ استحاضہ ہے، یعنی وہ اس کی وجہ سے روزہ اور نماز نہیں چھوڑے گی) وماتراہ حامل استحاضة. (تنویر الابصار مع الدر بیروت ۴۱۴/۱، زکریا ۴۷۷/۱)

لیکوریا کا حکم

مرض یا کمزوری کی وجہ سے نکلنے والا سفید مادہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑے پر لگ جائے تو اسے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے، جس عورت کو کبھی کبھی یہ مرض لاحق ہو وہ وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ اور اگر اس مرض کی اتنی کثرت ہو جائے کہ کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ فرض نماز بھی پڑھنے کا موقع نہ مل پائے تو پھر یہ عورت معذور کے حکم میں ہو جاتی ہے اب اس کے لئے ایک نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ وضو کافی ہوگا، سفیدی نکلنے سے بار بار اسے وضو کرنا نہ پڑے گا۔ اور ایسی معذور عورت کے حق میں یہ سفیدی ناپاک بھی نہ سمجھی جائے گی، اور یہ حکم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ ہر نماز میں کم از کم ایک مرتبہ یہ عذر پایا جاتا رہے۔ (فتاویٰ محمودیہ جدید ۲۲۳/۵-۲۲۴)

Marfat.com

کتاب الصلوٰۃ

◻ نماز کے منتخب ضروری مسائل

Marfat.com

اوقاتِ نماز

اسلام میں نماز کی اہمیت

اسلامی عبادات میں نماز کو سب سے امتیازی مقام حاصل ہے، اسی امتیازی شان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نماز کی فرضیت کا حکم شبِ معراج میں پیغمبر علیہ السلام کو آسمانوں پر بلا کر مرحمت فرمایا، یہ واقعہ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں پیش آیا، جس کے وقت کے بارے میں اقوال مختلف ہیں، امام نوویؒ نے بعثت کے پانچویں سال یعنی ہجرت سے سات آٹھ سال قبل ہونے والے قول کو راجح قرار دیا ہے۔ (شرح نووی علی مسلم ۱/۹۱)

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے''۔ (بیہقی فی شعب الایمان ۳/۳۵)

اور بعض فقہاء نے اس سے آگے یہ جملہ بھی بڑھایا ہے کہ: ''جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم رکھا، اور جس نے اسے ضائع کیا اس نے دین کو ضائع کر دیا''۔ (کشف الخفاء ۲/۲۸)

ایک روایت میں ہے کہ ''اسلام اور کفر میں امتیاز کرنے والی چیز نماز ہے''۔ (مسلم شریف ۱/۶۱)

یعنی جو شخص نمازی ہے وہ ایک اسلامی علامت کو سینے سے لگائے ہوئے ہے اور جو شخص نماز سے بے گانہ ہے وہ ایک کفریہ عمل کا مرتکب ہے اور نماز نہ پڑھنے میں کافروں کی مشابہت اختیار کر رہا ہے۔ بہت سی احادیث میں نماز کو افضل الاعمال قرار دیا گیا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی طرف سے عاجزی اور بندگی کا اظہار سب سے زیادہ پسند ہے اور نماز کی حالت میں ایک بندہ اپنے آقا و مولیٰ کے دربار میں جس طرح اپنی ذلت اور عاجزی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ اس انداز میں کسی اور عبادت میں نہیں پایا جاتا۔ ہاتھ کا باندھنا، حمد و ثنا کرنا، رکوع میں سر جھکانا پھر سجدہ میں جا کر تمام اعضاء زمین پر ٹیک دینا یہ سب مالک الملک کے سامنے اپنی عاجزی اور ذلت کے انداز ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو حد سے زیادہ پسند ہیں۔

میدان محشر میں بھی سلسلۂ عبادات میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ گچھ ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر نماز ٹھیک نکلی تو بقیہ اعمال بھی ٹھیک نکلیں گے اور اگر نماز ہی میں نقص اور کوتاہی نکل آئی تو بقیہ اعمال تو اس سے بھی خراب ہوں گے۔ (الترغیب والترہیب ۱/۱۵۰)

Marfat.com

اس لئے ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم اور فرض عین ہے کہ وہ نماز کے سلسلے میں قطعاً کوتاہی نہ کرے نماز میں عذر (سفر یا مرض) کی وجہ سے تخفیف تو ہوسکتی ہے؛ لیکن معافی کسی حال میں نہیں ہے، کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔ رکوع سجدہ نہ کرسکے تو اشارے سے پڑھے، مگر پڑھنا ضروری ہے۔

افسوس ہے کہ یہ فرض جتنا اہم ہے آج امت کی اکثریت اس سے اتنی ہی غافل ہے، اس غفلت کو توڑنے کے لئے گھر گھر نماز کا ماحول بنانے کی ضرورت ہے، اور بچہ بچہ کو نماز کا عادی بنانا ضروری ہے؛ تاکہ امت صلاح وفلاح کے راستہ پر گامزن ہوسکے۔

نماز برائی سے روکتی ہے

نماز کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ نمازی شخص کا ضمیر زندہ رہتا ہے جو اسے ہر برے کام سے برابر روکتا رہتا ہے، اور جلد یا بدیر نماز کی برکت سے بڑے سے بڑے گناہوں سے بچنے کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ. (العنکبوت ٤٥)

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور منکر کاموں سے۔

ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی رات بھر نماز پڑھتا ہے اور صبح اٹھ کر چوری کرتا ہے، تو آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ: ''یہ نماز عنقریب اسے اس عمل سے روک دے گی۔'' (ابن کثیر ۱۰۱۸)

اور جو شخص نماز پڑھنے کے ساتھ کسی گناہ کا پکا عادی ہو تو اسے اپنی نماز کا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں اس سے نماز میں ایسی کوتاہی تو نہیں ہورہی ہے کہ نماز کا اثر ظاہر نہیں ہورہا، بعض موقوف روایتوں میں مروی ہے کہ: ''جس شخص کی نماز اسے بے حیائی اور گناہ سے نہ روک سکے تو (گویا) اس کی نماز ہی نہیں ہوتی''۔ (ابن کثیر ۱۰۱۸)

لہٰذا اپنی اصلاح کے لئے نماز کی آداب وشرائط کے ساتھ ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے، جتنا زیادہ اہتمام اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے گی انشاء اللہ اتنا ہی معصیت سے نفرت کا جذبہ پیدا ہوگا، اور اطاعت کی طرف رغبت کا داعیہ ابھرے گا۔

نماز کی قبولیت کی شرط

نماز کی قبولیت کے لئے جہاں نیت کا خالص ہونا لازم ہے وہیں نماز کا شریعت کے حکم کے موافق پڑھنا بھی ضروری ہے۔ ارکانِ نماز میں کمی یا بیشی کے ساتھ جو نماز پڑھی جائے گی وہ ہرگز قبول نہ ہوگی، چاہے نیت کتنی ہی خالص ہو؛ کیوں کہ عبادت وہی قابل قبول ہوتی ہے جو شریعت کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق

Marfat.com

ہو، لہٰذا ضروری ہے کہ نماز کے تمام ضروری مسائل مستحضر ہوں؛ تاکہ ہماری نماز ہر اعتبار سے کامل ہو اور ہم اس عظیم عبادت کے عظیم الشان ثواب سے بفضل خداوندی بہرہ ور ہو سکیں، ارشاد خداوندی ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. (البقرة ۲۳۸)

نگہبانی کرو نمازوں کی اور بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے لئے باادب ہو کر۔

اس آیت میں نماز باادب پڑھنے کا حکم دیا گیا، اور نماز کا ادب یہی ہے کہ وہ پوری طرح سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہو۔

نماز کی چوری

بہت سے نماز کے پابند حضرات لمبی عمریں گذر جانے کے باوجود اپنی نماز کی اصلاح کی فکر نہیں کرتے، اور ارکان وافعال میں برابر کوتاہی کی عادت پر جمے رہتے ہیں، اور ہر نماز جلد از جلد اور کم سے کم وقت میں ٹرخانے کی کوشش کرتے ہیں، فضول مشاغل میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں اور نماز میں چند منٹ لگانا بھی بھاری پڑتا ہے، حالاں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو بدترین چور قرار دیا ہے جو نماز کے افعال میں کٹوتی کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے''۔ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت! نماز کی چوری کیسے ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''(نماز کا چور وہ ہے جو) نماز کے رکوع اور سجدہ پورے نہ کرے'' (یعنی بس جلدی جلدی گویا کہ ٹھونگے مار لے)۔ (الترغیب والترہیب ۱/۱۹۸)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو دیکھتا تک نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا'' (یعنی قومہ اور جلسہ نہیں کرتا)۔ (الترغیب والترہیب ۱/۱۹۸)

بریں بنا نماز کے عام مسائل سے واقفیت ضروری ہے؛ تاکہ ہماری نماز لاعلمی کی وجہ سے خراب نہ ہو اور ہم ترک نماز کے وبال سے محفوظ رہیں، جس طرح ہم اپنے دنیوی معاملات کو سدھارنے میں دلچسپی دکھاتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ دلچسپی سے نماز کو واقعی قابل قبول بنانے پر محنت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی نماز کی حلاوت نصیب فرمائیں اور اپنی رضائے تام سے سرفراز فرمائیں، آمین۔

ذیل میں چند ضروری مسائل ذکر کئے جا رہے ہیں:

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ أول وقت الفجر إذا طلع

Marfat.com

الفجر الثانی وهو المعترض فی الأفق و آخر وقتها ما لم تطلع الشمس. (هداية ۸۰/۱، مكتبه بلال ديوبند ۷۶/۱-۷۷)

فجر کا مستحب وقت

فجر کی نماز اسفار کر کے پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز فاسد ہونے کی صورت میں مسنون طریقے سے اعادۂ صلوٰۃ کی گنجائش نہ رہے؛ (لہٰذا طلوع آفتاب سے کم از کم ۳۰ منٹ قبل نماز فجر پڑھنی چاہئے) ویستحب الإسفار بالفجر لقوله عليه الصلوة و السلام أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر. (ترمذی شریف ۴۰/۱، هدايه ۸۲/۱، مكتبه بلال ديوبند ۷۹/۱)

ظہر کا وقت

زوال کے بعد سے سایۂ اصلی دو مثل ہونے تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے۔ وأول وقت الظهر إذا زالت الشمس و آخر وقتها عند أبی حنيفةؒ إذا صار ظل كل شئ مثليه سوى فئ الزوال. (هدايه ۸۱/۱، مكتبه بلال ديوبند ۷۷/۱، درمختار زكريا ۱۴/۲، درمختار بيروت ۱۵/۲)

ظہر کا مستحب وقت

گرمی کے زمانے میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے اور سردی میں اول وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔ ويستحب الإبراد بالظهر فی الصيف وتقديمه فی الشتاء. (هدايه ۸۲/۱، مكتبه بلال ديوبند ۸۰/۱، درمختار زكريا ۲۴/۲، درمختار ۲۳/۲)

جمعہ کا وقت

جمعہ کا اصل وقت بھی ظہر کے وقت کی طرح ہے۔ وجمعة كظهر الخ. (درمختار زكريا ۲۵/۲، درمختار بيروت ۲۴/۲)

جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز گرمی یا سردی ہر زمانہ میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ وقال الجمهور

Marfat.com

ليس بمشروع (أى الإبراد) لأنها تقام بجمع عظيم فتأخيرها مفض إلى الحرج ولا كذلك الظهر. (شامی زکریا ۲/۲۵، شامی بیروت ۲/۲۴)

عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور غروبِ آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ أول وقت العصر إذا خرج وقت الظهر على القولين وآخر وقتها ما لم تغرب الشمس. (هدايه ۱/۸۲، مكتبه بلال ديوبند ۱/۷۸، درمختار زكريا ۲/۱۶، درمختار بيروت ۲/۱۶)

عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت سورج میں تغیر آنے سے پہلے تک رہتا ہے، خواہ گرمی کا موسم ہو یا سردی کا؛ البتہ سورج میں تغیر آنے کے بعد عصر کا مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے۔ ويستحب تاخير العصر ما لم تتغير الشمس فى الصيف والشتاء. (هدايه ۱/۸۳، مكتبه بلال ديوبند ۱/۷۸، درمختار زكريا ۲/۲۶، درمختار بيروت ۲/۲۴)

مغرب کا وقت

غروب شمس سے لے کر افق پر سے سفید روشنی کے غائب ہونے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔ وأول وقت المغرب إذا غربت الشمس وآخر وقتها ما لم يغب الشفق ثم الشفق هو البياض الذى فى الأفق بعد الحمرة. (هدايه ۱/۸۱، مكتبه بلال ديوبند ۱/۷۸، درمختار زكريا ۲/۱۷، درمختار بيروت ۲/۱۷)

مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ ويستحب تعجيل المغرب لأن تأخيرها مكروه. (هدايه ۱/۸۳، مكتبه بلال ديوبند ۱/۸۰، درمختار زكريا ۲/۲۷)

Marfat.com

عشاء کا وقت

عشاء کا ابتدائی وقت سفید روشنی کے غائب ہونے سے شروع ہوکر صبح صادق کے طلوع تک رہتا ہے۔ ابتداء وقت العشاء والوتر منه أی من غروب الشفق إلی قبیل طلوع الصبح الصادق لإجماع السلف. (مراقی الفلاح ۹۵/، درمختار زکریا ۱۸/۲، بیروت ۱۷/۲-۱۸، هدایه ۸۲/۱)

عشاء کا مستحب وقت

نماز عشاء تہائی رات سے پہلے تک مؤخر کرنا مستحب ہے (جب کہ کوئی اور عارض مثلاً تقلیل جماعت کا اندیشہ نہ ہو) اور آدھی رات تک پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور آدھی رات سے صبح صادق تک بلاعذر پڑھنا مکروہ ہے۔ ویستحب تاخیر العشاء إلی ماقبل ثلث اللیل وإلی نصف الأخیر مکروه والتاخیر إلی نصف اللّیل مباح. (درمختار بیروت ۲۵/۲، زکریا ۲۶/۲، هدایه ۸۳/۱)

وتر کا وقت

وتر کا وقت بعد عشاء شروع ہوتا ہے اور صبح صادق کے طلوع تک رہتا ہے۔ وأول وقت الوتر بعد العشاء وآخره ما لم یطلع الفجر. (درمختار بیروت ۱۸/۲، زکریا ۱۸/۲، هدایه ۸۳/۱)

وتر کا مستحب وقت

جس شخص کو بیدار ہونے کا اعتماد ہو اس کے لئے آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، اور جس کو بیدار ہونے پر اعتماد نہ ہو اس کے لئے سونے سے پہلے وتر پڑھنا مستحب ہے۔ ویستحب فی الوتر لمن یألف صلوٰة اللیل آخر اللیل فان لم یثق بالإنتباه أوتر قبل النوم.

(هدایه ۸۴/۱، درمختار زکریا ۲۸/۲، بیروت ۲۶/۲)

Marfat.com

نماز اشراق کا وقت

سورج طلوع ہونے کے تقریباً ۱۵-۲۰ منٹ (مکروہ وقت گذر جانے) کے بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ أولها عند طلوع الشمس إلى أن ترتفع الشمس وتبيض قدر رمح أو رمحين. (طحطاوی علی المراقی ۱۰۰)

نماز چاشت کا وقت

چاشت کا وقت آفتاب طلوع ہونے سے زوال تک باقی رہتا ہے؛ لیکن افضل یہ ہے کہ ایک چوتھائی دن گذرنے کے بعد چاشت کی نماز پڑھی جائے۔ وندب أربع فصاعداً في الضحىٰ من بعد الطلوع إلى الزوال ووقتها المختار بعد ربع النهار. (درمختار، زکریا ۲/۴۶۵، بیروت ۲/۴۰۴-۴۰۵، صغیری ۲۰۱، مرقی الفلاح ۲۱۶)

نماز عیدین کا مستحب وقت

طلوع آفتاب سے تقریباً ۲۰ منٹ بعد عیدین کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور نصف النہار تک باقی رہتا ہے۔ ووقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبلهٗ إلى الزوال فلو زالت الشمس وهو في أثنائها فسدت. (طحطاوی علی الدر ۱/۳۵۴، کنز الدقائق ۴۵، نور الایضاح ۱۲۱)

کن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

درج ذیل تین اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے: (۱) طلوع شمس سے ارتفاع شمس تک (۲) زوال کے وقت (۳) غروب شمس کے وقت۔ ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلوة الجنازة ولاسجدة التلاوة إذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الإنتصاف إلىٰ أن تزول وعند احمرارها إلى أن تغيب. (هنديه ۱/۵۲، هدايه ۱/۸۴)

سورج میں تغیر کی علامت

عصر کے بعد سورج کی روشنی میں تغیر اس وقت سمجھا جائے گا جب کہ بلا کسی رکاوٹ سورج

Marfat.com

کی ٹکیہ پر نظر جمانا مشکل نہ رہے۔ ما لم یتغیر ذکاء بأن لاتحار العین فیها فی الأصح (درمختار) وفی الظهیریة: إن أمکنه إطالة النظر فقد تغیرت وعلیه الفتویٰ. (شامی بیروت ۲۴/۲، شامی زکریا ۲۶/۲)

غروب شمس سے کچھ پہلے اسی دن کی عصر کی نماز

جب سورج میں سرخی آجائے تو اگر کوئی شخص اسی دن کی عصر کی نماز اس وقت پڑھ لے تو ادا ہوجائے گی؛ لیکن اس وقت قضا شدہ یا نفل نماز پڑھنا بالکل درست نہیں ہے۔ إلا عصر یومه عند الغروب بخلاف غیرها من الصلوات لأنها وجبت کاملة فلا تتأدی بالناقص. (هدایه ۸۵/۱، درمختار بیروت ۳۰/۲، در مختار زکریا ۳۰/۲، کنز الدقائق ۱۸/۱، شرح الوقایة ۱۳۱/۱)

سورج کے طلوع کے وقت نماز فجر صحیح نہیں

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر نماز کے دوران آفتاب طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اعادہ واجب ہوگا۔ ولو طلعت الشمس فی خلال الفجر تفسد فجره. (تاتارخانیة ۴۱۱/۱، هدایه ۶۸/۱، فتح القدیر ۲۳۱/۱، شامی زکریا ۳۰/۲)

بوقتِ غروب عصر کی نماز کا حکم

عصر کی نماز پڑھتے پڑھتے آفتاب غروب ہوجائے تو عصر کی نماز صحیح ہوجائے گی اعادہ لازم نہیں۔ وکره صلاة مطلقاً مع شروق واستواء وغروب إلا عصر یومه فلا یکره فعله. (شامی زکریا ۳۲/۲، درمختار بیروت ۲۸/۲-۳۰، نورالایضاح ۵۹)

طلوع آفتاب کے وقت سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت مکروہ وقت میں تلاوت کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو وقت مکروہ میں اس کا ادا

Marfat.com

کرنا کراہت تنزیہی کے ساتھ جائز ہے اور تاخیر افضل ہے، اور اگر وقت مکروہ سے پہلے واجب ہوا ہو تو وقت مکروہ میں ادا کرنا جائز نہیں، اگر کرلیا تو اعادہ واجب ہوگا۔ فلو وجبتا فيها لم يكره فعلهما أى تحريما أفاد ثبوت الكراهة التنزيهية. (درمختار زکریا ۳۵/۲، درمختار مع شامی بیروت ۳۲/۲، تاترخانیة ۷۷٤/۱، هداية ۸۵/۱، هندية ۱۳۵/۱)

اوقاتِ مکروہہ میں نماز جنازہ

اگر جنازہ پہلے سے تیار تھا تو طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر اسی وقت تیار ہوا تو کوئی کراہت نہیں، اسی وقت نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

فلو وجبتا فيها لم يكره فعلهما أى تحريماً وفى التحفة: الأفضل أن لا تؤخر الجنازة. قوله: وفى التحفة فثبت كراهة التنزيه فى سجدة التلاوة دون صلاة الجنازة. (درمختار زکریا ۳۰/۲ تا ۳۵، بیروت ۲۸/۲-۳۲، احسن القتاوی ۱۳۷/۲)

صبح صادق کے بعد قضا نماز

صبح صادق کے بعد قضا نماز پڑھنا شرعاً درست ہے۔ ومنها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر. (عالمگیری ۵۳/۱)

فجر کی نماز کے بعد قضا نماز

فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔ ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس. (عالمگیری ۵۳/۱)

عصر کی نماز کے بعد قضا نماز

جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اس وقت تک عصر کی نماز کے بعد قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔ ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغير. (عالمگیری ۵۳/۱)

Marfat.com

رمضان میں مغرب کی نماز قدرے تاخیر سے ادا کرنا

ماہِ رمضان میں مغرب کی نماز دس، پندرہ منٹ تاخیر سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

والمغرب إلى اشتباك النجوم كره التاخير تحريماً إلا بعذر كسفر و كونه على أكل. (درمختار زكريا ۲۷/۲، بيروت ۲۶/۲، تاترخانية ۴۰۶/۱، فتح القدير ۳۳۰/۱)

نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا

اگر وقتیہ فرض کی ادائیگی کی نیت کی، پھر نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نماز کا وقت نکل چکا تھا تو نماز نہیں ہوئی اعادہ ضروری ہے؛ البتہ اگر آج کے فرض کی نیت کی تو اداء کی نیت سے یہ نماز قضاء أبھی درست ہوجائے گی۔ (احسن الفتاویٰ ۱۳۹/۲) أما بعد خروج الوقت إذا صلى وهو لايعلم بخروجه فنوى فرض الوقت فإنه لايجوز. (هنديه ۶۶/۱، تاترخانية ۴۲۹/۱، البحر الرائق ۴۸۶/۱، الجوهرة النيرة ۶۷/۱)

حجاز مقدس میں دو مثل سے قبل عصر کی نماز

حجاز مقدس کی مساجد میں عصر کی نماز ایک مثل پورا ہوتے ہی فوراً پڑھی جاتی ہے، اگر حنفی لوگ اپنے وقت کا انتظار کریں گے تو وہاں رہ کر کبھی بھی مسجد میں نماز با جماعت نہیں پڑھ سکیں گے؛ لہٰذا صاحبین کے قول پر عمل کرتے ہوئے عصر کی نماز اہل حجاز کے ساتھ با جماعت پڑھ لینا درست ہے۔ ووقت الظهر من زواله إلى بلوغ الظل مثليه وعنه مثله وهو قولهما وزفر والأئمة الثلاثة، قال الإمام الطحاوى: وبه نأخذ وفى الفيض وعليه عمل الناس اليوم وبه يفتى. (درمختار بيروت ۱۵/۲، زكريا ۱۴/۲، معارف السنن ۱۱/۲، ايضاح المناسك ۱۲۶، فتاوى محموديه ۳۲۹/۱۶)

نماز فجر رمضان میں صبح سویرے پڑھنا

رمضان میں فجر کی نماز سحری کے بعد ذرا سویرے پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں؛ بلکہ بہتر

Marfat.com

ہے کیوں کہ یہ جماعت میں تکثیر کا ذریعہ ہے، تاخیر کرنے میں نمازیوں کے کم ہونے کا اندیشہ ہے۔

هٰذه المسئلة تدل على أن الصلاة فى أول الوقت أفضل عندنا أيضاً إلا إذا تضمن التاخير فضيلةً لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة والصلاة بأكمل الطهارتين.

(معارف السنن ۳۹/۲) عن قتادة عن أنس رضی اللہ عنہ أن النبى ﷺ وزيد بن ثابت رضی اللہ عنہ تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام النبى ﷺ إلى الصلوٰة فصلى. (مشكوٰة شريف/٦٠)

جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہو وہاں نماز پڑھنے کا طریقہ

جہاں چھ مہینہ کے دن رات ہوتے ہوں وہاں اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھی جائیں یعنی چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں معتاد فرق کے ساتھ پوری کرلی جائیں۔ فى حديث دجال: قلنا يا رسول الله: رأيت اليوم الذى كالسنة اتكفينا فيها صلاة يوم، قال: "لا ولكن اقدروا له". (ترمذی شریف ۴۸/۲) وفاقد وقتهما كبلغار الخ مكلف بهما فيقدر لهما. (درمختار زكريا ۱۸/۲، بيروت ۱۸/۲)

جہاں وقت عشاء نہ ملے

جہاں عشاء کا وقت پتہ ہی نہ چلتا ہو (جیسا کہ بعض ایام میں لندن کے بعض علاقوں میں ایسا ہوتا ہے) تو وہاں عشاء کی نماز ادا کرنا ضروری ہے، اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عام متوازن دنوں میں مغرب کے بعد جتنے فاصلہ سے عشاء کی نماز پڑھی جاتی ہے اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز ادا کرلی جائے یا اطراف کے شہروں اور ممالک میں جس وقت عشاء پڑھی جاتی ہے اسی کے مطابق عشاء کی نماز ادا کرلی جائے۔ وفاقد وقتهما كبلغار فإن فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق فى أربعينية الشتاء مكلف بهما فيقدر لهما. (درمختار بيروت ۱۸/۲، زكريا ۱۸/۲، فتح القدير ۱۹۸/۱)

Marfat.com

اذان واقامت کے مسائل

اذان کی ابتداء

جب حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابتداء میں نماز کے لئے لوگ اندازے سے مسجد میں حاضر ہو جاتے تھے اور اس کے لئے کوئی اعلان نہیں کیا جاتا تھا۔ اس صورت حال میں بعض مرتبہ کافی انتظار کی زحمت بھی اٹھانی پڑتی تھی۔ اس لئے ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ گفتگو چلی کہ نماز کے وقت کے لئے کوئی علامت مقرر ہونی چاہیئے، تو بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ عیسائیوں کی طرح ناقوس (چھوٹی لکڑی کو بڑی لکڑی پر مار کر آواز نکالنا) بجایا جائے، بعض نے مشورہ دیا کہ یہودیوں کی طرح سینگ بجایا جائے، بعض حضرات نے نماز کے وقت آگ جلانے کا مشورہ دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ جب وقت ہو جائے تو کسی آدمی کو نماز کا اعلان کرنے کے لئے آبادی میں بھیج دیا جائے، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کر دیا گیا۔ (اوجز المسالک ۱/۱۷۲، دمشق ۲/۶، بخاری شریف ۱/۸۵، مسلم شریف ۱/۱۶۴)

اسی دوران ایک صحابی حضرت عبد اللہ ابن زید ابن عبد ربہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک شخص دوہرے کپڑے پہن کر اترا ہے اور اس نے ایک دیوار کے کنارے پر کھڑے ہو کر اذان کے یہ کلمات پکارے ہیں:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ، اشھد انّ محمدا رسول اللّٰہ، اشھد انّ محمدا رسول اللّٰہ، حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح، حیّ علی الفلاح، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الہ الا اللّٰہ.

(ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی حاکم نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

Marfat.com

جب یہ خواب حضرت عبد اللہ نے حضور اکرم علیہ السلام کو سنایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خواب برحق ہے، لہٰذا تم ان کلمات کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلا دو ان کی آواز بلند ہے، وہ اذان دیں گے، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب اذان دینی شروع کی اور اس کی آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کانوں میں پڑی تو وہ جلدی جلدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے تشریف لائے، اور قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے بھی بعینہٖ یہی خواب دیکھا ہے، نبی کریم ﷺ نے اس پر شکر کا اظہار فرمایا اور پھر اذان کا طریقہ امت میں رائج ہوگیا۔ (اسد الغابہ ۳/۱۴۴، طحاوی شریف ۱/۷۹، ابوداؤد شریف ۱/۷۶) واضح رہے کہ اذان کی ابتداء کا مذکورہ واقعہ ۱ھ میں پیش آیا۔ (البدایہ والنہایہ ۴/۲۴۵، اُسد الغابہ بیروت ۳/۱۴۳)

اذان کا اجر وثواب

احادیث شریفہ میں اذان کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ایک روایت میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اتنی ہی لمبی، چوڑی اس کے لئے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اور جس تر یا خشک چیز تک وہ آواز پہونچتی ہے وہ سب اشیاء اس کے لئے قیامت میں خیر پر شہادت دیں گی''۔ (ابوداؤد شریف ۱/۷۶)

اور ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اگر تمہیں اذان کی فضیلت اور خیر وبرکت کا علم ہوجائے تو تم اذان دینے کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگو گے۔ یعنی ہر ایک اذان کا اتنا شوقین ہوجائے گا کہ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے قرعہ کی ضرورت پیش آئیگی''۔ (بخاری شریف ۱/۸۶)

اور ایک حدیث میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مؤذن حضرات میدانِ محشر میں سب سے لمبی گردن والے ہوں گے''۔ (مسلم شریف ۱/۱۶۷)

اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے شارحین نے کہا ہے کہ وہ وفورِ شوق میں اللہ کی رحمت کی طرف بار بار گردنیں اٹھا کر دیکھ رہے ہوں گے اس لئے کہ انہیں زیادتی ثواب کی امید ہوگی۔ اور بعض علماء نے فرمایا کہ واقعۃً ان کی گردنیں اونچی کردی جائیں گی تاکہ وہ گھٹن سے محفوظ رہیں، اور بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ لمبی گردن ہونے سے ان کی سرداری اور بزرگی مراد ہے۔ (نووی علی مسلم ۱/۱۶۷)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''چند حضرات میدانِ محشر میں ہر قسم کی ہولناکی سے محفوظ رہیں گے اور ان کو اعزاز واکرام کے ساتھ مشک کے ڈھیروں پر بٹھایا جائے گا، ان میں وہ مؤذن بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پنج وقتہ نمازوں کی اذان دیا کرتے تھے''۔ (مجمع الزوائد ۱/۳۲۷)

نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''جو شخص اخلاص کے ساتھ ۷ رسال تک نمازوں کے لئے اذان دے تو اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا پروانہ عطا کیا جاتا ہے''۔ (مشکوۃ شریف، مرقاۃ المفاتیح اشرفی ۲/۱۶۶)

Marfat.com

اور ابن ماجہ شریف کی ایک روایت میں ۱۲ رسال تک اذان دینے والے کو جنت میں داخلہ کی بشارت اور ہر اذان پر ۶۰ رنیکیاں اور ہر اقامت پر ۳۰ رنیکیاں ملنے کا وعدہ مذکور ہے۔ (ابن ماجہ شریف ۵۳)

اور سات سال اور بارہ سال میں توافق پیدا کرنے کے لئے بعض حضرات شارحین نے فرمایا کہ امت کی چوں کہ عموماً عمر ۷۰ ربرس ہے اور عادۃً زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ رسال ہے۔ اب اگر کسی نے ۷ رسال تک اذان دی تو ہر نیکی کے دس گنا ثواب کے اعتبار سے ۷۰ رسالہ زندگی والا شخص پوری زندگی میں اذان دینے والا شمار ہوگا، اور ۱۲ رسال اذان دینے والے کو ۱۲۰ رسال تک اذان دینے کا ثواب ملے گا۔ (حاشیہ ابن ماجہ شریف ۵۳)

نیز یہ بھی مروی ہے کہ: ''مؤذن کو شہید فی سبیل اللہ کی طرح ثواب ملتا ہے اور دفن کے بعد اس کا جسم کیڑوں کی غذا نہیں بنتا''۔ (طبرانی، مرقاۃ ۱/ ۴۲۸)

انہیں فضائل کی وجہ سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ تمنا کرتے تھے کہ کاش حضور اکرم ﷺ نے ان کو اور ان کے اہل خاندان کو اذان دینے پر مامور کیا ہوتا تا کہ وہ بھی ان بشارت آمیز ارشادات کے مستحق قرار پاتے۔ (مجمع الزوائد ۲/ ۳۲۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: ''مجھے پابندی سے اذان دینے پر قدرت حاصل ہونا حج وعمرہ اور جہاد سے زیادہ پسند ہے''۔ اسی طرح کا مقولہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۰۳-۲۰۴)

اذان! شیطان کے لئے تازیانہ

اذان کے کلمات میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ شیطان لعین اس کے سننے کی تاب نہیں رکھتا اور جب اذان شروع ہوتی ہے تو وہ بدحواسی کے عالم میں ہوا خارج کرتے ہوئے ۳۶ رمیل (تقریباً ۶۶ رکلومیٹر) دور بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم شریف ۱/ ۱۶۷)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''جب اذان ہوتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کے کلمات اس کے کان میں نہ پڑ سکیں، پھر اذان کے بعد واپس آجاتا ہے۔ اس کے بعد جب اقامت ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے اور ختم ہوتے ہی پھر براجمان ہو جاتا ہے اور نمازی پر وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر یعنی بھولی بسری باتیں یاد دلاتا ہے تا کہ نماز سے ذہن ہٹ جائے۔ حتی کہ ان وساوس میں پڑ کر نمازی کو یہی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے''۔

(بخاری شریف ۱/ ۸۵-۱۶۷، مسلم شریف ۱/ ۱۶۷، الترغیب والترہیب ۱/ ۱۱۰)

Marfat.com

اذان اسلام کا شعار ہے

اذان اسلام کا اہم ترین شعار ہے، اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ جس جگہ سے اذان کی آواز آرہی ہے وہ جگہ اسلامی آبادی پر مشتمل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسلامی لشکر کو ہدایت کر رکھی تھی کہ: ''جس بستی پر حملہ کا ارادہ ہو اگر وہاں سے اذان کی آواز آنے لگے تو اس پر حملہ روک لیا جائے، اور قتل وقتال سے پوری طرح اجتناب کیا جائے''۔ (مسلم شریف ۱/۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۴۸۱)

اسی بنا پر حضرات فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شہر کے لوگ اذان نہ دینے پر اتفاق کرلیں تو ان سے جنگ کی جائے گی، اور اذان جاری کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (شامی ۱/۴۵)

اذان کا جواب دینا باعثِ ثواب ہے

اذان کا جواب دینا بہت ثواب کا عمل ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ مؤذن کے کلمات اذان دہرائے اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم کہے، تو انشاءاللہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف ۱/۱۶۷، سنن بیہقی ۱/۶۰۲)

اور جو شخص اذان کے بعد یہ دعائے وسیلہ پڑھے اس کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَاً نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَاً نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ. (بخاری شریف ۱/۸۶) ترجمہ: ''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور قائم شدہ نماز کے مالک! محمد ﷺ کو مقام وسیلہ (جو جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے) اور فضیلت اور برتری سے سرفراز فرمایئے، اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرمایئے جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے''۔ بہرحال اذان کے جواب کا اہتمام کرنا بہت نفع بخش ہے، اس میں کوتاہی نہ ہونی چاہئے، مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج اذان کے جواب کا بالکل اہتمام نہیں کیا جاتا، اذان ہوتی رہتی ہے اور لوگ اپنی باتوں میں اور دیگر مشغولیات میں مصروف رہتے ہیں اور جواب دینے اور بعد میں دعا پڑھنے کی فکر نہیں کی جاتی۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ آدمی مؤذن کی اذان سن کر اس کا جواب نہ دے''۔ (کتاب الدعاء للطبرانی ۱۶۵)

اذان کے وقت دعا کی قبولیت

اذان کے دوران جو دعا مانگی جاتی ہے وہ بارگاہِ خداوندی سے رد نہیں ہوتی، حضرت سہل بن سعد ؓ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''دو اوقات ایسے ہیں کہ ان میں بہت کم کسی کی دعا رد ہوتی ہے: (۱) اذان کے وقت کی دعا (۲) میدانِ کارزار میں عین جنگ کے وقت کی دعا''۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ''ان دو اوقات میں آسمان سے قبولیت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔ (سنن بیہقی ۱/۶۰۵)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ام سلمہ تم مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ بِاسْتِقْبَالِ لَیْلِکَ وَاِدْبَارِ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِکَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِکَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَغْفِرَلِیْ''۔ (کتاب الدعا للطبرانی ۱۵۴)

یعنی ''اے اللہ! میں آپ کی رات کے آنے اور دن کے رخصت ہونے اور آپ کی طرف بلانے والے مؤذنوں کی آوازوں اور آپ کی عبادات کے وقت حاضر ہونے کے توسط سے آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے بخش دیجئے''۔

نیز اذان کے فوراً بعد کا وقت بھی قبولیت کا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: ''مؤذن کی اذان کا جواب دو پھر جو مانگو گے تمہیں عطا ہوگا''۔ (کتاب الدعا للطبرانی ۱۵۶)

مؤذن کسے بنایا جائے؟

احادیثِ شریفہ سے ثابت ہے کہ مؤذن ایسا شخص ہونا چاہئے جو باشرع، امانت و دیانت سے متصف اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہو۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بعض انصاری حضرات سے فرمایا کہ: ''تم اپنا مؤذن ایسے شخص کو مقرر کرنا جو تم میں سب سے افضل ہو''۔ (سنن بیہقی ۱/۶۲۷)

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: ''امام ضامن ہے، اور مؤذن امین ہے، اللہ تعالیٰ امام کو سیدھی راہ پر گامزن فرمائے اور مؤذن کو دامنِ عفو میں جگہ مرحمت فرمائے''۔ (سنن بیہقی ۱/۶۲۶)

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ: ''تمہارے یہاں مؤذن کون لوگ ہیں''؟ ہم نے جواب دیا کہ زیادہ تر مؤذن یا تو غلام ہیں یا آزاد کردہ موالی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر افسوس کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ''یہ تو تمہارے اندر بڑا نقص ہے، اذان تو اتنی شرافت کی چیز ہے کہ اگر مجھے خلافت کی مصروفیت نہ ہوتی تو میں پنج وقتہ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا''۔ (سنن بیہقی ۱/۶۲۷)

رہ گئی رسم اذاں.....

افسوس ہے کہ جس صورتِ حال پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نکیر فرمائی تھی وہی صورتِ حال آج

Marfat.com

ہمارے پورے معاشرہ میں پیدا ہوچکی ہے۔ بڑے اور بااثر لوگ اذان دینے کو باعثِ عار سمجھتے ہیں، اور عام طور پر مساجد میں ایسے لوگ مؤذن رکھے جاتے ہیں جن کی معاشرہ میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ اپنے اوپر خواہ کتنی فضول خرچی کرلیں مگر مسجدوں کے لئے سستے سے سستا مؤذن ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے، خواہ وہ کیسی ہی غلط اذان دے یا اسے مسائل اذان کا علم ہو یا نہ ہو؟ ہونا تو یہ چاہئے کہ اذان ایسی پرکشش ہو کہ سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں اور اس کی آواز سے رگ وپے میں سنسنی دوڑ جائے اور بے اختیار قوم مسجد کی طرف چل پڑے، اور نہ صرف مسلمان؛ بلکہ غیر مسلم اسے سن کر ٹھٹھک کر رہ جائیں۔ مگر ہمارے یہاں اذان اس طرح دی جاتی ہے کہ نہ اس میں کوئی سوز وگداز ہوتا ہے اور نہ کسی روحانی کشش کا شائبہ؛ بلکہ محض ایک رسم کی ادائیگی کے طور پر اس عمل کو انجام دے کر اطمینان کرلیا جاتا ہے۔ مؤذن حضرات نہ صرف یہ کہ اذان کے مدوں میں حدود سے تجاوز کرتے ہیں؛ بلکہ بہت سے مؤذن تو صراحۃً غلط تلفظ سے اذان دیتے ہیں کہ مطلب بالکل خبط ہوکر رہ جاتا ہے۔ مثلاً اللہ، اور اکبر کے الف کو کھینچ کر پڑھنا اور اشہد کو آشہد پڑھنا وغیرہ، اس طرح کی غلطیاں عام ہیں، جن کی اصلاح ضروری ہے۔

ذیل میں اذان سے متعلق چند اہم مسائل ذکر کئے جارہے ہیں :

وقت سے پہلے دی گئی اذان کا حکم

اگر وقت سے پہلے اذان دے دی گئی تو وقت کے بعد اس کا اعادہ کرنا ہوگا۔ **وإن قدم يعاد في الوقت وعليه الفتوىٰ.** (هندیه ۵۳/۱، شامی بیروت ۳۸۵/۱، زکریا ۵۰/۲، بدائع الصنائع ۳۸۱/۱، شرح وقایه ۱۳٤/۱)

بغیر وضو کے اذان واقامت کہنا

اذان باوضو دینا مستحب ہے؛ لیکن اگر بغیر وضو کے اذان دے دی تو گنجائش ہے، اور بلا وضو اقامت کہنا بہرحال مکروہ ہے۔ **ولايكره أذان المحدث في ظاهر الرواية هكذا في الكافي وهو الصحيح كذا في الجوهرة النيرة، وكره إقامته ولا تعاد هكذا في محيط السرخسي.** (هندیه ٥٤/١) **فكان الوضوء فيه استحباباً.** (هداية ۹۰/۱، شامی بیروت ۳۹۲/۱، تاترخانية ۵۱۹/۱، بدائع ۳۷٤/۱)

Marfat.com

اذان کا مسنون طریقہ

اذان کے ہر کلمہ کو ایک سانس میں ادا کرنا اور ہر کلمہ کے آخر میں جزم کرنا مسنون ہے۔ ویسکن کلمات الأذان والإقامة فی أذان حقیقةً وینوی الوقف فی الإقامة لقول النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: "الأذان جزم والإقامة جزم والتکبیر جزم". (مراقی الفلاح ۱۹۵، حلبی کبیر ۳۷۶، درمختار زکریا ۱/۲ ۵)

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے۔ ویستحب أن یجعل أصبعیه في أذنیه، لقوله ﷺ لبلال رضی اللہ عنہ: "إجعل إصبعیک فی أذنیک فإنه أرفع صوتک". (مراقی الفلاح ۱۹۷، حلبی کبیر ۳۷۵، مبسوط ۱/ ۱۳۰، عالمگیری ۱/ ۵۶)

مسجد میں مائک کے ذریعہ اذان دینا

اگر اذان لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ ہو اور مؤذن مسجد میں ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں کیوں کہ مسجد سے باہر اذان دینے کا حکم اس لئے ہے تاکہ باہر والوں کو آواز پہنچ جائے اور یہ مقصد لاؤڈ سپیکر سے حاصل ہو گیا۔ وینبغی للمؤذن أن یؤذن فی موضع یکون أسمع للجیران. (شامی بیروت ۴۵/۲، زکریا ۴۸/۲، اعلاء السنن ۶۹/۸، احسن الفتاوی ۲۹/۲)

ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان پڑھنا

ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان پڑھنا مکروہ ہے۔ یکرہ له أن یؤذن فی مسجدین. (درمختار بیروت ۶۵/۲، زکریا ۷۱/۲، احسن الفتاوی ۲۹۰/۲، فتاوی رحیمیہ ۱۵/۳، صغیری ۱۹۷، حلبی کبیر ۳۷۶)

ٹیپ ریکارڈ میں اذان

ٹیپ ریکارڈ میں اذان کی آواز ٹیپ کر کے ہر نماز کے وقت اس کو چلا دیا جائے تو اس طرح

Marfat.com

ٹیپ میں دی ہوئی اذان معتبر نہ ہوگی۔ مستفاد : ولو سمع آية السجدة من حيوان صرحوا بعدم وجوبها على المختار لعدم أهلية القارى. (الأشباه والنظائر ۹۹)

اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے اذان واقامت کا حکم

اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھے تو اس کے لئے بھی افضل یہ ہے کہ وہ اذان واقامت کہہ کر نماز فرض ادا کرے؛ لیکن اگر بستی میں اذان اور جماعت ہو چکی ہے اور اب بعد میں کوئی مقیم شخص نماز بلا اذان واقامت پڑھتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ شہر میں ہونے والی اذان سے سنت فی الجملہ ادا ہوگئی۔ وأما المنفرد فالأفضل له أن يأتى بهما ليكون أداؤه على هيئة الجماعة.

(حلبی کبیر ۳۷۲، بدائع الصنائع ۳۷۷/۱، المبسوط ۱۳۳/۱) وندب الأذان والإقامة للمسافر والمقيم فى بيته. (هنديه ۵۳/۱) ولا يكره تركهما للمقيم. (حلبی کبیر ۳۷۲)

جماعت ہونے کے بعد مسجد میں منفرد کی اذان

اگر مسجد میں اذان ہو چکی ہو تو منفرد کے لئے مسجد کے اندر اذان واقامت کہنا مکروہ ہے۔

أو مصل فى مسجد بعد صلوٰة جماعة فيه بل يكره فعلهما. (درمختار بیروت ۵۸/۲، زکریا ۶۳/۲، احسن الفتاوی ۲۷۹/۲)

گھر میں جماعت کرتے وقت اذان واقامت کا حکم

اگر محلہ کی مساجد میں اذانیں ہو چکی ہیں اور کوئی شخص اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ وقتیہ نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے محلہ کی اذان کافی ہے، الگ سے اذان دینے کی ضرورت نہیں؛ لیکن اگر قضا نماز پڑھی جارہی ہے تو اذان واقامت دونوں کا ترک مکروہ ہے، کم از کم اقامت کہہ کر قضا نماز ادا کرنی چاہئے۔ بخلاف مصلٍ ولو بجماعة فى بيته بمصر أو قرية لها مسجد، فلا يكره تركهما إذ أذان الحى يكفى. (درمختار بیروت ۵۸/۲، زکریا ۶۳/۲) قال الرافعى: قوله بخلاف مصل أي أداءً ويكره تركهما فى القضاء. (تقریرات رافعی ۴۶/۲)

Marfat.com

عورتوں کی نماز کے لئے اذان واقامت مکروہ ہے

مدرسۃ البنات وغیرہ میں صرف عورتوں کی نماز کے لئے اذان واقامت کہنا مکروہ ہے، حتی کہ اگر وہ جماعت سے پڑھیں تب بھی ان کے لئے اذان واقامت کا حکم نہیں ہے۔ ولا یسن ذٰلک فیما تصلیه النساء أداءً وقضاءً ولو جماعةً کجماعة صبیان وعبید، قوله: "ولا یسن" أی الأذان والإقامة وأفرد الضمیر علی تأویل المذکور، وأراد بنفی السنة الکراهة. (شامی زکریا ۵۸/۲) ولیس علی النساء أذان ولا إقامة فإن صلین بجماعة یصلین بغیر أذانٍ وإقامةٍ، وإن صلین بهما جازت صلاتهن مع الإساء ةِ. (هندیة ۵۳/۱)

سفر میں اذان کہنا

سفر کے دوران خواہ رفقاء ساتھ ہوں یا اکیلے نماز پڑھنی ہو دونوں صورتوں میں اذان واقامت کہنے کا اہتمام کرنا چاہئے؛ البتہ اگر اذان چھوڑ کر اقامت پر اکتفاء کیا تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ فان کان مسافراً یکره له ترکهما معاً وإن ترک الأذان واکتفی بالإقامة جاز.

(حلبی کبیر ۳۷۲، البحر الرائق ۶۰/۱، درمختار بیروت ۵۸/۲، شامی زکریا ۶۳/۲)

سواری پر اذان

حالتِ سفر میں سواری پر چلتے ہوئے اذان دینا بھی درست ہے؛ البتہ اقامت زمین پر اتر کر کہی جائے، اور مقیم ہونے کی حالت میں چلتی ہوئی سواری پر اذان دینا مکروہ ہے۔ إلا أن یکون راکباً مسافراً لضرورة السیر لأن بلالاً أذن وهو راکبٌ ثم نزل وأقام علی الأرض، ویکره الأذان راکباً فی الحضر فی ظاهر الروایة. (شامی زکریا ۵۵/۲، عالمگیری ۵۴/۱)

بیٹھ کر اذان کہنا

بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اور اس کا اعادہ مستحب ہے؛ البتہ اگر کوئی منفرد اپنی نماز کے لئے اذان دے تو بیٹھ کر اذان دینے میں بھی حرج نہیں ہے۔ ویکره أذان جنب وإقامته (إلی

Marfat.com

قوله) وقاعداً إلا إذا أذن لنفسه. (درمختار زکریا ۱/ ۵۲۰، ۲/ ۶۰۱، بیروت ۲/ ۵۵-۵۶، تاترخانیة ۱/ ۵۲۰) وإن أذن لنفسه قاعداً فلا بأس به لأن المقصود مراعاة سنة الصلاة لا الإعلام. (بدائع ۱/ ۳۷۴)

اذان اور اقامت کے کسی کلمہ کا چھوٹ جانا

اگر اذان اور اقامت میں سے کوئی کلمہ چھوٹ جائے تو اگر اذان واقامت کے بعد فوراً یاد آجائے تو جو کلمہ چھوٹ گیا ہے وہاں سے اعادہ کرے اور اگر کچھ دیر کے بعد یاد آیا تو شروع سے لوٹائے۔ ویترسل فیه بسکتة بین کل کلمتین ویکرہ ترکهٗ وتندب إعادتهٗ. (درمختار بیروت ۲/ ۴۹، زکریا ۲/ ۵۳) ولوقدم فیهما مؤخراً أعاد ما قدم فقط ولایتکلم فیهما أصلا ولو رد سلام فإن تکلم استأنفه. (درمختار بیروت ۲/ ۵۱، زکریا ۲/ ۵۶، احسن الفتاوی ۲/ ۲۸۵)

الصلاۃ خیر من النوم چھوٹ گیا

اگر فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم چھوٹ جائے مگر فوراً اذان ختم ہونے سے پہلے یاد بھی آجائے تو اس کلمہ کو کہہ لینا چاہئے، اور پھر بعد کے کلمات کو لوٹالے؛ لیکن اگر اذان ختم کرنے کے بعد یاد آئیں تو اب اذان مکمل ہوگئی، لوٹانے یا مذکورہ کلمہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وبعد فلاح الفجر الصلاة خیر من النوم مرتین. قوله: بعد فلاح الخ فیه ردّعلی من یقول إن محله بعد الأذان بتمامه وهو اختیار الفضلی، بحر عن المستصفیٰ.

(درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۵۴، احسن الفتاویٰ ۲/ ۲۸۶)

نابالغ بچہ کی اذان

بالکل بے سمجھ نابالغ بچہ کی اذان صحیح نہیں اس کا اعادہ ضروری ہے اور سمجھدار بچہ کی اذان مکروہ تنزیہی ہے۔ ویجوز بلاکراهة أذان صبی مراهق وعبد (قوله بلاکراهة) أی تحریمیة لأن التنزیهیة ثابتة لما فی البحر عن الخلاصة أن غیرهم أولی منهم.

Marfat.com

(درمختار بیروت ۲/ ٥٤) **كذا يعاد أذان إمرأة ومجنون ومعتوه وسكران وصبى لايعقل.** (درمختار بیروت ۲/ ٥٦، زکریا ۲/ ٦٠-٦١، أحسن الفتاوی ۲/ ۲۸۹)

داڑھی کٹانے والے کی اذان واقامت

داڑھی منڈانے والا یا کتروانے والا شخص فاسق ہے؛ لہٰذا اس کی اذان واقامت مکروہ ہے؛ لیکن اگر ایسا شخص اذان واقامت کہہ دے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ **ويكره أذان الفاسق ولا يعاد.** (عالمگیری ۱/ ٥٤، شامی زکریا ۲/ ٦٠، بیروت ۲/ ٥٥-٥٦)

دورانِ اذان مؤذن بے ہوش ہوجائے وغیرہ

اگر اذان واقامت کے دوران مؤذن پر غشی طاری ہوجائے یا وضو ٹوٹ جائے یا زبان بند ہوجائے وغیرہ، تو از سرِ نو اذان واقامت کہنی ضروری ہے۔ **وجب استقبالهما أى الأذان والإقامة لموت مؤذن وغشيه وخرسه.** (الدر المختار زکریا ۲/ ٦١، بیروت ۲/ ٥٦، حلبی کبیر ۳۷٥)

دورانِ اذان واقامت چلنا پھرنا ممنوع ہے

دورانِ اذان واقامت چلت پھرت ممنوع ہے۔ (بالخصوص جماعت میں مؤذن جس جگہ تکبیر کہنا شروع کردے وہیں کھڑے کھڑے تکبیر پوری کرنی چاہئے، تکبیر کہتے ہوئے اگلی صفوں میں نہ جائے؛ البتہ "قد قامت الصلاۃ" کہنے کے بعد اگلی صف میں جاسکتا ہے) **ولايمشى في الأذان ولا في الإقامة.** (حلبی کبیر ۳۷٦، هندية ۱/ ٥٥، خانية ۱/ ٥٢٨) **وإذا انتهىٰ المؤذن فى الإقامة - إلى قوله - قد قامت الصلاة له الخيار إن شاء أتمها فى مكانه وإن شاء مشىٰ إلى مكان الصلاة.** (عالمگیری ۱/ ٥٥، خانیه ۱/ ۷۸)

عام نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان فصل

فجر، ظہر، عصر اور عشاء میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ رہنا چاہئے کہ جس میں دو چار رکعت نماز بآسانی پڑھ لی جائے۔ **ويفصل بين الأذان والإقامة مقدار ركعتين أو**

Marfat.com

أربع يقرأ فی کل رکعة نحوا من عشر اٰیات، کذا فی الزاهدی.

(هنديه ۱/ ٦/ ٥، تاترخانية ۱/ ۱/ ٥٢، البحر الرائق ۱/ ٤٥٤)

مغرب کی اذان اور اقامت میں کتنی تاخیر کی جائے؟

مغرب کی اذان اور اقامت میں اتنی تاخیر کرنی چاہئے کہ جس میں تین چھوٹی آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی جاسکے۔ وأما إذا کان فی المغرب فالمستحب أن یفصل بینهما بسکتة یسکت قائماً مقدار مایتمکن من قرأة ثلاث آیات قصار هکذا فی النهایة.

(هنديه ۱/ ٥٧، بدائع الصنائع زکريا ۱/ ۳۷۱)

نوٹ: تاہم رمضان میں نمازیوں کی رعایت کی وجہ سے اگر مغرب کی اذان اور جماعت میں ۱۰-۱۵ منٹ کا بقدر ضرورت فصل کردیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے باہر دی جائے یا اندر

جمعہ کی دوسری اذان خطیب کے سامنے مسجد کے اندر دینا مسنون ہے، اور یہ اذان مسجد کی حدود سے باہر دینا امت کے متوارث عمل کے خلاف ہے۔ ویؤذن ثانیاً بین یدیه أی الخطیب.

(در مختار) أی علی سبیل السنیة کما یظهر من کلامه. (شامی زکریا ۳/ ۳۸، بیروت ۳/ ۳٦)

بیک وقت کئی اذانوں کا جواب کس طرح دیا جائے

اگر کسی نماز کے وقت کئی مسجدوں سے ایک ساتھ اذان کی آواز آنے لگے تو ایسی صورت میں جس مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ہو اس مسجد کی اذان کا جواب دیا جائے۔ سئل ظهیر الدین عمن سمع الأذان فی وقت واحد من الجهات ماذا یجب علیه؟ قال: إجابة أذان مسجده بالفعل. (تاتارخانیه ۱/ ۵ ۲۷، مجموعة المسائل ۱۷۵، حلبی کبیر ۳۷۹)

اذان پوری ہونے کے بعد ایک ساتھ جواب دینا

اگر کوئی شخص ایسا کرے کہ اذان سن کر شروع میں خاموش رہے اور جب مؤذن پوری اذان

Marfat.com

دے چکے تو یہ ایک ساتھ سب کلمات دہرادے، تو ایسے شخص کو بھی جواب کی سنت حاصل ہوجائے گی۔ صرح به ابن حجر فی شرح المنهاج، حيث قال: فلو سكت حتى فرغ كل الأذان ثم أجاب قبل فاصل طويل كفى فى أصل سنة الإجابة كما هو ظاهرٌ.

(شامی زکریا ۶۷/۲، بیروت ۶۲/۲)

الصلاۃ خیر من النوم کا جواب

فجر کی اذان میں جب مؤذن الصلاۃ خیر من النوم کہے تو بعض سلف سے منقول ہے کہ سننے والوں کو جواب میں "صدقتَ وبررتَ" (تو نے سچ کہا اور تو نے نیکی کا کام کیا) کے الفاظ کہنے چاہئیں اور بعض علماء نے اس میں یہ بھی بڑھایا ہے: و بالحق نطقتَ (تو نے حق بات زبان سے نکالی) وفی "الصلاة خير من النوم" فيقول: صدقت وبررت. (درمختار) ونقل الشيخ اسماعيل عن شرح الطحاوى زيادة "وبالحق نطقت". (شامی زکریا ۶۷/۲، بیروت ۶۲/۲) قال الرافعى: ولم يرد حديث اخر فى "صدقت وبررت"؛ بل نقلوه عن بعض السلف. (تقریرات رافعی ۴۷/۲)

اثناء تلاوت اذان شروع ہوجائے تو کیا کرے؟

اگر اذان کے وقت مسجد میں تلاوت کر رہا ہے تو تلاوت جاری رکھنے کی اجازت ہے، اذان کا جواب دینا اس پر لازم نہیں؛ البتہ مستحب ہے، اور اگر اذان کے وقت مکان میں ہو تو یہ دیکھے کہ اس کے محلّہ کی مسجد کی اذان ہے یا دوسری مسجد کی، اگر دوسرے محلّہ کی مسجد کی اذان ہے تو اس کا جواب نہ دے اور اگر اسی محلّہ کی مسجد کی اذان ہے تو تلاوت موقوف کرکے اذان کا جواب دینا چاہئے۔ وفى مجموع النوازل رجل فى مسجد يقرأ القرآن فسمع الأذان فان كان هذا الرجل فى المسجد يمضى على قراءته ولا يجيب المؤذن وإن كان فى منزله فان لم يكن هذا أذان مسجده لايجيب المؤذن ويمضى فى قراءته وإن كان هذا أذان مسجده يقطع القرآن ويجيب المؤذن. (تاتارخانیة ۵۲۷/۱، البحر الرائق

Marfat.com

۱/۱، ٤٥١، طحطاوی علی المراقی ۱۰۹، فتاوی رحیمیة ۲۸۹/٤) **وفی الشامی: أن إجابة اللسان مندوبة عند الحلوانی.** (شامی بیروت ۶۳/۲، زکریا ۶۹/۲)

وضو کے درمیان اذان کا جواب دینا

اگر وضو کرتے ہوئے اذان شروع ہو جائے تو وضو کرتے ہوئے بھی اذان کا جواب دینا چاہئے۔ **عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن.** (بخاری شریف ۸۶/۱، فتاوی محمودیہ ڈابھیل ٤٢٣/٥)

وعظ و تعلیم کے دوران اذان کا جواب دینا

اگر کوئی شخص وعظ و تعلیم میں مشغول ہو اور اسی دوران اذان ہونے لگے تو وعظ و تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے اس پر جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ **وتعلیم علم أی شرعی فیما یظهر ولذا عبر فی الجوهرة بقراءة الفقه.** (شامی زکریا ۶۲/۲، مراقی الفلاح ۷۹)

کلمۂ شہادت سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرنا

اذان اور اقامت میں ''اشہد ان محمداً رسول اللہ'' سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرنا (جیسا کہ بہت سے لوگوں کا معمول ہے، کسی معتبر دلیل سے ثابت نہیں ہے؛ اس لئے ثواب سمجھ کر اس کا التزام بدعت ہے۔ **نقل الشامی بحثاً: ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل هٰذا شیءٌ ونقل بعضهم: أن القهستانی کتب علی هامش نسخته أن هٰذا مختص بالأذان، وأما بالإقامة فلم یوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع.**

(شامی زکریا ۶۸/۲، بیروت ۶۳/۲، فتاوی دارالعلوم ۹۰/۲)

نماز کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے اذان

نماز کے علاوہ بعض دیگر مواقع کے لئے بھی فقہاء نے اذان کی اجازت دی ہے، مثلاً: (۱) بچہ کے کان میں اذان دینا۔ (۲) جو شخص غم زدہ ہو اس کے کان میں اذان دینے سے اس کا غم

Marfat.com

ہلکا ہوجاتا ہے۔ (۳) جس شخص کو بیماری کے دورے پڑتے ہوں، اس کے لئے بھی اذان دینا مفید ہے۔ (۴) جس شخص پر غصہ غالب ہوجائے تو اذان دینا اس کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے میں معاون ہے۔ (۵) جو جانور بدک جائے یا جس انسان کے اخلاق بگڑ جائیں اس پر بھی اذان دینا مفید ہے۔ (۶) جب دشمن کی فوج حملہ آور ہوا اس وقت اذان دی جائے۔ (فسادات کے موقع پر اذان کا بھی یہی حکم ہے) (۷) آگ پھیل جانے کے وقت بھی اذان دینے کا حکم ہے۔ (۸) سرکش جنات کے شر سے بچنے کے لئے بھی اذان دینا ثابت ہے۔ (اس بارے میں ایک صحیح حدیث موجود ہے) (۹) جو شخص جنگل میں راستہ بھٹک جائے وہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (تلخیص: شامی زکریا ۲/۵۰)

نومولود بچہ کے کان میں اذان دینے کا طریقہ

نومولود بچہ کے کان میں اذان کے وقت استقبال قبلہ اور "حی علی الصلوۃ، وحی علی الفلاح" کے وقت چہرہ کا دائیں بائیں پھیرنا وغیرہ نماز کی اذان کی طرح مسنون ہیں؛ البتہ کانوں میں انگلیوں کو دینا مسنون نہیں۔ ویترسل فیه ویلتفت فیه وکذا فیها مطلقاً یميناً ویسارا بصلوة وفلاح ولو وحده أو لمولود. (درمختار بیروت ۲/۴۹، شامی زکریا ۲/۵۳، احسن الفتاوی ۲/۲۷۶)

قبر پر اذان بدعت ہے

مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا (جیسا کہ بعض اہل بدعت کا معمول ہے) قطعاً بے اصل اور بدعت ہے۔ قیل وعند إنزال الميت القبر قياساً على أول خروجه للدنيا: لكن رده ابن حجر في شرح العباب. (شامی زکریا ۲/۵۰، بیروت ۲/۴۶)

اقامت کا مسنون طریقہ

اقامت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اولاً ایک سانس میں چار مرتبہ "اللّٰہ اکبر" کہا جائے، اور ہر "اللہ اکبر" کی "راء" پر سکون کیا جائے، اور اگر ملا کر پڑھیں تو "راء" پر زبر کی حرکت ظاہر کریں، "راء" پر پیش پڑھنا خلافِ سنت ہوگا، اس کے بعد ایک سانس میں "أشهد أن لا إله إلا

Marfat.com

اللّٰـه، أشهد أن لا إلٰـه إلا اللّٰـه" پڑھیں،اور"اللہ" کی"ہ"پرسکون کریں،اس کے بعدایک سانس میں "أشهد أن محمدا رسول اللّٰه، أشهد أن محمداً رسول اللّٰه" پڑھیں،اور ہرکلمہ پراخیر میں سکون کریں،اعراب ظاہرنہ کریں،اسی طرح ایک ایک سانس میں حیعلتین (حـی علـی الـصلاة، حی علی الفلاح) کہیں،اس کے بعد "قـد قـامت الصلاة" الگ الگ سانس میں کہیں،پھر "اللّٰه أكبر، اللّٰه أكبر" ایک سانس میں اور "لا إله إلا اللّٰه" ایک سانس میں کہیں۔ وفـی الإمـداد: ويـجزم الراء: أى يسكنها فى التكبير، قال الزيلعى: يعنى على الوقف، لٰكن فى الأذان حقيقة، وفى الإقامة ينوى الوقف أى للحدر الخ. وحاصلها أن السنة أن يسكن الراء من اللّٰه أكبر الأول أو يصلها بـ اللّٰه أكبر الثانية، فإن سكنها كفىٰ وإن وصلها نوىٰ السكون فحرك الراء بالفتحة، فإن ضمها خالف السنة. (شامی بیروت ۴۷/۲-۴۸، زکریا ۱/۲ ۵-۵۲) إلا "الإقامة" فيقول: "قد قامت الصلاة" فى نفسين مترسلاً لأنه هو روح الإقامة. (اعلاء السنن ۵۸/۲، فیض الباری ۱۶۰/۲)

اقامت میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر منہ پھیرنا

- جس طرح اذان میں حـی عـلـی الصلوٰة، وحی علی الفلاح پر چہرہ دائیں بائیں پھیرا جاتا ہے اسی طرح اقامت میں بھی پھیرنا چاہئے۔ ويلتفت فيه وكذا فيها يميناً ويساراً بصلوٰة وفلاح. (درمختار بیروت ۴۹/۲، زکریا ۵۳/۲، کفایت المفتی ۷/۳، حلبی کبیر ۳۷۴، البحر الرائق ۴۵۰/۱)

مؤذن کے علاوہ دوسرے کا تکبیر کہنا

اگر مؤذن اقامت کے وقت حاضر نہ ہوتو دوسرے کے لئے بلا کراہت تکبیر کہنا جائز ہے،اور اگر موجود ہے اور اپنی موجودگی میں دوسرے کے تکبیر کہنے کو ناپسند کرتا ہوتو دوسرے کے لئے بلا اس کی اجازت کے تکبیر کہنا مکروہ ہے، اور اگر معلوم ہو کہ مؤذن دوسرے کے تکبیر کہنے سے ناراض نہ ہوگا

Marfat.com

بلکہ خوش ہوگا تو پھر دوسرے کے تکبیر کہنے میں حرج نہیں۔ وإن أذن رجل وأقام آخر إن غاب الأول جاز من غير كراهة وإن كان حاضراً ويلحقه الوحشة بإقامة غيره يكره وإن رضى به لايكره عندنا .(هنديه ۱/ ٥٤، البحر الرائق ۱/ ٤٤٧، بدائع الصنائع ۱/ ۳۷۵، شامی ۱/ ۳۹۵)

کیا اقامت پہلی صف میں ہی ضروری ہے؟

نماز میں اقامت کہنے والا کسی بھی صف میں کہیں بھی کھڑے ہوکر تکبیر کہہ سکتا ہے، پہلی صف میں یا امام کے عین پیچھے یا دائیں بائیں ہونا ضروری نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۵/ ۴۶۵)

اذان سے پہلے سنتیں پڑھنا

اگر کسی نماز کا وقت ہوچکا ہے؛ لیکن ابھی مسجد میں اذان نہیں ہوئی ہے تو اگر کوئی شخص اس نماز کی سنتیں پڑھنا چاہتا ہے تو اذان سے پہلے سنتیں پڑھنا درست ہے؛ لیکن بہتر یہی ہے کہ اذان کے بعد سنتیں پڑھی جائیں۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ قدیم ۲/ ۱۲۸)

اقامت سے کچھ پہلے مسجد میں پہنچا

اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت میں پہنچا کہ جماعت کھڑی ہونے میں ایک یا آدھا منٹ باقی ہے، تو ایسے شخص کو چاہئے کہ بیٹھ کر کے انتظار کرے، کھڑے کھڑے جماعت کھڑی ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔ دخل المسجد والمؤذن يقيم قعد إلى قيام الإمام في مصلاه. قوله قعد: ويكره له الانتظار قائماً. (شامی زکریا ۲/ ۷۱)

Marfat.com

شرائطِ نماز

نماز کی صحت کے لئے کل سات شرطیں ہیں: (یعنی جن کا نماز کے شروع کرنے سے پہلے اہتمام کرنا ضروری ہے)(۱) حدثِ اکبر(جنابت)اور حدثِ اصغر سے پاک ہونا (۲) نمازی کے بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا (۳) ستر ڈھانکنا (یعنی مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور آزاد عورت کے لئے چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم چھوڑ کر بقیہ پورا بدن چھپانا) (۴) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرنا (۷) تکبیر تحریمہ کہنا۔ وهي عندنا سبعة: الطهارة من الأحداث والطهارة من الأنجاس وستر العورة واستقبال القبلة والوقت والنية والتحريمة. (هندية ۱/۵۸)

بدن پر معمولی سی نجاستِ غلیظہ لگے رہنے کے ساتھ نماز

اگر کسی نمازی کے بدن یا کپڑے پر ایک درہم یعنی تقریباً ساڑھے تین ماشہ کے بقدر یا اس سے کم کوئی نجاستِ غلیظہ مثلاً خون پیشاب وغیرہ لگی رہ جائے تو کراہت کے ساتھ نماز درست ہوجائے گی، اس لئے بہتر یہی ہے کہ اگر پہلے سے نجاست کا علم ہو جائے تو اسے زائل کرنے کے بعد ہی نماز پڑھیں۔ اور اگر یہ نجاست ساڑھے تین ماشہ سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز درست نہ ہوگی۔ وعفا الشارع عن قدر درهم وإن كره تحريماً فيجب غسله وما دونه تنزيهاً فيسن وفوقه مبطل فيفرض. (درمختار) وفي الشامية: وقدر الدرهم لا يمنع ويكون مسيئاً وإن قل فالأفضل أن يغسلها ولا يكون مسيئاً. (شامی کراچی ۱/۴۵۲، شامی زکریا ۱/۵۲۰، شرح وقایۃ ۱/۱۲۴، الأوراق المحمودۃ ۱۷)

Marfat.com

نجاستِ خفیفہ کے ساتھ نماز

اگر نجاستِ خفیفہ (جیسے حلال جانوروں کا پیشاب وغیرہ) کپڑے یا بدن پر لگے رہنے کی حالت میں نماز پڑھی تو حکم یہ ہے کہ یہ نجاستِ خفیفہ اگر چوتھائی بدن یا کپڑے کے برابر یا اس سے متجاوز ہو تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر اس سے کم ہو تو نماز درست ہو جائے گی۔ وعفی دون ربع جميع بدن وثوب ولو كبيراً هو المختار .....، وعليه الفتوىٰ من نجاسة مخففة كبول مأكول. (درمختار بیروت ۴۵۶/۱-۴۵۷، درمختار زکریا ۵۲۶/۱)

جیب میں گندہ انڈا رکھ کر نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص جیب میں گندہ انڈا (جو خراب خون بن گیا ہو) رکھ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز درست ہے (کیوں کہ یہ نجاست اپنے محل میں ہے اور اپنے محل میں رہتے ہوئے شئ پر نجاست کا اطلاق نہیں ہوتا، جیسے انسان کے معدے میں نجاست کا ہونا مانعِ نماز نہیں) كما لو صلى حاملا بيضة قذرةً صار محها دمًا جاز لأنه في معدنه والشيئ مادام في معدنه لا يعطى له حكم النجاسة. (شامی بیروت ۶۸/۲، زکریا ۷۴/۲، کراچی ۴۰۳/۱، البحر الرائق ۲۶۷/۱، صغیری ۱۱۰، هندية ۶۲/۱)

پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا

پیشاب یا کوئی ناپاک چیز کی شیشی جیب وغیرہ میں لے کر اگر نماز پڑھے تو نماز جائز نہ ہوگی (اس لئے کہ یہ نجاست اپنی اصلی جگہ میں نہیں ہے) بخلاف ما لو حمل قارورة مضمومةً فيها بول فلا تجوز صلاته لأنه في غير معدنه. (شامی بیروت ۶۸/۲، زکریا ۷۴/۲، البحر الرائق ۲۶۷/۱، هندية ۶۲/۱، صغیری ۱۱۰)

ناپاک بدن والے بچہ کا نمازی پر چڑھ جانا

اگر نماز کی حالت میں پاؤں چلتا بچہ ناپاک بدن یا کپڑوں کے ساتھ نمازی پر چڑھ جائے تو

Marfat.com

نمازی کی نماز فاسد نہ ہوگی؛ لیکن اگر بچہ اتنا چھوٹا ہو جو خود نہیں چل سکتا ہو اور اسے کوئی اٹھا کر نماز کی حالت میں نمازی پر رکھ دے اور اس بچے کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو تو ایسی صورت میں اگر ایک رکن ادا کرلیا تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کصبی علیه نجاسة إن لم یستمسک بنفسه منع وإلّا لا (درمختار) وفی الشامی عن الظهیریة: لو جلس علی المصلی صبي ثوبه نجس وهو یستمسک بنفسه أو حمام نجس جازت صلاته، لأن الذی علی المصلی مستعمل للنجس، فلم یصر المصلی حاملاً للنجاسة. (شامی بیروت ۶۸/۲، زکریا ۷۴/۲، کراچی ۴۰۳/۱، البحر الرائق ۲۶۸/۱، هندیة ۶۲/۱، تاترخانیة قدیم ۲۰۲/۱، زکریا ۳۰۲/۲ رقم: ۱۵۸۷)

ایسی جانماز پر نماز پڑھنا جس کا ایک حصہ ناپاک ہو

اگر کسی جانماز کا ایک کنارہ ناپاک ہو؛ لیکن نمازی جس جگہ کھڑا ہے وہ اور سجدہ کی جگہ پاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔ بخلاف ما لم یتصل کبساط طرفه نجس وموضع الوقوف والجبهة طاهر فلا یمنع مطلقًا. (شامی بیروت ۶۸/۲، زکریا ۷۴/۲، کراچی ۴۰۳/۱، البحر الرائق ۲۶۸/۱، هندیة ۶۲/۱، تاترخانیة قدیم ۲۰۲/۱، زکریا ۳۰۲/۲ رقم: ۱۵۸۷)

ایسی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا جس کا ایک کونہ ناپاک ہو

اگر ایسی چادر اوڑھ کر نماز پڑھے جس کا ایک کونہ ناپاک ہو اور رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے اس ناپاک حصہ میں بھی حرکت ہوتی ہو تو اس چادر میں نماز درست نہ ہوگی، اور اگر چادر اتنی طویل وعریض ہو کہ اوڑھنے کے باوجود نمازی کی حرکات سے ناپاک حصہ حرکت میں نہ آتا ہو تو نماز درست ہو جائے گی۔ أی شئ متصل به یتحرک بحرکته کمندیل طرفه علی عنقه وفی الأخر نجاسة مانعة إن تحرک موضع النجاسة بحرکات الصلوة منع وإلا لا. (شامی بیروت ۶۸/۲، زکریا ۷۳/۲-۷۴، هندیة ۶۲/۱، تاترخانیة قدیم ۴۱۷/۱، زکریا ۲۷/۲ رقم ۱۵۷۳)

Marfat.com

خشک ناپاک زمین پر نماز پڑھنا

اگر ناپاک زمین خشک ہوجائے اور اس پر نجاست کا اثر اور بدبو ظاہر نہ ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے (لیکن اس جگہ پر تیمّم کرنا درست نہیں) وتطهر الأرض بيبسها أي جفافها وذهاب أثرها لأجل الصلوة لا ليتمم بها. (درمختار بيروت ۱/۴۴۴-۴۴۵، در مختار مع الشامی زکریا ۱/۵۱۲-۵۱۳، کراچی ۱/۳۱۱، تاترخانیة قدیم ۱/۴۲۲، زکریا ۲/۳۲ رقم: ۱۶۰۰، هندية ۱/۶۲)

پرال یا گھاس پر نماز پڑھنا

پرال (دھان کے خشک پودے جنہیں سردی کے زمانہ میں گرمی کے لئے کمروں میں بچھایا جاتا ہے) اسی طرح تر گھاس پر نماز پڑھنا درست ہے بشرطیکہ وہ پاک ہو، اور اس پر سجدہ کرنے سے سر، زمین پر ٹک جائے۔ وشرط سجودٍ فالقرار بجبهةٍ. (شرح منظومة ابن وهبان، در مختار) أي يفترض أن يسجد على ما يجد حجمه. (شامی بیروت ۲/۱۲۷، زکریا ۲/۱۴۳-۱۴۴)

ناپاک زمین پر کپڑا یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھنا

اگر ناپاک تر یا خشک زمین پر ایسا موٹا کپڑا یا چٹائی یا پلاسٹک بچھا کر نماز پڑھیں جس سے نجاست اوپر معلوم نہ ہو تو نماز درست ہوجائے گی۔ ولو كان رقيقًا وبسطه على موضع نجس إن صلح ساتراً للعورة تجوز الصلوة. (شامی بیروت ۲/۶۸، زکریا ۲/۷۴، کبیری ۲۰۲)

ناپاک زمین پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا

ناپاک زمین پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھی جب کہ نیچے کی ناپاکی نظر آرہی ہو پھر بھی نماز درست ہوجائے گی (اس لئے کہ اوپر کے حصہ میں نجاست کا کوئی اثر نہیں ہے) ولو صلى على زجاجٍ يصف ما تحته قالوا جميعًا يجوز. (شامی بیروت ۲/۶۸، زکریا ۲/۷۴، کبیری ۲۰۲)

Marfat.com

اخبار بچھا کر نماز پڑھنا

اگر سفر میں پاک کپڑا میسر نہ ہو تو بلا تصویر والے اخبارات بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے (اس لئے کہ اخبارات کی نجاست کا یقین نہیں ہے) ولو شک فی نجاسة ماءٍ وثوبٍ لم یعتبر. (درمختار کراچی ۱/ ۲۵۴)

گوبر سے لپی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا

اگر زمین کو پہلے گوبر سے لیپا گیا ہو اور بعد میں پاک مٹی اس پر اتنی مقدار میں لیپ دی کہ گوبر بالکل چھپ گیا اور اس کی بو وغیرہ اوپر سے محسوس نہیں ہو رہی ہے تو اس جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گوبر کی بو محسوس ہو رہی ہے تو وہاں کوئی پاک چیز بچھائے بغیر نماز پڑھنا درست نہ ہوگا۔ إذا أراد أن يصلي على أرض عليها نجاسة فكبسها بالتراب ينظر إن كان التراب قليلاً بحيث لو استشمه يجد رائحة النجاسة لايجوز وإن كان كثيراً لا يجد الرائحة يجوز. (هنديه ۱/ ۶۲، تاترخانية قديم ۱/ ۴۲۲، زكريا ۲/ ۳۲ رقم: ۱۶۰۰، حلبي كبير ۲۰۲)

جوتوں پر پیر رکھ کر نمازِ جنازہ کے لئے کھڑے ہونا

اگر زمین ناپاک ہو (خواہ بھیگی ہو یا خشک) اور جوتے کا اوپری حصہ پاک ہو تو جوتے اتار کر ان پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا درست ہے۔ ولو خلع نعليه وقام عليهما جاز سواء كان ما يلي الأرض منه نجسًا أو طاهراً إذا كان ما يلي القدم طاهراً. (هنديه ۱/ ۶۲، تاترخانية قديم ۱/ ۴۲۱، زكريا ۲/ ۳۱ رقم: ۱۵۹۴)

Marfat.com

ستر کے احکام

نماز میں مرد کو کن اعضاء کو چھپانا ضروری ہے؟

نماز میں مرد کو بدن کے درج ذیل آٹھ اعضاء کا چھپانا لازم ہے:

(۱) پیشاب کا مقام اور اس کے اردگرد (۲) خصیتین اور اس کے اردگرد (۳) پائخانہ کا مقام اور اس کے آس پاس (۴-۵) دونوں کولہے (۶-۷) دونوں رانیں گھٹنے سمیت (۸) ناف سے لے کر زیر ناف بالوں اور ان کے مقابل میں کوکھ پیٹ اور پیٹھ کا حصہ۔ أعضاء عورة الرجل ثمانية: الأول: الذكر وما حوله. الثانی: الأنثيان وما حولهما. الثالث: الدبر وماحوله. الرابع والخامس: الإليتان. السادس والسابع: الفخذان مع الركبتين. الثامن: ما بين السرة إلى العانة مع ما يحاذى ذلك من الجنبين والظهر والبطن. (شامی بیروت ۲/ ۷۵)

نماز میں عورت کے اعضاء مستورہ

نماز میں آزاد عورت کے لئے درج ذیل چوبیس اعضاء بدن کا چھپانا فرض ہے:

(۱) پیشاب کا مقام (۲) پاخانہ کا مقام (۳-۴) دونوں کولہے (۵-۶) دونوں رانیں گھٹنوں سمیت (۷) پیٹ (۸) پیٹھ (دونوں پہلوؤں سمیت) (۹-۱۰) دونوں پنڈلیاں (ٹخنوں سمیت) (۱۱-۱۲) دونوں ابھرے ہوئے پستان (۱۳-۱۴) دونوں کان (۱۵-۱۶) دونوں بازو (کہنیوں سمیت) (۱۷-۱۸) دونوں کلائیاں (گٹوں سمیت) (۱۹) سینہ (۲۰) سر (۲۱) سر کے بال (۲۲) گردن (۲۳-۲۴) دونوں مونڈھے (بعض حضرات نے عورت کی دونوں ہتھیلیوں کے ظاہری حصہ اور دونوں قدموں کے نچلے حصہ کو بھی اس کے ستر میں داخل کیا ہے، مگر اکثر فقہاء کے نزدیک یہ اعضاء ستر میں داخل نہیں) وفی الأمة ثمانية أيضا: الفخذان مع

Marfat.com

الركبتين والإليتان والقبل مع ماحوله والدبر كذلك والبطن والظهر مع ما يليهما من الجنبين وفى الحرة هذه الثمانية ويزاد فيها ستة عشر: الساقان مع الكعبين والثديان المنكسران والأذنان والعضدان مع المرفقين والذراعان مع الرسغين والصدر والرأس والشعر والعنق وظهر الكفين وينبغى أن يزاد فيه الكتفان. (شامى بيروت ٢/ ٧٥، زكريا ٢/ ٨٣)

وفى التنوير: وللحرة جميع بدنها خلا الوجه والكفين والقدمين. (التنوير مع الشامى بيروت ٢/ ٧١، شامى زكريا ٢/ ٧٨) فظهر الكف عورة على المذهب. (درمختار) وفى الشامى: أى ظاهر الرواية وفي مختلفات قاضيخان وغيرها أنه ليس بعورة وأيده فى شرح المنية بثلاثة أوجه وقال فكان هو الأصح وإن كان غير ظاهر الرواية. (شامى بيروت ٢/ ٧١) وفي المنية وإلا قدميها أيضا فأنهما ليسا بعورة ولكن فى القدمين اختلاف المشائخ، وذكر فى الحيط: أن الأصح أنهما ليسا بعورة. (غنية المتملى شرح منية المصلى ٢١٠، البحر الرائق زكريا ١/ ٤٦٩، تاترخانية قديم ١/ ٤١٤، زكريا ٢/ ٢٣ رقم: ١٥٤٦)

عورت کا آدھی آستین پہن کر دوپٹے سے چھپا کر نماز پڑھنا

آدھی آستین پہننے والی عورت اگر دبیز دوپٹے وغیرہ سے اپنے ہاتھ کا کھلا ہوا حصہ چھپالے تو شرعاً اس کی نماز درست ہو جائے گی؛ البتہ اگر دوپٹہ اتنا باریک ہو کہ اندر کا بدن صاف جھلکتا ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی (اور بہر صورت عورت کا نامحرموں کے سامنے آدھی آستین پہن کر آنا درست نہیں ہے) (مستفاد: احسن الفتاوی ٣/ ٤٠٣) قال الله تعالىٰ: ﴿يٰبني اٰدم قد أنزلنا عليكم لباساً يواري سواٰتكم وريشاً ولباس التقوىٰ ذٰلك خير﴾ [الأعراف: ٢٦] والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه؛ لأنه مكشوف العورة معنى. (تبيين الحقائق زكريا ١/ ٢٥٢-٢٥٣) إذا كان الثوب رقيقاً بحيث يصف ما تحته أي لون

Marfat.com

البشرة لا يحصل به ستر العورة إذ لا ستر مع رؤية لون البشرة. (حلبي كبير أشرفي لاهور ٢١٤، عمدة القاري زكريا ٢/٢٤٦) أما لو كان غليظاً لا يرىٰ منه لون البشرة إلا أنه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئياً فينبغي أن لا يمنع جواز الصلاة لحصول الستر. (كبيري لاهور ٢١٤)

کتنا حصہ ستر کھلنا مانع نماز ہے؟

اوپر مرد یا عورت کے جو نمبر وار اعضاء مستورہ لکھے گئے ہیں ان میں سے اگر کسی ایک عضو (مثلاً ایک کان یا ایک کولہے) کا ایک چوتھائی حصہ بھی نماز کے کسی رکن میں تین مرتبہ (رکوع یا سجدہ والی) تسبیح پڑھنے کے بقدر خود بخود کھل جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر شروع نماز میں یہ کیفیت ہو تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ ويمنع حتى انعقادها كشف ربع عضو قدر أداء ركن بلا صنعه. (درمختار) قال شارحها: وذلك قدر ثلث تسبيحات الخ. قال ح: واعلم أن هذا التفصيل في الإنكشاف الحادث في أثناء الصلوٰة، أما المقارن لابتدائها فإنه يمنع انعقادها مطلقاً اتفاقاً بعد أن يكون المكشوف ربع العضو.

(شامی بیروت ۲/۷۴-۷۵، شامی زکریا ۲/۸۲، نورالایضاح ۶۸، البحر الرائق زکریا ۱/۴۷۱، تاترخانیة قدیم ۱/۴۱۳، زکریا ۲/۲۳ رقم: ۱۵۴۷)

جنس اور ٹی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا

کسی ہوئی جنس اور ٹی شرٹ پہن کر نماز پڑھنے سے گو کہ نماز بکراہت درست ہو جاتی ہے؛ لیکن ہمارے عرف میں یہ لباس صالحین کے لباس کے خلاف سمجھا جاتا ہے، اس لئے نماز یا خارجِ نماز میں ایسے لباس کا پہننا ناپسندیدہ ہے۔ وعادم ساتر ولا يضر التصاقه وتشكله. (درمختار) وفي الشامي: أي بالإلية مثلاً ..... وعبارة شرح المنية أما لو كان غليظاً لا يرى منه لون البشرة إلا أنه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئياً فينبغي أن لا يمنع جواز الصلاة لحصول الستر. (شامی کراچی ۱/۴۱۰)

Marfat.com

نماز میں جان بوجھ کر ستر کھولنا

اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سکنڈ کے لئے بھی اعضاء مستورہ میں سے کوئی عضو چوتھائی کے بقدر کھول دے تو فوراً نماز باطل ہوجائے گی، تین تسبیح کے بقدر بھی مہلت نہ ہوگی۔ قوله بلا صنعه فلو به فسدت فی الحال عند هم، قنية. قال ح: أی وإن كان أقل من أداء ركن. (شامی بیروت ۷۵/۲، زکریا ۸۲/۲، هندية ۵۸/۱)

اندھیرے کمرے میں بھی ستر ضروری ہے

جس شخص کے پاس ستر کے لئے کپڑا وغیرہ موجود ہو اس کے لئے نماز میں ستر چھپانا مطلقاً ضروری ہے، خواہ دوسرا دیکھ سکتا ہو یا نہیں یا جگہ روشن ہو یا اندھیری، بہر حال ستر لازم ہے۔ ولو صلى عرياناً فى الظلمة بلا عذرٍ لا تجوز إجماعاً. (منحة الخالق ٤٦٨/١، شامی بیروت ۷۶/۲، زکریا ۸۳/۲)

اگر ستر کے لئے کوئی چیز دستیاب نہ ہو تو نماز کیسے پڑھے؟

اگر ستر کے لئے کپڑا، درخت کے بڑے پتے، اخبار، پلاسٹک، یا چٹائی وغیرہ کچھ بھی دستیاب نہ ہو یا کپڑا وغیرہ تو ملے مگر وہ سارا کا سارا نجس ہو اور اسے پاک کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو اور نماز کا وقت ختم ہونے کا خطرہ ہو، تو ایسا شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ بھی اشارے سے کرے؛ تاکہ حتی الامکان ستر کا لحاظ ہوسکے۔ وفى الحجة: إذا وجد العارى حصيراً أو بساطاً صلىٰ فيه ولا يصلى عرياناً. (هنديه ۵۹/۱) وكذا إن أمكنه أن يستر عورته بالحشيش وأوراق القرع. (تاتار خانية قديم ٤١٦/١، زكريا ۲۵/۲ رقم: ۱۵۶۲) وعادم ساتر يصلى قاعداً مومياً بركوعٍ وسجودٍ وهو أفضل من صلوته قائماً بركوعٍ وسجودٍ لأن الستر أهم من أداء الأركان. (درمختار بيروت ۷۶/۲-۷۷، التنوير والدر المختار زكريا ۸٤/۲، صغيرى ۱۲۱)

Marfat.com

اگر پورے ستر کو چھپانے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو کیا کرے؟

اگر پاک صاف کپڑا (یا کوئی اور ڈھانپنے والی چیز) صرف اس قدر دستیاب ہو کہ اس سے ستر کا کچھ حصہ ہی ڈھانکا جاسکتا ہو، وہ پورے ستر کے لئے کافی نہ ہو تو اسی کپڑے کا استعمال کرنا لازم ہے، اولاً اس سے شرم گاہ چھپائے پھر جہاں تک ہو سکے ستر ڈھانکے، اس کے بعد ہی نماز پڑھے۔

ولو وجد ما يستر به بعض العورة وجب استعماله وإن قل ويقدم في الستر ما هو أغلظ كالسوءتين. (صغیری ۱۲۱، تنویر الابصار مع الدر المختار بیروت ۸۰/۲، زکریا ۸۸/۲)

ستر کے لئے صرف ریشم کا کپڑا مہیا ہو

اگر مرد کے پاس ستر کے لئے ریشم کے کپڑے کے سوا کوئی چیز مہیا نہ ہو تو اسی ریشم کے کپڑے سے ستر چھپا کر نماز پڑھنا اس کے لئے لازم ہے، ایسی صورت میں ننگے بدن نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی، کیوں کہ ریشم کا استعمال مرد کے لئے حرام ہونے کے باوجود اس کو پہن کر نماز پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ ولو وجد ثوب حرير لايصلي عرياناً عندنا، لأن الصلوٰة فيه صحيحة وإن كان حراماً. (غنية المتملي شرح منية المصلي ۲۱۶، هنديه ۵۹/۱، تاترخانية قديم ۴۱۸/۱، زكريا ۲۸/۲ رقم: ۱۵۷۶)

چست لباس پہن کر نماز پڑھنا

ایسا چست لباس پہننا جس سے اعضاء مستورہ کی ہیئت ظاہر ہو جائے اگرچہ مکروہ اور بے حیائی کی دلیل ہے؛ تاہم اگر کپڑا اتنا دبیز ہو کہ اندر کی کھال نظر نہ آئے تو اس میں نماز پڑھنا درست ہے (لیکن کسی اجنبی شخص کے لئے ایسے چست لباس پہننے والی عورت کو کپڑے کے اوپر سے بھی دیکھنا جائز نہیں ہے) أما لو كان غليظاً لايرى منه لون البشرة إلا أنه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئياً فينبغي أن لا يمنع جواز الصلوٰة لحصول الستر. قال: وانظر هل يحرم النظر إلى ذٰلك المتشكل مطلقاً أو حيث

Marfat.com

وجدت الشهوة؟ الخ والذی یظهر من کلامهم ههنا هو الأول. (شامی بیروت ۷۷/۲، زکریا ۸٤/۲ شرح المنیة ۲۱٤)

انتہائی باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

اگر ایسے باریک کپڑے سے ستر چھپایا جس سے بدن کا اندرونی حصہ باہر سے صاف جھلکتا ہے، تو ایسے باریک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا درست نہ ہوگا۔ والثوب الرقیق الذی یصف ما تحته لاتجوز الصلاة فیه، کذا فی التبیین. (هندیة ۵۸/۱، درمختار بیروت ۷۶/۲-۷۷، زکریا ۸٤/۲)

نماز میں باریک دوپٹہ کا استعمال

عورت کا ایسا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں جس سے بال صاف نظر آتے ہوں۔ وعادم ساتر لایصف ماتحته. (درمختار بیروت ۷۶/۲-۷۷، زکریا ۸٤/۲، البحر الرائق زکریا ٤٦٧/۱)

عورت کی چٹیا بھی ستر ہے

عورت کی چٹیا کے بال بھی ستر ہیں، لہٰذا چٹیا کے بالوں کو بھی چھپانا عورت پر لازم ہے۔ وأما المسترسل ففیه روایتان، الأصح أنه عورة. (درمختار بیروت ۷۱/۲، شامی زکریا ۷۸/۲، هندیه ۵۸/۱، صغیری ۱۱۹، شرح الوقایة ۱۳۷/۱، محمودیه ۳٦۷/۱٦)

ساڑی پہن کر نماز پڑھنا

اگر ساڑی مکمل ساتر بلاؤز کے ساتھ پہنی کہ اعضاء مستورہ کا کوئی حصہ کھلا ہوا نہیں رہا تو ایسی ساڑی پہن کر نماز درست ہوجائے گی؛ (لیکن جن علاقوں میں ساڑی غیر مسلموں کا خاص لباس شمار ہوتا ہے جیسا کہ مغربی اتر پردیش کا علاقہ تو یہاں کی مسلمان عورتوں کے لئے ساڑی کا استعمال تشبہ کی وجہ سے مطلقاً ناجائز ہے) والرابع ستر عورته للحرة جمیع بدنها خلا

Marfat.com

الوجه والكفين والقدمين على المعتمد . (درمختار بیروت ۲/۶۹-۷۱، زکریا ۲/۷۵ تا ۷۸، نور الایضاح ۶۹، فتاوی دارالعلوم دیوبند ۲/۱۴۵)

دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا

اگر دھوتی اس طرح باندھی کہ اعضاء مستورہ میں سے کوئی عضو چوتھائی سے زیادہ کھلا رہ گیا (جیسا کہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے کہ اکثر ان کی دھوتی میں رانیں کھلی رہتی ہیں) تو ایسی دھوتی پہن کر نماز درست نہ ہوگی، اور اگر دھوتی اس طرح باندھی کہ ستر نہیں کھلا تو نماز تو ہوجائے گی مگر غیر مسلموں کا شعار ہونے کی وجہ سے یہ لباس مسلمانوں کے لئے استعمال کرنا مکروہ ہے۔ **وهي للرجل ما تحت سرته إلى ما تحت ركبته.** (درمختار بیروت ۲/۷۰، زکریا ۲/۷۶)

ننگے سر نماز پڑھنا

مرد کے لئے نماز میں سر ڈھکنا اگرچہ لازم نہیں؛ لیکن بلا کسی عذر کے محض سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا خلافِ ادب اور مکروہ ہے۔ **وكره صلوته حاسراً أي كاشفاً رأسه للتكاسل ولابأس به للتذلل.** (درمختار مع الشامی زکریا ۲/۴۰۷)

Marfat.com

مسائلِ استقبالِ قبلہ

شریعت میں قبلہ کی حیثیت

اسلامی شریعت میں قبلہ متعین کرنے کی خاص حکمت یہ ہے کہ اجتماعی عبادات میں یکسانیت اور اتحاد کی صورت پیدا کی جائے؛ کیوں کہ اگر ہر شخص کو ایک ہی جگہ رہتے ہوئے الگ الگ قبلہ متعین کرنے کا اختیار دیا جائے گا تو نہایت ناگوار افتراق کا منظر سامنے آئے گا، جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے، اس لئے اجتماعیت پیدا کرنے کی غرض سے تمام ہی اہل ایمان کو ایک ہی قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (بیان القرآن، معارف القرآن وغیرہ)

قبلہ کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم جس معبودِ حقیقی کی عبادت کررہے ہیں وہ نعوذ باللہ قبلہ کی جہت میں محدود ہے؛ بلکہ اسلامی عقیدہ کے اعتبار سے معبودِ حقیقی اللہ رب العالمین کی ذات والا صفات ہر قسم کی جہت اور زمان ومکان کی حدوں سے بالاتر ہے، وہ ہر جگہ وجود کی صفت سے متصف ہے، اور کوئی بھی جگہ اس کے وجود سے خالی نہیں، کیا مشرق، کیا مغرب، کیا شمال، کیا جنوب، یہ سب سمتیں پوری طرح اس کے احاطہ میں ہیں، اسی لئے اس نے قرآنِ کریم میں اعلان فرمایا:

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ، فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ. (البقرہ ۱۱۵)

اور اللہ ہی کی مملوک ہیں مشرق بھی اور مغرب بھی، تو تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو ادھر ہی اللہ تعالیٰ کا رخ ہے۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ قبلہ کی طرف رخ کرنا محض اس وجہ سے ہے کہ حکم خداوندی یہی ہے، اس نے جب اور جس طرف رخ کرنے کا حکم دیا اس کی تعمیل ہی اصل مقصود ہے، ارشاد خداوندی ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ الخ. (البقرۃ ۱۷۷)

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو یا مغرب کو، لیکن کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور انبیاء علیہم السلام پر الخ۔

گویا کہ قبلہ وکعبہ اصل مقصود نہیں؛ بلکہ رضائے حق اصل مطلوب ہے، اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ

Marfat.com

مسلمانوں کے نزدیک کعبۂ مشرفہ بجائے خود معبود اور قابل پرستش نہیں (جیسا کہ بعض غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں) بلکہ اس کی طرف رخ کرنے سے صرف اجتماعیت کی شان باقی رکھنا منظور ہے۔ اسی لئے حضرات علماء لکھتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کی عمارت قبلہ نہیں؛ بلکہ اس جگہ کے خلاء ہی کو آسمانوں تک قبلہ کی حیثیت حاصل ہے، اگر بالفرض کسی وجہ سے کعبۂ مشرفہ کی موجودہ عمارت نہ رہے پھر بھی قبلہ باقی رہے گا۔ یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ''مسلمان ہرگز کعبہ پرست نہیں ہیں'' کیوں کہ اگر وہ کعبہ پرست ہوتے تو اس کی عمارت باقی نہ رہنے کی صورت میں وہ اس کی جگہ کو قبلہ نہ بناتے۔

اسی طرح کے شبہات کو دفع فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے قبلہ کو تبدیلی کے مرحلہ سے گذارا تا کہ یہ بات آشکارا ہو جائے کہ قبلہ اصل نہیں؛ بلکہ حکم خداوندی اصل ہے۔ چناں چہ ہجرت سے قبل تک آنحضرت ﷺ مکہ معظمہ میں حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے سامنے نماز ادا فرماتے تھے؛ تا کہ بیت اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف بھی رخ ہو سکے، لیکن جب آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ فروکش ہوئے تو آپ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت کی غرض سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، جس کا رخ مکہ معظمہ کے بالکل جانب مخالف تھا۔ ۱۶-۱۷ مہینہ آپ نے اور مسلمانوں نے حکم خداوندی کی تعمیل میں بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں، اس کے بعد آپ ﷺ کی دلی خواہش پر بیت المقدس کے بجائے مسجد حرام بیت اللہ شریف کو دائمی قبلہ بنانے کا اعلان کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ. (البقرہ ۱٤٤)

ہم آپ کے چہرہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، اس لئے آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے، جو آپ کو پسند ہے، اب سے اپنا چہرہ نماز میں مسجد حرام کی طرف کیا کیجئے، اور تم (امتی) جہاں کہیں موجود ہو اپنے چہرہ کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کیا کرو۔

یہ تبدیلی اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ عبادت کسی خاص قبلہ کی نہیں؛ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نماز میں استقبال قبلہ کی شرط ایسی نہیں کہ ہر حال میں لازماً ضروری ہو؛ بلکہ بعض خاص حالت میں مثلاً شدید مرض یا سفر کے دوران غیر قبلہ کی طرف بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر تحری کر کے نماز پڑھی اور بعد میں معلوم ہوا کہ رخ غلط تھا پھر بھی نماز معتبر قرار پاتی ہے، نیز دور سے عین قبلہ کا نہیں؛ بلکہ سمت قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہے جس میں اگر کچھ ڈگری اِدھر اُدھر رخ ہو جائے پھر بھی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ سب تفصیلات کتب فقہ میں وضاحت کے ساتھ موجود ہیں جن میں سے اہم ضروری مسائل ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:

Marfat.com

مکہ مکرمہ میں مقیم شخص کا قبلہ

مکہ معظّمہ میں مسجدِ حرام کے اندر نماز پڑھنے والے یا ایسی اونچی عمارت یا پہاڑی پر نماز پڑھنے والے کے لئے جہاں سے بیت اللہ شریف صاف نظر آتا ہو، عین کعبۂ مشرفہ کی طرف نماز پڑھنا ضروری ہے، اور حرم شریف سے باہر جو شخص نماز پڑھے اور عمارات اور مکانات کی آڑ کی وجہ سے کعبۂ مشرفہ کو نہ دیکھ سکتا ہو تو اس کے لئے کعبہ کی جہت کی طرف نماز پڑھنا کافی ہے، عین کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم نہیں۔ (حج اور بھیڑ کے زمانے میں حرم شریف کے اندر اور باہر بسا اوقات قبلہ کی طرف توجہ کرنے میں کوتاہی ہو جاتی ہے اس لئے وہاں خاص طور پر استقبالِ قبلہ کا خیال رکھا جائے)۔ **فللمكى الخ، إصابة عينها يعم المعاين وغيره لكن فى البحر أنه ضعيف والأصح أن من بينه وبينها حائل كالغائب.** (درمختار بیروت ۹۷/۲، زکریا ۱۰۸/۲) **ومن كان بمكة وبينه وبين الكعبة حائل يمنع المشاهدة كأبنيةٍ فالأصح أن حكمه حكم الغائب.** (طحطاوی علی المراقی ۱۱۶، غنیة المتملی شرح منیة المصلی ۲۱۸، مجمع الانهر ۸۳/۱)

مکہ معظّمہ سے باہر رہنے والوں کا قبلہ

مکہ معظّمہ کے علاوہ دنیا کے دیگر مقامات پر رہنے والوں کے لئے عین کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم نہیں؛ بلکہ سمت قبلہ کی طرف رخ کر لینا کافی ہے (جیسے ہمارے ہندوستان میں جانب مغرب)۔ **ومن كان خارجاً عن مكة فقبلته جهة الكعبة، وهو قول عامة المشائخ وهو الصحيح.** (هنديه ۶۳/۱) **حتى لو أزيلت الموانع لايشترط أن يقع استقباله على عين الكعبة لا محالة.** (غنیة المتملی ۲۱۸، شامی زکریا ۱۰۹/۱، تارتارخانیة زکریا ۳۳/۲ رقم: ۱۶۰۸)

قبلہ عمارتِ کعبہ کا نام نہیں

بیت اللہ شریف کی عمارت اصل میں قبلہ نہیں؛ بلکہ جس جگہ میں وہ عمارت قائم ہے وہی زمین سے آسمان تک قبلہ ہے، لہٰذا اگر عمارت نہ بھی رہے پھر بھی قبلہ باقی رہے گا۔ **والمعتبر فى**

Marfat.com

القبلة العرصة لا البناء فهی من الأرض السابعة إلی العرش (درمختار) أی لیس المراد بالقبلة الکعبة التی هی البناء المرتفع علی الأرض ولذا لو نقل البناء إلی موضع اٰخر وصلیٰ إلیه لم یجز بل تجب الصلوة إلی أرضها. (شامی بیروت ۲/۲ ۱۰، زکریا ۲/ ۱۱٤، هندیة ۱/ ٦۳، طحطاوی علی المراقی ۲۱۲، تارتاخانیة زکریا ۲/ ۳٦ رقم: ۱٦۱٦)

حطیم جزوِ قبلہ نہیں

اگر مسجدِ حرام میں اس طرح نماز پڑھی کہ رخ صرف حطیم (بیت اللہ شریف کا شمالی خارجی حصہ جو چھ ہاتھ ایک بالشت کے بقدر ہے۔ (تقریرات رافعی ۳/ ۱٦۰) اس سے زائد حصہ حطیم جزو کعبہ نہیں ہے شامی وغیرہ) کی طرف رہا اور کعبۂ مشرفہ کی طرف نہیں ہوا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ ولو صلی مستقبلاً بوجهه إلی الحطیم لایجوز. (هندیة ۱/ ٦۳، تارتاخانیة زکریا ۲/ ۳۸ رقم: ۱٦۲۷)

کعبہ کے اندر یا چھت پر نماز پڑھنے والے کا قبلہ

''کعبۂ مشرفہ'' کے اندر یا اس کی چھت پر تنہا نماز پڑھنے والا شخص کسی جانب بھی رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، وہاں رہتے ہوئے ہر جانب اس کے لئے قبلہ ہے۔ ولو صلی فی جوف الکعبة أو علی سطحها جاز إلی أیّ جهةٍ توجه. (هندیة ۱/ ٦۳، التتف ٤۳، تارتاخانیة زکریا ۲/ ۳۷ رقم: ۱٦۲۳)

کعبہ کے اندر نماز باجماعت میں صفوں کی ترتیب

اگر بیت اللہ شریف میں نماز باجماعت ادا کی جائے تو امام اور مقتدیوں کے مقام اور صفوں کی ترتیب کے اعتبار سے کل سات صورتیں نکلتی ہیں جن میں سے چھ جائز اور ایک ناجائز ہے۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) امام دیوار کی طرف پشت کر کے اور مقتدیوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑا ہو اور سب مقتدیوں کا رخ امام کی طرف ہو۔

Marfat.com

(۲) امام دیوار کی طرف رخ کرے اور سب مقتدی اس کے بالمقابل دوسری دیوار کی طرف رخ کریں گویا کہ امام کی پشت مقتدیوں کی پشت کی طرف اور مقتدیوں کی پشت امام کی پشت کی طرف۔

(۳) مقتدیوں کا رخ امام کی پشت کی طرف ہو جیسا کہ عام جماعت میں ہوتا ہے۔

(۴) سب مقتدی امام کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوں۔

(۵) مقتدیوں کا رخ امام کے دائیں بائیں پہلو کی طرف ہو۔

(۶) امام کا رخ مقتدیوں کے پہلو کی طرف ہو۔

مذکورہ سب صورتوں میں جماعت درست ہے اس لئے کہ خاص اس رخ میں جس کی طرف امام نماز پڑھ رہا ہے کوئی مقتدی اس رخ میں اس سے آگے نہیں بڑھ رہا ہے، کیوں کہ بقیہ مقتدیوں کا رخ دوسری جانب ہے جو ممنوع نہیں۔

(۷) اور اگر امام کا رخ مقتدیوں کی پشت کی طرف ہو تو ان مقتدیوں کی نماز درست نہ ہوگی، اس لئے کہ وہ خاص اسی رخ میں امام سے آگے واقع ہو رہے ہیں۔

وإن صلوا جماعة فإنها على سبعة أوجه: أحدها: أن يكون وجه الإمام إلىٰ وجه القوم ووجه القوم إلىٰ وجه الإمام. والثانى: أن يكون ظهر الإمام إلىٰ ظهر القوم وظهر القوم إلىٰ ظهر الإمام. والثالث: أن يكون وجه القوم إلىٰ ظهر الإمام. والرابع: أن يكون جنب القوم إلىٰ جنب الإمام. والخامس: أن يكون وجه القوم فى جنب الإمام. والسادس: أن يكون وجه الإمام فى جنب القوم ففى كل هٰذه الوجوه جازت صلاتهم متفقاً عليه. والسابع: أن يكون وجه الإمام فى ظهر القوم فعندَ الفقهاء لا تجوز صلاته لأنه غاية الخلاف والانحراف. (التتف فى الفتاوىٰ ٤٣، تارتاخانية زكريا ٣٧/٢ رقم: ١٦٢٥)

مسجدِ حرام میں امام سے آگے اس رخ میں نماز پڑھنا

مسجدِ حرام میں امام جس جانب امامت کر رہا ہو اس رخ میں امام سے آگے نماز پڑھنے

Marfat.com

والوں کی نماز درست نہ ہوگی؛ البتہ دوسرے رخ میں اگر بالکل کعبۂ مشرفہ کی دیوار کے قریب نماز پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (آج کل ناواقفیت کی وجہ سے مسجدِ حرام میں اس سلسلہ میں بڑی کوتاہی ہوتی ہے، امام صاحب دھوپ کے وقت یا زیادہ بھیڑ کی وجہ سے یا نماز تراویح میں رکنِ یمانی اور حجر اسود کے بالمقابل مکبرہ (شیشے والے کمرے) کے نیچے نماز پڑھاتے ہیں، اور بہت سے حضرات اسی جانب آگے مطاف میں نماز کی نیت باندھ لیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے، اس لئے امام کی جگہ دیکھ کر ہی وہاں نماز کی نیت باندھنی چاہئے، ایسا نہ ہو کہ غفلت کی وجہ سے نماز ہی صحیح نہ ہو۔ نیز حرم شریف کی انتظامیہ کو بھی چاہئے کہ امام جب پیچھے کھڑا ہو تو اس سے آگے رکاوٹ وغیرہ لگا کر نماز پڑھنے سے روکیں؛ تاکہ لوگوں کی نمازیں فاسد نہ ہوں، جیسا کہ کم بھیڑ کے زمانے میں اور تراویح کے دوران یہ انتظام کیا جاتا ہے) ولو تقدم على الإمام من غير عذر فسدت صلاته. (هندية ۱۰۳/۱) قال القدوري رحمه الله: إن صلوا جماعة استداروا حول الكعبة بهذا جرت العادة، ومن كان منهم أقرب إلى الكعبة في الإمام فإن كان في الجهة التي يصلى إليها الإمام لم يجز وإن كان في جهة أخرىٰ جاز. (تارتاخانية زكريا ۳۶/۲ رقم: ۱۶۱۷)

قبلہ کی سمت جاننے کے ذرائع

جن شہروں اور آبادیوں میں پرانی مساجد موجود ہوں انہی مساجد کی محرابوں کو قبلہ کا معیار بنایا جائے گا، اور جہاں پہلے سے مساجد تعمیر شدہ نہ ہوں تو وہاں کے آس پاس رہنے والے مسلمانوں سے قبلہ کی تحقیق کی جائے گی، اور جن جگہوں پر کوئی بتانے والا نہ ملے مثلاً جنگلات یا نو تعمیر آبادیاں تو ان میں قطب نما اور چاند سورج وغیرہ کے ذریعہ سمت کی پہچان کر کے غور وفکر کے بعد قبلہ متعین کیا جائے گا۔ وجهة الكعبة تعرف بالدليل، والدليل في الأمصار والقرىٰ المحاريب التي نصبها الصحابة والتابعون فعلينا اتباعهم؛ فإن لم تكن فالسوال من أهل ذلك الموضع، وأما في البحار والمفاوز فدليل القبلة النجوم، هكذا في فتاوى قاضي خان. (هنديه ۶۳/۱) وعلى ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاصطرلاب فإنها إن لم

Marfat.com

تـفد اليقين تفيد غلبة الظن للعالم بها وعليه الظن كافية في ذلك. (شامی بیروت۲/ ۱۰۰،

زکریا ۲/ ۱۱۲، مجمع الانهر ۱/ ۸۳، الجوهرة النيرة ۱/ ۶۸، تاترخانية زكريا ۲/ ۳۴-۳۵، رقم: ۱۶۱۱)

کیا قبلہ کی تعیین میں غیر مسلم کا قول معتبر ہے؟

اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں یہ پتہ ہی نہ ہو کہ قبلہ کس سمت میں ہے یعنی مثلاً یہ معلوم نہ ہو کہ یہاں سے قبلہ مشرق کی جانب ہے یا مغرب کی؟ تو اگر کوئی غیر مسلم ایسی جگہ قبلہ کی سمت بتائے تو محض اس کی خبر کا اعتبار نہ ہوگا جب تک کہ قرائن سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے، اور اگر ایسی جگہ ہے جہاں اتنا تو معلوم ہے کہ قبلہ یہاں مثلاً جانبِ مغرب ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ مغرب کدھر ہے تو مغرب کا رخ جاننے کے لئے کسی غیر مسلم سے بھی تحقیق کی جاسکتی ہے اور محض رخ بتانے میں اس کی خبر معتبر ہوگی جب کہ اس کی سچائی کا غالب گمان ہو جائے۔ ولايقبل خبر الكافر والفاسق والصبى لعد م قبول خبرهم فى أمور الديانات إلا إذا غلب علىٰ ظنه صدقهم. (الفقه الحنفى فى ثوبه الجديد ۱/ ۱۹۷) لأن قول الكافر مقبول فى المعاملات، الخ. (هداية ۴/ ۴۳۷)

برصغیر ہند و پاک میں قبلہ کا صحیح رخ جاننے کا آسان طریقہ

برصغیر ہند و پاک اور اس سے جانب مشرق میں واقع تمام علاقہ جات میں سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا آسان اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے سب سے بڑے دن (۲۲ر جون) اور موسم سردی کے سب سے چھوٹے دن (۲۲ر دسمبر) سورج غروب ہونے کی جگہ دیکھ لی جائے تو قبلہ ان دونوں مقامات کے درمیان ہوگا، یعنی اس درمیانی رخ میں کسی طرف بھی نماز پڑھنا درست رہے گا۔ (جواہر الفقہ ۱/ ۲۷۶) وقال العلامة الشامي: أقربها إلى الصواب قولان، الأول: أن ينظر من مغرب الصيف في أطول أيامه ومغرب الشتاء في أقصر أيامه فليدع الثلثين فى الجانب الأيمن والثلث فى الأيسر والقبلة عند ذلك ولو لم يفعل هكذا وصلىٰ فيما بين المغربين يجوز، وإذا وقع خارجاً منها لايجوز بالإتفاق. (شامی بیروت ۲/ ۹۹، زکریا ۲/ ۱۱۱، حلبی کبیر ۲۱۸)

Marfat.com

قبلہ سے معمولی انحراف مضر نہیں

مکہ سے باہر رہنے والے شخص نے اگر قبلہ کی سمت سے معمولی طور پر ہٹ کر نماز پڑھی تو بھی نماز درست ہو جائے گی۔ معمولی انحراف کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس قدر انحراف ہو کہ نمازی کی پیشانی کا کوئی نہ کوئی حصہ قبلہ کی سیدھ میں باقی رہے اس کی مقدار فقہاء نے دونوں جانب ۴۵-۴۵ درجہ مقرر کی ہے۔ (امداد المفتین ۳۱۳/۲، جواہر الفقہ ۲۴۲/۱، احسن الفتاویٰ ۳۱۳/۲) فیعلم منه أنه لو انحرف عن العين انحرافاً لا تزول منه المقابلة بالكلية جاز، ويؤيده ما قال فى الظهيرية: إذا تيامن أو تياسر تجوز لأن وجه الإنسان مقوس، لأن عند التيامن أو التياسر يكون أحد جوانبه إلى القبلة. (شامی بیروت ۹۸/۲، زکریا ۱۰۹/۲)

سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص مثلاً سفر میں ہو اور اسے سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو اور نہ ہی کوئی بتانے والا موجود ہو تو تحری کرنا اس پر فرض ہے یعنی قبلہ کی تعیین میں غور و فکر اور علامات و قرائن کا جائزہ لے کر نماز پڑھنا اس پر لازم ہے۔ وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد وصلىٰ. (هندية ٦٤/١) ويتحرىٰ عاجز عن معرفة القبلة. (درمختار زکریا ۱۱۵/۲، بیروت ۱۰۳/۲، تبیین الحقائق ۲٦٦/١)

نماز کے بعد قبلہ کی غلطی کا علم ہوا

اگر کسی شخص نے تحری کر کے کسی طرف نماز پڑھی پھر نماز سے فراغت کے بعد علم ہوا کہ اس نے غلط رخ پر نماز پڑھی ہے تو نماز صحیح ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلىٰ لا يعيدها. (هندية ٦٤/١، درمختار مع الشامي زكريا ١١٦/٢، بيروت ١٠٣/٢، تبيين لحقائق ٢٦٧/١)

دورانِ نماز معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے

اگر تحری کر کے نماز شروع کی پھر دورانِ نماز میں ہی معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری جانب ہے تو

Marfat.com

نماز ہی میں اس جانب گھوم جائے، ازسرنو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ وإن علم وهو فی الصلوة استدار إلى القبلة وبنى عليها. (هندية ۱/ ٦٤، درمختار مع الشامي زكريا ۲/ ۱۱٦، بيروت ۲/ ۱۰۳، تبيين الحقائق ۱/ ۲٦۸)

بغیر تحری کے نماز پڑھنا

جس شخص پر قبلہ مشتبہ ہو اس کے لئے تحری کے بغیر نماز شروع کرنا درست نہیں ہے۔ تاہم اگر تحری کے بغیر نماز شروع کر دی اور فراغت کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی قبلہ رخ نماز پڑھی ہے تو نماز درست ہو گئی، اور اگر دوران نماز ہی یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ قبلہ کا رخ صحیح یا غلط ہے تو نماز فاسد قرار پائے گی اور ازسرنو پڑھنی ہوگی۔ فإن شرع بلا تحر فعلم بعد فراغه أنه أصاب صحت وإن علم بإصابة فيها فسدت. (نور الايضاح ٦٩) وإن شرع بلا تحر لم يجز وإن أصاب إلا إذا علم إصابته بعد فراغه فلا يعيد اتفاقاً. (درمختار) بخلاف صورة علم التحرى فإنه لم يعتقد الفساد بل هو شاك فيه وفى عدمه فإذا ظهرت أصابته بعد التمام زال أحد الاحتمالين وتقرر الآخر بلا لزوم بناء القوى على الضعيف بخلاف ما إذا علم الإصابة قبل التمام. (درمختار مع الشامي بيروت ۲/ ۱۰٦، زكريا ۲/ ۱۱۹ غنية المتملى شرح منية المصلى ۲۰۲، تبيين الحقائق ۱/ ۲٦۹)

ریل اور جہاز میں استقبالِ قبلہ

ریل گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز جیسی سواریوں میں نماز فرض یا نفل پڑھتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، بعض ناواقف لوگ بلا عذر کے ریل وغیرہ کے سفر میں قبلہ کا لحاظ کئے بغیر جدھر چاہتے ہیں حسب سہولت نماز پڑھ لیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔ ومن أراد أن يصلى فى سفينة تطوعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة ولا يجوز له أن يصلىَ حيث ما كان وجهه. (هندية ۱/ ٦٤) وإن شرع بلا تحر لم يجز وإن أصاب. (درمختار زكريا ۲/ ۱۱۹، بيروت ۲/ ۱۰٦)

Marfat.com

دورانِ نماز ریل اور جہاز کا گھوم جانا

اگر نماز کے دوران ریل یا جہاز وغیرہ کا رخ قبلہ سے پھر جانے کا علم ہو جائے تو نمازی پر لازم ہے کہ وہ بھی گھوم کر اپنا رخ قبلہ کی طرف کرلے، اگر گھوم جانے کا اندازہ نہ ہو تو اسی طرح نماز درست ہو جائے گی۔ حتی لو دارت السفینةُ وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت. (هندية ۱/٦٤) وإن علم به في صلاته الخ استدار وبنى. (تنوير الابصار مع الدر المختار زكريا ۲/۱۱٦، بيروت ۲/۱۰۳)

فرض نمازوں میں استقبالِ قبلہ سے عاجز رہ جانے والے کا حکم

اگر کوئی شخص معقول عذر کی وجہ سے قبلہ رخ نماز پڑھنے سے قاصر ہو تو اس سے استقبالِ قبلہ کی شرط ساقط ہو جاتی ہے اور وہ حسبِ سہولت کسی طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ معقول عذر درج ذیل ہو سکتے ہیں: (۱) مریض اتنا کمزور ہے کہ وہ خود قبلہ رو نہیں ہو سکتا اور اس کا کوئی تیماردار بھی نہیں ہے جو اسے قبلہ رخ کر سکے (۲) قبلہ رخ نماز پڑھنے میں جانی یا مالی نقصان کا شدید خطرہ ہو (۳) آدمی سواری پر سوار ہو اور نیچے زمین پر کیچڑ ہی کیچڑ ہو، کوئی پاک جگہ نماز کے لئے میسر نہ ہو (۴) سواری سے اتر کر چڑھنے کی قدرت نہ ہو خواہ اپنی کمزوری کی وجہ سے یا سواری کے سرکش ہونے کی وجہ سے (۵) مسافر سواری رکوانے پر قادر نہ ہو اور نماز کا وقت نکلا جا رہا ہو (٦) سواری روک کر نماز پڑھنے میں بقیہ قافلہ والوں سے بچھڑ کر اکیلے رہ جانے کا خطرہ ہو ان جیسی صورتوں میں فرض نماز قبلہ کے علاوہ رخ پر پڑھنا بھی درست ہے۔ وقبلة العاجز عنها لمرض وإن وجد موجها عند الإمام أو خوف مال وكذا كل من سقط عنه الأركان جهة قدرته ولو مضطجعاً بإيماء لخوف رؤية عدو ولم يعد لأن الطاعة بحسب الطاقة. (درمختار) ويشترط في الصلوة على الدابة إيقافها إن قدر وإلا بأن خاف الضرر كان تذهب القافلة وينقطع فلا يلزمه إيقافها ولا استقبال الكعبة. (شامی بیروت ۲/۱۰۳، زکریا ۲/۱۱۵، کبیری ۲۱۹، تبیین الحقائق ۱/۲٦۵، هندية ۱/٦۳، تارتاخانية زكريا ۲/۳۸ رقم: ۱٦۲۸)

Marfat.com

سواری پر نفل نماز پڑھنے والے کے لئے رخصت

دورانِ سفر جس رخ پر سواری جارہی ہو اس رخ پر نفل نماز پڑھنا بلا عذر بھی مطلقاً جائز ہے، مگر اس سے وہ سواری مراد ہے جس میں چلتے ہوئے قبلہ رخ نماز پڑھنے کی رعایت نہ رکھی جاسکتی ہو جیسے اونٹ، گھوڑا، موٹر سائیکل وغیرہ، لیکن اگر سواری وسیع ہو جیسے ریل، ہوائی جہاز، اور بس وغیرہ تو اس میں نماز نفل کے لئے بھی قبلہ رخ ہونا ضروری ہوگا، کیوں کہ یہ بڑی سواریاں کشتیوں کے حکم میں ہیں اور ان میں قبلہ کا لحاظ کرنا معذر نہیں ہے۔ وأما فی النفل فتجوز علی المحمل والعجلة مطلقا. (تنویر) أی سواء کانت واقفة أو سائرة علی القبلة أولا، قادر علی النزول أولا، طرف العجلة علی الدابة أولا. (شامی بیروت ۴۲۸/۲، زکریا ۴۹۱/۲، هندیة ۶۳/۱)

نماز کے دوران سینہ قبلہ سے پھر جانا

اگر نماز کے دوران نمازی کا سینہ قبلہ کے رخ سے بلا عذر پوری طرح پھر گیا تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بھول سے بلا عذر پھر گیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر فوراً صحیح رخ پر کرلیا تو نماز فاسد نہ ہوگی، اگر ایک رکن یعنی تین تسبیحات پڑھنے کے بقدر رخ پھرا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ والحاصل أن المذهب أنه إذا حول صدره فسدت وإن کان فی المسجد إذا کان من غیر عذر کما علیه عامة الکتب وأطلقه فشمل ما لو قل أو کثر وهذا لو باختیاره وإلا فان لبث مقدار رکن فسدت وإلا فلا. (شامی بیروت ۳۳۴/۲، شامی زکریا ۳۸۸/۲)

نماز کے دوران چہرہ قبلہ سے پھر جانا

نماز میں صرف چہرہ قبلہ سے پھر جانے سے اگر چہ نماز فاسد نہیں ہوتی، مگر یہ فعل مکروہ تحریمی اور گناہ ہے۔ والالتفات بوجهه کله أو بعضه للنهی. (درمختار) وینبغی أن تکون تحریمیةً کما هو ظاهر الأحادیث. (شامی بروت ۳۵۴/۲، زکریا ۴۱۰/۲)

Marfat.com

نیت کے مسائل

نیت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول اور اس کے حکم کی تعمیل کی غرض سے کسی کام کو انجام دینے کا ارادہ کرنا شرعاً نیت کہلاتا ہے۔ وعرفها القاضي البيضاوي: بأنها شرعاً الإرادة المتوجهة نحو الفعل ابتغاءً لوجه الله تعالىٰ وامتثالاً لحكمه. (الاشباه والنظائر قديم ۵۶/۱، جديد زكريا ۱۰۹، قواعد الفقه ۵۳۷)

نیت کا مقصد

نیت کرنے سے مقصود شرعاً دو چیزیں ہیں: (۱) عبادات کو عادات سے امتیاز کرنا (مثلاً کھڑا ہونا کبھی محض طبعی خواہش کی بنا پر ہوتا ہے اور یہی کھڑا ہونا جب نماز کی نیت سے ہو تو عبادت بن جاتا ہے) (۲) بعض عبادات کو بعض سے ممتاز کرنا (مثلاً ظہر اور عصر کی رکعات ایک جیسی ہیں مگر نیت الگ الگ ہونے سے یہ الگ الگ عبادتیں قرار پاتی ہیں) المقصود منها تمييز العبادات من العادات، وتمييز بعض العبادات عن بعض. (الاشباه والنظائر قديم ۵۷/۱، جديد زكريا ۱۰۹)

کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

نیت صرف دل سے ارادہ کر لینے کا نام ہے، لہٰذا نیت کی صحت کے لئے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا لازم نہیں ہے؛ لیکن جو شخص زبان سے الفاظِ نیت ادا کئے بغیر اپنے دل کو مستحضر کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے زبانی نیت کرنا بھی کافی ہے؛ بلکہ بہتر ہے۔ لايشترط مع نية

Marfat.com

القلب التلفظ فی جمیع العبادات. (الاشباہ والنظائر قدیم ١/ ٨٨، جدید زکریا ١٦٣) وفی القنیة والمجتبی: ومن لایقدر أن یحضر قلبه لینوی بقبله أو یشک فی النیة یکفیه التکلم بلسانه لأنه لایکلف الله نفساً إلا وسعها. (الاشباہ والنظائر قدیم ١/ ٨٤، جدید زکریا ١٥٦) فالحاصل أن حضور النیة بالقلب من غیر احتیاج إلی اللسان أفضل وأحسن، وحضورها بالتکلم باللسان إذا تعسر بدونه حسن والاکتفاء بمجرد التکلم من غیر حضورها رخصة عند الضرورة وعدم القدرة علی استحضارها. (شرح المنیة ٢٥٥، شامی زکریا ٢/ ٩١، البحر الرائق ١/ ١٧٧)

منفرد نمازی کی نیت

اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے صرف دل سے یہ ارادہ کرلینا کافی ہے کہ میں فلاں وقت کی فرض نماز (مثلاً ظہر، عصر) ادا کر رہا ہوں (تعداد رکعات اور قبلہ رخ ہونے کی نیت لازم نہیں)

والمفترض المفرد لایکفیه نیة مطلق الفرض الخ، ما لم یقل فی نیة الظهر والعصر مثلاً الخ. فإن نوی فرض الوقت الخ، أجزأه الخ، ولایشترط نیة إعداد الرکعات. (غنیة المتملی شرح منیة المصلی ٢٤٩، تاتارخانیة زکریا ٢/ ٤٠ رقم: ١٦٣٥) وأما استقبال القبلة فشرط الجرجانی لصحته النیة والصحیح خلافه. (الاشباہ والنظائر قدیم ١/ ٣٦، جدید زکریا ٧٦، البحر الرائق ١/ ١٧٧)

مقتدی کی نیت

جماعت میں شامل ہونے والے مقتدی کے لئے دو باتوں کی نیت ضروری ہے: اول یہ کہ متعین کرے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے؟ دوسرے یہ نیت کرے کہ میں اس محراب میں کھڑے ہوئے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ وأما المقتدی فینوی الاقتداء أیضاً ولایکفیه فی صحة الاقتداء نیة الفرض والتعیین أی تعیین الفرض؛ بل یحتاج فی صحته

Marfat.com

إلى بيتيس نية الصلوٰة مطلقاً إن تطوعاً ومعينةً إن غيره ونية المتابعة للامام. (شرح المنية/۲۵۱) ولايصح الاقتداء بإمام إلّا بنية. (الاشباه والنظائر قديم ۱، ۳٤، جديد زكريا ۷۲)

امام کے لئے امامت کی نیت لازم نہیں

جماعت کی نماز میں امام کے امام بننے کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ نماز کے ساتھ اپنے امام ہونے کی بھی نیت کرے؛ بلکہ امامت کی نیت کے بغیر بھی مقتدیوں کے لئے اس کی اقتدا کرنا درست ہوجائے گا، تاہم امام کو امامت کا ثواب اسی وقت ملے گا جب کہ امامت کی نیت کرے۔ ولايحتاج الإمام فى صحة الاقتداء به إلى نية الإمامة حتى لو شرع على نية الانفراد فاقتدى به يجوز. (شرح المنية ۲۵۱) وتصح الإمامة بدون نيتها. (الاشباه والنظائر جديد ۷۲) إلا أنّه لايكون مثاباً عليها لما تقدم أنه لا ثواب إلا بالنية. (غمز عيون البصائر ۱/۳٤)

عورتوں کی اقتداء کی نیت

عام نمازوں میں (جن میں مجمع زیادہ نہیں ہوتا) عورتوں کی نماز با جماعت میں شمولیت اسی وقت درست ہوگی جب کہ امام (عموماً یا خصوصاً) ان کی اقتداء کی بھی نیت کرے، اگر امام نے عورتوں کی نیت نہیں کی تو مقتدی عورتوں کی نماز درست نہ ہوگی؛ البتہ جمعہ وعیدین (یا جہاں مجمع کثیر ہو مثلاً حرمین شریفین) میں امام کی نیت کے بغیر بھی عورتوں کی اقتداء درست ہے (لیکن عورتوں کے لئے جماعت سے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں اپنے گھروں میں ہی تنہا نماز پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے) فان اقتداء هن به لايجوز ما لم ينو أن يكون إماماً لهن أو لمن تبعه عموماً. (شرح المنية ۲۵۱، الاشباه والنظائر قديم ۱/۳۵، جديد زكريا ۷۳) واستثنىٰ بعضهم الجمعة والعيدين وهو الصحيح كما فى الخلاصة.

(الاشباه والنظائر قديم ۱/۳۵، جديد زكريا ۷۳)

Marfat.com

نیت کا اصل وقت

عین نماز شروع کرنے سے قبل نیت کا استحضار افضل ہے (اگرچہ اس سے پہلے کا ارادہ بھی معتبر ہوجاتا ہے) البتہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد نیت کی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ أجمع أصحابنا أنَّ الأفضل أن تكون مقارنةً للشروع ولا يكون شارعاً بنية متأخرة. (الاشباہ والنظائر قدیم ۸۱/۱، جدید زکریا ۱۵۰) فالحاصل جواز الصلوٰة عندنا بنية متقدمة إذا لم يفصل بينها وبين التكبير عمل ليس للصلوٰة. (غنية ۲۵۵)

استحضارِ نیت کی علامت

نیت مستحضر ہونے کی علامت یہ ہے کہ مثلاً نماز شروع کرنے سے پہلے کسی شخص سے پوچھا جائے کہ بتاؤ کون سی نماز پڑھنے کا ارادہ ہے؟ تو وہ بلا کسی تأمل کے فوراً صحیح جواب دیدے، اگر ذرا بھی توقف کرے گا اور سوچنے کی ضرورت پڑے گی تو سمجھا جائے گا کہ اس کی نیت حاضر نہیں ہے۔ وعلامة التعيين للصلوٰة أن تكون بحيث لو سئل أي صلوٰة تصلي يمكنه أن يجيب بلا تأمل. (الاشباہ والنظائر قدیم ۵۸/۱)

کیا پوری نماز میں نیت کا استحضار لازم ہے؟

نیت کی ضرورت صرف نماز کے شروع کرنے سے قبل پڑتی ہے، بعد میں ارکانِ نماز ادا کرتے وقت نیت کا استحضار ضروری نہیں ہے (یعنی بعد میں استحضار نہ بھی رہے تو بھی نماز ادا ہوجائے گی؛ البتہ افضل یہی ہے کہ اخیر نماز تک خشوع وخضوع اور استحضار باقی رکھا جائے) قالوا في الصلاة لا تشترط النية في البقاء للحرج. (الاشباہ والنظائر قدیم ۸۳/۱)

قضاءِ عمری کی نیت

کسی شخص پر اگر لمبی مدت کی نمازیں قضا ہوں تو ان کو ادا کرتے وقت نیت کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نیت کرے کہ میں مثلاً قضا شدہ ظہر کی نمازوں میں سے پہلی یا آخری ظہر ادا کر رہا ہوں، ہر

Marfat.com

قضانماز میں اسی طرح نیت کرتا رہے تو اسی نیت سے اس کی نمازیں ادا ہوتی رہیں گی۔ ولو نوی أول ظهر عليه أو آخر ظهر عليه جاز، وهذا هو المخلص لمن لم يعرف أوقات الفائتة أو اشتبهت عليه أو أراد التسهيل على نفسه. (الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ۶۰، شامی زکریا ۱/ ۹۶، تاترخانیة ۱/ ۴۲۹)

کسی نقص کی وجہ سے واجب الاعادہ نماز کی نیت

اگر کوئی نماز کسی مکروہ تحریمی کے ارتکاب یا ترکِ واجب کی بنا پر واجب الاعادہ ہونے کی وجہ سے لوٹائی جائے تو اس میں یہ نیت کی جائے گی کہ میں فرض میں نقصان کی تلافی کے لئے نماز پڑھ رہا ہوں، اس لئے کہ فرض تو پہلی نماز سے ساقط ہوگیا۔ اور یہ دوسری نماز اصل میں نفل ہے جس کا مقصد نقصانِ فرض کی تلافی ہے۔ وأما الصلاة المعادة لارتكاب مكروه أو ترك واجب فلا شك أنها جابرة لا فرض لقولهم بسقوط الفرض بالأولى فعلى هذا ينوى كونها جابرة لنقص الفرض على أنها نفل تحقيقاً. (الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ۷۲)

نماز وتر کی نیت

وتر پڑھتے وقت صرف یہ نیت کافی ہے کہ میں نماز وتر پڑھ رہا ہوں، وتر واجب کہنے کی ضرورت نہیں۔ وينوى الوتر لا الوتر الواجب للاختلاف فيه. (الاشباہ و النظائر قدیم ۱/ ۶۲)

سننِ مؤکدہ میں تعیین شرط نہیں

سننِ مؤکدہ میں صرف یہ نیت کافی ہے کہ میں اتنی رکعت نماز پڑھ رہا ہوں، یہ کہنا لازم نہیں کہ میں مثلاً فجر یا ظہر کی سنت ادا کر رہا ہوں، اس تعین کے بغیر بھی سنتیں ادا ہو جاتی ہیں (اور اگر کوئی متعین کر لے تو کوئی حرج بھی نہیں) المصلي إذا كان متنفّلا سواء كان ذلك النفل

Marfat.com

سنة مؤكدة أوغيرها يكفيه مطلق نية الصلاة ولا يشترط تعيين ذلك النفل بأنه سنة الفجر مثلا. (غنية المتملى شرح منية المصلى ۲٤۷، الاشباه والنظائر قديم ۱/ ۳ ـ)

نمازِ تراویح کی نیت

تراویح کی نماز اگرچہ محض مطلق نماز کی نیت سے بھی ہوسکتی ہے تاہم متعین کر کے تراویح کی نیت کرلی جائے تو بہتر ہے۔ واختلف التصحيح فى التراويح هل تقع التراويح بمطلق النية أولا بد من التعيين فصحح قاضى خان الاشتراط والمعتمد خلافه كالسنن الرواتب. (الاشباه والنظائر قديم ۱/ ٦۳، شرح المنية ۲٤۸)

نوافل میں مطلق نیت

نفل نمازوں میں صرف یہ نیت کافی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں وقت وغیرہ کی تعیین ضروری نہیں ہے۔ وأما النوافل فاتفق أصحابنا أنها تصح بمطلق النية. (الاسباه والنظائر قديم ۱/ ٦۲)

نمازِ جنازہ کی نیت

نمازِ جنازہ میں نماز کی نیت کے ساتھ میت کے لئے دعاء اور سفارش کی بھی نیت کی جائے گی۔ وفى صلاة الجنازة ينوى الصلوٰة لله تعالى والدعاء للميت. (الاشباه والنظائر قديم ۱/ ٦۲)

سجدۂ تلاوت کی نیت

سجدۂ تلاوت میں بھی نیت ضروری ہے، اس میں یہ نیت کی جائے کہ آیتِ سجدہ پڑھنے سے جو سجدہ مجھ پر واجب ہوا ہے وہ ادا کر رہا ہوں۔ وسجود التلاوة كالصلوٰة. (الاشباه والنظائر قديم ۱/ ۳۵)

Marfat.com

کیا ہر آیتِ سجدہ کے لئے الگ الگ نیت ضروری ہے؟

سجدۂ تلاوت ادا کرتے وقت یہ لازم نہیں کہ آیتِ سجدہ کی تعیین کی جائے؛ بلکہ مطلق نیت سے بھی سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے۔ ولا یلزمه التعیین فی سجود التلاوة لأيّ تلاوةٍ سجد لها کما فی القنیة. (الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ٦٢)

خطبۂ جمعہ کے لئے نیت کی شرط

خطبۂ جمعہ کے لئے بھی نیت کرنا شرط ہے اگر خطبہ کی نیت نہ ہو تو محض الفاظ ادا کرنے سے خطبہ معتبر نہ ہوگا. وأما النية للخطبة فی الجمعة فشرط صحتها. (الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ٣٦)

رکعات کی تعداد میں غلطی مضر نہیں

اگر کسی شخص سے نیت کرتے وقت نماز کی رکعتوں کی تعداد میں غلطی ہوجائے (مثلاً کہا کہ میں ظہر کی نماز ۳ رکعت پڑھ رہا ہوں) تو بھی نماز درست ہوجائے گی؛ اس لئے کہ تعداد رکعات کا بیان ضروری نہیں؛ لہٰذا اس میں غلطی مضر بھی نہیں۔ فلو عین عدد رکعات الظهر ثلثا أو خمساً صح لأن التعيين ليس بشرط فالخطأ فيه لايضر (الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ٦٦، هندية ۱/ ٦٦)

ادا اور قضاء کی نیت میں الٹ پلٹ

اگر ادا نماز پڑھتے وقت قضاء کی نیت کرلی، یا قضا پڑھتے وقت ادا کی نیت کرلی پھر بھی نماز صحیح ہوجائے گی۔ أما جواز القضاء بنية الأداء وعكسه فمجمع عليه عندنا. (شرح المنية ۲۵۳، الاشباہ والنظائر قدیم ۱/ ٦٦)

فرائض میں ریا کا اعتبار نہیں

اگر کوئی شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو اگرچہ اسے ثواب نہیں ملے گا؛ لیکن

Marfat.com

اس ریا کاری کے باوجود اس سے فرض ساقط ہوجائے گا، اور اس نماز کی قضا اس پر بعد میں لازم نہ ہوگی۔ لکن صرح فی الخلاصة بأنه لارياء فی الفرائض الخ، أی فی حق سقوط الواجب. (الاشباه والنظائر قديم ۱/ ۷٤)

ریا کی علامت

اصلی ریا کی پہچان یہ ہے کہ جب آدمی لوگوں کے سامنے ہو تو نماز پڑھے اور جب تنہائی کا موقع ہو تو نماز ہی چھوڑ دے۔ اور اگر حالت یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے نماز بہت عمدگی سے پڑھتا ہے اور تنہائی میں جلد بازی میں ٹرخا لیتا ہے تو اسے اگرچہ اصل نماز کا ثواب ملے گا؛ لیکن عمدگی کے اجر سے وہ محروم رہے گا۔ والرياء أنه لو خلی عن الناس لايصلی ولو كان مع الناس يصلی فأما لو صلی مع الناس يحسنها ولو صلی وحده لا يحسنها فله ثواب أصل الصلوٰة دون الإحسان. (الاشباه والنظائر قديم ۱/ ۷۵)

Marfat.com

نماز کے فرائض

فرائضِ نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں: (۱) تحریمہ: کلماتِ ذکر (جیسے اللہ اکبر) سے نماز شروع کرنا (۲) قیام: فرض، واجب اور نذر کی نمازوں میں کھڑا ہونا (۳) قرأت: یعنی فرض نماز کی دو رکعتوں اور سنن، نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) تشہد پڑھنے کے بقدر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا۔ فرائض الصلوٰة ستة : التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعدة فى اٰخر الصلوٰة مقدار التشهد. (هداية ۹۸/۱، الجوهرة النيرة ۶۹/۱، باترخانية قديم ۴۳۶/۱، زكريا ۲ ۴۷ رقم: ۱۶۸۸)

علاوہ ازیں بعض ائمہ کے نزدیک نماز کے افعال میں تعدیل (اطمینان) اور اپنے ارادہ سے نماز سے نکلنا بھی فرائض میں شامل ہے۔ (حلبی کبیر ۲۵۷)

ان پڑھ اور گونگا کیسے نماز شروع کرے؟

اگر کوئی شخص بالکل ان پڑھ اور جاہل ہو کہ الفاظِ تحریمہ جانتا ہی نہ ہو، یا گونگا ہو کہ حروف اس کی زبان سے نکل ہی نہ سکیں تو ایسے معذور افراد کے لئے زبان سے تحریمہ کے الفاظ ادا کرنا لازم نہیں؛ بلکہ صرف تحریمہ کی نیت ہی سے ان کی نماز شروع ہو جائے گی۔ أما الأمى والأخرس لو افتتحا بالنية جاز لأنهما أتيا بأقصى ما فى وسعهما. (شامی بیروت ۱۱۳/۲، زکریا ۱۲۸/۲ بحر الرائق ۲۹۱/۱)

''اللہ اکبار'' کہنا مفسد صلوٰۃ ہے

اگر دورانِ نماز تکبیر کہتے وقت ''اللہ اکبر'' کے بجائے ''اللہ اکبار'' کے الفاظ نکالے تو اصح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اور ایسے الفاظ اگر شروع میں نکالے تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ وإن

Marfat.com

قال اللّٰه أكبار بادخال ألف بين الباء والراء، لايصير شارعاً وإن قال ذلك في خلال الصلاة تفسد صلاته، قيل: لأنه إسم من أسماء الشيطان وقيل لانه جمع كبر بالتحريك وهو الطبل وقيل بصير شارعاً ولا تفسد صلاته لأنه اشباع والأول أصح. (حلبی کبیر ۵۹۲- ۲۶۰، شامی زکریا ۱۷۹/۲، لجوهرة النيرة ۷۳/۱، مجمع لانہر ۹۱/۱)

''اللہ اکبر'' یا ''اللہ آکبر'' کہنے کا حکم

اگر کسی شخص نے ناواقفیت میں یا جان بوجھ کر ''اللہ اکبر'' کے بجائے اللہ کے الف کو کھینچ کر ''آللہ اکبر'' کہا تو نہ صرف یہ کہ نماز فاسد ہوجائے گی، بلکہ جان بوجھ کر کہنے کی صورت میں اس شخص کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے، یہی حکم اکبر کے ہمزہ کو کھینچ کر ''اللہ آکبر'' کہنے کا ہے۔ (بہت سے امام اور مکبرین ومؤذنین اس کا خیال نہیں کرتے، اور اپنی اور مقتدیوں کی نمازیں خراب کرتے ہیں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے)۔ ولو أدخل المد في ألف لفظة اللّٰه أكبر كما يدخل في قوله تعالىٰ اللّٰه آذن لكم، وشبه تفسد صلاته إن حصل في أثنائها عند أكثر المشائخ ولا يصير شارعاً به في ابتدائها ويكفر لو تعمده لأنه استفهام ومقتضاه الشك في كبريائه تعالىٰ ..... الخ، وعلى هذا لو مد همزة أكبر الأصح أنها تفسد أيضاً. (حلبی کبیر، ۲۶۰، شامی زکریا ۱۷۹/۲، تاترخانیة قدیم ۴۳۹/۱، زکریا ۵۱/۲ رقم: ۱۶۹۸، هندیة ۶۸/۱)

اگر امام سے پہلے مقتدی کی تکبیر ختم ہوگئی

اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ اتنی جلدی کہہ لی کہ امام کی ''اللہ اکبر'' کا کوئی جز باقی تھا تو مقتدی کی نماز شروع نہیں ہوئی، از سر نو تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو، اس لئے کہ امام کے نماز میں داخل ہونے سے قبل مقتدی کا کوئی عمل معتبر نہیں ہے۔ إنما يصير شارعاً بالكل أي بمجموع اللّٰه أكبر لا بقوله اللّٰه فقط، فيقع الكل فرضاً وإذا كان كذلك يكون قد أوقع فرض التكبير قبل الإمام وكل فرض أوقعه قبل الإمام فهو غير معتبر ولا معتد به،

Marfat.com

فکان کأنه لم یکبر فلا یصح شروعه. (حلبی کبیر ۲۶۰، شامی زکریا ۱۷۸/۲، تاترخانیة قدیم ۴۴۱/۱، زکریا ۵۳/۲ رقم: ۱۷۱۰)

آدھی تکبیر قیام میں اور آدھی رکوع کی حالت میں کہی

اگر مقتدی اس حال میں جماعت میں پہنچا کہ امام رکوع میں جاچکا تھا، مقتدی نے جلد بازی میں اس طرح تکبیر کہی کہ لفظ ''اللہ'' تو کھڑے ہونے کی حالت میں ادا کیا اور لفظ ''اکبر'' اس کی زبان سے اس وقت نکلا جب کہ وہ رکوع کی حالت میں پہنچ چکا تھا تو اس مقتدی کی نماز شروع نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ پوری تکبیر تحریمہ کا کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا فرض ہے۔ لو أدرک الإمام راکعاً فقال اللّٰه فی حال القیام ولم یفرغ من قوله أکبر إلا وهو فی الرکوع لا یصح شروعه لأن الشرط وقوع التحریمة فی محض القیام. (حلبی کبیر ۲۶۰، شامی زکریا ۱۷۸/۲، تاترخانیة قدیم ۴۴۱/۱، زکریا ۵۳/۲ رقم: ۱۷۱۲، عالمگیری ۶۹/۱، حلبی کبیر ۲۶۰)

بلا عذر بیٹھ کر نماز فرض جائز نہیں

جو شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر ہو اس کے لئے فرض یا واجب نماز بیٹھ کر پڑھنی کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ (بعض لوگ ٹرین کے سفر میں بلا عذر سیٹ پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتے ہیں ان کی نماز درست نہیں ہوتی) ولو صلی الفریضة قاعداً مع القدرة علی القیام لا تجوز صلاته. (حلبی کبیر ۲۶۱) البتہ نفل نماز بیٹھ کر بلا عذر بھی درست ہے گو کہ ثواب کم ملتا ہے۔ ویجوز التطوع قاعداً بغیر عذر. (حلبی کبیر ۲۷۰)

ایک پیر پر وزن ڈال کر نماز پڑھنا

قیام کی حالت میں بلا عذر صرف ایک پیر پر وزن ڈال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ویکره علی إحدی الرجلین لعذرٍ. (طحطاوی ۱۲۲، عالمگیری ۶۹/۱، شامی زکریا ۱۳۱/۲، لجوهرة النیرة ۶۹/۱)

کُبڑے شخص کا قیام

جس شخص کی کمر بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے رکوع تک جھک گئی ہو اس کے لئے اپنی حالت

Marfat.com

پر قائم رہنا ہی قیام کے حکم میں ہے، پس ایسا شخص جب رکوع کا ارادہ کرے تو اپنے سر کو نیچے جھکالے اس کا رکوع صحیح ہو جائے گا۔ والأحدب إذا بلغت حدوبته إلى الركوع يشير برأسه للركوع لأنه عاجز عما هو أعلى ولا تجزيه حدوبته عن الركوع لأنه كالقائم.

(طحطاوی ۱۲۵، عالمگیری ۱/ ۷۰)

نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؛ البتہ بیٹھ کر بلا عذر پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہونے کے مقابلہ میں نصف ثواب ملے گا۔ من صلى قائماً فهو أفضل ومن صلى قاعداً فله نصف أجر القائم ومن صلى نائماً فله نصف أجر القاعد: (حلبی کبیر، ۲۷۰) البتہ سننِ مؤکدہ بالخصوص فجر کی سنت بلا عذر بیٹھ کر نہ پڑھی جائیں۔ يستثنى منه الفجر فإنها لاتصح قاعداً بلاعذر. (حلبی کبیر، ۲۷۰)

سواری پر نفل نماز

نفل نماز سواری (اونٹ گھوڑا وغیرہ) پر اشارہ سے پڑھنا درست ہے، خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو۔ وتجوز صلاة التطوع على الدابة إيماءاً. (حلبی کبیر ۲۷۲، بدائع ۱/ ۲۹۰)

سواری پر فرض نماز

ایسی سواری جس پر رکوع سجدہ نہ ہوسکتا ہو (جیسے گھوڑا، موٹر سائیکل، کار وغیرہ) پر بلا عذر فرض نماز جائز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی شدید عذر پیش آجائے مثلاً سواری سے نیچے اترنے میں درندے، دشمن، یا مرض کا خطرہ ہو یا زمین پر کیچڑ ہی کیچڑ ہو اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی پاک سوکھی جگہ میسر نہ ہو تو ایسی صورتوں میں فرض نماز بھی کھڑی ہوئی سواری پر اشارہ سے پڑھی جاسکتی ہے؛ لیکن قبلہ رخ ہونے کا حتی الامکان اہتمام کرنا لازم ہوگا۔ أما الفرائض أي صلاة الفرائض على الدابة فتجوز أيضاً لكن بالأعذار التي ذكرنا في فصل التيمم من خوف

Marfat.com

السبع أو العدو أو المرض أو الطين فإذا خاف على نفسه أو دابته من سبع أو لصٍ أو كان فى طين يغيب الوجه فيه و لا يجد مكاناً جافاً أو كان مريضاً يحصل له بالنزول والركوب زيادة مرض أو بطؤ برءٍ جاز له الإيماء بالفرض على الدابة واقفةً مستقبلَ القبلة إن أمكنه ذٰلک وإلا فبقدر الإمكان. (حلبی کبیر ۲۷۳، شامی زکریا ۴۸۶/۲، عالمگیری ۱۴۳/۱، الجوهرة النیرة ۱۰۷/۱)

بس کا مسافر کیا کرے؟

اگر کوئی شخص بس میں سفر کر رہا ہو، اسی درمیان نماز کا وقت آجائے اور بس رکنے کا نام نہ لے، وضو اور تیمّم کی بھی کوئی شکل نہ ہو، اور قبلہ کی طرف رخ بھی نہ کر سکے، تو ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ وقت ختم ہونے سے پہلے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے نمازیوں کی مشابہت اختیار کر لے اور پھر بعد میں موقع ملنے پر اس نماز کی قضا کرے۔ وقالا: يتشبه بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن مكاناً يابساً وإلا يؤمى قائماً ثم يعيد كالصوم به يفتىٰ. (درمختار زکریا ۴۲۳/۱)

اگر تکیہ لگا کر کھڑا ہونے پر قادر ہو تو کیا کرے؟

اگر چھتری یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو ایسے شخص پر بھی کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ولو قدر عليه متكئاً على عصاً أو خادمٍ قال الحلوانى: الصحيح أنه يلزمه القيام متكئاً. (حلبی کبیر ۲۶۱-۲۶۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، شامی زکریا ۵۶۷/۲)

دورانِ نماز ٹیک لگانا

اگر نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر تھکاوٹ کی وجہ سے ٹیک لگا لی تو کوئی حرج نہیں؛ لیکن بلا عذر خواہ مخواہ ٹیک لگا کر نماز پڑھی تو یہ بے ادبی کی بنا پر مکروہ ہے۔ وإن افتتح التطوع قائماً ثم أعيى أى كل و تعب فلا بأ س له أن يتوكأ أى يعتمد على عصاً او على

Marfat.com

حائطٍ أو نحو ذٰلک أو يقعد لأنه عذر فيجوز ولا يكره اتفاقاً أما لو اتكأ بغير عذر فإنه يكره اتفاقاً لما فيه من إساءة الأدب. (حلبی کبیر ۲۷۱، شامی زکریا ۲/۵۷۲)

نفل نماز کچھ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر پڑھنا

کوئی شخص نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کرے اور بعد میں بیٹھ جائے، یا بیٹھ کر شروع کرے پھر کھڑے ہو کر پڑھنے لگے، تو اس طرح بھی نماز درست ہے؛ لیکن جب کھڑے ہو کر شروع کرے تو بہتر ہے کہ بلا عذر نہ بیٹھے۔ أما القعود بغير عذرٍ بعد الافتتاح قائماً فيجوز عند أبی حنيفةؒ الخ، وأما لو افتتحها قاعداً ثم قام فی أول ركعةٍ أو فيما بعدها وأتمّها قائماً فلا خلاف فی جوازه لما صحَّ عنه عليه السلام أنه كان يفتتح التطوع قاعدا فيقرأ ورده حتى إذا بقی عشر آيات ونحوها قام الخ. (حلبی کبیر ۲۷۱، تاتارخانیۃ قدیم ۱/۶۳۳، زکریا ۲/۲۸۹ رقم: ۲۴۴۶، الجوهرة ۱/۱۰۶)

نماز میں کتنی مقدار قرأت فرض ہے؟

ایک رکعت میں کم از کم ایک آیتِ قرآن کریم پڑھنا فرض ہے۔ (اور کم از کم تین چھوٹی سے چھوٹی آیتوں یا اس کے بقدر کا سورۂ فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا واجب ہے) فالفرض قراءةُ آيةٍ واحدةٍ فی كل ركعةٍ فرضت فيها القرأة. (حلبی کبیر ۲۷۸، شامی زکریا ۲/۱۳۳، تاتارخانیۃ قدیم ۱/۴۴۵، زکریا ۲/۵۸ رقم: ۱۷۳۰، فتح القدیر ۱/۳۳۱)

نماز کی کن کن رکعات میں قرأت فرض ہے؟

تمام سنن ونوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قرأت فرض ہے جب کہ دو رکعت سے زائد والی فرض نمازوں میں لاعلی التعیین صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (اور ہر فرض میں ابتدائی دو رکعتوں میں قرأت کی تعیین واجب ہے۔) وهی فرضٌ عمليٌّ فی جميع ركعات النفل والوتر وفی ركعتين من الفرض. (شامی زکریا مبحث القرأة ۲/۱۳۳، طحطاوی علی المراقی

Marfat.com

۲٦٦، تاترخانية قديم ۱/٤٤٥، زكريا ۲/٥٦ رقم: ۱۷۲٤)

جو شخص قرآن پڑھا ہوا نہ ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟

جو شخص قرآن پڑھا ہوا نہ ہو اس پر قرآن سیکھنا اور سورۂ فاتحہ اور دیگر سورتیں یاد کرنا لازم ہے ورنہ وہ کوتاہی پر گنہ گار ہوگا، اور جب تک نہ سیکھ سکے تو نماز اس طرح پڑھے کہ نیت باندھ کر نماز کا تصور کر کے کھڑا رہے اور قرأت کرنے کے بقدر کھڑے رہنے کے بعد رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ **أما الأمي والأخرس لو افتتحا بالنية جاز لأنهما أتيا بأقصى ما في وسعهما.** (شامی زکریا ۲/۱۲۸، البحر الرائق ۲/۲۹۱)

گونگا شخص نماز کیسے پڑھے؟

گونگا شخص خاموش رہ کر پوری نماز ادا کرے گا اور اس کی نماز اسی طرح درست ہو جائے گی۔ **إن العاجز عن النطق لا يلزمه تحريك لسانه للتكبير أو القراءة في الصحيح.** (شامی زکریا ۲/۹۱، البحر الرائق ۲/۲۹۱)

نماز کے دوران دیکھ کر ناظرہ قرآن پڑھنا

تراویح یا دیگر نمازوں میں اگر نمازی قرآن کو دیکھ کر قرأت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ **وإن قرأ المصلي القرآن من المصحف أو من المحراب تفسد صلاته عند أبي حنيفة.** (حلبی کبیر ٤٤٧، هداية ۱/۱۳۷، عناية ۱/۲، ٤٠، شامی زکریا ۲/۲۸۳)

فرض رکوع کی حد

کامل رکوع یہ ہے کہ آدمی اتنا جھکے کہ اس کا سر آدھے بدن کی سیدھ میں آجائے اب اگر کوئی شخص رکوع میں اس سے کم جھکا تو دیکھا جائے گا کہ وہ جھکنے میں قیام سے زیادہ قریب ہے یا کامل رکوع کی حالت سے زیادہ قریب ہے، اگر رکوع کی حالت کے قریب ہوگا تو اس کا رکوع درست

Marfat.com

ہوجائے گا، اور اگر قیام کی حالت کے قریب ہوگا تو رکوع معتبر نہ ہوگا۔ وإن طأطأ رأسه قليلاً ولم يعتدل إن كان إلى الركوع أقرب جاز، وأن كان إلى القيام أقرب لايجوز.

(حلبی کبیر ۲۸۰، شامی زکریا ۱۳٤/۲)

تنبیہ: بہت سے لوگ جلد بازی میں ناقص رکوع کرتے ہیں انہیں مسئلہ بالا پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

سجدہ کی تعریف

درج ذیل سات اعضاء کو زمین یا اس کے حکم کی چیز پر ٹیک دینا شرعاً سجدہ کہلاتا ہے، وہ اعضا یہ ہیں: (۱) پیشانی اور ناک (۲-۳) دونوں قدم (۴-۵) دونوں ہاتھ (۶-۷) دونوں گھٹنے۔ (ان میں سے پیشانی یا ناک رکھنا بالاتفاق فرض ہے، دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے رکھنا سنت ہے، اور قدم کے بارے میں فرضیت اور وجوب کا اختلاف ہے) فهو بوضع الجبهة والأنف والقدمين واليدين والركبتين لما فى الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام أمرت أن أسجد على سبعة أعظمٍ: على الجبهة واليدين والركبتين وأطراف القدمين والأنف داخل فى الجبهة لأن عظمهما واحد، وهٰذه الصفة المذكورة هى الكمال. وإن وضع جبهته دون أنفه جاز سجوده بالإجماع، ولكن إن كان ذٰلك من غير عذر الخ يكره. (حلبی کبیر ۲۸۲-۲۸۳، طحطاوی ۲۲۹)

اگر صرف رخسار یا ٹھوڑی زمین پر رکھی تو سجدہ صحیح نہ ہوگا

اگر کسی شخص نے سجدہ میں پیشانی یا ناک زمین پر ٹیکنے کے بجائے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا یا ٹھوڑی کو ٹیک دیا تو سجدہ درست نہیں ہوا خواہ یہ عمل عذر کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ ولو وضع خده فى السجود أو ذقنه وهو ملتقى اللحيين من الحنك لايجوز سجوده بالإجماع الخ، ولو كان ذٰلك من عذر مانع. (حلبی کبیر ۲۸۳، الجوهرة النيرة ۷٤/۱)

ہتھیلی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا

اگر سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھی ہوئی اپنی ہتھیلی پر ٹیک لی تو بھی سجدہ

Marfat.com

درست ہے۔ ولو وضع کفه بالأرض وسجد علیها یجوز علی الصحیح. (حلبی کبیر ۲۸۵، شامی زکریا ۲۰۷/۲، هندیة ۷۰/۱)

بھیڑ کے وقت اپنی ران پر سجدہ کرنا

اگر مجمع بہت زیادہ ہے اور زمین پر سجدہ کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، جیسا کہ ریاض الجنۃ (مسجد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ یا مسجد حرام میں کبھی کبھی یہ صورت پیش آجاتی ہے) تو نمازی خود اپنی ران پر سر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے؛ البتہ بلا عذر ایسا کرنے سے سجدہ ادا نہ ہوگا۔ ولو سجد بسبب الازدحام علی فخذه جاز. (حلبی کبیر ۲۸۵، شامی زکریا ۲۰۸/۲)

نمازی کا دوسرے نمازی کی پیٹھ پر سجدہ کرنا

اگر جماعت میں زبردست مجمع ہو (جیسا کہ حج کے موقع پر حرمین شریفین زادهما الله شرفاً وعظمةً میں ہوتا ہے) اور زمین پر سجدہ کرنے کی گنجائش نہ ہو تو پچھلے صف والے نمازیوں کے لئے اپنے سے آگے جماعت میں شریک نمازیوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے۔ وإن سجد علی ظهر رجلٍ وهو أي والحال أن ذٰلک الرجل المسجود علی ظهره فی الصلاة یجوز سجوده. (حلبی کبیر ۲۸۶، البحر الرائق ۳۱۹/۱)

کھڑے ہونے کی جگہ سے اونچی جگہ سجدہ کرنا

اگر سجدہ میں سر رکھنے کی جگہ قدم رکھنے کی جگہ سے اونچی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اونچائی اگر بارہ انگل سے کم ہے تو سجدہ درست ہوجائے گا اور اگر اس سے زیادہ اونچائی ہے تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ فمقدار ارتفاع اللبنتین المنصوبتین نصف ذراع طول اثنتی عشر إصبعاً.

(حلبی کبیر ۲۸۶، هندیة ۷۰/۱، البحر الرائق ۳۲۰/۱)

قرأت کی شرعی تعریف

فقہاء سے شرعی قرأت کے مفہوم کے متعلق دو اقوال منقول ہیں: (۱) ایک یہ کہ زبان سے

Marfat.com

صحیح حروف کی ادائیگی اس طرح ہو کہ آدمی خود اپنے پڑھے ہوئے کو سن سکے (یہ علامہ ہندوانیؒ وعلامہ فضلیؒ کا قول ہے) (۲) دوسری رائے یہ ہے کہ قرأت کے لئے صرف زبان سے تصحیح حروف کافی ہے خود سننا لازم نہیں (یہ علامہ کرخیؒ کا قول ہے) اور اگرچہ دونوں اقوال کی تصحیح کی گئی ہے؛ لیکن زیادہ تر فقہاء کا رجحان پہلے قول کی طرف ہے۔ القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه. فان صحّح الحروف من غير أن يسمع نفسه لا يكون ذٰلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي الخ وقيل إذا صحّح الحروف يجوز وإن لم يسمع نفسه وهو اختيار الكرخي. (حلبی کبیر ۲۷۵) وذكر أن كلًّا من قولي الهندواني والكرخي مصححان وأن ما قاله الهندواني أصح وأرجح لاعتماد أكثر علماء نا عليه. (شامی زکریا ۲/۲۵۳) وقال في البدائع: وقول الكرخي أصح. (طحطاوی ۲۲۵)

کبڑا شخص کیسے رکوع کرے؟

کبڑا شخص جس کی قدرتی حالت رکوع کی کیفیت تک پہنچ چکی ہو اس کے رکوع کرنے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے سر کو مزید کچھ جھکا لے، اسی سر جھکانے سے اس کا رکوع درست ہو جائے گا۔ رجل أحدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه في الركوع تحقيقاً للانتقال من القيام إلى الركوع وليس عليه غير ذٰلك. (حلبی کبیر ۲۸۰، طحطاوی ۲۲۹، البحر الرائق ۲۲۹، عالمگیری ۱/۷۰)

مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں چلے جانا

اگر مقتدی امام سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا پھر امام کے رکوع میں جانے سے پہلے ہی رکوع کر کے قیام کی حالت میں آ گیا تو اس کا یہ رکوع شرعاً معتبر نہیں ہوا، اسے دوبارہ امام کے ساتھ یا اس کے بعد رکوع کرنا پڑے گا ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ ہاں اگر پہلے رکوع کیا تھا؛ لیکن ابھی وہ رکوع ہی میں تھا کہ امام بھی رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں مقتدی کا رکوع معتبر ہو جائے گا، کیوں کہ اس

Marfat.com

کارکوع امام کے ساتھ ہوگیا ہے۔ وإذا رکع المقتدی قبل رکوع الإمام فرفع رأسه قبل أن یرکع الإمام لم یجز ذلک الرکوع ولم یحسب له الخ. وإن أدرکه الإمام أی رکع المقتدی قبل الإمام فأدرکه الإمام وهو فی الرکوع بعد اجزأه. (حلبی کبیر ۲۸۰)

رکوع کی حالت میں تکبیر تحریمہ معتبر نہیں

اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت پہنچا جب کہ امام رکوع میں جاچکا تھا، اب اس شخص نے جلد بازی میں رکوع میں یا رکوع کے قریب پہنچ کر تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی نماز شروع نہیں ہوئی، اس لئے کہ تکبیرِ تحریمہ بحالتِ قیام کہنی فرض ہے۔ رکوع کی حالت میں کہی گئی تکبیرِ تحریمہ کا اعتبار نہیں (لہٰذا ایسے شخص کو چاہئے کہ ازسرِ نو حالتِ قیام میں تکبیر کہے اور اگر رکعت چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضا کرے) قال فی البرهان: ولو أدرک الإمام راکعاً فحنی ظهره ثم کبر إن کان إلی القیام أقرب صح الشروع الخ، وإن کان إلی الرکوع أقرب لا یصح الشروع. (طحطاوی علی المراقی ۱۱۹، شامی زکریا ۱۸۰/۲، عالمگیری ۶۸/۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع کس طرح کرے؟

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص اگر پیٹھ اور سر قدرے جھکا دے تو اس کا رکوع ادا ہوجائے گا؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا سر گھٹنوں کے سامنے آجائے۔ (تاہم اس میں سرین کا اٹھانا ضروری نہیں) وفی حاشیة الفتال عن البرجندی: ولو کان یصلی قاعداً ینبغی أن یحاذی جبهته قدام رکبتیه لیحصل الرکوع. قلت: ولعله محمولٌ علی تمام الرکوع وإلّا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أی مع إنحناء الظهر تأمل.

(شامی زکریا ۱۳۴/۲، بدائع الصنائع ۲۸۴/۱، خانیة ۱۷۱/۱)

صرف پیشانی پر سجدہ

اگر کوئی شخص پیشانی پر سجدہ کرے اور ناک زمین پر نہ رکھے تو بھی اس کا سجدہ ادا ہوجائے گا

Marfat.com

(لیکن بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے) وإن وضع جبهته دون أنفه جاز سجوده بالإجماع.

(حلبی کبیر ۲۸۲، بدائع الصنائع ۲۸۳/۲)

صرف ناک پر سجدہ

اگر کوئی شخص سجدہ میں محض ناک زمین پر رکھے اور پیشانی نہ رکھے تو امام صاحب کے نزدیک اس کا سجدہ بکراہت ادا ہوجائے گا، بشرطیکہ ناک کی ہڈی زمین پر ٹکی ہو؛ البتہ اگر صرف ناک کا نرم حصہ زمین سے ملایا تو سجدہ معتبر نہ ہوگا۔ اور صاحبین کے نزدیک اگر بلا عذر صرف ناک پر اکتفاء کیا تو سجدہ ادا نہ ہوگا، اسی پر فتویٰ ہے۔ وإن وضع أنفه دون جبهته فكذلك يجوز سجوده ولكن يكره إن كان بغير عذرٍ. (حلبی کبیر ۲۸۳) إنما يجوز الاقتصار على الأنف إذا سجد على ما صلب منه وأما إذا سجد على ما لان منه وهو الأرنبة فلا يجوز. (عالمگیری ۷۰/۱) وقالا لا يجوز الاختصار على الأنف من غير عذر، وهو مذهب أئمة الثلاثة ورواية عن الإمام، وعليه الفتوىٰ. (مجمع الأنهر ۹۸/۱)

سجدہ میں قدم زمین پر رکھنے کی تحقیق

سجدہ کے دوران قدم زمین پر رکھنے کے سلسلہ میں فقہائے احناف کے درمیان اختلاف ہے۔ مذہب کی معتبر کتابوں میں اکثر فقہاء کا قول یہ لکھا گیا ہے کہ سجدہ میں کسی پیر کی کم از کم ایک انگلی کا تلوے کی جانب سے زمین پر رکھنا فرض ہے، لہٰذا اس قول کے اعتبار سے اگر پورے سجدہ میں ایک مرتبہ سبحان ربی الأعلیٰ پڑھنے کے بقدر بھی پیر زمین پر نہ رکھا گیا تو سجدہ صحیح نہ ہوگا، اور اگر پیر کچھ دیر رکھ کر اٹھا دیا تو اگر اٹھا کر فوراً پھر رکھ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی اور اگر تین مرتبہ سبحان ربی الأعلیٰ پڑھنے کے بقدر دونوں پیر اٹھائے رکھے تو نماز فاسد ہوجائے گی (فتاوی محمودیہ ۲۰۵/۲، اور آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳۱۶/۲ میں اسی پر فتوی دیا گیا ہے)

اور اس بارے میں دوسری رائے یہ ہے کہ سجدہ میں پاؤں کے کسی حصہ کا زمین پر رکھنا فرض نہیں؛ بلکہ واجب ہے۔ اس رائے کے اعتبار سے اگر پورے سجدہ میں پیر کا کچھ حصہ بھی زمین پر نہ رکھا،

Marfat.com

یا رکھا مگر پھر اٹھا دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی ؛ بلکہ ترک واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا ،اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز واجب الاعادہ رہے گی۔علامہ شامیؒ نے صاحبِ عنایہ وغیرہ کے حوالہ سے اس قول کو دلائل وقواعد کی رو سے راجح قرار دیا ہے۔(احسن الفتاوی ۳/ ۳۹۸ میں اسی رائے پر فتوی دیا گیا ہے)

راقم الحروف کے نزدیک پہلے قول (اکثر مشائخ کی رائے) کے مطابق فتوی دینے میں احتیاط زیادہ ہے۔واللہ اعلم۔ وفیه: (أی فی شرح الملتقی) یفترض وضع أصابع القدم ولو واحدة نحو القبلة وإلا لم تجز. (درمختار بیروت ۲/ ۱۸۰، در مختار زکریا ۲/ ۲۰٤) قال الزاهدی: ووضع رؤوس القدمین حالة السجود فرض. وفی مختصر الکرخی: سجد ورفع أصابع رجلیه عن الأرض لا تجوز وکذا فی الخلاصة والبزازی الخ. (شرح المنیة حلبی کبیر ۲۸۵) وأما وضع القدمین فقد ذکر القدوری رحمه اللّٰه تعالی أنه فریضة فی السجود. (هدایه مع فتح القدیر ۱/ ۳۰۵) قال الشامیؒ بحثا: والحاصل أن المشهور فی کتب المذهب اعتماد الفرضیة وإلا رجح من حیث الدلیل والقواعد عدم الفرضیة، ولذا قال فی العنایة والدرر أنه الحق، ثم الأوجه حمل عدم الفرضیة علی الوجوب. واللّٰه أعلم. (شامی بیروت ۲/ ۱۸۱، شامی زکریا ۲/ ۲۰۵) قال العلامة ابن الهمامؒ: وأما افتراض وضع القدم فلأن السجود مع رفعهما بالتلاعب أشبه منه بالتعظیم والاجلال ویکفیه وضع إصبع واحدة، وفی الوجیز: وضع القدمین فرض فإن وضع إحداهما دون الأخری جاز ویکره. (فتح القدیر ۱/ ۳۰۵)

بھس یا پوال پر سجدہ

اگر بھس کا کھلا ہوا ڈھیر ہو یا بڑی مقدار میں پوال پھیلی ہوئی ہے اور اس پر سجدہ کرنے سے سر کسی سطح پر نہیں ٹکتا ہو؛ بلکہ دبانے سے نیچے دبتا رہتا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں، ہاں اگر انہیں خوب ٹھوک کر گٹھر کی شکل میں بنا دیا جائے کہ ان کی خود اپنی مستقل سطح بن جائے جو دبانے سے نہ دبے تو اس پر سجدہ درست ہو جائے گا۔ وعلی هذا إذا ألقی الحشیش الرطب أو الیابس فسجد علیه إن لبده حتی لا یتسفل بالتسفیل جاز و إلا فلا، وکذا الحکم إذا

Marfat.com

سجد علی التبن الخ. (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۳۲۰)

چاول اور مکئی کے ڈھیر پر سجدہ

چاول، باجرہ اور مکئی وغیرہ کے ڈھیر پر سجدہ کرنا درست نہیں؛ اس لئے کہ ان اشیاء کے دانے چکنے ہونے کی بنا پر سر کو قرار حاصل نہیں ہو سکے گا۔ (البتہ اگر ایسی محدود جگہ ہو جس میں غلہ پر چلنا ممکن ہو اور اس پر پیشانی ٹک جائے تو اس پر سجدہ درست ہوگا) **ولو سجد علی الأرز أو علی الجاورس وهو نوع من الدخن أو علی الذرة لا يجوز سجوده لأن هٰذه الحبوب لمُلاسَّتها ولزازتها لايستقر بعضها علی بعض فلا يمكن انتهاء التسفل فيها واستقرار الجبهة عليها.** (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۳۲۰)

غلہ کی بوری پر سجدہ

اگر چاول یا دیگر غلہ جات سے پوری طرح بھری ہوئی بوری پر سجدہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں؛ اس لئے کہ بوری میں محدود ہونے کی بنا پر سر کو قرار حاصل ہو جائے گا۔ **أما الأرز ونحوه من الحبوب أو المحلوج شبهه من المنفوش إذا كان شيءٌ منها في جوالق جاز.** (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، طحطاوی ۲۳۱)

فوم کی صف پر سجدہ

آج کل بعض مساجد میں فوم کی صفیں بچھائی جاتی ہیں تو ان میں یہ دیکھا جائے گا کہ پیشانی زمین پر ٹک رہی ہے یا نہیں؟ اگر پیشانی ٹک رہی ہو تو سجدہ ادا ہو جائے گا، اور اگر فوم اتنا دبیز ہو کہ کوشش کے باوجود پیشانی نہ ٹک پاتی ہو تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔ **ان بعده حتی لا يشغل بالتشغيل جاز وإلا فلا، وكذا الحكم إذا سجد علی التبن.** (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰)

ایک رکعت میں کتنے سجدے فرض ہیں؟

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔ **السجود الثانی فرضٌ كالأول بإجماع**

Marfat.com

الأمة. (عالمگیری ۱/ ۷۰)

قیام، رکوع اور سجدہ میں ترتیب لازم ہے

نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ میں ترتیب فرض ہے؛ لہٰذا اگر رکوع کرکے پھر قیام کرلیا یا رکوع سے قبل سجدہ کرلیا، تو از سرِ نو رکوع اور سجدہ کرنا پڑے گا ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ **وترتیب القیام علی الرکوع والرکوع علی السجود والقعود الأخیر علی ما قبله. (درمختار) أی تقدیمه علی الرکوع حتی لو رکع ثم قام لم یعتبر ذٰلک الرکوع فإن رکع ثانیاً صحت صلاته لوجود الترتیب المفروض الخ.**

(شامی زکریا ۲/ ۱۳۸، عالمگیری ۱/ ۷۰، شرح وقایة ۱/ ۱٤۱)

قعدۂ اخیرہ میں فرض کی مقدار

قعدۂ اخیرہ میں کم از کم اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں پوری التحیات جلدی سے جلدی پڑھی جاسکتی ہو۔ **وقدر الفرض فی القعدة هو القعود مقدار أدنیٰ قراءة التشهد وهو أسرع ما یکون مع تصحیح الألفاظ.** (حلبی کبیر ۲۹۰، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۲۹٤)

سونے کی حالت میں ارکانِ نماز ادا کرنا

سونے کی حالت میں ارکانِ نماز کی ادائیگی معتبر نہیں ہے؛ لہٰذا اگر پوری طرح سوتے ہوئے قرأت کی، یا بالکل گہری نیند میں رکوع، سجدہ اور قعدۂ اخیرہ کیا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، از سرِ نو ان ارکان کو جاگ کر ادا کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔ **فإن أتی بها أو بأحدها بأن قام أو قرأ أو رکع أو سجد أو قعد الأخیر نائماً لا یعتد بما أتی به بل یعیده ولو القراءة أو القعدة علی الأصح وإن لم یعده تفسد لصدوره لا عن اختیار فکان وجوده کعدمه به والناس عنه غافلون.** (درمختار زکریا مع الشامی ۲/ د ۱٤۵-۱٤٦)

Marfat.com

رکوع یا سجدہ کی حالت میں سوجانا

اگر رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت بیدار تھا پھر سوگیا اور بعد میں بیدار ہوکر سر اٹھایا نماز درست ہوگئی؛ اس لئے کہ اصل فرض کی ادائیگی اپنے اختیار سے رکوع سجدہ میں جانے اور اٹھنے سے ہوچکی ہے۔ **ولو ركع أو سجد فنام فيه أجزأه لحصول الرفع منه والوضع بالاختيار.** (درمختار شامی زکریا ۱٤٦/۲، عالمگیری ۷۰/۱)

نماز کو بالقصد ختم کرنا

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز سے اپنے ارادہ سے نکلنا بھی فرض ہے؛ لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بلا ارادہ کوئی حدث لاحق ہوگیا، تو اس کی نماز تام نہیں ہوئی اس پر لازم ہے کہ دوبارہ وضو کرکے نماز پوری کرے۔ **إذا سبقه الحدث بعد ما قعد قدر التشهد في القعدة الأخيرة فإن صلاته تامةٌ فرضاً عندهما، وعند أبي حنيفةؒ لم تتم صلاته فرضاً فيتوضأ ويخرج منها بفعل مناف لها.** (لبحر الرائق کراچی ۲۹۵/۱، حلبی کبیر ۲۹۱)

○❖○

Marfat.com

نماز کے واجبات

واجب کا حکم اور اس کی حیثیت

فقہاء احناف کے نزدیک ''واجب'' ایک خاص اصطلاح ہے جس کا اطلاق ایسے احکام پر ہوتا ہے جن کا ثبوت فرض کے مقابلے میں ایک گونہ کم تر دلائل سے ہو؛ لیکن عمل کے اعتبار سے واجب اور فرض میں زیادہ فرق نہیں ہے، جس طرح فرض پر عمل لازم ہے اسی طرح واجب پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، اور فرض وواجب ہر ایک کا تارک گنہ گار ہے، اسی لئے واجب کو ''فرض عملی'' بھی کہا جاتا ہے۔ تاہم ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نظریاتی اعتبار سے فرض کا انکار کرنے والا کافر قرار پاتا ہے جب کہ واجب کے منکر کو کافر نہیں کہتے۔ اور نماز وغیرہ اعمال میں ترکِ فرض کی تلافی کسی طرح نہیں ہوسکتی؛ لیکن ترکِ واجب کی تلافی نماز میں سجدۂ سہو سے، اور حج میں دَم سے ممکن ہے۔ (اس کے بالمقابل کسی بات کے ممنوع ہونے کا ثبوت اگر قطعی دلائل سے ہو تو اُسے حرام کہتے ہیں اور اگر قطعیت میں کچھ شبہ ہو تو اس کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے کتب فقہ واصول کا مطالعہ کیا جائے) ثم إن المجتهد قد يقوى عنده الدليل الظني حتى يصير قريباً عنده من القطعي فما ثبت به يسميه فرضاً عملياً لأنه يُعامل معاملةَ الفرضِ في وجوب العمل فيسمي واجباً نظراً إلى ظنية دليله. (شامی زکریا ۲۰۷/۱) وفي الشرع إسم لما لزمنا بدليل فيه شبهة الخ، وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمداً وعدم إكفار جاحده والثواب بفعله ولزوم سجود السهو بنقص الصلاة بتركه سهواً، وإعادتها بتركه عمداً، وسقوط الفرض ناقصاً إن لم يسجد ولم يُعِد. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۳٤، شامی زکریا ۱٤٦/۲)

واجباتِ نماز

صاحبِ بدائع ملک العلماء علامہ کاسانیؒ (المتوفی ۵۸۷ھ) کے بقول نماز کے اصل واجبات کل ۶ رہیں: (۱) سورہ فاتحہ اور ضم سورۃ (۲) جہری نمازوں میں جہر اور سری نمازوں میں سر (۳) تعدیل ارکان (۴) قعدہ اولی (۵) تشہد (۶) ترتیب افعال (بدائع الصنائع ۳۹۴/۱-۴۰۰) تاہم متعلقات اور جزئی صورتوں

Marfat.com

کے اعتبار سے یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے، بعض فقہاء نے لاکھوں لاکھ امکانی صورتوں کی طرف اشارہ کیا ہے مگر ان میں سر کھپانا محض ضیاع وقت ہے۔ قال الشامی بحثاً: أكثرها صور عقلية كما يظهر ذلك لمن أراد ضياع وقته. (شامی بیروت ۱۴۹/۲، زکریا ۱۶۹/۲)

اس لئے دیگر تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے ذیل میں (۲۱) اہم واجبات ترتیب وار ذکر کئے جارہے ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ میں ''اللہ اکبر'' کہنا

نماز شروع کرتے وقت خاص ''اللہ اکبر'' کے لفظ سے تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے، اور اللہ اکبر کے علاوہ کسی اور ذکر (مثلاً اللہ اعظم) سے نماز شروع کرنا مکروہِ تحریمی ہے، عیدین کی تکبیراتِ واجبہ زائدہ کا بھی یہی حکم ہے۔ ويجب تعيين لفظ التكبير لافتتاح كل صلاة للمواظبة عليه. (طحطاوی کراچی ۱۳۷، شامی زکریا ۱۷۸/۲، مجمع الانہر ۸۹/۱)

(۲) سورۂ فاتحہ پڑھنا

امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے فرض کی دو رکعتوں اور وتر اور سنن ونوافل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، جب کہ مقتدی کے لئے امام کی قرأت کے وقت خاموش رہنا واجب ہے؛ اس لئے کہ امام کا پڑھنا مقتدی کے پڑھنے کو بھی حکماً شامل ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءةٌ. (نصب الراية ۱۲/۲) اور ایک جگہ آپ ﷺ نے صاف طور پر مقتدیوں کو حکم دیا: وإذا قرأ فانصتوا. (مسلم ۱۷۴/۱) یعنی جب امام قرآن پڑھے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور آیت تو مقتدی سب خاموش رہیں۔ اور یہ احادیث دوسری روایت: لاصلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب. (مسلم شریف ۱۶۹/۱، ترمذی ۷۰/۱) یعنی ''بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہی درست نہیں ہے''، کے معارض نہیں ہیں؛ اس لئے کہ معارض تو جب ہوتیں جب امام کا قرأت کرنا مقتدی کی قرأت کو حکماً شامل نہ ہوتا اور یہاں جب امام کے پڑھنے کو ہی مقتدیوں کی طرف سے پڑھنا مان لیا گیا تو مقتدی نہ پڑھنے والا کہاں

Marfat.com

رہا؟ لہٰذا لاصلاۃ لمن لم یقرأ والی روایت سے مقتدی کے لئے قرأتِ فاتحہ کے وجوب پر استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ منها تعیین قراء ة الفاتحة فإن قراءتها واجبٌ عندنا. (حلبی کبیر ۲۹۵) وإنصات المقتدی فلو قرأ خلف إمامه کره تحریماً ولا تفسد فی الأصح لو قرأه سهواً لأنه لا سهو علی المقتدی. (شامی زکریا ۱۶۵/۲)

(۳) سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا

سورۂ فاتحہ کے ساتھ فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا یعنی قرآنِ کریم کی کم از کم تین آیتوں یا ایک لمبی آیت کے بقدر قرأت کرنا امام اور منفرد کے لئے واجب ہے۔ ومنها ضم السورة أو ما یقوم مقامها من الآیات التی تعدل سورةً إلیها أی إلی الفاتحة. (حلبی کبیر ۲۹۶، شامی زکریا ۲۴۹/۲)

(۴) فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں قرأت کی تعیین

واجب ہے کہ فرض کی اول دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت ملانے کا عمل کیا جائے اگر ان دو رکعتوں کو چھوڑ کر تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی گئی تو ترکِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ ویجب تعیین القراءة فی الأولیین من الفرض لمواظبة النبی ﷺ علی القراءة فیهما. (مراقی الفلاح ۱۳۵، عالمگیری ۷۱/۱، شامی زکریا ۱۵۱/۲)

(۵) سورۂ فاتحہ کا قرأت سے پہلے پڑھنا

جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ ملانا ضروری ہے ان میں سورۂ فاتحہ کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے اگر اس کے برعکس کر دیا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ ویجب تقدیم الفاتحة علی السورة. (عالمگیری ۷۱/۱، حلبی کبیر ۲۹۶، شامی زکریا ۱۵۱/۲، طحطاوی ۱۳۵)

(۶) سورۂ فاتحہ کا تکرار نہ کرنا

واجب ہے کہ فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ بلا فصل صرف

Marfat.com

ایک ہی بار پڑھی جائے، اگر لگا تار دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا (ہاں اگر سورۂ فاتحہ پڑھ کر کوئی اور سورت پڑھی پھر سورۂ فاتحہ اُسی رکعت میں پڑھ لی تو حرج نہیں ہے؛ اس لئے کہ دوسری سورۂ فاتحہ قرأت کے درجہ میں سمجھی جائے گی اور اسے تکرار نہ کہیں گے) ومنها الاقتصار فيهما أي في الركعتين الأوليين على مرةٍ واحدةٍ في كل واحدة فإنه واجب حتى لو كررها في كل ركعةٍ كره إن عمداً ووجب سجود السهو لو سهواً. (حلبی کبیر ۲۹۵) أما لو قرأها قبل السورة مرةً وبعدها مرةً فلا يجب كما في الخانية واختاره في المحيط والظهيرية والخلاصة. (شامی بیروت ۱۳۵/۲، زکریا ۱۵۲/۲ عالمگیری ۷۱/۱، طحطاوی ۱۳۵)

(۷) جہری نمازوں میں جہر کرنا

جہری نمازوں جیسے فجر، جمعہ، عیدین، مغرب اور عشاء کی اول دو رکعتوں اور وتر وتراویح کی سب رکعتوں میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ ومن أي الواجبات الجهر بالقراءة فيما يُجهر فيه بها كالفجر والجمعة والعيدين وأولي المغرب والعشاء وكالتراويح والوتر فإن الجهر بالجميع في ذٰلك واجبٌ على الإمام.

(حلبی کبیر ۲۹۶، تاترخانیة قدیم ۵۱۰/۱، زکریا ۱۳۲/۲ رقم: ۱۹۵٤، طحطاوی ۱۳۷)

(۸) سری نمازوں میں آہستہ قرأت

سری نمازوں جیسے ظہر اور عصر کی سب رکعتیں، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتیں اور دن کے اوقات میں (جماعت کے بغیر) پڑھی جانے والی سنن ونوافل میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے۔ ويسر في غيرها الخ. كمتنفّل بالنهار فإنه يسر. (الدرالمختار شامی بیروت ۲۲۲/۲، زکریا ۲۵۱/۲) والإسرار يجب على الإمام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء.

(شامی زکریا ۱۶۳/۲، حلبی کبیر ۲۹۶)

Marfat.com

(۹) تعدیلِ ارکان

نماز کے افعال (قیام، رکوع، سجدہ، قعدۂ اخیرہ، قومہ اور جلسہ کی ادائیگی) میں اطمینان اور تعدیل واجب ہے، جس کی حد یہ ہے کہ ہر رکن میں اعضاء و جوارح ساکن ہو کر اپنی اپنی جگہ برقرار ہو جائیں اور یہ کیفیت کم از کم ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنے تک باقی رہے۔ ویجب الاطمئنان وهو التعديل فی الأركان بتسكين الجوارح فی الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله فی الصحيح. (مراقی الفلاح) وفی الطحطاوی: ويستقر كل عضو فی محله بقدر تسبيحة كما فی القهستانی هٰذا قول أبی حنيفةؒ ومحمدؒ على تخريج الكرخی. (الطحطاوی علی المراقی ۱۳۵، شامی زکریا ۱۵۷/۲، تاتارخانیة قدیم ۵۱۰/۱، زکریا ۱۳۱/۲ رقم: ۱۹٤۷)

(۱۰) قومہ کرنا

رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑا ہونا جسے قومہ کہتے ہیں واجب ہے۔ ويجب أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة. (حلبی کبیر ۲۹٤، شامی زکریا ۱۵۸/۲، مجمع الانهر ۹۰/۱)

(۱۱) سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک زمین پر رکھنا

سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک کا زمین پر ٹیکنا بھی واجب ہے اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنا ممنوع ہے۔ ويجب ضم الأنف أی ما صلب منه للجبهة فی السجود للمواظبة عليه ولا تجوز الصلاة بالاقتصار على الأنف فی السجود على الصحيح. (مراقی الفلاح ۱۳۵، شامی زکریا ۲۰٤/۲، الجوهرة النيرة ۷۵/۱)

(۱۲) ہر رکعت میں دونوں سجدے لگاتار کرنا

ہر رکعت میں دونوں سجدوں کا بلا فصل ادا کرنا واجب ہے یعنی دونوں سجدوں کے درمیان نماز کا کوئی اور رکن ادا نہ کیا جائے ورنہ سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ ويجب مراعاة الترتيب

Marfat.com

فيما بين السجدتين وهو الاتيان بالسجدة الثانية فى كل ركعة من الفرض وغيره قبل الإنتقال لغيرها أى لغير السجدة من باقى أفعال الصلاة للمواظبة. (مراقى الفلاح ۱۳۵، شامى زكريا ۱۵۳/۲)

(۱۳) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ کرنا) واجب ہے۔ وينبغى أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة. (حلبى كبير ۲۹٤، شامى زكريا ۱۵۸/۲)

(۱۴) قعدۂ اولیٰ

تین یا چار رکعت والی فرض یا نفل نمازوں میں دو رکعت کی ادائیگی کے بعد کم از کم اتنی دیر بیٹھنا واجب ہے جس میں التحیات پڑھی جاسکتی ہو۔ ويجب القعود الأول مقدار قراءة التشهد بأسرع ما يكون بلا فرق فى ذلك بين الفرائض والواجبات والنوافل استحساناً عندهما وهو ظاهر الرواية و الأصح، وقال محمدؒ وزفرؒ والشافعىؒ هو فرض فى النوافل وهو القياس. (طحطاوى ۱۳٦، شامى زكريا ۱۵۸/۲، بدائع ۳۹۹/۱)

(۱۵) قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا

قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا واجب ہے۔ ويجب قراءة التشهد أى فى الأول وفى الجلوس الأخير أيضا للمواظبة. (مراقى الفلاح ۱۳٦، شامى ۱۵۹/۲)

(۱۶) قعدہ اولیٰ کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا

دو سے زائد رکعت والی فرض نمازوں میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھتے ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا واجب ہے، اگر بھول سے دیر کردی اور درود شریف پڑھنا شروع کردیا تو سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا۔ ويجب القيام إلى الركعة الثالثة من غير تراخ بعد قراءة التشهد حتى لو زاد عليه بمقدار أداء ركن ساهيا يسجد للسهو لتأخير واجب

Marfat.com

القيام للثالثة. (مراقی الفلاح ۱۳۶)

(۱۷) افعالِ نماز میں بلا فصل ترتیب باقی رکھنا

نماز کے سب افعال کی بغیر کسی فصل کے بالترتیب ادائیگی واجب ہے؛ لہٰذا اگر مثلاً پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے اٹھتے ہوئے سیدھے کھڑے ہونے کے بجائے کوئی شخص قعدہ میں بیٹھ گیا یا لگاتار دو مرتبہ رکوع یا تین مرتبہ سجدے کرلئے تو ترتیب میں خلل پڑنے کی بنا پر سجدۂ سہو لازم ہوجائے گا۔ **ومنها الانتقال من الفرض الذی هو فيه إلى الفرض الذی بعده فإن ذلك واجب حتى لو أحلّ به كما إذا ركع ركوعين يجب عليه سجود السهو الخ، أوقعد عن النهوض إلى الثانية أو الرابعة ثم قام.** (حلبی کبیر ۲۹۷)

(۱۸) لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا

لفظ السلام دو مرتبہ کہہ کر نماز کی تکمیل کرنا واجب ہے اور عام فقہاء کے نزدیک امام کے پہلی مرتبہ السلام کہتے ہی اس کی اقتداء کا حق ختم ہوجاتا ہے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ امام پہلی مرتبہ ''السلام'' کہہ چکا تھا تو اب اس کی اقتداء درست نہ ہوگی، گو کہ اس نے ابھی ''علیکم'' نہ کہا ہو۔ **ولفظ السلام مرتين فالثانی واجبٌ على الأصح، برهان، دون عليكم وتنقضی قدوة بالأول قبل عليكم على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة.** (درمختار مع شامی زکریا ۱۶۲/۲) **قال فی التجنيس: الإمام إذا فرغ من صلاته فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل أن يقول عليكم لا يصير داخلاً فی صلاته** (شامی زکریا ۱۶۲/۲)

(۱۹) وتر کی نماز میں قنوت پڑھنا

وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ **ثم وجوب القنوت مبنی**

Marfat.com

علی قول الإمام. (شامی زکریا ۲/۱۶۳، مراقی الفلاح بیروت/۹۳)

(۲۰) عیدین میں تکبیراتِ زائدہ

عیدین کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں (تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں) اور ان میں سے ہر ایک تکبیر مستقل واجب ہے۔ **ویجب تکبیرات العیدین وکل تکبیرة منها واجبةٌ.** (مراقی الفلاح بیروت ۹۳، مراقی کراچی ۱۳۷، شامی زکریا ۲/۱۶۳)

(۲۱) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر

عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر واجب ہے (دیگر نمازوں میں یہ تکبیر صرف سنت ہے) **ویجب تکبیرة الرکوع فی ثانیة أی الرکعة الثانیة من العیدین تبعاً لتکبیرات الزوائد فیها لإتصالها.** (مراقی الفلاح بیروت ۹۳، مراقی کراچی ۱۳۷) **لکن تکبیر رکوع الرکعة الثانیة التحق فیهما بالزوائد لاتصاله بها حتی یجب سجود السهو بترکه ساهیا وإن کان سنة فی غیرها.** (حلبی کبیر ۲۹۷)

Marfat.com

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان

قضاء نمازوں کی ادائیگی کی فکر

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ پنج وقتہ نماز بر وقت پڑھنے کا مکمل اہتمام رکھے، اور حتی الامکان نماز کو قضاء نہ ہونے دے۔ اور اگر بالفرض کوئی نماز کسی وجہ سے قضاء ہو جائے تو پہلی فرصت میں اسے ادا کر لے، اس میں بلا وجہ تاخیر نہ کرے۔ اور اگر بہت سی نمازیں غفلت کی وجہ سے ذمہ میں ہو جائیں تو اندازہ لگا کر ان کی بالترتیب قضاء کا اہتمام کرے۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من نام عن صلاة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها فإن ذٰلک وقتها.

(فتاویٰ تاتارخانیة ۴۴۱/۲، مسائل بهشتی زیور ۱۸۶)

قضاء عمری کا آسان طریقہ

جس کے ذمہ بہت سی نمازیں قضاء ہوں، اسے چاہئے کہ وہ اس طرح نیت کرے کہ میں مثلاً قضاء شدہ ظہر کی نمازوں میں اول یا آخری نماز پڑھ رہا ہوں۔ ولو نوى أول ظهر عليه أو آخر ظهر عليه جاز، وهٰذا هو المخلص لمن لم يعرف أوقات الفائتة أو اشتبهت عليه أو أراد التسهيل على نفسه. (الاشباه والنظائر قديم ۶۰/۱، شامی زکریا ۹۶/۱، تاترخانیة ۴۲۹/۱)

قضاء عمری پڑھنے کے اوقات

قضاء عمری کی نمازیں مکروہ اوقات (طلوع وغروب اور زوال) کے علاوہ سب اوقات میں پڑھی جاسکتی ہیں (حتی کہ فجر سے پہلے اور بعد میں اور عصر کے بعد سورج زرد ہونے سے قبل تک

Marfat.com

قضاء نمازیں پڑھنے میں حرج نہیں ہے؛ لیکن عام جگہوں مثلاً مسجد میں انہیں نہ پڑھا جائے کہ اس میں اپنی کوتاہی کا اظہار پایا جاتا ہے جو ممنوع ہے) وجميع أوقات العمر وقت للقضاء إلا الثلاثة المنهية كما مر. (درمختار مع الشامي كراچی ٦٦/٢) فما وجب بإيجاب الله تعالىٰ يجوز أدائه في هٰذين الوقتين، وما وجب بإيجاب العبد لا يجوز. (فتاوىٰ تاتارخانية زكريا ١٥/٢)

بعض وہ اعذار جن کی بنا پر نماز کو مؤخر کرنے کی گنجائش ہے؟

اصل تو یہی ہے کہ کوئی نماز وقت سے قضاء نہ ہو؛ لیکن اگر کوئی معقول عذر پیش آجائے تو شریعت میں نماز کو وقت سے مؤخر کرنے کی گنجائش ہے۔ مثلاً:

(۱) دشمن کا خطرہ جیسے: چور، ڈاکو حملہ آور ہوں اور اس کی بنیاد پر کسی طرح بھی نماز پڑھنا ممکن نہ رہے، حتی کہ بھاگتے ہوئے سواری پر یا قبلہ کے علاوہ جانب نماز پڑھنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو، تو ایسی صورت میں نماز مؤخر کرنے کی گنجائش ہے، بعد میں جب اطمینان کی حالت ہو تو نماز قضا کی جائے۔

(۲) دائی کا پیدائش کے عمل میں مشغولی کے وقت بچہ کی یا اس کی ماں کی جان کا خطرہ محسوس کرنا، مثلاً: بچہ کا سر ظاہر ہو چکا ہو، اب اس درمیان میں اگر اس عمل کو چھوڑ دیا جائے تو معاملہ بگڑنے کا شدید اندیشہ رہتا ہے، تو ایسی صورت میں اگر نماز کو مؤخر کر دیا جائے تو گناہ نہ ہوگا۔

الغرض ایسا کوئی بھی عذر جس کا تعلق جان و مال کے تحفظ سے ہو، اس کی بنا پر نماز مؤخر کرنے کی گنجائش ہے۔ ومن العذر: العدوّ وخوف القابلة منوت الولد لأنه عليه الصلوٰة والسلام أخرها يوم الخندق. (درمختار) وقال الشامي: قوله: العدوّ كما إذا خاف المسافر من اللصوص أو قطاع الطريق جاز له أن يؤخر الوقتية؛ لأنه بعذر الخ. قلت: هٰذا حيث لم يمكن فعله أصلاً، أما لو كان راكباً فيصلي على الدابة ولو هارباً، وكذا لو كان يمكنه صلاتها قاعداً أو

Marfat.com

إلى غير القبلة وكان بحيث لو قام أو استقبل يراه العدو يصلي بما قدر كما صرحوا به. (شامی زکریا ۵۱۸/۲)

صاحبِ ترتیب کے لئے پنج وقتہ نمازوں اور وتر کے درمیان ترتیب لازم ہے

جو شخص صاحبِ ترتیب ہو یعنی بالغ ہونے کے بعد سے اس کے ذمہ میں کوئی نماز قضا نہ ہو، تو ایسے شخص کے لئے پنج وقتہ نمازوں اور وتر کو بالترتیب پڑھنا لازم ہے۔ الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداءً وقضاءً لازم يفوت الجواز بفوته. (درمختار زکریا ۵۲۳/۲)

کن اعذار کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے؟

درج ذیل صورتوں میں صاحبِ ترتیب سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے:

(۱) چھوٹی ہوئی نماز بالکل یاد ہی نہ رہے۔

(۲) وقتیہ نماز کا وقت اتنا تنگ ہو جائے کہ مسنون طریقہ پر اسے ادا نہ کیا جا سکے۔

(۳) یا فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ ہو کر چھٹی نماز کا وقت ختم ہو جائے، تو اب ترتیب ضروری نہیں رہے گی۔

ولا يلزم الترتيب إذا ضاق الوقت المستحب حقيقةً الخ، أو نسيت الفائتة؛ لأنه عذر أو فاتت ست اعتقادية لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج بخروج وقت السادسة على الأصح ولو متفرقةً أو قديمةً على المختار.

(درمختار زکریا ۵۲۵/۲-۵۲۷)

ظہر کا قضا ہونا یاد نہ رہا پھر عصر پڑھ لی تو اب کیا کرے؟

اگر کسی شخص کی ظہر کی نماز قضا ہو چکی تھی؛ لیکن وہ اسے بھول گیا اور بعد میں عصر کی نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تو اب وہ صرف ظہر کی نماز دہرائے گا، عصر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت

Marfat.com

نہیں۔ وحاصله أنه يسقط الترتيب إذا نسي الفائتة وصلى ما هو مرتب عليها من وقتيةٍ أو فائتةٍ أخرىٰ. (شامی زکریا ۲/۵۲۶)

عصر کی نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ ظہر کی نماز بلا وضو پڑھی گئی

اگر کسی شخص نے عصر کی نماز ادا کی، پھر اسے یاد آیا یا معلوم ہوا کہ اس نے ظہر کی نماز بغیر وضو ادا کی ہے، تو اس شخص سے بھی ترتیب ساقط ہے؛ لہٰذا اب اس کے لئے صرف ظہر کی نماز قضا کر لینا کافی ہے، عصر کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لو صلى العصر ثم تبين له أنه صلى الظهر بلا وضوءٍ يعيد الظهر فقط؛ لأنه بمنزلة الناسي. (شامی زکریا ۲/۵۲۶)

نوٹ:- مذکورہ جزئیہ سے معلوم ہوا کہ اگر نمازیں پڑھنے کے بعد پتہ چلے کہ جس پانی سے وضو کیا گیا ہے وہ ناپاک تھا، تو ایسی صورت میں بھی اصحابِ ترتیب سے ترتیب ساقط ہو جائے گی؛ کیوں کہ یہ بھی بھول ہی کے درجہ میں ہے۔ (مرتب)

وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ اس نے عشاء نہیں پڑھی

کسی شخص نے عشاء کے فرض ادا نہیں کئے تھے مگر وہ یہی سمجھتا رہا کہ میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے، اور اسی بنا پر اس نے وتر کی نماز ادا کر لی، پھر بعد میں اسے یاد آیا کہ اس نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی، تو ایسی صورت میں اس پر صرف عشاء کی ادائیگی لازم ہوگی، وتر کی نماز دہرانا اس پر ضروری نہ ہوگا۔ كما لو صلى الوتر ناسياً أنه لم يصل العشاء ثم صلاها لا يعيد الوتر؛ لقوله أنه لو صلى العشاء بلا وضوءٍ والوتر والسنة به يعيد العشاء والسنة لا الوتر؛ لأنه أداه ناسياً أن العشاء في ذمته فسقط الترتيب. (شامی زکریا ۲/۵۲۶)

جب فوت شدہ نمازیں چھ سے زائد ہو جائیں تو بعض کی ادائیگی سے ترتیب کا حکم دوبارہ لاگو نہیں ہوگا

اگر کسی شخص کے ذمہ چھ سے زائد نمازیں قضاء ہو گئی تھیں پھر اس نے ان کو ادا کرنا شروع

Marfat.com

کیا؛ تا آں کہ ان کی تعداد چھ سے کم رہ گئی، تو اب اس کے لئے ترتیب کا حکم دوبارہ عائد نہ ہوگا۔

ولا يعود لزوم الترتيب بعد سقوطه بكثرتها أي الفوائت بعود الفوائت إلى القلة بسبب القضاء لبعضها على المعتمد؛ لأن الساقط لا يعود. (درمختار زکریا ۵۲۹/۲)

اگر تمام فوت شدہ نمازیں لوٹا لیں تو ترتیب کا حکم دوبارہ لازم ہوجائے گا

اگر کسی شخص پر بہت سی نمازیں قضاء تھیں، پھر اس نے حساب لگا کر تمام نمازیں ادا کرلیں؛ تا آں کہ کوئی بھی نماز اس کے ذمہ میں باقی نہیں رہی، تو اب آئندہ ترتیب کا حکم اس پر بالاتفاق لازم ہوجائے گا، اور وہ دوبارہ صاحبِ ترتیب بن جائے گا۔ وقيّد بقضاء البعض؛ لأنه لو قضى الكل عاد الترتيب عند الكل، كما نقله القهستاني. (شامی زکریا ۵۲۹/۲)

ترکِ ترتیب کی وجہ سے نماز کا فساد کب تک موقوف رہتا ہے

اگر صاحبِ ترتیب شخص فوت شدہ نماز یاد ہونے کی حالت میں وقتیہ نماز پڑھ لے، تو یہ نماز فاسد قرار پاتی ہے؛ لیکن اس کا فساد اس پر موقوف ہے کہ وہ چھ نمازوں سے پہلے پہلے فوت شدہ نماز ادا کرلے، پس اگر اس نے فوت شدہ نماز قضاء نہیں کی؛ تا آں کہ اس کے ذمہ مزید چھ نمازیں لازم ہوگئیں تو چھٹی نماز کا وقت نکلتے ہی ترتیب کا حکم ساقط ہوجائے گا، اور اس کی ادا کردہ سب نمازیں صحیح قرار پائیں گی۔ (مثلاً اس کی فجر کی نماز چھوٹ گئی تھی، پھر اس نے ظہر کی نماز فائتہ کے یاد ہونے کی حالت میں پڑھ لی اور بعد میں عصر، مغرب، عشاء، وتر اور فجر کی نمازیں بدستور پڑھتا رہا؛ لیکن اس دوران اس نے فوت شدہ فجر کی نماز قضا نہیں کی، تو ایسی صورت میں اگلے دن فجر کا وقت نکلتے ہی اس کی پچھلی ظہر تک کی سب نمازیں درست قرار پائیں گی) وفساد أصل الصلاة بترك الترتيب موقوف عند أبى حنيفة، سواء ظن وجوب الترتيب أو لا، فإن كثرت وصارت الفوائت مع الفائتة ستاً ظهر صحتها بخروج وقت الخامسة التي هي

Marfat.com

سادسة الفائتة؛ لأن دخول وقت السادسة غير شرط؛ لأنه لو ترك فجر يوم وأدى باقي صلاته انقلبت صحيحة بعد طلوع الشمس. (درمختار زكريا ۲/ ۵۳۰-۵۳۲) ولو صلى السادسة قبل الاشتغال بالقضاء صح الخمس عنده. وقال شمس الأئمة السرخسي: وهٰذه التي يقال لها واحدة تفسد خمساً وواحدة تصح خمساً. (فتاویٰ تارتاخانية زكريا ۲/ ۴۵۰)

چھوٹی ہوئی نمازوں کا فدیہ

زندگی میں نمازوں کے فدیہ کی ادائیگی کی کوئی شکل نہیں؛ بلکہ جس طرح بھی ممکن ہو نمازوں کا ادا کرنا بروقت فرض ہے؛ لیکن اگر کوئی شخص عذر کی وجہ سے نمازیں نہ پڑھ سکے اور اسے قضاء کا بھی موقع نہ ملے؛ تا آں کہ اس کی موت کا وقت آجائے تو اب دو شکلیں ہیں: اگر اس نے اپنی نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہے اور مال چھوڑا ہے تو فی نماز بشمول وتر ایک صدقۂ فطر (ایک کلو ۵۷۵ رگرام گیہوں یا اس کی قیمت) اس کے تہائی مال سے نکالنا وارثین پر لازم ہوگا، اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے و[illegible] یا مال نہیں چھوڑا، تو ایسی صورت میں وارثین پر اس کی طرف سے فدیہ کی ادائیگی لازم تو نہیں ہے؛ لیکن اگر ادا کردیں گے تو امید ہے کہ میت کا ذمہ عنداللہ بری ہوجائے گا۔ سئل عن الحسن بن العلي عن الفدية عن الصلوات في مرض الموت هل يجوز؟ فقال: لا، وسئل حمير الوبر ويوسف بن محمد عن الشيخ الفاني هل يجب عليه الفدية عن الصلوات؟ كما يجب عليه من الصوم وهو حيٌّ، فقالا: لا، والله أعلم بالصواب. (فتاویٰ تاتارخانية زكريا ۲/ ۴۵۹) ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصىٰ بالكفارة يعطىٰ لكل صلوٰة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم وإنما يعطى من ثلث ماله. (درمختار) ثم اعلم أنه لو أوصىٰ بفدية الصوم يحكم بالجواز قطعاً؛ لأنه منصوص عليه، وأما إذا لم يوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد في

Marfat.com

الزيادات: أنه يجزيه إن شاء اللّٰه تعالىٰ، وعلق الإجزاء بالمشية لعدم النص، وكذا علّقه بالمشية فيما إذا أوصىٰ بفدية الصلوٰة لأنهم ألحقوها بالصوم احتياطاً. (شامی زکریا ۲/۵۳۲، فتاویٰ تاتارخانیة زکریا ۲/۴۵۸)

عام نوافل کے مقابلہ میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء افضل اور اہم ہے

جن سنن ونوافل کی تاکید احادیث میں وارد ہے، مثلاً نمازوں سے پہلے یا بعد کی سنن مؤکدہ یا صلوٰۃ التسبیح اور تحیۃ المسجد وغیرہ، ان کو تو اپنے وقتوں پر ادا کرنا ہی افضل ہے؛ لیکن ان کے علاوہ دیگر عام نوافل کے مقابلہ میں قضاء شدہ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرنا بہتر اور اولیٰ ہے۔

وأما النفل فقال في المضمرات: الاشتغال بقضاء الفوائت أولىٰ وأهم من النوافل إلا سنن المفروضة وصلوٰة الضحىٰ وصلوٰة التسبيح والصلوٰة التي رويت فيها الأخبار الخ. (شامی زکریا ۲/۵۳۶، فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۱۱/۴۵۲)

فوت شدہ نمازوں کی قضاء برسرعام نہ کی جائے

نماز کا ذمہ میں قضاء رہنا معصیت ہے، اور معصیت کا اظہار بجائے خود معصیت ہے؛ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو قضاء نمازوں کی ادائیگی میں اخفاء سے کام لینا چاہئے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ دوسروں کے سامنے اظہار کر کے نمازوں کا قضاء کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ وينبغي أن لا يطلع غيره على قضائه؛ لأن التاخير معصية فلا يظهرها (درمختار) قال الشامي: تقدم في باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد. وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الإطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره.. قلت: والظاهر أنه ينبغي الوجوب وأن الكراهة تحريمية؛ لأن إظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين: كل أمتي معافاً إلا

Marfat.com

المجاهرين، وأن من الجهار أن يعمل الرجل بالليل عملاً ثم يصبح وقد ستره الله فيقول: عملت البارحة كذا و كذا، وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه، والله تعالىٰ أعلم. (شامی زکریا ۲/۵۳۹)

تنبیہ:- آج کل بہت سی جگہ عیدگاہ میں نمازِ عید سے قبل برملا فجر کی قضاء نماز پڑھی جاتی ہے، ایسے لوگ مذکورہ حدیث کی روشنی میں سخت گنہگار ہیں۔

Marfat.com

مسائل سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کیوں مشروع ہے؟

نماز کے درمیان شیطان طرح طرح کے وساوس اور خیالات ڈال کر نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی بے خیالی میں آدمی غلطی بھی کر بیٹھتا ہے، اس غلطی کی تلافی اور شیطان کی کوشش کو ناکام کرنے کے لئے شریعت میں سجدۂ سہو کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَايَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (مسلم شریف، عن أبی هریرة ۱/۲۱۰) جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا ہے تا آں کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات محسوس کرے تو اسے چاہئے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے اور کرلے۔

سجدۂ سہو کے وجوب کے اسباب

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے کے درج ذیل اسباب ہیں، ان میں سے جب بھی کوئی سبب پایا جائے گا تو سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا:

(۱) کسی فرض یا واجب عمل کو اپنی اصل جگہ سے مقدم کردینا: مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کرلیا یا سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت ملالی۔

(۲) کسی فرض یا واجب عمل کو اپنی اصل جگہ سے مؤخر کردینا: مثلاً پہلی رکعت میں ایک سجدہ بھول گیا اور دوسری رکعت میں یاد آنے پر تین سجدے کرلئے، یا سورۂ فاتحہ سورت کے بعد پڑھ لی۔

(۳) کسی فرض یا واجب کا تکرار کردینا: مثلاً رکوع دوبارہ کرلیا، یا ایک رکعت میں تین سجدے کرلئے۔

(۴) کسی واجب کی صفت کو بدل دینا: مثلاً جہری نماز میں امام نے آہستہ قرأت کردی یا سری نماز میں زور سے قرأت کی۔

Marfat.com

(۵) کسی واجب کو ترک کر دینا: مثلاً تشہد نہیں پڑھا، یا سورۂ فاتحہ چھوڑ دی۔ (حلبی کبیر ۴۵۵-۴۵۶، شامی بیروت ۲/۴۷۴-۴۷۵، شامی زکریا ۲/۵۴۳-۵۴۴)

ذیل میں سجدۂ سہو سے متعلق چند اہم اور ضروری مسائل ذکر کئے جارہے ہیں:

سجدۂ سہو کا طریقہ

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد دائیں جانب ایک سلام پھیر کر دو سجدے ادا کریں اس کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھیں، اور پھر درود شریف اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ **یجب بعد سلام واحد عن یمینه فقط سجدتان وتشهد وسلام.** (تنویر الابصار مع الشامی بیروت ۲/۴۷۱-۴۷۲، شامی زکریا ۲/۵۴۰-۵۴۱)

نماز میں جان بوجھ کر غلطی کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہو سکتی

اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر نماز میں کسی واجب کو ترک کر دیا تو وہ نماز واجب الاعادہ رہے گی، محض سجدۂ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوگی۔ **وتعاد وجوباً فی العمد.** (در مختار مع الشامی زکریا ۲/۱۴۶، تاترخانیة قدیم ۱/۷۱۴، زکریا ۲/۳۸۷ رقم: ۲۷۵۱، البحر لرائق ۲/۹۱، علمگیری ۱/۱۲۶)

سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گیا

اگر نفل کی کسی رکعت میں اور فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں سے کسی میں سورۂ فاتحہ بھول سے نہیں پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ **وهی - إلى قوله - قراءة فاتحة الكتاب فيسجد للسهو بترك أكثرها لا أقلها.** (در مختار مع الشامی زکریا ۲/۱۴۸-۱۴۹)

سورۂ فاتحہ کی کوئی ایک آیت چھوڑنا بھی موجبِ سجدۂ سہو ہے

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن ونوافل اور وتر کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ مکمل پڑھنی واجب ہے؛ لہٰذا اگر بھول سے اس کی کوئی آیت یا کوئی جزو رہ گیا تو اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (البتہ اگر فرض کی آخری دو رکعتوں میں پوری سورۂ فاتحہ یا اس کا کوئی جزء نہیں پڑھا تو

Marfat.com

اس کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں) لکن فی المجتبیٰ یسجد بترک آیة منها وهو أولی. (درمختار) وقال الشامی: وذکر الآیة تمثیل لا تقیید إذ بترک شيءٍ منها آیة أو أقل ولو حرفا لا یکون آتیا بکلها الذی هو الواجب. (شامی زکریا ۱۴۹/۲، طحطاوی علی المراقی ۲۵۰، عالمگیری ۱۲۶/۱، البحر الرائق ۹۴/۲) وإن ترکها في الأخریین لا یجب إن کان في الفرض، وإن کان في النفل أو الوتر وجب علیه لوجوبها في الکل. (البحر الرائق رشیدیه ۹۴/۲)

سورۂ فاتحہ کے بجائے بھول سے کوئی اور سورت شروع کردی

اگر شروع میں سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گیا کوئی اور سورت شروع کردی پھر یاد آیا تو اب اسے چاہئے کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھر کوئی سورت ملائے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ وکذا إذا قرأ السورة وسها عن الفاتحة ثم تذکّر فإنه یعود ویقرأ الفاتحة ویعید السورة ویعید الرکوع وعلیه السهو. (طحطاوی ۲۵۰، عالمگیری ۱۲۶/۱، تاترخانیة قدیم ۷۱۶/۱، زکریا ۳۹۱/۲ رقم: ۲۷۵۸، البحر الرائق ۹۴/۲)

فرض نمازوں میں سورۂ فاتحہ کا تکرار

اگر فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں یا سنن ونوافل کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ یا اس کا اکثر حصہ لگاتار مکرر پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا؛ (لیکن فرض کی آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے تکرار سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا) ولو قرأها في رکعة من الأولیین مرتین وجب سجود السهو لتاخیر الواجب الخ، وکذا لو قرأ أکثرها ثم أعادها کما في الظهیریة. (شامی زکریا ۱۵۲/۲) ولو قرأ الحمد فی الأخریین مرتین لا سهو علیه. (بدائع الصنائع ۴۰۶/۱)

تنبیہ:- بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعض حصہ کے تکرار سے بھی سجدۂ سہو واجب ہے، تو دیگر عبارات اور اصول کی روشنی میں اس بعض سے جزء مراد نہیں؛ بلکہ اکثر حصہ مراد ہے، اسی لئے دیگر عبارات میں "بعض" کی جگہ "اکثر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ولو کرّر

Marfat.com

الفاتحة أو بعضها فی إحدى الأوليين قبل السورة سجد للسهو. (طحطاوی ٢٥٠، فتح القدير كراچی ١/ ٥٠٣) وقرائة أكثر الفاتحة ثم اعادتها كقرائتها مرتين، كما في الظهيرية. (البحر الرائق كوئته ١/ ٩٤)

سنن ونوافل میں سورۂ فاتحہ کا تکرار

سنن ونوافل اور تراویح میں سورۂ فاتحہ یا اس کے کسی جزء کے تکرار سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ وينبغي أن يقيد ذلک بالفرائض؛ لأن تكرار الفاتحة في النوافل لم يكره، كما في القهستاني. (مجمع الأنهر ١/ ٢٢٠).

ضم سورت کے بعد سورۂ فاتحہ کا دوبارہ پڑھنا

اگر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر کوئی سورت ملائی اور پھر اسی رکعت میں دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ بخلاف ما لو أعادها بعد السورة. (عالمگیری ١/ ١٢٦) أما لو قرأها قبل السورة مرةً وبعدها مرةً فلا يجب كما فی الخانية. (شامی زكريا ٢/ ١٥٢، حلبی كبير ٤٦٠، البحر الرائق ٢/ ٩٤)

سورت ملائے بغیر رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملائے بغیر رکوع میں چلا گیا پھر اسے رکوع میں یا رکوع سے اٹھ کر اس بھول کا احساس ہوا، تو اس پر لازم ہے کہ پہلے سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ ولو ترک السورة فتذكرها فی الركوع أو بعد الرفع منه قبل السجود فإنه يعود ويقرأ السورة ويعيد الركوع وعليه السهو.

(طحطاوی ٢٥٠، عالمگیری ١/ ١٢٦، بدائع الصنائع ١/ ٤١٥، البحر الرائق ٢/ ٩٤)

قومہ اور جلسہ میں جلد بازی سے سجدۂ سہو کا وجوب

اگر کسی نے نماز میں اتنی جلد بازی کی کہ قومہ اور جلسہ کی حالت میں ایک تسبیح کے بقدر بھی رکا

Marfat.com

نہ رہا، تو ترکِ واجب کی وجہ سے اس پر سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (اس مسئلہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ عام طور پر لوگ قومہ اور جلسہ میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں) ومقتضی الدلیل وجوب الطمانینة فی الأربعة أی فی الرکوع والسجود والقومة والجلسة الخ.

(شامی زکریا ۱۵۷/۲، البحر الرائق ۹۵/۲، بدائع الصنائع ۳۹۹/۱)

کسی رکعت کا بھولا ہوا ایک سجدہ اگلی رکعت میں ادا کیا

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں اور دونوں کا لگا تار ایک ساتھ کرنا واجب ہے، اگر کسی شخص نے کسی رکعت میں ایک سجدہ بھول سے چھوڑ دیا پھر نماز کے دوران ہی اپنی بھول کا احساس ہوا تو اسے چاہئے کہ بھولا ہوا سجدہ نماز کے دوران ہی ادا کرلے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، دیگر ارکان کو از سر نو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قال فی شرح المنیة: حتی لو ترک سجدة من رکعةٍ ثم تذکرها فیما بعدها من قیام، أو رکوع، أو سجود، فإنه یقضیها ولا یقضی ما فعله قبل قضائها مما هو بعد رکعتها من قیام أو رکوع أو سجود بل یلزمه سجود السهو فقط. (شامی زکریا ۱۵۴/۲، حلبی کبیر ۴۵۶، عالمگیری ۱۲۷/۱، لبحر الرائق ۹۴/۲)

قعدہ میں تشہد سے پہلے کچھ اور پڑھنا

قعدہ میں بیٹھتے ہی تشہد پڑھنا واجب ہے؛ لہٰذا اگر تشہد شروع کرنے سے پہلے کچھ اور پڑھ لیا تو تاخیر واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ ولو قرأ فی القعود إن قرأ قبل التشهد فی القعدتین فعلیه السهو لترک واجب الابتداء بالتشهد أول الجلوس.

(طحطاوی ۲۵۰/۱، عالمگیری ۱۲۷/۱)

قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لینا

اگر فرض نماز کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد پڑھنے کے بعد بھول سے درود شریف پڑھنا شروع کردیا اور "علی آل محمد" تک پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، راجح قول یہی ہے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

عن القاضی الإمام أنه لا یجب ما لم یقل "وعلیٰ آل محمد" وفی شرح المنیة الصغیر أنه قول الأکثر وهو الأصح. قال الخیر الرملی: فقد اختلف التصحیح کما تریٰ، وینبغي ترجیح ما قالهٗ القاضی الإمام. (شامی زکریا ٢/٤٥٥، تاترخانیة قدیم ١/٧٢٣، زکریا ٢/٤٠٠-٤٠١ رقم: ٢٧٩٣)

تشہد کا کچھ حصہ چھوڑ دینا

اگر قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں تشہد یا اس کا کچھ حصہ پڑھنے سے رہ گیا تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ ویسجد للسهو بترک بعضه ککله، وکذا فی کل قعدة فی الأصح. (در مختار مع الشامی زکریا ٢/١٥٩، طحطاوی ١/٢٥١، عالمگیری ١/١٢٧)

قعدۂ اولیٰ میں تشہد کا تکرار

اگر فرض نماز کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کو دو بار پڑھ دیا تو تکرارِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ ولو کرّر التشهد فی القعدة الأولیٰ فعلیه السهو. (عالمگیری ١/١٢٧)

قعدۂ اخیرہ میں تشہد کا تکرار

اگر قعدۂ اخیرہ میں تشہد (التحیات) دو مرتبہ پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں (کیوں کہ پہلی مرتبہ پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا اور دوسری مرتبہ پڑھنا ذکر شمار ہوگا جو قعدۂ اخیرہ میں ممنوع نہیں ہے) ولو قرأ التشهد مرتین فی القعدة الأخیرة الخ، لا سهو علیه. (طحطاوی ١/٢٥١، عالمگیری ١/١٢٧، بزازیة علی الهندیة ٤/٦٤)

قعدۂ اولیٰ کا سہواً ترک کر دینا

اگر بھول سے قعدۂ اولیٰ کرنے کے بجائے کھڑا ہو گیا تو جب تک کھڑے ہونے کے قریب نہ ہو لوٹ آئے؛ لیکن اگر نہیں لوٹا یا کھڑے ہونے کے قریب پہنچ کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا، خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔ ولو ترک القعود الأول سهواً فی النفل سجد ولم

Marfat.com

نفسد استحساناً. (تنویر الابصار مع الشامی زکریا ۵۵۵/۲، عالمگیری ۱۲۷/۱، البحر الرائق ۹۵/۲، بدائع ۳۹۹/۱)

سری نمازوں میں کتنی آیتوں کو جہراً پڑھنا موجبِ سہو ہے؟

اگر سری نمازوں (مثلاً ظہر وعصر) میں تین آیتوں یا ایک طویل آیت کے بقدر جہراً قرأت کردی تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ **ومنها جهر الإمام فيما يجهر فيه، والاسرار فى محلّه مطلقاً، واختلف فى القدر الموجب للسهو، والأصح أنه قدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين.** (طحطاوی ۲۵۱، البحر الرائق ۹۶/۲، شامی زکریا ۵۴۵/۲، هدایه مع الفتح ۵۰۴/۲)

جہری نمازوں میں آہستہ قرأت

اگر امام نے جہری نمازوں میں بھول کر تین آیتوں یا ایک لمبی آیت کے بقدر قرأت سراً کردی تو ترکِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ **ومنها جهر الإمام فيما يجهر فيه، الإسرار فى محلّه مطلقاً، واختلف فى القدر الموجب للسهو، والأصح أنه قدر ما تجوز به الصلوة فى الفصلين.** (طحطاوی/ ۲۵۱، تنویر الابصار مع الدر زکریا ۵۴۵/۲)

اگر تشہد یا ثناء جہراً پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں

اگر کسی شخص نے تشہد، ثناء، درود شریف یا تسبیحات جہراً پڑھیں تو اگرچہ ایسا کرنا مناسب نہیں ہے؛ لیکن اس کی وجہ سے نہ تو نماز فاسد ہوگی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ **وقد نصّوا أن وجوب الإسرار مختص بالقراءة فلو جهر بالأذكار والأدعية ولو تشهد لا سهو عليه.** (طحطاوی ۲۵۱)

وتر میں دعائے قنوت کی تکبیر چھوڑ دی

اگر کسی شخص نے وتر میں دعائے قنوت بلا تکبیر کہے شروع کردی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے

Marfat.com

(اور بعض علماء نے دعائے قنوت کی تکبیر کے وجوب سے انکار کیا ہے، ان کے نزدیک اس کے چھوڑنے پر سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا) قال الشامی نقلاً عن الفتاوی الظهيرية: وينبغي ترجيح عدم الوجوب لأنه الأصل و لا دليل عليه بخلاف تكبيرات العيد. (شامی بیروت ۱٤٤/۲، زکریا ۱٦۳/۲) ولو ترک التكبيرة التي بعد القراءة قبل القنوت سجد للسهو لأنها بمنزلة تكبيرات العيد. (عالمگیری ۱۲۸/۱، تاتارخانیة قدیم ۷۲۱/۱، زکریا ۳۹۸/۲ رقم: ۲۷۸٦)

۵ وتر میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص وتر کی نماز میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا تو نہ تو رکوع میں دعاء قنوت پڑھے اور نہ اسے دوبارہ کھڑے ہوکر دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت ہے؛ بلکہ بس اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، لیکن اگر رکوع سے قیام کی طرف لوٹ آیا اور دعائے قنوت پڑھ لی تو بھی اس کی نماز درست ہوجائے گی؛ البتہ سجدۂ سہو کرنا بہرحال لازم ہوگا۔ ولو نسيه أي القنوت ثم تذكره في الركوع لا يقنت فيه لفوات محله، ولا يعود إلى القيام في الأصح، لأن فيه رفض الفرض للواجب فإن عاد إليه وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لكون ركوعه بعد قراءةٍ تامةٍ وسجد للسهو. (درمختار مع الشامی بیروت ۳۸۷/۲-۳۸۸، درمختار زکریا ٤٤٦/۲-٤٤٧)

سجدۂ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا

سجدۂ سہو سے قبل دائیں طرف سلام پھیرنا مسنون ہے جو شخص سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کرے تو اگرچہ سجدۂ سہو صحیح ہوجائے گا؛ لیکن وہ کراہتِ تنزیہی کا مرتکب ہوگا۔ ولو سجد قبل السلام جاز وكره تنزيهاً. (درمختار بیروت ٤٧٢/۲، زکریا ٥٤١/۲، تاتارخانیة قدیم ۷۱۲/۱، زکریا ۳۸٦/۲-۳۸۷ رقم: ۲۷۵۰، بدائع ٤١٨/۱)

قعدۂ اخیرہ کے وقت بھول سے کھڑا ہوگیا

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہوجائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ا

Marfat.com

رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے قعدہ اخیرہ کی طرف لوٹ آئے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر قعدہ کی طرف نہ لوٹا اور سجدہ کرلیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی اس کی نماز فرض کے بجائے نفل ہوجائے گی۔ ولو سها عن القعود الأخير كله أو بعضه عاد – إلى قوله – ما لم يقيدها بسجدة لأن ما دون الركعة محل الرفض وسجد للسهو لتاخير القعود، وإن قيدها بسجدة – إلى قوله – تحول فرضه نفلاً برفعه. (شامی بیروت ۲/ ۴۸۰-۴۸۱، زکریا ۲/ ۵۵۰-۵۵۱، هداية مع الفتح ۱/ ۵۰۸-۵۰۹، شرح وقاية ۱/ ۱۸۵)

آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کے بجائے کھڑا ہوگیا

اگر کوئی شخص قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کے بعد پھر تیسری یا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو اس کا فرض ادا ہوگیا؛ لیکن اسے چاہئے کہ فوراً قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ چھٹی رکعت بھی ساتھ ملالے تاکہ اخیر کی دو رکعتیں نفل ہوجائیں؛ لیکن سجدۂ سہو کرنا بہرصورت ضروری ہوگا۔ وإن قعد في الرابعة مثلاً قدر التشهد ثم قام عاد وسلم – إلى قوله – وإن سجد للخامسة – إلى قوله – وضم إليها سادسةً، لو في العصر، وخامسة في المغرب، ورابعة في الفجر، به يفتى لتصير الركعتان له نفلاً والضم هنا آكد – إلى قوله – وسجد للسهو في الصورتين، لنقصان فرضه بتاخير السلام في الأولىٰ وتركه في الثانية. (درمختار مع الشامی بیروت ۴۸۳-۴۸۴، زکریا ۲/ ۵۵۳-۵۵۴، شرح وقاية ۱/ ۱۸۵، هداية مع الفتح ۱/ ۵۱۱)

کب تک سجدۂ سہو کرسکتا ہے؟

اگر کسی شخص پر سجدہ کرنا واجب تھا لیکن اس نے سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کرنا اسے یاد نہ رہا تو اگر اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے قبلہ سے سینہ پھیرنے اور کسی منافی صلاۃ عمل کرنے سے پہلے اسے یاد آجائے تو اب سجدۂ سہو کرکے نماز پوری کرلے۔ ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناوياً للقطع لأن

Marfat.com

نية تغيير المشروع لغو ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم لبطلان التحريمة.

(درمختار مع الشامی بیروت ٤٨٧/٢، زکریا ٥٥٩/٢، تاترخانیة قدیم ٧٣١/١، زکریا ٤١١/٢ رقم: ٢٨٢٢)

قعدۂ اولیٰ پر غلطی سے سلام پھیرنا

اگر کسی شخص نے مثلاً ظہر کی چار رکعت نماز کی نیت باندھی پھر دو رکعت پڑھ کر بھول سے سلام پھیر دیا، تو اس سلام سے وہ نماز سے خارج نہیں ہوا اسے چاہئے کہ چار رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدہ کرلے۔ سلم مصلی الظهر مثلاً على رأس الركعتين توهماً إتمامها أتمها أربعاً وسجد للسهو لأن السلام ساهياً لايبطل لأنه دعاء من وجهٍ. (درمختار مع الشامی بیروت ٤٨٨/٢، زکریا ٥٥٩/٢، بدائع الصنائع ٤٠٢/١، البحر الرائق ١١١/٢، تاترخانیة قدیم ٧٣٣/١، زکریا ٤١٣/٢ رقم: ٢٧٢٧)

نمازِ عید اور جمعہ وغیرہ میں سہو کا پیش آنا

اگر عیدین اور جمعہ کی نماز میں امام سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہو، تو متأخرین مشائخ کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ان نمازوں میں سجدۂ سہو نہ کیا جائے؛ اس لئے کہ مجمع کثیر ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنے میں ناواقف عوام کی نماز خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے (یہی حکم بڑے بڑے اجتماعات میں کثیر مجمع کے ساتھ پڑھی جانے والی جماعت کی نمازوں کا بھی ہے) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد إلا أن مشائخنا قالوا: لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنةٍ. (عالمگیری ١٢٨/١) وأخذ العلامة الواني من هذه السببية أن عدم السجود مقيد بما إذا حضر جمع كثير، أما إذا لم يحضروا فالظاهر السجود لعدم الداعي إلى الترك وهو التشويش. (طحطاوی علی المراقی ٢٥٣) قال الشامي: الظاهر أن الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم وكذا بحثه الرحمتي، وقال: خصوصاً

Marfat.com

فی زماننا وفی جمعه حاشية أبی السعود عن العزمية أنه ليس المراد عدم جوازه بل الأولیٰ ترکه لئلا يقع الناس فی فتنة. (شامی بیروت ۴۸۹/۲، زکریا ۶۰/۲ ه)

رکعتوں کی تعداد میں شک ہونا

اگر کسی شخص کو کبھی کبھار نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ نیت توڑ کر ازسرِ نو نماز پڑھے اور اگر بار بار نماز میں شک ہو جاتا ہو تو غلبۂ ظن پر عمل کرلے یعنی جتنی رکعت پڑھ لینے کا گمان غالب ہو اس کو بنیاد بنائے ،اور اگر کوئی فیصلہ نہ کر سکے تو جتنی رکعت پڑھنے کا یقین ہو (مثلاً دو اور تین میں شک ہے تو دو کا پڑھنا یقینی ہے) پر بنا کرے اور ساتھ میں آگے کی ہر رکعت پر قعدہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے۔ وإذا شک فی صلاته من لم يكن ذلک أی الشک عادةً لهٗ – إلى قوله – كم صلى استأنف بعملٍ منافٍ وبالسلام قاعداً أولیٰ لأنه المحلل فإن كثر شكُّه عمل بغالب ظنه إن كان له ظن للحرج وإلا أخذ بالأقل لتيقنه وقعد فی كل موضع توهمه موضع قعوده ولو واجباً لئلا يصير تاركاً فرض القعود أو واجبه إلى قوله لكن فی السراج أنه يسجد للسهو في أخذ الأقل مطلقاً. (درمختار مع الشامی بیروت ۴۸۹-۴۹۱، زکریا ۵۶۰/۲ تا ۵۶۲، عالمگیری ۱۳۰/۱)

نماز کے دوران سوچتے رہ جانا

اگر کوئی شخص نماز کے دوران کسی فکر یا خیال میں ایسا محو ہو گیا کہ اس کی وجہ سے کوئی واجب چھوٹ گیا مثلاً ایک رکن (تین تسبیح) کے بقدر سوچتا رہا تو اس پر سجدۂ سہو لازم ہے۔ قال الشامی بحثاً: واستظهر أيضاً القول الأول بأن الملزم للسجود ما كان فيه تاخير الواجب أو الركن عن محله إذ ليس فی مجرد التفكر مع الأداء ترک واجب. (شامی بیروت ۴۹۱/۲، زکریا ۵۶۲/۲، عالمگیری ۱۳۱/۱، حلبی کبیر ۴۶۴)

نماز کی رکعتوں کے بارے میں امام اور مقتدیوں میں اختلاف

سلام پھیرنے کے بعد نماز کی رکعتوں کے بارے میں امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو گیا

Marfat.com

تواب کیا کیا جائے؟ اس بارے میں قدرے تفصیل ہے:

الف : اگر امام کو مکمل نماز پڑھانے کا یقین ہو تو اس کے لئے نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

ب : اگر مقتدیوں میں بھی دو فریق ہوں کچھ لوگ کہیں کہ نماز پوری ہوئی اور کچھ لوگ کہیں کوئی رکعت کم رہ گئی تو امام کی رائے پر عمل کیا جائے گا۔

ج : اگر امام کو یقین ہو کہ رکعات کم ہوئی ہیں تو اعادہ لازم ہے؛ البتہ اس صورت میں اگر کسی مقتدی کو نماز مکمل ہونے کا یقین ہو تو اس کو اجازت ہے کہ اعادہ والی نماز میں شریک نہ ہو۔

د : اگر خود امام کو شک ہو جائے کہ نماز پوری ہوئی ہے یا ناقص، اور مقتدی یہ کہیں کہ نماز کی رکعتوں میں کمی رہ گئی، تو امام پر مقتدیوں کی بات ماننا اور اعادہ کرنا لازم ہے۔ **ولو اختلف الإمام والقوم فلو الإمام على يقين لم يعد وإلا أعاد بقولهم.** (درمختار بیروت ۲/ ۴۹۲، والتفصيل فى الشامى ۲/ ۴۹۲، زكريا ۲/ ۵۶۳، خانية ۱/ ۲۰۴)

وتر کی رکعتوں میں شک

اگر نماز وتر پڑھتے ہوئے شک ہو جائے کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری؟ تو اسے چاہئے کہ قنوت پڑھے پھر قعدہ کرے اس کے بعد اگلی رکعت میں بھی قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے۔ **شک أنها ثانية الوتر أو ثالثته قنت وقعد ثم صلى أخرىٰ وقنت أيضاً فى الأصح.** (درمختار بیروت ۲/ ۴۹۲، زکریا ۲/ ۵۶۳)

Marfat.com

نماز کی سنتیں

سنت کی حقیقت

سنت پر عمل کرنا ضروری ہے اور بڑے ثواب کا باعث ہے؛ لیکن اس کے چھوٹنے سے نہ تو نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور نہ وہ فاسد ہوتی ہے۔ اور تارک سنت کا حکم درج ذیل مختلف صورتوں میں الگ الگ ہے:

(۱) اگر بلا ارادہ کوئی سنت چھوٹ گئی تو کوئی گناہ نہیں۔

(۲) اگر قصداً کوئی سنت چھوڑی لیکن دل میں سنت کی تحقیر اور استخفاف کا قصد نہیں ہے تو گنہ گار ہوگا۔

(۳) اور اگر نعوذ باللہ سنت کو تحقیر و استخفاف کی بنا پر چھوڑا ہے تو ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔

اس لئے بہر حال نماز کو سنت کے مطابق پڑھنے کا مکمل اہتمام کرنا چاہئے، اور کوشش کرنی چاہئے کہ نماز کی کوئی سنت ہم سے فوت نہ ہو۔ وسننها، ترک السنة لا يوجب فساداً و لا سهواً بل إساءة لو عامداً غير مستخف (درمختار) وفي الشامي: فلو غير عامد فلا إساءة الخ. ولو مستخفاً كفر. (شامی بیروت ۱۴۹/۲-۱۵۰، زکریا ۱۷۰/۲)

نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

نماز کی اصل سنتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ اس بارے میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں، نور الایضاح میں ۵۱ رسنتیں گنائی گئی ہیں، جب کہ درمختار میں ۲۳، اور شرح منیہ (حلبی کبیر) میں ۲۰ رسنتیں ذکر کی گئی ہیں اور مابقیہ چیزوں کو انہوں نے آداب میں شمار فرمایا ہے۔

ذیل میں انہیں ۲۰ رسنتوں کو ترتیب وار بیان کیا جارہا ہے:

(۱) اذان واقامت

پنج گانہ نماز باجماعت سے پہلے اذان دینا اور اقامت کہنا مسنون ہے۔ ثم الأذان سنةٌ في قول عامة الفقهاء وكذا الإقامة، الخ. ثم هو سنة للصلوات الخمس أداءً

Marfat.com

وقضاء اًإذا صليت بجماعة وللجمعة. (حلبی کبیر ۳۷۱-۳۷۲، درمختار مع الشامی زکریا ۴۸/۲)

(اذان واقامت سے متعلق ضروری مسائل اذان واقامت کے مستقل باب میں ملاحظہ کیے جائیں)

(۲) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

نماز کے شروع میں مرد کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت کانوں کی لو تک دونوں ہاتھ اٹھانا مسنون ہے، جب کہ عورت اپنے کندھے تک ہاتھ اٹھائے گی۔ وثانی السنن رفع الیدین عند تکبیرة الافتتاح مع التکبیر. (حلبی کبیر ۳۸۲) والمرأة ترفع حذاء منکبیها.

(التنویر مع الشامی زکریا ۱۸۲/۲، بدائع الصنائع ۴۶۵/۱)

(۳) رفع یدین کے وقت انگلیاں اپنے حال پر رکھنا

تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں نہ تو سختی سے ملانی چاہئیں اور نہ ہی پوری پھیلانی چاہئیں؛ بلکہ انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دینا مسنون ہے، ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی جانب ہوجائیں۔ وثالثها نشر الأصابع عند التکبیر بدون تکلف ضم ولا تفریج. (جلبی کبیر ۳۸۲) یعنی یرفعهما منصوبتین لا مضمومتین حتی تکون الأصابع مع الکف مستقبلة للقبلة. (شامی زکریا ۱۷۱/۲، خانیة ۸۵/۱، مراقی الفلاح ۱۵۲)

(۴) امام کا تکبیرات کو بلند آواز سے کہنا

امام کا نماز کی سبھی تکبیراتِ انتقالیہ، اور ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور سلام کو بلند آواز سے کہنا مسنون ہے۔ ورابعها جهر الإمام بالتکبیر مطلقاً وکذا سائر أذکار الانتقالات کالتسمیع والسلام للتوارث فی ذٰلک کله من لدنه علیه السلام حتی الآن.

(حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۴۶۵/۱، هندیة ۷۳/۱)

Marfat.com

(۵) ثنا پڑھنا

تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھنا مسنون ہے۔ (ثنا کے الفاظ یہ ہیں: سبحنک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا إلٰہ غیرک ۔ (اے اللہ تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں تیرا نام بابرکت اور تیری شان بزرگ وبرتر ہے، اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) وخامسھا الثناء أی قراءۃ سبحنک اللّٰھم الخ. (حلبی کبیر ۳۸۲، خانیۃ ۸۵/۱، بدائع الصنائع ۴۷۱/۱)

(۶) اعوذ باللہ پڑھنا

ثنا کے بعد سورۂ فاتحہ سے پہلے أعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم (میں اللہ تعالیٰ کی شیطان لعین سے پناہ مانگتا ہوں) پڑھنا مسنون ہے۔ وسادسھا التعوذ. (حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۴۷۲/۱، مراقی الفلاح ۱۵۳)

(۷) بسم اللہ پڑھنا

اعوذ باللہ الخ کے بعد بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مسنون ہے۔ وسابعھا التسمیۃ. (حلبی کبیر ۳۸۲، ھندیۃ ۷۳/۱، بدائع الصنائع ۴۷۴/۱، مراقی الفلاح ۱۵۴)

نوٹ: نیز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بہتر ہے، اور سورۂ فاتحہ اور ضم سورت کے درمیان بھی آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔ وذکر فی المصفی أن الفتوی علی قول أبی یوسف أنہ یسمي في أول کل رکعۃ ویخفیھا، وذکر في المحیط: المختار قول محمد وھو أن یسمی قبل الفاتحۃ وقبل کل سورۃ في کل رکعۃ الخ، **مطلب:** قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن (قولہ ولا تکرہ اتفاقاً) ولھٰذا صرح في الذخیرۃ والمجتبی: بأنہ إن سمی بین الفاتحۃ والسورۃ المقروءۃ سراً أو جھراً کان حسناً عند أبی حنیفۃ ورجحہ المحقق ابن الھمام

Marfat.com

وتلميذه الحلبي لشبهة الاختلاف في كونها آية من كل سورة. (شامي زكريا ۱۹/۲)

(۸) آمین کہنا

سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنا مسنون ہے۔ وثامنها التأمين. (حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۴۸۳/۱، مراقی الفلاح ۱۵٤)

(۹) ثنا، تعوذ، وتسمیہ اور آمین کو آہستہ پڑھنا

ایک مستقل سنت یہ ہے کہ ثنا، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور آمین کو آہستہ کہے خواہ امام ہو یا مقتدی؛ اس لئے کہ یہ سب چیزیں اذکارِ مسنونہ میں ہیں جن کا حکم اخفاء کا ہے، جیسے سجدہ اور رکوع کی تسبیحات وغیرہ۔ وتاسعها: الإخفاء بهن أى بالأربع المذكورة من الثناء وما بعده إماماً كان المصلى أو مقتدياً أو منفرداً. (حلبی کبیر ۳۸۲، هندية ۷۳/۱)

(۱۰) ہاتھ باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں نیچے رکھنا

ایک سنت یہ ہے کہ جب تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھیں تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھیں۔ وعاشرها وضع اليمين من اليدين على الشمال منهما. (حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۴۶۵/۱، هندية ۷۳/۱، خانية ۸۷/۱)

(۱۱) مرد اور عورت کے ہاتھ باندھنے کی جگہ

مردوں کے لئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے جب کہ عورتوں کے لئے سینے پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ وحادى عشرها كون ذلك الوضع تحت السرة للرجل وكونه على الصدر للمرأة. (حلبی کبیر ۳۸۲، هندية ۷۳/۱، بدائع الصنائع ۴۶۵/۱)

(۱۲) تکبیراتِ انتقالیہ

نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیرات انتقالیہ، اور رکوع

Marfat.com

سے اٹھتے وقت سمع اللّٰه لمن حمده کہنا مسنون ہے۔ وثانی عشرها التكبيرات التي يؤتى بها في خلال الصلاة عند الركوع والسجود والرفع منه والنهوض من السجود أو القعود إلى القيام وكذا التسميع ونحوه فهي مشتملةٌ على ست سنن كما ترى. (حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۱/ ٤٨٣)

(۱۳) رکوع میں تسبیحات پڑھنا

رکوع میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھنا مسنون ہے۔ وثالث عشرها تسبيحات الركوع. (حلبی کبیر ۳۸۲، شامی زکریا ۲/ ۱۷۳، بدائع الصنائع ۱/ ٤٨٧)

(۱۴) سجدہ میں تسبیحات پڑھنا

سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الأعلى" پڑھنا سنت ہے۔ ورابع عشرها تسبيحات السجود. (حلبی کبیر ۳۸۲، شامی زکریا ۲/ ۱۷۳، هندية ۱/ ۷۵)

(۱۵) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو پکڑنا

رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا مسنون ہے۔ وخامس عشرها أخذ الركبتين باليدين في الركوع. (حلبی کبیر ۳۸۲، بدائع الصنائع ۱/ ٤٨٧، شرح وقاية ۱/ ١٤٦)

(۱۶) ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے وقت انگلیاں کیسے رکھیں؟

مردوں کے لئے ایک مستقل سنت یہ بھی ہے کہ رکوع میں جب گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں تو انگلیاں کھول کر اچھی طرح پکڑ بنائیں؛ البتہ عورت انگلیاں ملا کر صرف ہاتھ رکھے گی پکڑے گی نہیں۔ حال كونه مفرجاً أصابعه وهي سادس عشرها (حلبی کبیر ۳۸۲) لأن المرأة تضع يديها على ركبتيها وضعاً، لا تفرج أصابعها كما في المعراج. (شامی زکریا ۲/ ۱۷۳، بدائع ۱/ ۸۷)

Marfat.com

(۱۷) قعدہ میں بیٹھنے کی مسنون کیفیت

قعدہ میں مرد کے لئے مسنون ہیئت یہ ہے کہ بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں قدم اس طرح اٹھا رکھے کہ پیر کی انگلیاں قبلہ کی جانب رہیں اور عورت دونوں پیروں کو بائیں جانب نکال کر سمٹ کر بیٹھے گی۔ وسابع عشرها افتراش الرجل اليسرى والقعود عليها ونصب الرجل اليمنى موجهة أصابعها نحو القبلة فى القعدتين للرجل والتورک فيهما للمرأة. (حلبى كبير ۳۸۲، بدائع الصنائع ۴۹۶/۱، هندية ۷۵/۱)

(۱۸) آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا

قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ وثامن عشرها الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد فى القعدة الأخيرة. (حلبى كبير ۳۸۲، بدائع ۵۰۰/۱، هندية ۷۶/۱)

(۱۹) قعدہ اخیر میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا

قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد سلام سے پہلے ادعیۂ ماثورہ پڑھنا مسنون ہے۔ وتاسع عشرها الدعاء فى اخر الصلاة بما يشبه ألفاظ القرآن والأدعية الماثورة. (حلبى كبير ۳۸۲، بدائع الصنائع ۵۰۰/۱، هندية ۷۶/۱)

(۲۰) شہادت کے وقت انگلی اٹھانا

قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں التحیات میں جب کلمۂ اشہد ان لا الٰہ کہے تو شہادت کی انگلی اٹھانا مسنون ہے۔ وتمام العشرين منها الإشارة بالمسبحة عند ذكر الشهادتين الخ. (حلبى كبير ۳۸۲، بدائع الصنائع ۵۰۱/۱-۵۰۲)

Marfat.com

نماز کے آداب و مستحبات

ادب اور مستحب کی شرعی حیثیت

اصطلاحِ شریعت میں جس عمل پر ادب اور مستحب کا اطلاق کیا جاتا ہے اس کی حیثیت یہ ہے کہ اگر اسے اختیار کیا جائے تو ثواب ملے گا اور اگر عمل نہ کیا جائے تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ولها اداب تركه لا يوجب إساءة. ولا عتاباً كترك سنة الزوائد لكن فعله أفضل. (در مختار مع الشامي بيروت ۲/۱۰۴، در مختار زکریا ۲/۱۷۵)

مستحب پر اصرار جائز نہیں

مذکورہ بالا صراحت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کسی مستحب امر پر اس قدر اصرار کرنا کہ اس کے نہ کرنے والے پر طعن و تشنیع کی نوبت آجائے یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔ اور اگر کسی جگہ مستحب کو ایسی مبالغہ آمیز حیثیت دی جانے لگے تو پھر عارض کی وجہ سے وہ مستحب، مستحب نہ رہے گا؛ بلکہ قابلِ ترک ہو جائے گا؛ تاکہ شرعی احکام کے درجات کا بھرپور تحفظ کیا جاسکے۔ اس سلسلہ میں ہمیں بہترین رہنمائی سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے ملتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے عمل میں شیطان کا حصہ نہ رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ اس پر نماز کے بعد دائیں جانب ہی رخ کرکے بیٹھنا ضروری ہے، اس لئے کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ کو بائیں جانب بیٹھتے ہوئے بھی دیکھا ہے"۔ یعنی دائیں طرف رخ کرنا گو کہ مستحب ہے، مگر اس پر اصرار کرنا شیطانی عمل ہے، جس سے بچنے کی صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تلقین فرما رہے ہیں۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: لا يجعلن أحدكم للشيطان من نفسه جزءاً لا يرى إلا أن حقاً عليه أن لا ينصرف إلا عن يمينه، أكثر ما رأيت رسول الله ﷺ ينصرف عن شماله

(مسلم شریف ۱/۲۴۷، حدیث: ۷۰۷، موسوعہ ابن الصحابۃ ۳/۱۲۳)

Marfat.com

عوام کی بے اعتدالی

موجودہ دور میں مستحبات کے سلسلہ میں بے اعتدالی عام ہے، کہیں تو مستحبات کا بالکل اہتمام نہیں، اور کہیں اس قدر اہتمام ہے کہ مستحب کو واجب سے بھی اوپر کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ مثلاً جمعہ کے خطبہ میں خطیب کے لئے عصا ہاتھ میں لینے کو فقہاء نے مستحب اور مندوب قرار دیا ہے؛ لیکن جنوبی ہند میں اس استحباب پر اتنی سختی سے عمل ہے کہ عصا (جسے مخصوص انداز میں اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اس کا مصرف سوائے خطیب کے پکڑنے کے اور کچھ نہیں ہوسکتا) ہاتھ میں لینے کو جمعہ کے لوازم میں شامل کرلیا گیا ہے، خود احقر کو ایک مرتبہ اس بے اعتدالی کا مشاہدہ ہوا کہ آمبور (نزد مدراس) کی ایک جامع مسجد میں خطبۂ جمعہ کے دوران احقر نے عصا ہاتھ میں لینے سے انکار کردیا تو نماز کے بعد چند بڑی عمر کے لوگ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ ''جمعہ کی نماز دوبارہ پڑھی جائے، یہ نماز نہیں ہوئی اس لئے کہ خطیب نے عصا ہاتھ میں لے کر خطبہ نہیں دیا ہے''۔ ظاہر ہے کہ یہ بات اصل مسئلہ سے ناواقفیت پر مبنی ہے، کچھ اسی طرح کی بات اقامت میں ''حی علی الفلاح'' کہنے پر جماعت کے لئے کھڑے ہونے کے مسئلہ میں پائی جاتی ہے۔ فقہاء نے اسے محض مستحب قرار دیا ہے (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے) لیکن اب ایک خاص گروہ نے اس مستحب کو اپنا ''رجسٹرڈ نشان'' بنالیا ہے، اور اس پر اس قدر شدت سے عمل ہے کہ اگر کوئی بے چارہ ان کی مساجد میں اس مستحب کے خلاف کرے تو اس کو ہدف ملامت بننا پڑتا ہے، یہ بات انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ مستحب پر عمل کرنا ہے تو اس کو مستحب کے درجہ میں رکھ کر عمل کرنا چاہئے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کرنے والے کو ملامت نہ کی جائے۔ خاص کر ایسے مستحبات جو صراحۃً پیغمبر علیہ السلام سے ثابت نہیں ہیں اور فقہاء نے نفس بعض مصالح کی بنا پر انہیں مستحب کہہ دیا ہے ان میں شدت تو کسی طرح روا نہیں ہے۔ انصاف پسند اہل علم کو چاہئے کہ وہ عوام کو ان بے اعتدالیوں سے روکیں نہ کہ وہ خود ہی ان کے مرتکب ہونے لگیں اور محض اپنی انفرادیت باقی رکھنے کے لئے بے اعتدالی کے پرجوش مبلغ بن جائیں۔ اس مختصر تمہید کے بعد نماز کے بعض مستحبات ذیل میں پیش کئے جارہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ چادر سے باہر نکالنا

مرد نمازی کے لئے مستحب ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھ چادر یا آستین سے باہر نکال کر رفع یدین کرے (البتہ عورت چادر کے اندر ہی سے رفع یدین کرے گی) إخراج الرجل كفيه من كمّيه عند التكبير للإحرام الخ، والمرأة تستر كفيها حذراً من كشف

Marfat.com

ذراعها: (مراقی الفلاح ۱۵۱، تاتارخانیة قدیم ۱/۵۲۱، زکریا ۲/۱۵۷ رقم: ۲۰۲۱)

قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ میں نظر کہاں رہے؟

نماز میں خشوع وخضوع برقرار رکھنے کے لئے مستحب ہے کہ حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ نظر جمی رہے، حالتِ رکوع میں قدموں پر نظر رہے، سجدہ میں ناک پر نگاہ رہے، اور حالت قعدہ میں اپنی گود پر نظر رہے۔ یہ حکم ہر حالت میں ہے، حتی کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے عین سامنے نماز پڑھ رہا ہو تو اسے بھی مذکورہ آداب کا خیال رکھنا چاہئے، دورانِ نماز اسے کعبۃ اللہ پر نظر نہیں جمانی چاہئے۔ ومنها نظر المصلي سواء كان رجلاً أو إمرأةً إلى موضع سجوده قائماً حفظاً له عن النظر إلى ما يشغله عن الخشوع، ونظره إلى ظاهر القدم راكعاً وإلى أرنبة أنفه ساجداً وإلى حجره جالساً. (المراقي) ويفعل هذا ولو كان مشاهداً للكعبة على المذهب. (طحطاوی علی المراقی ۱۵۱، بدائع الصنائع ۱/۵۰۳)

سلام پھیرتے وقت نظریں کہاں رہیں؟

دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں مونڈھے پر نظر رکھنا اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں مونڈھے پر نظر رکھنا مستحب ہے۔ ومنها نظره إلى المنكبين مسلماً. (مراقی الفلاح ۱۵۱)

نماز میں قرأت کی مستحب مقدار

نماز میں کتنی مقدار کی قرأت پڑھنا مستحب ہے، اس سلسلہ میں نمازی کی تین حالتوں کے اعتبار سے حکم الگ الگ ہے:

(۱) اگر نمازی مقیم ہو اور سفر جاری ہو تو سورۂ فاتحہ کے بعد حسبِ سہولت جو سورۃ پڑھنا چاہے پڑھے خواہ وہ چھوٹی سے چھوٹی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کوئی سی نماز کیوں نہ ہو۔

(۲) اگر نمازی مسافر ہو؛ لیکن کسی جگہ اطمینان کے ساتھ ٹھہرا ہو تو نماز فجر وظہر میں اوساطِ

Marfat.com

مفصل میں سے لمبی سورتیں، نماز عصر وعشاء میں اوساطِ مفصل کی چھوٹی سورتیں اور نماز مغرب میں قصارِ مفصل کی چھوٹی سے چھوٹی سورتیں پڑھنا مستحب ہے۔

(۳) اور اگر نمازی مقیم ہو اور وقت میں بھی گنجائش ہو تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ نماز فجر وظہر میں طوالِ مفصل، نماز عصر وعشاء میں اوساطِ مفصل اور نماز مغرب میں قصارِ مفصل پڑھے۔

نوٹ : طوالِ مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو کہا جاتا ہے، جب کہ سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک اوساطِ مفصل، اور سورۂ زلزال سے آخر قرآن تک کی سورتیں قصارِ مفصل کہلاتی ہیں۔

والمستحب على ثلاثة أوجهٍ، أحدها أن يقرأ فى السفر حالة الضرورة الخ. بفاتحة الكتاب وأى سورة شاء أو مقدار أقصر سورة من أى محل تيسر الخ. والوجه الثانى أن يكون فى السفر حالة الاختيار الخ. يقرأ فى صلاة الفجر مع الفاتحة سورة البروج الخ. ويقرأ فى الظهر كذلك ويقرأ فى العصر والعشاء دون ذلك، وفى المغرب يقرأ بالقصار جداً الخ. والوجه الثالث أن يكون فى الحضر الخ. (حلبى كبير ۳۱۰) ويسن فى الفجر والظهر ومنها الخ. لم يكن أوساطه فى العصر والعشاء وباقيه قصاره فى المغرب أى فى كل ركعة سورة مما ذُكِرَ، ذكره الحلبى. (درمختار، زكريا ۲/۲۶۱)

ہر رکعت میں پوری سورت پڑھنا افضل ہے

فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں مکمل سورت پڑھی جائے (اگر چہ کسی سورت کا جزء پڑھنا بھی بلا کراہت درست ہے اور پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہے: لیکن جزو سورت پڑھتے وقت بطور خاص مضمون آیات کی تکمیل کی رعایت کرنی چاہئے) قال الشامى بحثاً: مع أنهم صرحوا بأن الأفضل فى كل ركعة الفاتحة وسورة تامة.

(شامى زكريا ۲/ ۲۶۱، خانية ۱/ ۴۵۱، هندية ۱: ۷۸)

Marfat.com

جمعہ کے دن نمازِ فجر میں قرأتِ مستحبہ

ہر جمعہ کو نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں ﴿ألم سجدہ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿سورۂ دھر﴾ پڑھنا مستحب ہے (لیکن اس کو ایسا لازم نہ سمجھا جائے کہ ناواقف عوام یہ سمجھنے لگیں کہ اس دن ان سورتوں کے علاوہ کا پڑھنا جائز ہی نہیں، لہٰذا کبھی کبھی اس وہم کو رفع کرنے کے لئے قصداً اس التزام کو چھوڑ دینا چاہئے) ویکرہ التعیین "کالسجدۃ" و"ھل أتی"، لفجر کل جمعۃٍ، بل یندب قرأتھما أحیاناً. (درمختار) وفی فتح القدیر لأن مقتضی الدلیل عدم المداومۃ لا المداومۃ علی العدم کما یفعلہ حنفیۃ العصر، فیستحب أن یقرأ ذٰلک أحیانا تبرکاً بالمأثور، فإن لزوم الإیھام ینتفی بالترک أحیاناً. (شامی زکریا ۲/۲۶۵، خانیۃ ۱/۴۵۳)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

فرض نمازوں میں (ابتدائی دو رکعتوں کے بعد) آخر کی مابقیہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (واجب اور لازم نہیں ہے) فالقراءۃ أفضل بالنظر إلی التسبیح

(شامی زکریا ۲/۲۲۱، البحر الرائق ۱/۵۱۶، بدائع الصنائع ۱/۲۹۶)

کھانسی اور ڈکار کو روکنا

ایک ادب یہ ہے کہ نماز کے دوران حتی الامکان کھانسی اور ڈکار کو روکا جائے۔ ومن الأدب دفع السعال ما استطاع تحرزاً عن المفسد فإنہ إذا کان بغیر عذر یفسد وکذا الجشاء. (مراقی الفلاح ۱۰۲، کبیری ۳۵۱، شامی زکریا ۲/۱۷۶، خانیۃ ۱/۵۲۹)

جمائی کے وقت منہ بند کرنا

نماز میں پوری کوشش کی جائے کہ جمائی میں منہ نہ کھلنے پائے، اور اگر ناگزیر صورت ہو تو منہ کو ہاتھ یا آستین سے ڈھک لیں۔ ومن الأدب کظم فمہ عند التثاؤب فإن لم یقدر

Marfat.com

غطاه بيده أو بكمه. (مراقی الفلاح ۱/ ۱۵۰، خانية ۱/ ۵۲۹، شامی زکریا ۲/ ۱۷۶، بدائع ۱/ ۲۹۶)

مقتدی نماز کے لئے کب کھڑے ہوں؟

فقہاء احناف نے اس مسئلہ میں مختلف صورتوں میں الگ الگ استحبابی حکم بیان فرمایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) اگر امام صف کے درمیان موجود نہ ہو اور پیچھے سے مصلیٰ کی طرف آرہا ہو تو جس صف تک پہنچتا جائے وہ صف کھڑی ہوتی جائے۔ **فإما إذا كان الإمام خارج المسجد فإن دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفاً قام ذلك الصف.** (عالمگيري ۱/ ۵۷، درمختار زکریا ۲/ ۱۷۷)

(۲) اور اگر امام سامنے سے آرہا ہو تو اس پر نظر پڑتے ہی جماعت کھڑی ہو جائے۔ **وإن كان الإمام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الإمام.** (عالمگیری ۱/ ۵۷، درمختار زکریا ۲/ ۱۷۷، خانية ۱/ ۵۳۰)

(۳) اور اگر امام پہلے ہی سے صف میں موجود ہو (اور صفیں بھی سب درست ہوں) اور اقامت کا وقت ہو جائے تو اس خاص صورت میں مکبر کی اقامت سے پہلے کسی کا کھڑا ہونا مکروہ ہے، اور افضل یہ ہے کہ جب مکبر حی علی الفلاح تک پہنچے تو امام سمیت پوری جماعت کھڑی ہو جائے، کھڑے ہونے میں حی علی الفلاح سے تاخیر کرنا اور اس کے بعد تک بیٹھا رہنا مکروہ ہے۔ **إن كان المؤذن غير الإمام وكان القوم مع الإمام في المسجد فإنه يقوم الإمام والقوم إذا قال المؤذن حي على الفلاح عند علمائنا الثلاثة وهو الصحيح.**

(عالمگیری ۱/ ۵۷، درمختار زکریا ۲/ ۱۷۷)

مسئلہ بالا کے متعلق غلطیاں اور کوتاہیاں: اس مسئلہ پر عمل کرنے میں بعض جگہ بڑی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں اور افسوس ہے کہ ایک خاص فرقہ نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اسے غلط رخ دے دیا ہے اس لئے ذیل میں وہ چند کوتاہیاں تحریر کی جاتی ہیں جن میں عام ابتلاء ہے۔

Marfat.com

(۱) بعض حضرات امام کی آمد سے پہلے ہی نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کھڑے کھڑے امام کی آمد کا انتظار کرتے ہیں حالاں کہ یہ طریقہ خلافِ اولی ہے، افضل یہ ہے کہ کھڑے ہونے کے بجائے بیٹھ کر انتظار کریں اور جب امام کو آتا دیکھیں تو کھڑے ہوجائیں۔ دخل المسجد والمؤذن يقيم قعد إلى قيام الإمام في مصلاه. (درمختار) قال الشامي: ويكره له الانتظار قائماً. (شامی بیروت ۲/۶۵، زکریا ۲/۷۱) وقال الطحطاوي في حاشيته على الدر المختار: قوله (قعد) لم يبين حكمه والظاهر أنه مندوب وفيه أن قيامه تهيوّ للعبادة فلا مانع منه. (طحطاوی علی الدر ۱/۱۸۹ بحوالہ احسن الفتاوی ۲/۳۰۰)

(۲) اس کے برخلاف بعض لوگ حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے پر اس قدر اصرار کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کا خیال نہ رکھے تو اس پر نکیر کرتے ہیں اور کہیں تو نزاع تک کی نوبت آجاتی ہے، حالاں کہ یہ مسئلہ صرف آداب سے تعلق رکھتا ہے، اس پر اصرار کرنا اور اس پر عمل نہ کرنے والے پر لعن طعن کرنا جائز نہیں ہے۔ ولها آداب: تركه لا يوجب إساءة ولا عتاباً

(درمختار زکریا ۲/۱۷۵، الموسوعة الفقهية ۱/۳۱۳)

(۳) نماز میں صفوں کے سیدھا کرنے اور درمیان کے خلا کو پر کرنے کا حکم واجب کے قریب کا درجہ رکھتا ہے، اگر متفرق بیٹھے ہوئے لوگوں کو حی علی الفلاح سے پہلے کھڑا ہونے سے منع کیا جائے گا، تو کوئی صورت نہیں ہے کہ تکبیر ختم ہونے سے پہلے صفیں درست ہوجائیں، اس لئے صفوں کی درستگی کی اہمیت کو ترجیح دیتے ہوئے حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کے ادب کو نظر انداز کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اس مسئلہ کی نظیر یہ ہے کہ فقہاء نے اسی مستحب کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ امام مکبر کے قد قامت الصلاۃ کہتے ہی تکبیر تحریمہ شروع کردے؛ لیکن خود فقہاء نے اس ادب کو سرے سے نظر انداز کردیا؛ تاکہ نمازیوں اور مؤذن کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، تو جب محض ایک فضیلت کے حصول کے لئے فقہاء کے بیان کردہ ادب کو ترک کیا جاسکتا ہے تو صفوں کی درستگی کے لئے تو بدرجہ اولی حی علی الفلاح کے ادب کو نظر انداز کرنا مناسب ہوگا۔ وينبغي أن يأمرهم بأن يتراصوا

Marfat.com

ویسدوا الخلل ویسووا مناکبهم. (درمختار ۲/ ۳۱۰) وشروع الإمام فی الصلاة مذ قیل قد قامت الصلاة. ولو أخر حتی أتمها لابأس به إجماعاً. (درمختار) لأن فیه محافظة علی فضیلة المؤذن وإعانة له علی الشروع مع الإمام. (شامی زکریا ۲/ ۱۷۷)

(۴) پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا شروع تکبیر سے کھڑا ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے، لہٰذا اسے مطلقاً مکروہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ أبو هريرة رضی اللہ عنہ يقول أقيمت الصلاة فقمنا وعدلنا الصفوف قبل أن يخرج إلينا رسول الله ﷺ. (مسلم شریف ۱/ ۲۲۰ وغیرہ)

(۵) بعض مساجد میں یہ دستور ہے کہ عین جماعت کے وقت امام صاحب حجرہ سے نکل کر مصلیٰ پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر مکبر تکبیر کہنا شروع کرتا ہے اور اس کے حی علی الفلاح پر پہنچنے کے بعد جماعت کھڑی ہوتی ہے، یہ طریقہ فقہ وحدیث دونوں کے خلاف ہے۔ حدیث کے خلاف اس لئے ہے کہ پورے ذخیرۂ حدیث میں کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں دکھلائی جاسکتی کہ پیغمبر علیہ السلام حجرۂ مبارکہ سے نکل کر محراب میں آکر تشریف فرما ہوگئے ہوں اور پھر تکبیر شروع ہوئی ہو؛ بلکہ مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسے ہی آپ ﷺ کو آتے ہوئے دیکھتے تھے فوراً ہی تکبیر شروع کردیتے تھے اور اسی وقت صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہوجاتے تھے، اور فقہ کے خلاف اس لئے ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ امام اپنے کمرہ سے مسجد میں عین نماز کے وقت آرہا ہو تو حکم یہ ہے کہ اسے دیکھتے ہی لوگ کھڑے ہوجائیں جیسا کہ اوپر صورت نمبر (۱) اور (۲) میں بیان کیا گیا ہے، ایسی صورت میں یہ حکم ہرگز نہیں ہے کہ امام آکر مصلیٰ پر بیٹھ جائے، اور پھر تکبیر شروع ہو۔

(۶) بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے بعد امام صاحب مصلیٰ پر آکر بیٹھ جاتے ہیں پھر تکبیر شروع ہوتی ہے اور حی علی الفلاح پر لوگ کھڑے ہوتے ہیں، خطیب کا یہ عمل قطعاً بے اصل ہے، کوئی روایت ایسی نہیں دکھلائی جاسکتی کہ پیغمبر علیہ السلام یا کوئی صحابی رسول رضی اللہ عنہ خطبۂ جمعہ کے بعد مصلیٰ پر بیٹھ گئے ہوں اور حی علی الفلاح پر کھڑے ہوئے ہوں، نیز فقہ کے کسی جزئیہ

Marfat.com

بازی میں اس حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستینیں چڑھی رہ گئی ہیں، تو اس کو چاہئے کہ معمولی عمل کے ساتھ آستینیں ٹھیک کر لے، اسی طرح سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن نہ سمیٹے) وكره كفه أى زفعه ولو لتراب كمشمّر كم أو ذيل (درمختار) وحرّر الخير الرملى: مما يفيد أن الكراهة فيه تحريمية الخ. ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لإدراك الركعة مع الإمام، وإذا دخل فى الصلوة كذلك وقلنا بالكراهة فهل الأفضل إرخاء كميه فيها بعمل قليل أو تركهما لم أره، والأظهر الأول بدليل قوله الآتى ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل. (شامى

بيروت ۳۵۰/۲، زكريا ٤٠٦/٢، شرح وقاية ١٦٧/١، هندية ١و١٠٥، هداية ١٤١/١، بدائع الصنائع ٥٠٦/١)

تنبیہ : اسی سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ چھوٹی آستین والی شرٹ (جو آج کل بکثرت رائج ہے) پہن کر بھی نماز پڑھنا کم از کم مکروہ تنزیہی ہوگا۔

دورانِ نماز کپڑے یا بدن سے کھیلنا

نماز کی حالت میں کپڑے یا بدن کے کسی حصّے سے کھیل کرنا یعنی خواہ مخواہ کپڑے کو یا بدن کو ہاتھ لگائے رہنا مکروہ تحریمی ہے (مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز سے زیادہ اپنے کپڑوں کے کلپ کا خیال رکھتے ہیں اور رکوع سجدہ سے اٹھتے بیٹھتے دامن اور آستین یا رومال کی ہیئت درست کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دورانِ نماز بدن کے کسی حصے کو رگڑنا یا ناخون چھیلنا یا ناک کریدنا یہ سب فعل عبث میں داخل اور مکروہ تحریمی ہیں) وعبثه به أى بثوبه وبجسده للنهى إلا لحاجةٍ (درمختار) قال الشامى: قوله للنهى وهو ما أخرجه القضاعى عنه ﷺ. "إن اللّٰه كره لكم ثلاثاً: العبث فى الصلوة والرفث فى الصيام والضحك فى المقابر" وهى كراهة تحريم كما فى البحر. (شامى بيروت ۳۵۰/۲، زكريا ٤٠٦/٢، شرح وقاية ١٦٧/١، مجمع الأنهر ١٢٣/١، خانية على الهندية ١٠٥/١)

Marfat.com

پیشاب، پاخانہ کے تقاضے کے وقت نماز پڑھنا

پیشاب، پاخانہ یا ریاح کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگر نماز شروع کرتے وقت تقاضا نہیں تھا درمیان میں یہ صورت پیش آگئی اور وقت میں گنجائش ہے، تو نماز توڑ کر اولاً ضرورت سے فارغ ہونا چاہئے اس کے بعد سکون کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے، خواہ نماز تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، اگر تقاضے کو زبردستی روک کر نماز پوری کرے گا تو گنہ گار ہوگا۔ وصلاته مع مدافعة الأخبثين أو أحدهما أو لريح للنهى. (درمختار) قال فى الخزائن: سواء كان بعد شروعه أو قبله فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت وإن أتمها أثم الخ. وما ذكره من الإثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقى ما خشى فوت الجماعة ولايجد جماعة غيرها فهل يقطعها، كما يقطعها إذا رأى على ثوبه نجاسة قدر الدرهم ليغسلها أو لا كما إذا كانت النجاسة أقل من الدرهم، والصواب الأول لأن ترك سنة الجماعة أولى بالا تيان بالكراهة.

(شامی بیروت ۳۵۲/۲، زکریا ۴۰۸/۲، عالمگیری ۱۰۷/۱، کبیری ۳۵۲، خانیة ۱۱۹/۱)

نوٹ: جماعت کے دوران اگر یہ حالت پیش آئے تو ایسی صورت میں پچھلی صفوں کے درمیان سے گذر کر آنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مرد کا بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا

کسی مرد کا اپنے بالوں کی چوٹیاں یا مینڈھیاں بنا کر یا ربڑ وغیرہ سے باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (البتہ عورتوں کے لئے اس کی ممانعت نہیں) وعقص شعره للنهى عن كفه ولو بجمعه أو إدخال أطرافه فى أصوله لقبل الصلوة الخ. (درمختار) والمراد به أن يجعله على هامته ويشده بصمغ أو أن يلف ذوائبه حول رأسه كما يفعله النساء فى بعض الأوقات أويجمع الشعر كله من قبل القفا، أو يشده بخيط أو بخرقةٍ كى لا يصيب الأرض إذا سجدوا جميع ذلك مكروه لما روى الطبرانى

Marfat.com

أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يصلى الرجل ورأسهٗ معقوص الخ. (ابن ماجة ۷۲ بلفظ: أن يصلى الرجل وهو عاقصٌ شعره وبمعناه فى أبو داؤد ۹۵/۱ ونسائى ۱۲۵/۱ ومسلم ۱۹۳) والأشبه بسياق الحديث أنها تحريم. (شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۸/۲، بدائع ۵۰۶/۱، عالمگيرى ۱۰۶/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱، كبيرى ۳۳۵)

دورانِ نماز سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنا

نماز کے دوران سجدے کی جگہ اگر کوئی کنکری وغیرہ نظر آئے تو ایک مرتبہ صاف کرنے کی اجازت ہے؛ لیکن اگر بار بار خواہ مخواہ صاف کرے گا تو یہ فعل مکروہ ہوگا۔ وقلب الحصى للنهى إلا لسجوده التام فيرخص مرة وتركها أولىٰ. (درمختار) عن معيقيب أنه عليه الصلاة والسلام قال: "لا تمسح الحصى وأنت تصلى فإن كنت ولا بد فاعلاً فواحدةً. (أبو داؤد شريف ۱۳۶، شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، عالمگيرى ۱۰۶/۱، خانية ۱۱۸/۱)

انگلیاں چٹخانا

دورانِ نماز انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے (یہی حکم نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے بیٹھے انگلیاں چٹخانے کا بھی ہے) وفرقعة الأصابع وتشبيكها ولو منتظر الصلاة أو ماشياً إليها للنهى. (درمختار) قوله للنهى: هو ما رواه ابن ماجة مرفوعاً: "لا تفقع أصابعك وأنت تصلى". (ابن ماجة ۶۸، ترمذى شريف ۸۸/۱، مسلم ۲۰۶/۱) ورواه فى المجتبىٰ حديثاً: أنه نهى أن يفرقع الرجل أصابعه وهو جالس فى المسجد ينتظر الصلاة. وفى رواية: وهو يمشى إليها الخ، وينبغى أن تكون تحريمية للنهى المذكور. (شامى بيروت ۳۵۳/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، هندية ۱۰۶/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، خانية ۱۱۸/۱، مجمع الانهر ۱۲۳/۱)

Marfat.com

دورانِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

نماز کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی انگلیوں میں ڈالنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ ونقل فی المعراج الإجماع علی کراهة الفرقعة والتشبیک فی الصلاة، وینبغی أن تکونِ تحریمیة للنهی. (شامی ۳۵۳/۲، زکریا ۴۰۹/۲، هندیة ۱۰۶/۱، خانیة ۱۱۸/۱، طحطاوی ۳۴۶)

نوٹ: نماز اور اس سے متعلق اعمال کے علاوہ کسی صحیح مقصد سے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا یا انہیں چٹخانا منع نہیں ہے۔ (شامی کراچی ۳۵۳/۲)

نماز کے دوران اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا

نماز پڑھتے ہوئے اپنی کوکھ پر ہاتھ ٹیکنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ والتخصر وضع الید علی الخاصرة للنهی. (درمختار زکریا ۴۰۹/۲) لما فی الصحیحین وغیرهما "نهی رسول الله ﷺ: عن الخصر فی الصلوة الخ". (ابن ماجة ۶۸، ترمذی ۸۷/۱، مسلم ۲۰۶/۱) قال فی البحر: والذی یظهر أن الکراهة تحریمیة فی الصلاة للنهی المذکور. (شامی بیروت ۳۵۳/۲، زکریا ۴۱۰/۲)

نوٹ: نماز کے علاوہ حالت میں بھی کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ویکره خارجها تنزیهاً. (درمختار ۳۵۳/۲، شامی زکریا ۴۰۹/۲، هندیة ۱۰۶/۱، بدائع ۵۰۴/۱، مجمع الانهر ۱۲۳/۱)

نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر گھمانا

دورانِ نماز چہرہ کا رخ قبلہ کی جانب رہنا چاہئے اگر چہرہ اِدھر اُدھر گھمائے گا تو کراہتِ تحریمی کا مرتکب ہوگا (اور کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور سینہ اگر قبلہ سے ہٹ گیا تو نماز ہی جاتی رہے گی) والالتفات بوجهه کله أو بعضه للنهی. وببصره یکره تنزیهاً وبصدره تفسد کما مر. (درمختار) وینبغی أن تکون تحریمیة کما هو ظاهر

Marfat.com

الأحادیث. (شامی بیروت ۲/ ۳۵٤، زکریا ۲/ ٤۱۰، البحر الرائق زکریا ۲/ ۳۷، مجمع الانهر ۱/ ۱۲۳، طحطاوی ۳٤۷، بدائع الصنائع ۱/ ۵۰۵)

بلاضرورت ٹیک لگا کر نماز پڑھنا

فرض نماز بلاضرورت ٹیک لگا کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **وکرہ الاتکاء علی حائطٍ أو عصاً فی الفرض بلا عذرٍ.** (شامی زکریا ۲/ ٤۲۵، بدائع الصنائع ۱/ ۵۱۳، کبیری ۳٤۱، خانیة ۱/ ۱۱۹) (البتہ ضرورت کی وجہ سے ٹیک لگائیں یا سہارا لیں تو کوئی حرج نہیں، مثلاً چلتی ٹرین میں نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ سے دیوار یا سیٹ کا سہارا لیں تو جائز ہے) (مرتب)

نماز میں سرین کے بل بیٹھنا

نماز میں کتے کی طرح سرین ٹیک کر اور پاؤں کھڑے کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **ویکرہ إقعاءہ کالکلب. قال الشامی: وینبغی أن تکون الکراهة تحریمیة.**

(درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ٤۱۰، بدائع الصنائع ۱/ ۵۰۵، خانیة ۱/ ۱۱۸، هدایة ۱/ ۱٤۰)

صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا

کرتا یا چادر وغیرہ مہیا ہونے کے باوجود صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **ویکرہ أن یصلی فی إزارٍ واحدٍ أو فی سراویل. قال رسول اللّٰہ ﷺ: "لا یصلی أحدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه منه شیءٌ".** (بخاری شریف ۱/ ۵۲ حدیث: ۳۵۹، حلبی کبیر پاکستان ۳٤۸، بدائع الصنائع ۱/ ۵۱۵).

کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

تمام بدن کو ایک لمبی چادر سے اس طرح لپیٹ لیا کہ ہاتھ نکالنے کا بھی موقع نہیں رہا تو اس ہیئت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **ویکرہ اشتمال الصماء وظاهر التعلیل بالنهی أن الکراهة تحریمیة کما فی نظائره.** (شامی زکریا ۲/ ٤۲۳، بدائع ۱/ ۵۱٤، خانیة ۱/ ۱۱۹، علمگیری ۱/ ۱۰٦)

Marfat.com

رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا

نماز میں قرآنِ کریم صرف قیام کی حالت میں پڑھنا جائز ہے، دیگر افعال مثلاً رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ **ویکرہ إتمام القراءۃ راکعاً والقراءۃ فی غیر حالۃ القیام.** (شامی زکریا ۲/ ٤۲٥، بدائع الصنائع ۱/ ۱۱٥)

نماز میں پنکھا جھلنا

نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو خود دو ایک مرتبہ پنکھا جھلنا مکروہ تحریمی ہے۔ (اور اگر مسلسل پنکھا جھلتا رہا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی) **ویکرہ أن یروح بثوبہ أو بمروحۃٍ لأنہ عملٌ کثیرٌ.** (کبیری ۳٤٤، عالمگیری ۱/ ۱۰۷، بدائع الصنائع ۱/ ۱۰۷، حاشیۃ الطحطاوي ۳٥۳)

امام سے پہلے ارکان ادا کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کا امام سے پہلے ارکانِ نماز ادا کرنا ممنوع اور مکروہ ہے۔ احادیثِ شریفہ میں فرمایا گیا ہے کہ: ''ایسی حرکت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ گدھے کی صورت میں مسخ کرسکتا ہے''، اس لئے اس جلد بازی سے احتراز لازم ہے۔ **وکرہ رفع الرأس ووضعہ قبل الإمام.** (شامی زکریا ۲/ ٤۲٥) **قال رسول اللّٰہ ﷺ: ''أما یخشی أحدکم إذا رفع رأسہ قبل الإمام أن یجعل اللّٰہ رأسہ رأس حمارٍ''.** (بخاری شریف ۱/ ۹٦ حدیث: ٦۸۲، مراقی الفلاح ۱۸۹، حاشیۃ الطحطاوي ۳٤٥، بدائع ۱/ ۱۱٥)

غسل خانہ، بیت الخلاء وغیرہ میں نماز پڑھنا

بیت الخلاء، غسل خانہ اور ہر ایسی جگہ جہاں نجاست کا شبہ ہو وہاں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **وکرہ الصلاۃ فی مظان النجاسۃ کمقبرۃٍ وحمامٍ.** (شامی زکریا ۲/ ٤۲٥، کبیری ۳٤۹)

قبرستان میں نماز پڑھنا

قبرستان میں اس طرح نماز پڑھنا کہ قبریں سامنے ہوں مکروہ تحریمی ہے؛ البتہ اگر قبریں

Marfat.com

سامنے نہ ہوں تو کراہت نہیں۔ لأن رسول الله ﷺ نهى أن يصلى فى سبعة مواطن فى المزبلة والمجزرة والمقبرة الخ. (طحطاوی علی مراقی الفلاح ۱۹۶، حاشية لطحطاوي ۳۵۶)

بیچ راستہ میں نماز پڑھنا

چلتے ہوئے راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(اس لئے راستہ سے الگ ہٹ کر نماز کی نیت باندھنی چاہئے؛ تاکہ گذرنے والوں کو خلل نہ ہو) لأن الصلاة في نفس الطريق أى طريق العامة مكروهة بسترةٍ وبدونها، وظاهره أن الكراهة للتحريم. (شامی زکریا ۴۰۴/۲)

درمیان سے سر کھول کر نماز پڑھنا

سر پر کوئی رومال وغیرہ اس طرح باندھا کہ بیچ سر کا حصہ کھلا رہا(جسے عربی میں اعتجار کہتے ہیں) اس ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره الاعتجار (در مختار) لنهى النبى ﷺ عنه وهو شد الرأس أو تكوير عمامته على رأسه وترك وسطه مكشوفا الخ. وكراهته تحريمية أيضاً لما مر. (شامی ۴۲۳/۲، بدائع ۵۰۷/۱، هندية ۱۰۶/۱، خانية ۱۱۸/۱)

صرف پیشانی پر سجدہ کرنا

بلا کسی عذر کے ناک کو چھوڑ کر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره الاقتصار على الجبهة فى السجود بلاعذر تحريماً. (مراقی الفلاح ۱۹۶، حاشية الطحطاوي ۳۵۶)

مرد کا زمین سے چپک کر سجدہ کرنا

سجدہ کی حالت میں مرد کا کہنیاں زمین پر ٹیکنا اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔وافتراش الرجل ذراعيه أى بسطهما فى حالة السجود الخ. والظاهر أنها تحريمية للنهى المذكور من غير صارف. (شامی زکریا ۴۱۱/۲، البحر الرائق ۲۳/۲، خانية ۱۱۸/۱، حاشية الطحطاوي ۳۴۸) (البتہ عورت کے لئے افضل اور ستر یہی ہے کہ وہ زمین سے چپک کر سجدہ کرنے)

Marfat.com

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص سامنے قبلہ کی جانب پشت کر کے بیٹھا ہو اور اس کا رخ نمازی کی جانب ہو تو عین اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؛ کیوں کہ اس میں خشوع وخضوع میں خلل پڑنے کا قوی اندیشہ ہے۔ وکرہ صلاته إلی وجه إنسان والظاهر أنها کراهة تحریم. (شامی زکریا ۲/۴۱۱، البحر الرائق ۲/۵۶، عالمگیری ۱/۱۰۸)

نماز میں بلا آواز ہنسنا

نماز میں آواز کے بغیر ہنسنا مکروہ تحریمی ہے (اور اگر آواز نکل جائے تو نماز حتی کہ بعض صورتوں میں وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے) عن سهل بن معاذر ة رفعه: "الضاحک فی الصلاة والملتفت والمفرقع أصابعه بمنزلةٍ واحدةٍ. (البحرالرائق کراچی ۲/۲۰)

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا

نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ وذکر الشارح أنه یکره رفع بصره إلی السماء لقوله علیہ السلام: "ما بال أقوام یرفعون أبصارهم إلی السماء فی الصلاة". (بخاری شریف ۱/۱۰۳ حدیث: ۷۴۱، البحر الرائق کراچی ۲/۲۲)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

اگر نماز کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت سے پہلی سورت پڑھی تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا۔ ویکره قراء ة سورة فوق التی قرأها. قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ: "من قرأ القرآن منکوساً فهو منکوسٌ". (طحطاوی علی المراقی ۱۹۳)

پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا

اگر جماعت ہو رہی ہے اور اگلی صف میں جگہ خالی ہے، پھر بھی کوئی شخص پچھلی صف میں تنہا

Marfat.com

کھڑا ہوگیا تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا، اسے چاہئے کہ اگلی صف میں پہنچ جائے۔ وقدمنا كراهة القيام في صف خلف صف فيه فرجة. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۴۱۶) هل الكراهة فيه تنزيهية أوتحريمية؟ ويرشد إلى الثانى قوله عليه السلام: "ومن قطعه قطعه الله". أبوداؤد شريف ۹۷/۱ بلفظ من قطع صفاً قطعه الله. (شامی زکریا ۲/ ۳۱۲، عالمگیری ۱۰۷/۱، شرح وقایة ۱۶۸/۱، بدائع الصنائع ۵۱۲/۱، مجمع الانهر ۱۳۵/۱، خانیة ۱۱۹/۱)

امام کا بلند مقام پر کھڑے ہو کر امامت کرنا

جماعت کی نماز میں اگر امام اکیلا بلند مقام (ایک فٹ یا اس سے زائد) پر کھڑا ہو تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا۔ وكره انفراد الإمام على الدكان. للنهى وهو ما أخرجه الحاكم أنه عليه الصلاة والسلام: "نهى أن يقوم الإمام فوق ويبقى الناس خلفه". (بمعناه دارقطنی ۱۹۷، مطبوعه فاروقی دهلی) وعللوه بأنه تشبه بأهل الكتاب، والحديث يقتضى أنها تحريمة. (شامی زکریا ۲/ ۴۱۵، البحر الرائق ۴۷/۲، عالمگیری ۱۰۸/۱)

امام کا آنے والے کے لئے قرأت یا رکوع لمبا کرنا

اگر امام نے کسی آنے والے نمازی کو پہچان لیا اور اس کی خاطر قرأت یا رکوع وغیرہ لمبا کیا تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر بغیر پہچانے لمبا کیا تو کوئی قباحت نہیں؛ لیکن اتنا زیادہ لمبا نہ کرے کہ نمازی اکتا جائیں اور لوگوں کو پریشانی ہو۔ وكره تحريما إطالة ركوع أو قرأة لإدراك الجائى أى إن عرفه وإلا فلا بأس به، وقال الشامى: لكن يطول مقدار ما لا يثقل على القوم بأن يزيد تسبيحة أو تسبيحتين على المعتاد. (در مختار مع شامی زکریا ۲/ ۱۹۸، شامی بیروت ۲/ ۱۷۵)

Marfat.com

مکروہاتِ تنزیہیہ

اشارے سے سلام کا جواب دینا

نماز کے دوران ہاتھ یا سر کے اشارے سے (زبان ہلائے بغیر) سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ ویکرہ رد السلام بیدہ أو برأسہ. (درمختار مع الشامی زکریا ۴۱۱/۲، مجمع الانہر ۱۲۵/۱) (اور اگر زبان سے جواب دے گا تو نماز ہی فاسد ہوجائے گی)

بلا عذر چار زانو بیٹھنا

نماز میں کسی عذر کے بغیر قعدہ میں چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے؛ بلکہ حتی الامکان مسنون ہیئت ہی پر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وکرہ التربع تنزیہاً لترک الجلسۃ المسنونۃ بغیر عذر. (در مختار مع الشامی زکریا ۴۱۲/۲، عالمگیری ۱۰۶/۱، خانیۃ ۱۱۸/۱، مجمع الانہر ۱۲۵/۱).

ایک پیر پر زور دے کر کھڑے ہونا

نماز میں قیام کی حالت میں ایک پیر پر زور دے کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، دونوں پیروں پر برابر وزن ہونا چاہئے۔ ویکرہ القیام علی أحد القدمین فی الصلاۃ بلا عذر. (شامی زکریا ۱۳۱/۲)

ایڑیوں پر بیٹھنا

قعدہ اور جلسہ میں ایڑیوں کے بَل بلا عذر بیٹھنا مکروہ ہے۔ وأما نصب القدمین والجلوس علی العقبین فمکروہ فی جمیع الجلسات. (شامی زکریا ۴۱۱/۲)

نوافل میں پہلی رکعت کو زیادہ طویل کرنا

سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں قرأت کا اندازہ یکساں رہنا چاہئے؛ لہٰذا اگر مقدار

Marfat.com

میں زیادہ فرق ہوجائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکرہ تطویل الرکعة الأولی علی الرکعة الثانیة فی التطوع. (حلبی کبیر جدید ۳۵۵، خانیة ۱۱۹/۱)

دوسری رکعت کو پہلی سے طویل کرنا

کسی بھی نماز میں خواہ نفل ہو یا فرض دوسری رکعت میں قرأت کی مقدار پہلی رکعت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے ورنہ کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ تطویل الرکعة الثانیة علی الرکعة الأولیٰ فی جمیع الصلوات. (حلبی کبیر جدید ۳۵٦، خانیة ۱۱۹/۱)

ننگے سر نماز پڑھنا

ننگے سر نماز پڑھنا اگر محض سستی کی وجہ سے ہے تو مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر تکبّر کی وجہ سے ہے (جیسا کہ آج کل بعض لوگوں نے ننگے سر نماز پڑھنا اپنا فیشن؛ بلکہ شعار بنالیا ہے، حتی کہ ٹوپی ہوتے ہوئے بھی ٹوپی باقاعدہ اتار کر نماز پڑھتے ہیں) تو یہ عمل قابلِ مذمت اور مکروہ تحریمی ہے؛ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ عام حالات میں سر ڈھک کر نماز ادا فرمائی ہے، ننگے سر نہیں پڑھی۔ وکرہ صلاتہ حاسراً أی کاشفاً رأسه للتکاسل. (در مختار مع الشامی زکریا ۴۰۷/۲، عالمگیری ۱۰٦/۱، مجمع الانهر ۱۲٤/۱)

تسبیحات کا شمار انگلیوں پر کرنا

نماز کے دوران آیات یا تسبیح کو انگلیوں پر شمار کرنا مکروہ ہے، اگر ضرورت ہو تو باقاعدہ شمار کرنے اور انگلیوں کو حرکت دینے کے بجائے ایک ایک انگلی اپنی جگہ رہتے ہوئے دبایا جائے، اس طرح مقصد حاصل ہوجائے گا اور کوئی کراہت بھی نہ رہے گی۔ وکرہ تنزیهاً عد الأي والسور والتسبیح بالید فی الصلاة مطلقاً. (درمختار مع الشامی زکریا ۴۲۰/۲، تاتارخانیة ۱٦٤/۱)

نامناسب کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

نماز کے وقت صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے، اگر نامناسب کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو نماز تو

Marfat.com

ہوجائے گی (بشرطیکہ کپڑے پاک ہوں) لیکن کراہت ہوگی۔ وکرہ صلاته فی ثیاب بذلة یلبسها فی بیته. (درمختار) قال الشامی: ولا یذهب به إلی الأکابر الخ. والظاهر أن الکراهة تنزیهیةٌ. (شامی زکریا ۴۰۷/۲، مجمع الانهر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱)

نماز میں سینہ آگے نکال کر اکڑ کر کھڑا ہونا

نماز کی حالت میں انتہائی عاجزی اور خشوع وخضوع کا اظہار ہونا چاہئے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص سینہ آگے نکال کر اکڑ کے کھڑا ہوگا تو یہ سخت بے ادبی اور کراہت کی بات ہوگی۔ ویکره التمطی وهو مد یدیه وابداء صدره لأنه من سوء الأدب. (مجمع الانهر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱)

نماز میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا

نماز پڑھتے ہوئے قصداً خوشبو سونگھنا (مثلاً معطر روئی کا پھایا ناک پر لگانا) مکروہ ہے؛ لیکن اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں خوشبو موجود ہے اور وہ خوشبو اسے نماز میں محسوس ہو رہی ہے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ ویکره شمّ طیب قصداً لأنه لیس من فعل الصلاة. (طحطاوی علی المراقی ۱۹۴، صغیری ۱۸۸، حاشیة الطحطاوی ۳۵۲)

نماز میں بلاضرورت جوں یا مچھر وغیرہ مارنا

نماز پڑھتے ہوئے جوں نظر آئی، یا مچھر دکھائی دیا اور اسے فوراً مسل دیا (اگرچہ ابھی اس نے اذیت نہ دی تھی) تو یہ عمل مکروہ ہوگا، اور اگر اذیت کی وجہ سے مچھر وغیرہ مارے تو کوئی کراہت نہیں۔ ویکره کل عملٍ قلیلٍ بلا عذرٍ کتعرض لقملة قبل الأذی. (درمختار مع الشامی زکریا ۴۲۳/۲، عالمگیری ۱۰۹/۱، خانیة ۱۰۱/۱)

نماز میں کندھا کھلا رکھنا

نماز میں دونوں کندھوں کا ڈھکنا مستحب ہے؛ لہٰذا جو شخص ایک یا دونوں کندھے کھول کر نما

Marfat.com

پڑھے گا وہ کراہت کا مرتکب ہوگا۔ (بعض لوگ حالتِ احرام میں طواف کی سنت پڑھتے وقت بھی کندھا کھلا رکھتے ہیں یہ عمل مکروہ ہے، طواف ختم کرتے ہی کندھے ڈھک لینے چاہئیں) ویکرہ جعل الثوب تحت إبطه الأيمن وطرح جانبيه على عاتقه الأيسر أو عكسه لأن ستر المنكبين مستحبٌ فی الصلاة. (طحطاوی علی المراقی ۱۹۳)

نماز میں جمائی لینا

نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ ہے، اگر خود بخود جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ویکرہ التثاؤب لأنه من التكاسل و الامتلاء. (طحطاوی علی المراقی ۱۹۴، هندية ۱/۱۰۷)

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

دوران نماز آنکھیں بلا عذر بند رکھنا مکروہ ہے؛ لیکن اگر توجہ اور یکسوئی حاصل کرنے کے لئے آنکھیں بند کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ وتغميض عينيه للنهى إلا إذا قصد قطع النظر عن الأغيار والتوجه إلى جناب الملک الستار. (مجمع الانهر ۱/۴۲۴، درمختار زکریا ۲/۴۱۳)

بلا شدید عذر کے تھوکنا یا ناک سنکنا

نماز پڑھتے ہوئے تھوکنا یا بلا شدید ضرورت کے ناک سنکنا مکروہ ہے۔ ویکرہ التنخم. قال الشامیؒ: هو إخراج النخامة بالنفس الشديد لغير عذر. (در مختار مع الشامی ۲/۴۲۳) ويكره أن يرمى ببزاقه. (حلبی کبیر ۳۵۶)

بلا ضرورت پسینہ صاف کرنا

نماز کے دوران بلا شدید ضرورت کے پسینہ پوچھنا مکروہ ہے۔ ويكره أن يمسح عرقه. (حلبی کبیر ۳۵۷)

Marfat.com

امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا

امام صاحب محراب میں اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدم داخل محراب ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے؛ البتہ اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں، نیز نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کے سبب امام کو مجبوراً اندرونِ محراب کھڑے ہونے کی نوبت آئے تو مکروہ نہیں ہے۔ ویکرہ قیام الإمام بجملته فی المحراب لا قیامه خارجه وسجوده فیه (إلی قوله) وإذا ضاق المکان فلا کراهة. (مراقی الفلاح هامش الطحطاوی ۱۹۸، درمختار علی الشامی زکریا ۲/ ٤١٤، درمختار مع الشامی بیروت ۲/ ۳۵۷، مجمع الانهر ۱/ ۱۲۵، حاشیة الطحطاوي ۳٦۰)

تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں سے نیچے یا اوپر کرنا

تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے مردوں کو کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں، اگر صرف ہاتھ کندھوں سے نیچے ہی تک اٹھائے یا کانوں سے بھی اوپر تک اٹھالئے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکره مجاوزة الیدین الأذنین وجعلهما تحت المنکبین. (طحطاوی ۱۸۹، صغیری ۱۹۵)

بھوک کے وقت کھانا سامنے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا

بھوک زور کی لگ رہی ہو اور کھانا سامنے موجود ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (بشرطیکہ وقت میں گنجائش ہو؛ لہٰذا اگر وقت تنگ ہو رہا ہو تو بہر حال اولاً نماز ادا کی جائے گی) ولذلک. کرهت الصلاة بحضرة طعام تمیل إلیه نفسه.

(شامی زکریا ۲/ ٤۲۵، صغیری ۱۹۵)

رکوع میں سر کو برابر نہ رکھنا

رکوع کرتے وقت سر کو پیٹھ کے بالکل برابر رکھنا چاہئے، اس کے برخلاف کرے گا تو کراہت کا مرتکب ہوگا۔ ویکره أن یرفع رأسه أو ینکسه وهو فی الرکوع.

(حلبی کبیر جدید ۳٤۹)

Marfat.com

سجدہ میں جاتے ہوئے مستحب ترتیب کے خلاف کرنا

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر ٹکنے چاہئے، اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ پہلے اور گھٹنے بعد میں اٹھائے۔ اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو کراہت کا ارتکاب ہوگا۔ ویکرہ وضع الید علی الأرض قبل وضع الرکبة إذا سجد ورفعها أی رفع الرکبة قبلها أی قبل رفع الید إذا أقام من السجود. (حلبی کبیر جدید ۳٤٦)

تکبیراتِ انتقالیہ کب تک پوری کرلی جائیں؟

تکبیراتِ انتقالیہ میں اس کا خیال رہے کہ منتقلی کا عمل شروع ہوتے ہی اللہ أکبر یا سمع اللہ لمن حمدہ شروع کردیں اور اسے پورے عمل کے اختتام تک باقی رکھیں، اگر عجلت یا تاخیر کردی اور دوسرے رکن میں جانے کے بعد اللہ أکبر کا کلمہ زبان سے نکلا تو کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ أن یأتی بالأذکار المشروعة في الانتقالات بعد تمام الانتقال. (حلبی کبیر جدید ۳۵۷)

دوسرے کی زمین پر بلا اجازت نماز پڑھنا

کسی دوسرے شخص کی زمین پر اس کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ وتکرہ فی أرض الغیر بلا رضاہ. (مراقی الفلاح: ۱۹۷)

اپنی پگڑی یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا

اپنی پیشانی براہِ راست زمین یا اس کے قائم مقام چیز پر ٹیکنی چاہئے، اگر عمامہ کے پیچ یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کیا تو مکروہ ہوگا۔ ویکرہ أن یسجد علی کور عمامته. (حلبی کبیر جدید ۳۵۱)

نیت باندھتے وقت بائیں ہاتھ کو اوپر رکھنا

قیام کی حالت میں نیت باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر رکھنا مسنون ہے، اگر اس کے برخلاف بایاں ہاتھ اوپر رکھا تو مکرہ ہوگا۔ ویکرہ ترک وضع الیمین علی الیسار حال

Marfat.com

القيام. (طحطاوی ۱۹٤)

نماز پڑھنے کے دوران کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ لینا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے سامنے کوئی کتبہ لگا ہوا تھا یا کوئی کتاب کھلی ہوئی رکھی تھی، جس پر اس نمازی کی نظر پڑ گئی اور اس نے اسے پڑھ لیا اور سمجھ لیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی؛ البتہ قصداً اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔ **ولا يفسدها نظره إلى مكتوب وفهمه، ولو مستفهما وإن كره. (در مختار) أى لاشتغاله بما ليس من أعمال الصلاة، وأما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره.** (شامی بیروت ۳٤۲/۲، زکریا ۳۹۸/۲، بدائع الصنائع ٥٤۳/۱، هداية ۱۳۸/۱، حاشية الطحطاوي ۳٤۱)

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی عین آواز ہی بلند ہو کر لوگوں تک پہنچتی ہے؛ لہٰذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے؛ البتہ بلاضرورت استعمال کرنا مناسب نہیں ہے؛ کیوں کہ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا مطلقاً خلافِ اولیٰ ہے۔ **بأن الإمام إذا جهر فوق الحاجة فقد أساء والإساءة دون الكراهة ولا توجب الإفساد.** (شامی کراچی ۵۸۹/۱، آلاتِ جدیدہ ۵۹، فتاویٰ عثمانی ٤۵۵/۱، إمداد الفتاویٰ ۸٤۰/۱-۸٤۷، جواهر الفقه ۹۹/۵-۱۰۲، فتاویٰ محمودیہ میرٹھ ۱۶۳/۱۱)

○❖○

Marfat.com

بازی میں اس حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستینیں چڑھی رہ گئی ہیں، تو اس کو چاہئے کہ معمولی عمل کے ساتھ آستینیں ٹھیک کرلے، اسی طرح سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن نہ سمیٹے) وكره كفه أى رفعه ولو لتراب كمشمّر كم أو ذيل (درمختار) وحرّر الخير الرملى: ما يفيد أن الكراهة فيه تحريمية الخ. ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لإدراك الركعة مع الإمام، وإذا دخل فى الصلوة كذلك وقلنا بالكراهة فهل الأفضل إرخاء كميه فيها بعمل قليل أو تركهما لم أره، والأظهر الأول بدليل قوله الآتى ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل. (شامى بيروت ۳۵۰/۲، زكريا ۶/۲، ٤، شرح وقاية ۱۶۷/۱، هندية ۱و ۱۰۵، هداية ۱۴۱/۱، بدائع الصنائع ۶/۱، ۵۰)

تنبیہ: اسی سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ چھوٹی آستین والی شرٹ (جو آج کل بکثرت رائج ہے) پہن کر بھی نماز پڑھنا کم از کم مکروہ تنزیہی ہوگا۔

دورانِ نماز کپڑے یا بدن سے کھیلنا

نماز کی حالت میں کپڑے یا بدن کے کسی حصّے سے کھیل کرنا یعنی خواہ مخواہ کپڑے کو یا بدن کو ہاتھ لگائے رہنا مکروہ تحریمی ہے (مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز سے زیادہ اپنے کپڑوں کے کلپ کا خیال رکھتے ہیں اور رکوع سجدہ سے اٹھتے بیٹھتے دامن اور آستین یا رومال کی ہیئت درست کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دورانِ نماز بدن کے کسی حصے کو رگڑنا یا ناخون چھیلنا یا ناک کریدنا یہ سب فعل عبث میں داخل اور مکروہ تحریمی ہیں) وعبثه به أى بثوبه وبجسده للنهى إلا لحاجةٍ (درمختار) قال الشامى: قوله للنهى وهو ما أخرجه القضاعى عنه ﷺ. "إن الله كره لكم ثلاثاً: العبث فى الصلوة والرفث فى الصيام والضحك فى المقابر" وهى كراهة تحريم كما فى البحر. (شامى بيروت ۳۵۰/۲، زكريا ۶/۲، ٤٠، شرح وقاية ۱۶۷/۱، مجمع الانهر ۱۲۳/۱، خانية على الهندية ۱۰۵/۱)

Marfat.com

پیشاب، پاخانہ کے تقاضے کے وقت نماز پڑھنا

پیشاب، پاخانہ یا ریاح کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگر نماز شروع کرتے وقت تقاضا نہیں تھا درمیان میں یہ صورت پیش آگئی اور وقت میں گنجائش ہے، تو نماز توڑ کر اولاً ضرورت سے فارغ ہونا چاہئے اس کے بعد سکون کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے، خواہ نماز تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، اگر تقاضے کو زبردستی روک کر نماز پوری کرے گا تو گنہ گار ہوگا۔ وصلاته مع مدافعة الأخبثين أو أحدهما أو لريح للنهى. (درمختار) قال فى الخزائن: سواء كان بعد شروعه أو قبله فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت وإن أتمها أثم الخ. وما ذكره من الإثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقى ما خشى فوت الجماعة ولايجد جماعة غيرها فهل يقطعها، كما يقطعها إذا رأىٰ على ثوبه نجاسة قدر الدرهم ليغسلها أو لا كما إذا كانت النجاسة أقل من الدرهم، والصواب الأول لأن ترك سنة الجماعة أولى بالا تيان بالكراهة.

(شامی بیروت ۳۵۲/۲، زکریا ۴۰۸/۲، عالمگیری ۱۰۷/۱، کبیری ۳۵۲، خانیة ۱۱۹/۱)

نوٹ: جماعت کے دوران اگر یہ حالت پیش آئے تو ایسی صورت میں پچھلی صفوں کے درمیان سے گذر کر آنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مرد کا بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا

کسی مرد کا اپنے بالوں کی چوٹیاں یا مینڈھیاں بنا کر یا ربڑ وغیرہ سے باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (البتہ عورتوں کے لئے اس کی ممانعت نہیں) وعقص شعره للنهى عن كفه ولو بجمعه أو إدخال أطرافه فى أصوله لقبل الصلوة الخ. (درمختار) والمراد به أن يجعله على هامته ويشده بصمغ أو أن يلف ذوائبه حول رأسه كما يفعله النساء فى بعض الأوقات أويجمع الشعر كله من قبل القفاء أو يشده بخيط أو بخرقةٍ كى لا يصيب الأرض إذا سجدوا جميع ذلك مكروه لما روى الطبرانى

Marfat.com

أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يصلى الرجل ورأسهٗ معقوص الخ. (ابن ماجة ۷۲ بلفظ: أن يصلى الرجل وهو عاقص شعره وبمعناه فى أبو داؤد ۹۵/۱ ونسائى ۱۲۵/۱ ومسلم ۱۹۳) والأشبه بسياق الحديث أنها تحريم. (شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۸/۲، بدائع ۵۰۶/۱، عالمگيرى ۱۰۶/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱، كبيرى ۳۳۵)

دورانِ نماز سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنا

نماز کے دوران سجدے کی جگہ اگر کوئی کنکری وغیرہ نظر آئے تو ایک مرتبہ صاف کرنے کی اجازت ہے؛ لیکن اگر بار بار خواہ مخواہ صاف کرے گا تو یہ فعل مکروہ ہوگا۔ وقلب الحصى للنهى إلا لسجوده التام فيرخص مرة وتركها أولىٰ. (درمختار) عن معيقيب أنه عليه الصلاة والسلام قال: "لا تمسح الحصى وأنت تصلى فإن كنت ولا بد فاعلاً فواحدةً. (أبو داؤد شريف ۱۳۶، شامى بيروت ۳۵۲/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، عالمگيرى ۱۰۶/۱، خانية ۱۱۸/۱)

انگلیاں چٹخانا

دورانِ نماز انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے (یہی حکم نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے بیٹھے انگلیاں چٹخانے کا بھی ہے) وفرقعة الأصابع وتشبيكها ولو منتظر الصلاة أو ماشياً إليها للنهى. (درمختار) قوله للنهى: هو ما رواه ابن ماجة مرفوعاً: "لا تفقع أصابعك وأنت تصلى". (ابن ماجة ۶۸، ترمذى شريف ۸۸/۱، مسلم ۲۰۶/۱) ورواه فى المجتبىٰ حديثاً: أنه نهى أن يفرقع الرجل أصابعه وهو جالس فى المسجد ينتظر الصلاة. وفى رواية: وهو يمشى إليها الخ، وينبغى أن تكون تحريمية للنهى المذكور. (شامى بيروت ۳۵۳/۲، زكريا ۴۰۹/۲، شرح وقاية ۱۶۸/۱، هندية ۱۰۶/۱، بدائع الصنائع ۵۰۴/۱، خانية ۱۱۸/۱، مجمع الانهر ۱۲۳/۱)

Marfat.com

دورانِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

نماز کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی انگلیوں میں ڈالنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ ونقل فی المعراج الإجماع على كراهة الفرقعة والتشبيك فی الصلاة، وينبغی أن تكون تحريمية للنهی. (شامی ۳۵۳/۲، زكريا ٤٠٩/٢، هندية ١٠٦/١، خانية ١١٨/١، طحطاوی ٣٤٦)

نوٹ: نماز اور اس سے متعلق اعمال کے علاوہ کسی صحیح مقصد سے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا یا انہیں چٹخانا منع نہیں ہے۔ (شامی کراچی ۳۵۳/۲)

نماز کے دوران اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا

نماز پڑھتے ہوئے اپنی کوکھ پر ہاتھ ٹیکنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ والتخصر وضع اليد على الخاصرة للنهی. (درمختار زكريا ٤٠٩/٢) لما فی الصحيحين وغيرهما "نهی رسول الله ﷺ: عن الخصر فی الصلوة الخ". (ابن ماجة ٦٨، ترمذی ٨٧/١، مسلم ٢٠٦/١) قال فی البحر: والذی يظهر أن الكراهة تحريمية فی الصلاة للنهی المذكور. (شامی بيروت ۳۵۳/۲، زكريا ٤١٠/٢)

نوٹ: نماز کے علاوہ حالت میں بھی کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ويكره خارجها تنزيهاً. (درمختار ۳۵۳/۲، شامی زكريا ٤٠٩/٢، هندية ١٠٦/١، بدائع ٥٠٤/١، مجمع الانهر ١٢٣/١)

نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر گھمانا

دورانِ نماز چہرہ کا رخ قبلہ کی جانب رہنا چاہئے اگر چہرہ اِدھر اُدھر گھمائے گا تو کراہتِ تحریمی کا مرتکب ہوگا (اور کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور سینہ اگر قبلہ سے ہٹ گیا تو نماز ہی جاتی رہے گی) والالتفات بوجهه كله أو بعضه للنهی. وببصره يكره تنزيهاً وبصدره تفسد كما مر. (درمختار) وينبغی أن تكون تحريمية كما هو ظاهر

Marfat.com

الأحاديث. (شامی بیروت ۳۵٤/۲، زکریا ٤۱۰/۲، البحر الرائق زکریا ۳۷/۲، مجمع الانهر ۱۲۳/۱، طحطاوی ۳٤۷، بدائع الصنائع ۵۰/۱)

بلاضرورت ٹیک لگا کر نماز پڑھنا

فرض نماز بلاضرورت ٹیک لگا کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ وکره الاتكاء على حائط أو عصاً في الفرض بلا عذرٍ. (شامی زکریا ٤۲۵/۲، بدائع الصنائع ۵۱۳/۱، کبیری ۳٤۱، خانیة ۱۱۹/۱) (البتہ ضرورت کی وجہ سے ٹیک لگائیں یا سہارا لیں تو کوئی حرج نہیں، مثلاً چلتی ٹرین میں نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ سے دیوار یا سیٹ کا سہارا لیں تو جائز ہے) (مرتب)

نماز میں سرین کے بل بیٹھنا

نماز میں کتے کی طرح سرین ٹیک کر اور پاؤں کھڑے کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویكره إقعاء ه كالكلب. قال الشامي: وينبغي أن تكون الكراهة تحريمية.

(درمختار مع الشامی زکریا ٤۱۰/۲، بدائع الصنائع ۵۰۵/۱، خانیة ۱۱۸/۱، هدایة ۱٤۰/۱)

صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا

کرتا یا چادر وغیرہ مہیا ہونے کے باوجود صرف لنگی یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره أن يصلي في إزارٍ واحدٍ أو في سراويل. قال رسول الله ﷺ: "لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيءٌ". (بخاری شریف ۵۲/۱ حدیث: ۳۵۹، حلبی کبیر پاکستان ۳٤۸، بدائع الصنائع ۵۱۵/۱)

کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

تمام بدن کو ایک لمبی چادر سے اس طرح لپیٹ لیا کہ ہاتھ نکالنے کا بھی موقع نہیں رہا تو اس ہیئت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره اشتمال الصماء وظاهر التعليل بالنهي أن الكراهة تحريمية كما في نظائره. (شامی زکریا ٤۲۳/۲، بدائع ۵۱٤/۱، خانیة ۱۱۹/۱، علمگیری ۱۰٦/۱)

Marfat.com

رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا

نماز میں قرآنِ کریم صرف قیام کی حالت میں پڑھنا جائز ہے، دیگر افعال مثلاً رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکرہ إتمام القراءۃ راکعاً والقراءۃ فی غیر حالۃ القیام. (شامی زکریا ۲/ ۴۲۵، بدائع الصنائع ۱/ ۱۱۵)

نماز میں پنکھا جھلنا

نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو خود دو ایک مرتبہ پنکھا جھلنا مکروہ تحریمی ہے۔ (اور اگر مسلسل پنکھا جھلتا رہا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی) ویکرہ أن یروح بثوبہ أو بمروحۃ لأنہ عملٌ کثیرٌ. (کبیری ۳۴۴، عالمگیری ۱/ ۱۰۷، بدائع الصنائع ۱/ ۱۰۷، حاشیۃ الطحطاوي ۳۵۳)

امام سے پہلے ارکان ادا کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کا امام سے پہلے ارکانِ نماز ادا کرنا ممنوع اور مکروہ ہے۔ احادیثِ شریفہ میں فرمایا گیا ہے کہ: ''ایسی حرکت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ گدھے کی صورت میں مسخ کرسکتا ہے''، اس لئے اس جلد بازی سے احتراز لازم ہے۔ وکرہ رفع الرأس ووضعہ قبل الإمام. (شامی زکریا ۲/ ۴۲۵) قال رسول اللہ ﷺ: ''أما یخشی أحدکم إذا رفع رأسہ قبل الإمام أن یجعل اللہ رأسہ رأس حمارٍ''. (بخاری شریف ۱/ ۹۶ حدیث: ۶۸۲، مراقی الفلاح ۱۸۹، حاشیۃ الطحطاوي ۳۴۵، بدائع ۱/ ۱۱۵)

غسل خانہ، بیت الخلاء وغیرہ میں نماز پڑھنا

بیت الخلاء، غسل خانہ اور ہر ایسی جگہ جہاں نجاست کا شبہ ہو وہاں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ وکرہ الصلاۃ فی مظان النجاسۃ کمقبرۃ وحمام. (شامی زکریا ۲/ ۴۲۵، کبیری ۳۴۹)

قبرستان میں نماز پڑھنا

قبرستان میں اس طرح نماز پڑھنا کہ قبریں سامنے ہوں مکروہ تحریمی ہے: البتہ اگر قبریں

Marfat.com

سامنے نہ ہوں تو کراہت نہیں۔ لأن رسول الله ﷺ نهى أن يصلى فى سبعة مواطن فى المزبلة والمجزرة والمقبرة الخ. (طحطاوی علی مراقی الفلاح ۱۹۶، حاشية لطحطاوي ۳۵۶)

بیچ راستہ میں نماز پڑھنا

چلتے ہوئے راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(اس لئے راستہ سے الگ ہٹ کر نماز کی نیت باندھنی چاہئے؛ تاکہ گذرنے والوں کو خلل نہ ہو) لأن الصلاة في نفس الطريق أى طريق العامة مكروهة بسترةٍ وبدونها، وظاهره أن الكراهة للتحريم. (شامی زکریا ۲/ ۴۰۴)

درمیان سے سر کھول کر نماز پڑھنا

سر پر کوئی رومال وغیرہ اس طرح باندھا کہ بیچ سر کا حصہ کھلا رہا (جسے عربی میں اعتجار کہتے ہیں) اس ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره الاعتجار (در مختار) لنهى النبى ﷺ عنه وهو شد الرأس أو تكوير عمامته على رأسه وترك وسطه مكشوفا الخ. وكراهته تحريمية أيضاً لما مر. (شامی ۲/ ۴۲۳، بدائع ۱/ ۵۰۷، هندية ۱/ ۱۰۶، خانية ۱/ ۱۱۸)

صرف پیشانی پر سجدہ کرنا

بلا کسی عذر کے ناک کو چھوڑ کر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره الاقتصار على الجبهة فى السجود بلاعذر تحريماً. (مراقی الفلاح ۱۹۶، حاشية الطحطاوي ۳۵۶)

مرد کا زمین سے چپک کر سجدہ کرنا

سجدہ کی حالت میں مرد کا کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ وافتراش الرجل ذراعيه اى بسطهما فى حالة السجود الخ. والظاهر أنها تحريمية للنهى المذكور من غير صارف. (شامی زکریا ۲/ ۴۱۱، بحر الرائق ۲/ ۲۳، خانية ۱/ ۱۱۸، حاشية الطحطاوي ۳۴۸) (: عورت کے لئے افضل اور ستر یہی ہے کہ وہ زمین سے چپک کر سجدہ کرے)

Marfat.com

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص سامنے قبلہ کی جانب پشت کر کے بیٹھا ہو اور اس کا رخ نمازی کی جانب ہو تو عین اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؛ کیوں کہ اس میں خشوع وخضوع میں خلل پڑنے کا قوی اندیشہ ہے۔ وکرہ صلاته إلی وجه إنسان والظاهر أنها كراهة تحريم. (شامی زکریا ۴۱۱/۲، البحر الرائق ۵۶/۲، عالمگیری ۱۰۸/۱)

نماز میں بلا آواز ہنسنا

نماز میں آواز کے بغیر ہنسنا مکروہ تحریمی ہے (اور اگر آواز نکل جائے تو نماز حتی کہ بعض صورتوں میں وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے) عن سهل بن معاذر ة رفعه: "الضاحک فی الصلاة والملتفت والمفرقع أصابعه بمنزلة واحدة. (البحرالرائق کراچی ۲۰/۲)

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا

نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ وذكر الشارح أنه يكره رفع بصره إلى السماء لقوله عليه السلام: "ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء فی الصلاة". (بخاری شریف ۱۰۳/۱ حدیث: ۷۴۱، البحر الرائق کراچی ۲۲/۲)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

اگر نماز کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت سے پہلی سورت پڑھی تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا۔ ويكره قراءة سورة فوق التی قرأها. قال ابن مسعود رضی الله عنه: "من قرأ القرآن منكوساً فهو منكوس". (طحطاوی علی المراقی ۱۹۳)

پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا

اگر جماعت ہو رہی ہے اور اگلی صف میں جگہ خالی ہے، پھر بھی کوئی شخص پچھلی صف میں تنہا

Marfat.com

کھڑا ہوگیا تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا، اسے چاہئے کہ اگلی صف میں پہنچ جائے۔ وقدمنا كراهة القيام في صف خلف صف فيه فرجة. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۴۱۶) هل الكراهة فيه تنزيهية أوتحريمية؟ ويرشد إلى الثاني قوله عليه السلام: "ومن قطعه قطعه الله". أبوداؤد شريف ۱/ ۹۷ بلفظ من قطع صفاً قطعه الله. (شامی زکریا ۲/ ۳۱۲، عالمگیری ۱/ ۱۰۷، شرح وقایة ۱/ ۱۶۸، بدائع الصنائع ۱/ ۵۱۲، مجمع الانہر ۱/ ۱۳۵، خانیة ۱/ ۱۱۹)

امام کا بلند مقام پر کھڑے ہو کر امامت کرنا

جماعت کی نماز میں اگر امام اکیلا بلند مقام (ایک فٹ یا اس سے زائد) پر کھڑا ہو تو یہ عمل مکروہ تحریمی ہوگا۔ وكره انفراد الإمام على الدكان. للنهي وهو ما أخرجه الحاكم أنه عليه الصلاة والسلام: "نهى أن يقوم الإمام فوق ويبقى الناس خلفه". (بمعناه دارقطني ۱۹۷، مطبوعه فاروقي دهلي) وعللوه بأنه تشبه بأهل الكتاب، والحديث يقتضي أنها تحريمة. (شامی زکریا ۲/ ۴۱۵، البحر الرائق ۲/ ۴۷، عالمگیری ۱/ ۱۰۸)

امام کا آنے والے کے لئے قرأت یا رکوع لمبا کرنا

اگر امام نے کسی آنے والے نمازی کو پہچان لیا اور اس کی خاطر قرأت یا رکوع وغیرہ لمبا کیا تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر بغیر پہچانے لمبا کیا تو کوئی قباحت نہیں؛ لیکن اتنا زیادہ لمبا نہ کرے کہ نمازی اکتا جائیں اور لوگوں کو پریشانی ہو۔ وكره تحريما إطالة ركوع أو قراءة لإدراك الداخل أي إن عرفه وإلا فلا بأس به، وقال الشامي: لكن يطول مقدار ما لا يثقل على القوم بأن يزيد تسبيحة أو تسبيحتين على المعتاد. (در مختار مع شامی زکریا ۲/ ۱۹۸، شامی بیروت ۲/ ۱۷۵)

Marfat.com

مکروہاتِ تنزیہیہ

اشارے سے سلام کا جواب دینا

نماز کے دوران ہاتھ یا سر کے اشارے سے (زبان ہلائے بغیر) سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ ویکرہ رد السلام بیدہ أو برأسه. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۴۱۱، مجمع الانہر ۱/ ۱۲۵) (اور اگر زبان سے جواب دے گا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی)

بلا عذر چار زانو بیٹھنا

نماز میں کسی عذر کے بغیر قعدہ میں چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے؛ بلکہ حتی الامکان مسنون ہیئت ہی پر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وکرہ التربع تنزیهاً لترک الجلسة المسنونة بغیر عذر. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۴۱۲، عالمگیری ۱/ ۷۶، خانیة ۱/ ۱۱۸، مجمع الانہر ۱/ ۱۲۵)

ایک پیر پر زور دے کر کھڑے ہونا

نماز میں قیام کی حالت میں ایک پیر پر زور دے کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، دونوں پیروں پر برابر وزن ہونا چاہئے۔ ویکرہ القیام علی أحد القدمین فی الصلاة بلا عذر. (شامی زکریا ۲/ ۴۳۱)

ایڑیوں پر بیٹھنا

قعدہ اور جلسہ میں ایڑیوں کے بَل بلا عذر بیٹھنا مکروہ ہے۔ وأما نصب القدمین والجلوس علی العقبین فمکروہ فی جمیع الجلسات. (شامی زکریا ۲/ ۴۱۱)

نوافل میں پہلی رکعت کو زیادہ طویل کرنا

سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں قرأت کا اندازہ یکساں رہنا چاہئے؛ لہٰذا اگر مقدا

Marfat.com

میں زیادہ فرق ہوجائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکرہ تطویل الرکعة الأولی علی الرکعة الثانیة فی التطوع. (حلبی کبیر جدید ۳۵۰، خانیة ۱/۱۱۹)

دوسری رکعت کو پہلی سے طویل کرنا

کسی بھی نماز میں خواہ نفل ہو یا فرض دوسری رکعت میں قرأت کی مقدار پہلی رکعت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے ورنہ کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ تطویل الرکعة الثانیة علی الرکعة الأولیٰ فی جمیع الصلوات. (حلبی کبیر جدید ۳۵۶، خانیة ۱/۱۱۹)

ننگے سر نماز پڑھنا

ننگے سر نماز پڑھنا اگر محض سستی کی وجہ سے ہے تو مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر تکبر کی وجہ سے ہے (جیسا کہ آج کل بعض لوگوں نے ننگے سر نماز پڑھنا اپنا فیشن؛ بلکہ شعار بنالیا ہے، حتی کہ ٹوپی ہوتے ہوئے بھی ٹوپی باقاعدہ اتار کر نماز پڑھتے ہیں) تو یہ عمل قابلِ مذمت اور مکروہ تحریمی ہے؛ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ عام حالات میں سر ڈھک کر نماز ادا فرمائی ہے، ننگے سر نہیں پڑھی۔ وکرہ صلاته حاسراً أی کاشفاً رأسه للتکاسل. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/۴۰۷، عالمگیری ۱/۱۰۶، مجمع الانهر ۱/۱۲۴)

تسبیحات کا شمار انگلیوں پر کرنا

نماز کے دوران آیات یا تسبیح کو انگلیوں پر شمار کرنا مکروہ ہے، اگر ضرورت ہو تو باقاعدہ شمار کرنے اور انگلیوں کو حرکت دینے کے بجائے ایک ایک انگلی اپنی جگہ رہتے ہوئے دبایا جائے، اس طرح مقصد حاصل ہوجائے گا اور کوئی کراہت بھی نہ رہے گی۔ وکرہ تنزیها عد الآي والسور وا' سبح بالید فی الصلاة مطلقاً. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/۴۲۰، تاتارخانیة ۱/۱۶۴)

نامناسب کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

نماز کے وقت صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے، اگر نامناسب کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو نماز تو

Marfat.com

ہوجائے گی (بشرطیکہ کپڑے پاک ہوں) لیکن کراہت ہوگی۔ وکرہ صلاته فی ثیاب بذلة یلبسها فی بیته. (درمختار) قال الشامی: ولا یذهب به إلی الأکابر الخ. والظاهر أن الکراهة تنزیهیةٌ. (شامی زکریا ۴۰۷/۲، مجمع الانهر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱)

نماز میں سینہ آگے نکال کر اکڑ کر کھڑا ہونا

نماز کی حالت میں انتہائی عاجزی اور خشوع وخضوع کا اظہار ہونا چاہئے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص سینہ آگے نکال کر اکڑ کے کھڑا ہوگا تو یہ سخت بے ادبی اور کراہت کی بات ہوگی۔ ویکره التمطی وهو مد یدیه وابداء صدره لأنه من سوء الأدب. (مجمع الانهر ۱۲۴/۱، عالمگیری ۱۰۷/۱، مجمع الانهر ۱۲۴/۱)

نماز میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا

نماز پڑھتے ہوئے قصداً خوشبو سونگھنا (مثلاً معطر روئی کا پھایا ناک پر لگانا) مکروہ ہے؛ لیکن اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں خوشبو موجود ہے اور وہ خوشبو اسے نماز میں محسوس ہو رہی ہے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ ویکره شمّ طیب قصداً لأنه لیس من فعل الصلاة.

(طحطاوی علی المراقی ۱۹۴، صغیری ۱۸۸، حاشیة الطحطاوي ۳۵۲)

نماز میں بلاضرورت جوں یا مچھر وغیرہ مارنا

نماز پڑھتے ہوئے جوں نظر آئی، یا مچھر دکھائی دیا اور اسے فوراً مسل دیا (اگرچہ ابھی اس نے اذیت نہ دی تھی) تو یہ عمل مکروہ ہوگا، اور اگر اذیت کی وجہ سے مچھر وغیرہ مارے تو کوئی کراہت نہیں۔ ویکره کل عملٍ قلیلٍ بلا عذر کتعرض لقمّلة قبل الأذی. (در مختار مع الشامی زکریا ۴۲۳/۲، عالمگیری ۱۰۹/۱، خانیة ۱۱۸)

نماز میں کندھا کھلا رکھنا

نماز میں دونوں کندھوں کا ڈھکنا مستحب ہے؛ لہٰذا جو شخص ایک یا دونوں کندھے کھول کر نماز

Marfat.com

پڑھے گا وہ کراہت کا مرتکب ہوگا۔ (بعض لوگ حالتِ احرام میں طواف کی سنت پڑھتے وقت بھی کندھا کھلا رکھتے ہیں یہ عمل مکروہ ہے، طواف ختم کرتے ہی کندھے ڈھک لینے چاہئیں) **ویکرہ جعل الثوب تحت إبطه الأیمن وطرح جانبیه علی عاتقه الأیسر أو عکسه لأن ستر المنکبین مستحبٌ فی الصلاة.** (طحطاوی علی المراقی ۱۹۳)

نماز میں جمائی لینا

نماز مین بالقصد جمائی لینا مکروہ ہے، اگر خود بخود جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **ویکرہ التثاؤب لأنه من التکاسل والامتلاء.** (طحطاوی علی المراقی ۱۹٤، هندیة ۱۰۷/۱)

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

دوران نماز آنکھیں بلا عذر بند رکھنا مکروہ ہے؛ لیکن اگر توجہ اور یکسوئی حاصل کرنے کے لئے آنکھیں بند کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ **وتغمیض عینیه للنهی إلا إذا قصد قطع النظر عن الأغیار والتوجه إلی جناب الملک الستار.** (مجمع الانهر ٤٢٤/١، درمختار زکریا ٤١٣/٢)

بلا شدید عذر کے تھوکنا یا ناک سنکنا

نماز پڑھتے ہوئے تھوکنا یا بلا شدید ضرورت کے ناک سنکنا مکروہ ہے۔ **ویکرہ التنخم. قال الشامیؒ: هو إخراج النخامة بالنفس الشدید لغیر عذر.** (در مختار مع الشامی ٤٢٣/٢) **ویکرہ أن یرمی ببزاقه.** (حلبی کبیر ۳۵٦)

بلا ضرورت پسینہ صاف کرنا

نماز کے دوران بلا شدید ضرورت کے پسینہ پوچھنا مکروہ ہے۔ **ویکرہ أن یمسح عرقه.** (حلبی کبیر ۳۵۷)

Marfat.com

امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا

امام صاحب محراب میں اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدم داخل محراب ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے؛ البتہ اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں، نیز نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کے سبب امام کو مجبوراً اندرونِ محراب کھڑے ہونے کی نوبت آئے تو مکروہ نہیں ہے۔ ویکرہ قیام الإمام بجملته فی المحراب لا قیامه خارجه وسجوده فیه (إلی قوله) وإذا ضاق المکان فلا کراهة. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۹۸؛ درمختار علی الشامی زکریا ۴۱۴/۲، درمختار مع الشامی بیروت ۳۵۷/۲، مجمع الانہر ۱۲۵/۱، حاشیة الطحطاوي ۳۶۰)

تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں سے نیچے یا اوپر کرنا

تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے مردوں کو کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں، اگر صرف ہاتھ کندھوں سے نیچے ہی تک اٹھائے یا کانوں سے بھی اوپر تک اٹھالئے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ویکرہ مجاوزة الیدین الأذنین وجعلهما تحت المنکبین. (طحطاوی ۱۸۹، صغیری ۱۹۵)

بھوک کے وقت کھانا سامنے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا

بھوک زور کی لگ رہی ہو اور کھانا سامنے موجود ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (بشرطیکہ وقت میں گنجائش ہو؛ لہٰذا اگر وقت تنگ ہو رہا ہو تو بہر حال اولاً نماز ادا کی جائے گی) ولذلک کرهت الصلاة بحضرة طعام تمیل إلیه نفسه.

(شامی زکریا ۴۲۵/۲، صغیری ۱۹۵)

رکوع میں سر کو برابر نہ رکھنا

رکوع کرتے وقت سر کو پیٹھ کے بالکل برابر رکھنا چاہئے، اس کے برخلاف کرے گا کراہت کا مرتکب ہوگا۔ ویکرہ أن یرفع رأسه أو ینکسه وهو فی الرکوع.

(حلبی کبیر حدید ۴۹۰)

Marfat.com

سجدہ میں جاتے ہوئے مستحب ترتیب کے خلاف کرنا

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر ٹکنے چاہئے، اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ پہلے اور گھٹنے بعد میں اٹھائے۔ اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو کراہت کا ارتکاب ہوگا۔ ویکرہ وضع الید علی الأرض قبل وضع الرکبة إذا سجد ورفعها أی رفع الرکبة قبلها أی قبل رفع الید إذا أقام من السجود. (حلبی کبیر جدید ۳٤٦)

تکبیراتِ انتقالیہ کب تک پوری کرلی جائیں؟

تکبیراتِ انتقالیہ میں اس کا خیال رہے کہ منتقلی کا عمل شروع ہوتے ہی اللہ أکبر یا سمع اللہ لمن حمدہ شروع کردیں اور اسے پورے عمل کے اختتام تک باقی رکھیں، اگر عجلت یا تاخیر کردی اور دوسرے رکن میں جانے کے بعد اللہ أکبر کا کلمہ زبان سے نکلا تو کراہت لازم آئے گی۔ ویکرہ أن یأتی بالأذکار المشروعة في الانتقالات بعد تمام الانتقال. (حلبی کبیر جدید ۳۵۷)

دوسرے کی زمین پر بلا اجازت نماز پڑھنا

کسی دوسرے شخص کی زمین پر اس کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ وتکرہ فی أرض الغیر بلا رضاہ. (مراقی الفلاح: ۱۹۷)

اپنی پگڑی یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا

اپنی پیشانی براہِ راست زمین یا اس کے قائم مقام چیز پر ٹیکنی چاہئے، اگر عمامہ کے پیچ یا ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کیا تو مکروہ ہوگا۔ ویکرہ أن یسجد علی کور عمامته. (حلبی کبیر جدید ۳۵۱)

نیت باندھتے وقت بائیں ہاتھ کو اوپر رکھنا

قیام کی حالت میں نیت باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر رکھنا مسنون ہے، اگر اس کے برخلاف بایاں ہاتھ اوپر رکھا تو مکرہ ہوگا۔ ویکرہ ترک وضع الیمین علی الیسار حال

Marfat.com

القيام. (طحطاوی ۱۹٤)

نماز پڑھنے کے دوران کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ لینا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے سامنے کوئی کتبہ لگا ہوا تھا یا کوئی کتاب کھلی ہوئی رکھی تھی، جس پر اس نمازی کی نظر پڑ گئی اور اس نے اسے پڑھ لیا اور سمجھ لیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی؛ البتہ قصداً اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔ ولا يفسدها نظره إلى مكتوب وفهمه، ولو مستفهما وإن كره. (در مختار) أي لاشتغاله بما ليس من أعمال الصلاة، وأما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره. (شامی بیروت ۳٤۲/۲، زکریا ۳۹۸/۲، بدائع الصنائع ٥٤۳/۱، هداية ۱۳۸/۱، حاشية الطحطاوي ۳٤۱)

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی عین آواز ہی بلند ہو کر لوگوں تک پہنچتی ہے؛ لہٰذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے؛ البتہ بلاضرورت استعمال کرنا مناسب نہیں ہے؛ کیوں کہ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا مطلقاً خلافِ اولیٰ ہے۔ بأن الإمام إذا جهر فوق الحاجة فقد أساء والإساءة دون الكراهة ولا توجب الإفساد. (شامی کراچی ۵۸۹/۱، آلاتِ جدیدہ ۵۹، فتاویٰ عثمانی ٥٤/۱ ٥٥، إمداد الفتاویٰ ۸٤۰/۱-۸٤۷، جواهر الفقه ۹۹/٥ -۱۰۲، فتاویٰ محمودیہ میرٹھ ۱٦۳/۱۱)

Marfat.com

نماز کوفاسد کرنے والی چیزیں

نماز میں گفتگو کرنا

نماز کے ارکان کی تکمیل سے قبل کوئی خارجی کلمہ زبان سے نکل گیا خواہ غلطی سے ہو یا بھول سے، معنی دار ہو یا مہمل، بہر صورت نماز فاسد ہو جائے گی۔ ویفسدها التكلم الخ، عمده وسهوه قبل قعوده قدر التشهد سيان وسواء كان ناسيا أو نائماً أو جاهلا أو مخطئاً أو مكرهاً هو المختار. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/ ۳۷۰، مراقی الفلاح الطحطاوی ۱۷۵، بدائع الصنائع ۱و۱۸۵، شرح الوقایة ۱/۱۶۳، حاشية الطحطاوي ۳۲۱)

نماز میں دنیوی ضرورت والے الفاظ سے دعا مانگنا

نماز پڑھتے ہوئے اگر ادعیہ ماثورہ کے علاوہ دعا میں ایسے الفاظ استعمال کئے جو غیر اللہ سے بھی کئے جاسکتے ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً یہ کہا کہ: ''اے اللہ! مجھے فلاں کپڑا پہنادے یا میرا فلانی عورت سے نکاح کرادے'' وغیرہ۔ والدعاء بما يشبه كلامنا نحو اللّٰهم ألبسني ثوب كذا أو أطعمني كذا أو أقض ديني أو أرزقني فلانة على الصحيح لأنه يمكن تحصيله من العباد. (مراقی الفلاح) وفی الطحطاوی: وذكر فی البحر عن المرغينانی ضابطاً: فقال الحاصل أنه إذا دعا فی الصلاة بما جاء عن القرآن أو فی المأثور لاتفسد صلاته، وإن لم يكن فی القرآن أو المأثور فإن استحال طلبه من العباد لا يفسد وإلاَّ يفسد.

(طحطاوی ۱۷۶، درمختار مع الشامی زکریا ۲/۳۷۷، شرح الوقایة ۱/۱۶۴، حاشية الطحطاوي ۳۲۱)

نماز میں سلام کرنا

نماز پڑھتے ہوئے کوئی شخص سامنے نظر آیا اور نمازی نے اسے زبان سے سلام کرلیا تو نماز

Marfat.com

فاسد ہوگئی، اگر چہ بھول کر ہی سلام کیا ہو۔ بخلاف السلام علی إنسان الخ. فإنه يفسدها مطلقاً. (درمختار ۲/ ۳۷۲، ومثله فی المراقی ۱۷٦، بدائع الصنائع ۱/ ٥٤٤، حاشية الطحطاوي ۳۲۲)

نماز میں سلام کا جواب دینا

نماز پڑھتے ہوئے سلام کا زبانی جواب دینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے؛ البتہ اگر ہاتھوں سے جواب دیا تو صرف کراہت لازم آئے گی نماز فاسد نہ ہوگی۔ وردّ السلام ولو سهواً بلسانه لا بيده بل يكره على المعتمد. (درمختار ۲/ ۳۷۳، طحطاوی ۱۷٦، بدائع ۱/ ٥٤٤، حاشية الطحطاوي ۳۲۲)

نماز میں مصافحہ کرنا

نماز کے دوران اگر کسی شخص سے مصافحہ کرلیا تو نماز فاسد ہوجائے گی؛ اس لئے کہ مصافحہ بھی کلام کرنے کے درجہ میں ہے۔ ورد السلام بالمصافحة لأنه كلام معنى. (مراقی الفلاح ۱۷۷، حلبی کبیر ٤٤۲، عالمگیری ۱/ ۹۸، حاشية الطحطاوي ۳۲۲)

نماز میں عملِ کثیر کرنا

نماز پڑھتے ہوئے ایسی حرکت کی کہ دیکھنے والا یہ سمجھا کہ یہ شخص نماز کی حالت میں نہیں ہے، مثلاً ٹوپی اتار کر دونوں ہاتھوں سے سر کھجانے لگا یا اچھل کود کرنے لگا، تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر معمولی حرکت کی مثلاً ایک ہاتھ سے کھجالیا یا دامن درست کرلیا یا ایک ہاتھ سے موبائل کا بٹن بند کردیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ويفسدها العمل الكثير لا القليل، والفاصل بينهما أن الكثير هو الذى لا يشك الناظر لفاعله أنه ليس فى الصلاة، وإن اشتبه فهو قليل على الأصح. (مواقى الفلاح) وقال الطحطاوى: كذا فى التبيين وهو قول العامة وهو المختار وهو الصواب كما فى المضمرات. (طحطاوی ۱۷۷، حلبی کبیر ٤٤۱، بدائع لصنائع ۱/ ٥٥۳، حاشية الطحطاوي ۳۲۲)

دورانِ نماز جیب سے موبائل نکال کر سوئچ بند کرنا

جیب سے باقاعدہ موبائل نکال کر سوئچ بند کرنے کا عمل مفسد صلاۃ ہے؛ کیوں کہ اسے دیکھ کر

Marfat.com

یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، اور ایسے عمل کو فقہی اصطلاح میں عمل کثیر کہتے ہیں، جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ ویفسدها كل عمل كثير ليس من أعمالها ولا لإصلاحها وفيه أقوال خمسة: أصحها ما لا يشك الناظر في فاعله أنه ليس فيها، وفي الشامية: الثالث: الحركات الثلاث المتوالية كثير وإلا فقليل. (درمختار مع الشامي زكريا ۲/۲۸۵) ويفسدها العمل الكثير لا القليل والفاصل بينهما أن الكثير هو الذي لا يشك الناظر لفاعله أنه ليس في الصلاة. (طحطاوي على مراقى الفلاح ۳۲۲، شامى زكريا ۲/۲۸۵)

نماز میں سینہ قبلہ سے پھیرنا

نماز پڑھتے ہوئے اگر سینہ قبلہ سے پھیر لیا تو نماز فاسد ہوجائے گی؛ لیکن دو حالتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، ایک یہ کہ نماز پڑھتے ہوئے حدث لاحق ہوجائے اور آدمی طہارت کے لئے صف چھوڑ کر جائے، دوسرے یہ کہ نماز خوف میں دورانِ نماز نقل وحرکت کرے کہ یہ دونوں حالتیں مفسد نماز نہیں ہیں۔ يفسدها تحويل الصدر عن القبلة لتركه فرض التوجه إلا لسبق حدثٍ أو لاصطفاف حراسة بإزاء العدو فى صلاة الخوف. (مراقى الفلاح ۱۷۷، حلبى كبير ٤٥١ حاشية الطحطاوي ۳۲۳)

نماز کے دوران کھانا پینا

نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی معمولی سے معمولی چیز بھی منہ میں ڈال کر نگل لی تو نماز فاسد ہو جائے گی، حتی کہ اگر دورانِ نماز منہ آسمان کی طرف اٹھایا اور بارش یا شبنم کا کوئی قطرہ منہ میں گر کر نگل گیا تو بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ وكذا أكله وشربه مطلقاً ولو سمسمة ناسياً (درمختار) ومثله ما أوقع فى فيه قطرة مطر فابتلعها. (شامى زكريا ۲/۳۸۲، مراقى الفلاح ۱۷۷، البحر الرائق ۲/۱۱، بدائع الصنائع ۱/٥٥٤، حاشية الطحطاوي ۳۲۳)

دانت میں اٹکی ہوئی چیز کو نگلنا

اگر دانت میں غذا اٹکی رہ گئی اور وہ چنے کے برابر ہے تو اس کے نگلنے سے نماز فاسد ہوجائے

Marfat.com

گی۔اسی طرح اگر وہ چنے سے چھوٹی ہومگر اتنی سخت ہو کہ اسے دانت سے چبانا پڑے تو بھی نماز فاسد ہوجائے گی،اور اگر معمولی سی شئ ہو جو محض زبان پھیرنے سے تھوک کے ساتھ حلق میں چلی جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ ویفسدها أكل ما بين أسنانه إن كان كثيراً وهو أى الكثير قدر الحمّصة ولو بعمل قليل لإمكان الاحتراز عنه، بخلاف القليل بعمل القليل لأنه تبع لريقه وإن كان بعمل كثير فسد بالعمل. (مراقى) وقال الطحطاوى: كان مضغه مرات. (طحطاوى على المراقى ۱۷۷، علمگيرى ۱۰۲/۱، بدائع ٥٥٤/١، حاشية لطحطاوي ٣٢٤)

بلا عذر کھنکھارنا

اگر کسی عذر کے بغیر کھنکھارا یا کھانسا اور اس سے کسی حرف کی آواز منہ سے نکل گئی تو نماز فاسد ہوجائے گی؛ (البتہ اگر بلغم آنے کی وجہ سے کھنکھارنا ناگزیر ہوجائے یا آواز اچھی کرنے کے لئے کھنکھارے یا بے اختیار کھانسی آجائے وغیرہ، تو نماز میں کوئی خرابی نہ آئے گی) ویفسدها التنحنح بلا عذر لما فيه من الحروف وإن كان لعذر لمنعه البلغم من القراءة لا يفسد. (المراقى) وفي الطحطاوى: وكذا السعال يفسد إذا حصل به حروف بلا ضرورة. (حاشية الطحطاوي على المراقي ٣٢٤، درمختار ٣٧٦/٢) وقال بعضهم: إن تنحنح لتحسين الصوت لا يفسد لأن ذلك سعي فى أداء الركن وهو القراءة على وصف الكمال. (بدائع الصنائع ٥٣٩/١)

نماز پڑھتے ہوئے زور سے پھونک مارنا

اگر نماز پڑھتے ہوئے آواز سے پھونکا، یا اُف یا تف کی آواز منہ سے نکالی تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ والتافيف كنفخ التراب والتضجر. (مراقى) وفى الطحطاوى: والتافيف إذا كان مسموعاً، والتافيف أن يقول: "أف" أو "تف" لنفخ التراب أو التضجر. (حاشية الطحطاوى على المراقى ٣٢٤، بدائع الصنائع ٥٣٩/١، عالمگيرى ١٠١/١)

Marfat.com

نماز میں رونا اور کراہنا

نماز کے دوران تکلیف کی وجہ سے جان بوجھ کر کراہنا، یا غم کی وجہ سے قصداً رونا مفسد نماز ہے؛ البتہ اگر سخت تکلیف کی بنا پر بے اختیار آواز نکل جائے، یا جنت وجہنم کے تصور سے رقت طاری ہوجائے تو مفسد نہیں۔ والبكاء بصوت يحصل به حروف لوجع أو مصيبة قيد الأربعة إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتاؤه الخ، لا لذكر جنة ونار. (در مختار ۳۷۸/۲) ومحل الفساد به عند حصول الحروف إذا أمكنه الامتناع عنه أما إذا لم يمكنه الامتناع عنه فلا تفسد به عند الكل. (حاشية الطحطاوى على المراقى ۳۲۵، عالمگیری ۱۰۰/۱، بدائع ۵٤۰/۱)

چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر جواب دینا

نماز کے دوران کسی شخص کی چھینک کی آواز سن کر اگر جواب میں یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ ويفسدها تشميت الخ، عاطس بير حمك الله.

(مراقی الفلاح ۱۷۸، درمختار ۳۷۸/۲)

کلماتِ ذکر کو عام گفتگو کی جگہ استعمال کرنا

نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص نے کوئی خوش کن خبر سنی پھر ''الحمدللہ'' کہہ دیا، یا غم کی بات سنی تو ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھ دیا یا کسی مشرک کے سوال کے جواب میں ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوگئی؛ اس لئے کہ یہ کلمات عام گفتگو کے معنی میں استعمال کئے گئے۔ وجواب مستفهم عن نادٍ بلا اله إلا الله وخبر سوء بلاسترجاع وساٍر بالحمد لله. (نور الایضاح مع المراقی ۱۱۹)

دورانِ نماز چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا

اگر نماز میں کسی کو چھینک آجائے اور اس نے الحمدللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی؛ اس لئے

Marfat.com

کہ یہ کلمہ جواب کے لئے نہیں؛ بلکہ ثواب کے حصول کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ولو قال: الحمد للّٰہ فمن العاطس نفسه لا تفسد وكذا من غيره إن أراد الثواب اتفاقاً.

(حاشية الطحطاوی على المراقی ۳۲۵-۳۲۶، بدائع الصنائع ۱/ ٥٤١)

قرآنِ کریم کی کسی آیت کو جواب کی جگہ استعمال کرنا

اگر نماز کے دوران قرآن کی کوئی آیت کسی سوال کرنے والے کے جواب میں استعمال کی تو نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی شخص نے کمرے میں اندر آنے کی اجازت مانگی اور نمازی نے نماز ہی میں زور سے یہ آیت پڑھ دی: ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ﴾ یا ملازم نے پوچھا کہ کھانا لے آؤں تو یہ آیت پڑھ دی: ﴿اٰتِنَا غَدَاءَ نَا﴾ وغیرہ؛ اس لئے کہ یہاں آیاتِ قرآنیہ کو گفتگو کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ ويفسدها كل شيء من القرآن قصد به الجواب، ك ﴿يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ﴾ لمن طلب كتاباً ونحوه. (مراقی الفلاح ۱۷۸، درمختار ۱/ ۳۸۰، حلبی کبیر ٤٥١، فتح القدیر ۱/ ۳۹۹)

تیمّم کرکے نماز پڑھنے والا دورانِ نماز پانی پر قادر ہوگیا

جس شخص نے پانی ناپید ہونے کی وجہ سے یا کسی عذر کی وجہ سے تیمّم کرکے نماز شروع کی تھی، اگر وہ نماز کے دوران پانی کے حصول پر قادر ہوگیا یا اس کا عذر زائل ہوگیا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ ويفسدها رؤية متيمم الخ، ماء اً قدر على استعماله قبل قعوده قدر التشهد الخ أو كذا تبطل بزوال كل عذر أباح التيمم. (مراقی الفلاح ۱۲۰، درمختار زکریا ۲/ ۳٦۱، حاشية الطحطاوی على المراقی ۳۲٦)

اَن پڑھ شخص نے دورانِ نماز کوئی آیت سیکھ لی

اگر کسی اَن پڑھ شخص نے اپنی نماز شروع کی پھر نماز کے دوران ہی وہ کم از کم ایک آیت پڑھنے اور یاد کرنے پر قادر ہوگیا، تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ و (يفسدها) تعلم الأمي

Marfat.com

آیة. (مراقی الفلاح ۱۷۹، درمختار زکریا ۳۶۱/۲، بدائع الصنائع ۵٤٦/۱، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۷)

دورانِ نماز موزوں پر مسح کی مدت پوری ہوگئی

اگر نماز پڑھتے ہوئے موزوں پر مسح کی مدت پوری ہوگئی یا معمولی سی حرکت سے کوئی موزہ اتر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (بشرطیکہ وہاں پانی دستیاب ہو اور تیمّم کے جواز کا کوئی عذر موجود نہ ہو) **وكذلك تمام مدة ماسح الخف وتقدم بيانها وكذا نزعه إلى الخف ولو بعمل يسير.** (مراقی الفلاح ۱۷۹، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۷) **ومضى مدة مسحه إن وجد ماء أو لم يخف تلف رجله من برد وإلا فيمضى.** (در مختار زکریا ۳۶۱/۲، مجمع الانہر ۱۱۵/۱)

ننگے شخص کو کپڑا میسر آ گیا

اگر کسی شخص نے کپڑا دستیاب نہ ہونے کی بنا پر ننگے ہونے کی حالت میں نماز شروع کی پھر اسے بقدرِ ستر کپڑا میسر آ گیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، اب کپڑا پہن کر دوبارہ نماز پڑھے۔

ووجدان العارى ساترا يلزمه الصلاة فيه. (مراقی الفلاح ۱۷۹، درمختار زکریا ۳۶۲/۲)

اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے والے کو قدرت حاصل ہوگئی

اگر کسی شخص نے کمزوری یا بیماری کی وجہ سے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرلیا تھا پھر وہ دورانِ نماز رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہوگیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اب از سرِ نو نماز پڑھے۔

وقدرة المؤمى على الركوع والسجود لقوة باقيها (مراقی) **وفى الطحطاوى:** **هذا يفيد أن القدرة حصلت بعد ركوع وسجود بالإيماء فأما إذا حصلت قبل فعلهما أصلاً فلا بناء لضعيف على قوى فى ذلك فلا تفسد.** (طحطاوی ۱۷۹)

Marfat.com

مجمع الانہر ۱/۱۱۵، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ۳۲۷)

صاحبِ ترتیب شخص کو فوت شدہ نماز یاد آ گئی

اگر کوئی شخص صاحبِ ترتیب ہو (یعنی اس کے ذمہ کوئی نماز پہلے کی قضا نہ ہو) اور اس نے وقت میں گنجائش کے باوجود بھول کر وقتیہ نماز کی نیت باندھ لی ہو، پھر نماز کے دوران اسے یاد آجائے کہ اس پر تو پچھلی نماز بھی قضا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اب پہلے فوت شدہ نماز پڑھے اس کے بعد وقتیہ نماز ادا کرے۔ وتذكر فائتة لذى ترتيب. (نور الایضاح مع المراقی ۱۷۹، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ۳۲۸)

نوٹ: مگر یہ فساد موقوف ہے، اگر آئندہ ۵ نمازوں کے وقت کے گذرنے کے اندر اس نے فوت شدہ نماز قضاء نہ کی تو اس درمیان پڑھی جانے والی سب نمازیں درست ہو جائیں گی۔ اور اگر ۵ نمازوں کے وقت کے اندر سابقہ فوت شدہ نماز قضا کر لی تو بقیہ نمازیں نفل بن جائیں گی اور اسے بالترتیب سب نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔ قال فی المراقی: والفساد موقوف فإن صلى خمساً متذكراً لفائتة وقضاها قبل خروج وقت الخامسة بطل وصف ما صلاه قبلها وصار نفلاً وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة صحت وارتفع فسادها وفي الطحطاوي: لصيرورة الفائت ستاً بضميمة المتروكة أولا. (طحطاوی علی المراقی ۱۸۰، شامی ۲/۵۲۴، مجمع الانہر ۱/۱۱۵، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ۳۲۸)

نااہل شخص کو نائب بنا دینا

اگر کسی امام نے دورانِ نماز عذر پیش آنے کی بنا پر اپنا نائب کسی ایسے شخص کو بنا دیا جو دیگر مقتدیوں کے لئے نااہل ہو مثلاً بالکل امی یا معذور شرعی ہو تو سب لوگوں کی نمازیں فاسد ہو جائیں گی۔ واستخلاف من لا يصلح إماماً كأمي ومعذور. (مراقی الفلاح ۱۸۰، درمختار ۳۶۳/۲، مجمع الانہر ۱و۱۱۵)

Marfat.com

نماز پڑھتے ہوئے وقت نکل گیا

اگر فجر کی نماز پڑھتے ہوئے سورج نکل آیا، یا عید کی نماز پڑھتے ہوئے زوالِ شمس ہوگیا، یا جمعہ پڑھنے کے دوران عصر کا وقت داخل ہوگیا وغیرہ، تو اس کی فرض نماز باقی نہ رہے گی؛ بلکہ دوبارہ پڑھنی ہوگی (البتہ اگر عصر کی نماز پڑھتے ہوئے سورج غروب ہوگیا تو نمازِ عصر ادا سمجھی جائے گی) وطلوع الشمس فی الفجر لطر والناقص علی الکامل وزوالها أی الشمس فی صلاة العیدین ودخول وقت العصر فی الجمعة. (مراقی لفلاح ۱۸۰، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۸) وغروب، إلا عصر یومه فلا یکره فعله لأدائه کما وجب بخلاف الفجر. (در مختار مع لشامی ۳۲/۲، هدایة ۱۳۰/۱)

زخم درست ہوکر پٹی کھل گئی

اگر نماز پڑھتے ہوئے زخم ٹھیک ہوگیا اور پٹی یا پھایا کھل کر گر پڑا تو نماز فاسد ہوگئی؛ اس لئے کہ پٹی پر مسح کرنے کا عذر زائل ہوگیا (البتہ اگر زخم ٹھیک ہوئے بغیر پٹی کھل جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی) وسقوط الجبیرة عن برءٍ لظهور الحدث السابق (مراقی) قید به لأنها لوسقطت لا عن برءٍ لا تفسد. (طحطاوی ۱۸۰، شرح الوقایة ۱۶۰/۱، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۸)

معذور شرعی کا عذر زائل ہوجانا

اگر کوئی معذور شخص لگاتار حدث میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے شرعی رخصت پر عمل کرر ہا تھا (یعنی ایک ہی وضو سے پورے وقت میں نماز پڑھتا تھا) کہ نماز پڑھتے ہوئے اس کا عذر زائل ہوگیا یعنی پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی اس کا عذر پیش نہیں آیا، تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اسے نیا وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔ وزوال عذر المعذور بأن لم یعد فی الوقت الثانی. (درمختار مع الشامی زکریا ۳۶۳/۲، مراقی الفلاح ۱۸۰، هدایة ۱۳۰/۱، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۸)

Marfat.com

دورانِ نماز قصداً حدث کرنا

اگر نماز کے اندر جان بوجھ کر وضو توڑا یا جنابت پیش آ گئی تو نماز فاسد ہوگئی۔ والحدث عمداً الخ، والإغماء والجنون والجنابة. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۸۰، بدائع الصنائع ۵۱۹/۱، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۳۲۹)

عورت کا مرد کے دائیں بائیں یا سامنے کھڑا ہونا

اگر کوئی مرد کسی عورت کے دائیں بائیں یا پیچھے اس کی سیدھ میں نماز پڑھے اور وہاں درج ذیل شرائط پائی جائیں تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ وہ شرائط یہ ہیں:

(۱) وہ عورت مشتہاۃ ہو، یعنی ۹ رسال سے زیادہ عمر کی ہو خواہ بڑھیا ہو یا محرم، سب کا حکم یہی ہے۔

(۲) مرد کی پنڈلی، ٹخنا یا بدن کا کوئی بھی عضو عورت کے کسی عضو کے بالمقابل پڑ رہا ہو۔

(۳) یہ سامنا کم از کم ایک رکن (تین تسبیح پڑھنے کے بقدر) تک برقرار رہا ہو۔

(۴) یہ اشتراک مطلق نماز میں پایا جائے یعنی نماز جنازہ کا یہ حکم نہیں ہے۔

(۵) مرد و عورت دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوں۔

(۶) مرد و عورت کے نماز پڑھنے کی جگہ سطح کے اعتبار سے برابر ہو، یعنی اگر سطح میں آدمی کے قد کے بقدر فرق ہو تو محاذات کا حکم نہ ہوگا۔

(۷) دونوں کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے بقدر فاصلہ نہ ہو۔

(۸) مرد نے اپنے قریب آ کر کھڑی ہونے والی عورت کو وہاں نہ کھڑے ہونے کا اشارہ نہ کیا ہو، اگر اشارہ کیا پھر بھی عورت برابر میں کھڑی رہی تو اب مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی؛ بلکہ عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۹) اور امام نے مرد کے برابر میں کھڑی ہوئی عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو۔

Marfat.com

وشروط المحاذات: أولها، المشتهاة. ثانيها: أن يكون بالساق والكعب على ما ذكره. ثالثها: أن تكون فى أداء ركن أو قدره. رابعها: أن تكون فى صلاة مطلقة. خامسها: أن تكون فى صلاة مشتركة تحريمة. سادسها: اتحاد المكان. سابعها: عدم الحائل. ثامنها: عدم الإشارة إليها بالتأخر. وتاسعها: أن يكون الإمام قد نوى إمامتها. (طحطاوی ۱۸۱، حاشية الطحطاوی على المراقی ۳۳۱)

وفى الخانية: لو صلت المرأة على الصفة والرجل أسفل منها بجنبها أو خلفها، إن كان يحاذى عضو من الرجل عضوا منها فسدت صلاته لوجود المحاذاة ببعض بدنها. (طحطاوی ۱۸۰، حاشية الطحطاوی على المراقی ۳۲۹)

مسجدِ حرام (مکہ معظّمہ) میں نمازی احتیاط کیسے کریں؟

مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں تو مردوں اور عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کی جگہیں الگ الگ ہیں؛ اس لئے وہاں مرد وعورت میں اختلاط ومحاذات کا مسئلہ اب پیش نہیں آتا؛ لیکن مسجدِ حرام (مکہ معظّمہ) میں اگرچہ عورتوں کی نماز کی جگہیں الگ بنی ہوئیں ہیں؛ لیکن مطاف میں اور حج کی بھیڑ کے زمانہ میں وہاں اکثر مرد وعورت نماز پڑھتے ہوئے خلط ملط ہوجاتے ہیں؛ اس لئے اس معاملہ میں احتیاط کی ضرورت ہے، عورتوں کو چاہئے کہ ہمیشہ مردوں سے الگ ہوکر ہی نماز پڑھیں، اگر موقع نہ ہوتو جماعت چھوڑدیں اور بعد میں اپنی نماز الگ پڑھ لیں، اور مردوں کو چاہئے کہ:

(۱) نماز کی نیت باندھنے سے پہلے دائیں بائیں اور سامنے دیکھ لیں کہ کوئی عورت تو نہیں کھڑی ہے اس کے بعد نیت باندھیں۔

(۲) اگر پہلے اطمینان کر کے نیت باندھ لی اور نماز کے درمیان کوئی بالغ عورت برابر میں آکر کھڑی ہونے لگے تو اسے دورانِ نماز اشارہ سے روکنے کی کوشش کریں، اگر وہ اشارہ سے رک جائے تو فبہا، ورنہ اس اشارہ کرنے سے مرد کی ذمہ داری پوری ہوجائے گی، اب اگر وہ عورت برابر میں کھڑی ہوکر نماز پڑھنے بھی لگے پھر بھی مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی؛ بلکہ خود عورت کی نماز فاسد

Marfat.com

ہوجائے گی۔ واستفید من قوله: بعد ما شرع، إنها لو حضرت قبل شروعه ونوى إمامتها محاذيا لها، وقد أشار إليها بالتأخر تفسد صلا ته، فالإشارة بالتأخر إنما تنفع إذا حضرت بعد الشروع ناوياً إمامتها. قال: والظاهر إن الإمام ليس بقيد، أى فلو حاذت المقتدى بعد الشروع وأشار إليها بالتأخر ولم تتأخر فسدت صلاتها دونه، وينبغى أن يعد هٰذا فى الشروط. (شامی زکریا ۲/ ۳۲)

دوران نماز ستر کھل جانا

اگر نماز پڑھتے ہوئے ستر (عضو مستور کا چوتھائی یا اس سے زیادہ تین تسبیح پڑھنے کی مدت کے بقدر) کھلا رہ گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ ستر کھولنا ناگزیر ہو، مثلاً عورت کو نماز پڑھتے ہوئے حدث لاحق ہوگیا، اب اگر وہ وضو کو جائے اور ہاتھ دھونے کے لئے کہنی کھول لے حالاں کہ یہ حصہ اس کے ستر میں داخل ہے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور وضو کے بعد از سر نو پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ ويمنع حتى انعقادها ربع عضو قدر أداء ركن. (در مختار) والحاصل أنه يمنع الصلاة فى الابتداء ويرفعها فى البقاء الخ. (شامی زکریا ۲/ ۸۱) ويفسدها ظهور عورة من سبقه الحدث في ظاهر الرواية، ولو اضطر إليه للطهارة، ككشف المرأة ذراعها للوضوء. (مراقی الفلاح ۱۸۱، حاشية الطحطاوى على المراقى ۳۳۱)

حدث کے بعد وضو کے لئے جاتے اور آتے ہوئے قرآن پڑھنا

اگر کسی شخص کا نماز کے دوران اتفاقاً وضو ٹوٹ گیا پھر وہ وضو کرنے کے لئے گیا، تو اگر آنے اور جانے کے درمیان قرآنِ پاک کی تلاوت کرے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؛ البتہ اگر تسبیح وغیرہ پڑھتا ہے تو فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ قرأتِ قرآن نماز کا ایک رکن ہے جس کا حالتِ حدث میں دورانِ نماز ادا کرنا ممنوع اور مفسد ہے۔ بقى من المفسدات، قال الشامى قلت: منها أيضاً أداؤه ركناً مع حدثٍ أو مشيٍ. (شامی زکریا ۲/ ۳۹۱) وقراء ته، لا تسبيحه فى

Marfat.com

الأصح، أی قراء ة من سبقه الحدث حالة کونه ذاهباً أو عائدًا للوضوء وإتمام الصلاة، لف ونشر، لإتیانه برکن مع الحدث أو المشی. (مراقی الفلاح ۱۸۲)

نماز میں وضو ٹوٹنے کے بعد بلا عذر اپنی جگہ ٹھہرے رہنا

اگر کسی شخص کا نماز میں وضو ٹوٹ گیا پھر وہ ایک رکن یعنی تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بقدر وہیں ٹھہرا رہا، تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی، ایسی صورت میں فوراً نماز موقوف کر کے وضو کے لئے جانا چاہئے؛ البتہ کوئی عذر درپیش ہو مثلاً بھیڑ بہت زیادہ ہے نکلنے کا موقع نہیں، یا نکسیر کا خون بہا چلا جا رہا ہے، یا اسی طرح کا کوئی اور عذر ہے تو تاخیر کے باوجود نماز باقی رہ جائے گی۔ بقی من المفسدات. قال الشامی: قلت ومنها أیضاً ووقوفه بعد سبق الحدث قدر رکن. (شامی زکریا ۳۹۱/۲) ومکثه قدر أداء رکن بعد سبق الحدث مستیقظاً بلا عذر، فلو مکث لزحام أو لینقطع رعافه أو نوم رعف فیه متمکناً، فإنه یبنی.

(مراقی الفلاح ۱۸۲)

قریب پانی رہتے ہوئے دور جانا

اگر دورانِ نماز حدث لاحق ہوا اور قریب میں وضو کا پانی موجود ہے، اب اگر وہ اس پانی کو چھوڑ کر اس سے دو صف آگے جان بوجھ کر بلا عذر تجاوز کر جائے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؛ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً وہ بھول جائے کہ قریب میں پانی ہے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے پانی کے مقام تک پہنچنا مشکل ہو وغیرہ، تو تجاوز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ومجاوزته ماء قریباً بأکثر من صفین لغیره عامداً المراد أنه لا عذر له، فلو کان له عذر کأنّ کان المکان ضیقاً، أو لا یتأتی له الوصول إلیه، أو جاوزه ناسیاً، أو لاحتیاجه إلی الاستقاء من البئر فلا تفسد. (مراقی الفلاح ۱۸۲)

حدث کے شک میں مسجد سے یا صفوں سے باہر نکل گیا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا نماز کے دوران اسے گمان ہوا کہ غالباً اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے،

Marfat.com

چناں چہ وہ وضو کے لئے چل پڑا تا آں کہ مسجد سے نکل گیا (اگر مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا) یا صفوں سے نکل گیا (اگر میدان میں جماعت میں شریک تھا) یا سجدہ کے مقام سے تجاوز کر گیا (اگر میدان میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا) پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا تھا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی؛ البتہ اگر مسجد کے اندر رہتے ہوئے یا صفوں کے تجاوز کرنے سے پہلے ہی پتہ چل گیا کہ اس کا وضو قائم تھا تو وہ اپنی مابقیہ نماز پوری کرسکتا ہے از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (وتفسد) خروجه من مسجد بظن حدث. قال الشامی: المراد مجاوزة الحد المتقدم، أعم من أن يكون في صحراء أو مسجد أو جبانة أو دار. (شامی زکریا ۳۵۶/۲) ويفسدها خروجه من المسجد بظن الحدث لوجود المنافی بغير عذر، لا إذا لم يخرج من المسجد أو الدار أو البيت أو الجبانة أو مصلى العيد، استحساناً لقصد الإصلاح. ويفسدها مجاوزته الصفوف أو سترته في غيره أی غير المسجد، وما هو في حكمه. (مراقی الفلاح ۱۸۲)

بے وضو ہونے کے خیال میں وضو کے لئے چل پڑا

نماز شروع کرنے کے بعد خیال ہوا کہ اس نے تو بلا وضو نماز شروع کی ہے (یا اس کی مسح کی مدت ختم ہوچکی ہے یا یہ کہ اس کے کپڑے نجس ہیں وغیرہ) پھر وہ وضو کرنے کے ارادے سے اپنی جگہ سے چل پڑا، پھر پتہ چلا کہ اس نے طہارت کی حالت میں نماز شروع کی تھی تو نماز فاسد ہوجائے گی اگرچہ مسجد سے نہ نکلا ہو۔ لو ظن أنه افتتح بلا وضوءٍ، أو أن مدة مسحه انقضت، أو أن عليه فائتة، أو رأى سراباً فظنه ماءً، وهو متيمم، أو حمرة في ثوبه فظنها نجاسة، فانصرف تفسد بالانحراف، وإن لم يخرج من المسجد. (شامی زکریا ۳۵۶/۲) ويفسدها انصرافه عن مقامه، ظاناً أنه غير متوضأ أو ظاناً أن مدة مسحه انقضت أو ظاناً أن عليه فائتة، أو أن عليه نجاسة، وإن لم يخرج من المسجد. (مراقی الفلاح ۱۸۳)

Marfat.com

امام کے علاوہ دوسرے شخص کو لقمہ دینا

نماز کے دوران مقتدی کے لئے اپنے امام کو لقمہ دینا تو جائز ہے؛ لیکن امام کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا مفسدِ صلاۃ ہے۔ (یفسد الصلاۃ) فتحه على غير إمامه. قال الشامي: لأنه تعلم وتعليم من غير حاجةٍ، وهو شامل لفتح المقتدى على مثله، وعلى المنفرد، وعلى غير المصلي وعلى إمام آخر. (شامی زکریا ۳۸۱/۲) وفی الطحطاوي: ويفسدها فتحه أى المصلى على غير إمامه، سواء كان الغير فى الصلاة أم لا. هٰذا إذا قصد تعليمه، لأنه يقع جواباً من غير ضرورة، فكان من كلام الناس. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۸۳، مجمع الانہر ۱۱۹/۱)

امام کا غیر مقتدی سے لقمہ لینا

امام قرأت کر رہا تھا درمیان میں غلطی آئی تو نماز میں شامل مقتدیوں کے علاوہ کسی اور شخص نے اس امام کو لقمہ دیا اور امام نے اس لقمہ کو قبول کرلیا، تو امام اور اس کے مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ وكذا الأخذ. قال الشامي: أى أخذ الإمام بفتح من ليس فى صلاته. (شامی زکریا ۳۸۱/۲) وتفسد بأخذ الإمام ممن ليس معه. (طحطاوی ۱۸۳)

نئی نماز شروع کرنے کی نیت سے تکبیرِ تحریمہ کہنا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے ارادہ کیا کہ اس نماز کو چھوڑ کر دوسری نماز شروع کرے اور اس نیت سے اس نے ''اللہ اکبر'' کہا تو اللہ اکبر کہتے ہی اس کی پہلی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ويفسدها انتقاله من صلاة إلى مغايرتها. قال الشامى: أى بأن ينوى بقلبه مع التكبيرة الانتقال المذكور. (شامی مع الدر ۳۸۳/۲) ويفسدها التكبير بنية الانتقال لصلاة أخرى غير صلاته. (مراقی الفلاح ۱۸۳، مجمع الانہر ۱۲۱/۱)

دورانِ نماز قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا

اگر کوئی شخص نماز کے دوران قرآنِ کریم ہاتھ میں لے کر دیکھ کر قرأت کرے تو اس کی نماز فاسد

Marfat.com

ہوجائے گی؛ اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس میں نماز کے اندر خارجی چیز سے تلقی اور تعلم کی صورت پیش آتی ہے، جو ممنوع ہے۔ وقراءة ما لا يحفظه من مصحف. (مراقی الفلاح) وفی الطحطاوی: ولأبی حنيفة فی فسادها وجهان: أحدهما: أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عملٌ كثيرٌ الخ. والثانی: أنه تلقن من المصحف فصار كما لو تلقن من غيره وهو منافٍ للصلاة وهذا يوجب التسوية بين المحمول وغيره فتفسد بكل حال وهو الصحيح، كذا فی الكافی. (طحطاوی علی المراقی ۱۸۵)

مقتدی کا امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر لینا

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے کوئی رکن مثلاً رکوع، امام سے پہلے اس طرح ادا کر لیا کہ ایک منٹ بھی امام کے ساتھ شرکت نہیں ہو سکی، اور پھر بعد میں اس رکن کو دہرایا بھی نہیں اور سلام پھیر دیا تو اس شخص کی نماز فاسد ہوگئی۔ ومسابقة المؤتم بركن لم يشاركه فيه إمامه. (درمختار زکریا ۲/ ۳۹۲) ويفسدها مسابقة المقتدی بركن لم يشاركه فيه إمامه، كما لو ركع ورفع رأسه قبل الإمام، ولم يعده معه أو بعده وسلم: (مراقی لفلاح ۱۸۵)

نماز کا کوئی رکن سوتے ہوئے ادا کرنا

اگر کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے کسی رکن مثلاً سجدہ میں سوتا رہ جائے تو بعد میں اس رکن کا دہرانا لازم ہے، اگر دہرائے بغیر سلام پھیر دے گا تو نماز فاسد قرار پائے گی۔ وعدم إعادة ركنٍ أداه نائماً. (درمختار زکریا ۳۹۲/۲) ويفسدها عدم إعادة ركنٍ، أداه نائماً لأن شرط صحته أداؤه مستيقظاً. (مراقی الفلاح ۱۸۶)

چار یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دینا

اگر کسی شخص نے چار یا تین رکعت والی نماز میں قعدۂ اولی کے بعد یہ سمجھتے ہوئے سلام پھیرا کہ یہی قعدہ اخیرہ ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی، اور اخیر میں سجدۂ سہو سے کام بن جائے گا؛ لیکن اگر مذکورہ

Marfat.com

نمازوں میں قعدہ کے بعد یہ سمجھ کر سلام پھیرا کہ اس پر دو ہی رکعت واجب ہے حالاں کہ درحقیقت چار واجب تھیں، مثلاً مقیم شخص اپنے کو مسافر سمجھتے ہوئے دو رکعت پر سلام پھیر دے، یا ظہر کی نماز کو جمعہ کی نماز سمجھتے ہوئے دو رکعت پر سلام پھیرے، تو اس صورت میں سلام پھیرتے ہی نماز فاسد ہوجائے گی۔ إلا السلام ساهياً، للتحليل أى للخروج من الصلاة قبل إتمامها على ظن إكمالها فلا يفسد، بخلاف السلام على إنسان للتحية، أو على ظن أنها تروايحة مثلاً فإنه يفسدها مطلقاً. (در مختار) قال الشامى: أى بأن كان يصلى العشاء فظن أنها التراويح ومثله ما لو صلى ركعتين من الظهر فسلم على ظن أنه مسافر أو أنها جمعة أو فجر. (شامی زکریا ۳۷۲/۲، طحطاوی ۱۷۶)

قرأت میں فحش غلطی

نماز کے دوران اگر قرآنِ کریم پڑھتے ہوئے ایسی فحش غلطی ہوجائے جس سے معنی بالکل بدل جائیں اور تاویل کی کوئی صورت نہ رہے تو اس فحش غلطی سے نماز فاسد ہوجائے گی، اگر قریب المخارج حروف میں ادل بدل ہوجائے، مثلاً: ''ظا'' اور ''ضاد'' ''طا'' اور ''تا''، یا ''ہا'' اور ''حا'' وغیرہ، تو متأخرین کے نزدیک مطلقاً نماز فاسد نہ ہوگی، الا یہ کہ کوئی شخص قصداً غلط پڑھے، تو پھر یقیناً فساد کا حکم لگایا جائے گا۔ قال فى الخانية والخلاصة: الأصل فيما إذا ذكر حرفاً مكان حرف وغير المعنى، إن أمكن الفصل بينهما بلا مشقة تفسد، وإلاَّ يمكن إلا بمشقةٍ، كالظاء مع الضاد المعجمتين، والصاد مع السين المهملتين، والطاء مع التاء. قال أكثرهم: لا تفسد. وفى خزانة الأكمل، قال القاضى أبو عاصم: إن تعمد ذلك تفسد. (شامی زکریا ۳۹۶/۲، طحطاوی ۱۸۶، فتاوی محمودیہ ۱۸۱/۲، ۱۵۰/۷)

تنبیہ: قرأت میں جو بھی غلطی ہو اس کے بارے میں صورتِ واقعہ بتا کر جان کار عالم اور مفتی سے مسئلہ پوچھنا چاہئے۔ (مرتب)

Marfat.com

نماز پڑھتے ہوئے عورت کا بچہ کو دودھ پلانا

اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اور اس کے چھوٹے بچے نے اسی حالت میں اس کے پستان کو چوسا جس سے دودھ نکل آیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ مص ثديها ثلاثاً أو مرة ونزل لبنها. (در مختار) وفي المحيط: إن خرج اللبن فسدت، لأنه يكون إرضاعاً وإلا فلا، ولم يقيده بعدد. (شامی زکریا ۲/ ۳۹۰)

نماز کے دوران جان بوجھ کر وضو توڑ دینا

اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص نے قصداً وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہوگئی؛ (البتہ اگر خود بخود اچانک وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے بنا کی گنجائش ہے) والحدث عمداً أي لا يسبقه لأنه به يبني. (مراقی الفلاح ۱۸۰)

نماز پڑھتے ہوئے بے ہوش یا پاگل ہو جانا

اگر نماز کے دوران کسی شخص پر بے ہوشی طاری ہوگئی، یا مجنون ہوگیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ والإغماء والجنون. (مراقی الفلاح ۱۸۰)

نماز پڑھتے ہوئے موت آگئی

نماز پڑھتے ہوئے اگر کسی کو موت آجائے تو اس سے نماز ساقط ہو جائے گی، اور اگر امام نماز کے دوران انتقال کر جائے تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور انہیں از سر نو نماز پڑھنی ہوگی۔ مرنے والے کی نماز کا فدیہ لازم نہیں ہے؛ کیوں کہ اس سے نماز ساقط ہو چکی ہے۔ أقول تظهر ثمرته في الأيام لو مات بعد القعدة الأخيرة بطلت صلاة المقتدين به، فيلزمهم استئنافها، الخ. ولا تظهر الثمرة في وجوب الكفارة فيما لو كان أوصى بكفارة صلاته لأن المعتبر آخر الوقت وهو لم يكن في آخر الوقت من أهل الأداء فلا تجب عليه. (شامی زکریا ۲/ ۳۹۱)

Marfat.com

امامت و جماعت کے مسائل

نماز با جماعت کی اہمیت

اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے، اسی لئے اس کی بہت سی عبادات اجتماعی طور پر ادا کی جاتی ہیں، انہی میں سے نماز با جماعت بھی ہے جو امت کے مردوں پر سنتِ مؤکدہ (واجب کے قریب) ہے۔ احادیثِ شریفہ میں نماز با جماعت کی نہایت تاکید اور فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، چند احادیث کا ترجمہ ذیل میں پیش ہے:

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

□ ''اکیلے اور بازار میں نماز پڑھنے کے مقابلہ میں جماعت سے نماز پڑھنے میں ۲۵ رگنا زیادہ ثواب ہے، اس لئے کہ کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز پڑھنے کی غرض سے جب مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم پر نیکی کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک برائی اس سے معاف کی جاتی ہے، پھر جب وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوتا ہے تو جب تک وہ مصلیٰ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھے گا نماز ہی میں سمجھا جائے گا''۔ (بخاری شریف عن ابی ہریرۃ ۸۹/۱، الترغیب والترہیب ۱۵۹/۱)

□ ''با جماعت نماز اکیلے نماز کے مقابلہ میں ۲۷ رگنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔ (بخاری شریف ۸۹/۱)

□ ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کی با جماعت ادائیگی کے لئے گیا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں''۔ (الترغیب والترہیب ۱۵۹/۱)

□ ''جو شخص چالیس دن برابر اس طرح با جماعت نماز ادا کرے کہ کسی بھی نماز کی تکبیرِ اولی امام کے ساتھ فوت نہ ہو تو اس کے لئے جہنم اور نفاق سے براءت کے دو پروانے لکھ دئے جاتے ہیں''۔ (الترغیب والترہیب ۱۶/۱)

□ ''جس شخص نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات عبادت میں گذاری اور جس شخص نے فجر کی نماز بھی با جماعت پڑھی تو گویا وہ پوری رات عبادت میں مشغول رہا''۔ (الترغیب والترہیب ۱۶۳/۱)

Marfat.com

نماز باجماعت ترک کرنے پر وعیدیں

نبی اکرم ﷺ نے جماعت کی نماز چھوڑنے والوں کے لئے سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں،

آپ ﷺ نے فرمایا:

❑ ''لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو ضرور جلوادوں گا''۔

(الترغیب والترہیب ۱/۱۷)

❑ ''جو شخص اذان سنے اور پھر بلا عذر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی پڑھی گئی نماز (جو اکیلے پڑھے گا) قبول نہیں کی جائے گی''۔ (ابوداؤد شریف ۱/۸۱، الترغیب والترہیب ۱/۱۶۶)

❑ ''نہایت بے مروتی اور کفر ونفاق کی علامت ہے کہ آدمی اذان سن کر نماز کے لئے حاضر نہ ہو''۔

(الترغیب والترہیب ۱/۱۶۷)

❑ ''مؤمن کی بدنصیبی اور محرومی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتے ہوئے سنے اور اس کی دعوت پر لبیک نہ کہے (یعنی جماعت میں شریک نہ ہو)''۔ (الترغیب والترہیب ۱/۱۶۷)

لہٰذا ہر مسلمان مرد پر ضروری ہے کہ وہ مساجد میں جاکر باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرے، اور اس بارے میں قطعاً سستی اور غفلت سے کام نہ لے۔

امام کی ذمہ داری

جماعت کی نماز کا سارا دارومدار چوں کہ امام پر ہوتا ہے، اس لئے شریعت میں امام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے مقام ومنصب کا خیال رکھے، اور امامت کی عظیم ذمہ داری پوری امانت ودیانت کے ساتھ بجالانے کی کوشش کرے؛ اس لئے کہ اگر امام اچھی طرح آداب وشرائط ملحوظ رکھ کر نماز پڑھائے گا تو اسے مقتدیوں کی نمازوں کے بقدر ثواب ملے گا اور اگر کوتاہی کرے گا تو سارا وبال بھی اسی پر ہوگا، مقتدی ذمہ دار نہ ہوں گے۔

ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَمَّ قَوْماً فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ ضَامِنٌ وَمَسْئُولٌ لِمَا ضَمِنَ وَإِنْ أَحْسَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَنْ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً، وَمَا كَانَ مِنْ نُقْصٍ فَهُوَ عَلَيْهِ.

جو شخص کسی جماعت کی امامت کرے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے، اور یہ جان لینا چاہئے کہ وہ ذمہ دار ہے اور اپنی ذمہ داری کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، اب اگر وہ اچھی طرح امامت کرے گا تو اسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے نمازیوں کے بقدر ثواب ملے گا جب کہ ان

Marfat.com

(الترغیب والترھیب ۱/ ۱۸٤)

نمازیوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جو بھی امامت میں کوتاہی ہوگی اس کا وبال امام ہی پر ہوگا۔

اس لئے ائمہ کرام کو چاہئے کہ وہ ہر وقت اس ہدایت کو پیش نظر رکھیں، مسائلِ امامت سے واقفیت کے ساتھ ورع وتقوی، امانت ودیانت اور حسنِ اخلاق کا التزام کریں، کیوں کہ ائمہ اسلام کے شعائر کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی عزت میں امت کی عزت ہے اور ان کی رسوائی میں پوری قوم کی رسوائی ہے۔

امامت کی شرائط

صحت مند مردوں کی امامت کے لئے فقہاء نے چھ شرائط ذکر کی ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عقل مند ہونا (۴) مرد ہونا (۵) قرأت پر قادر ہونا (۶) عذر (نکسیر، ہکلا پن وغیرہ) سے محفوظ ہونا۔ (یہاں مردوں کی قید سے عورتوں اور بالغ بچوں کا استثناء مقصود ہے کہ عورتوں کی امامت کے لئے مرد ہونا شرط نہیں، اسی طرح نابالغ بچہ اپنے ہم جنسوں کی امامت کرسکتا ہے، ان میں بلوغ کی شرط نہیں ہے۔ اور صحت مند کی قید سے معذورین کا استثناء پیشِ نظر ہے کہ ایک معذور اپنے جیسے معذورین کا امام بن سکتا ہے عذر کی سلامتی وہاں مشروط نہیں ہے؛ البتہ اتنا ضرور خیال رہے کہ امام بنسبت مقتدیوں کے صحت کے اعتبار سے اچھے حال میں ہو یا کم سے کم برابر درجہ میں ہو، ان سے کمتر حال میں نہ ہو)

وأما شروط الإمامة فقد عدها فی نور الإيضاح علی حدة. فقال: وشروط الإمامة للرجال الأصحاء ستة أشياء: الإسلام، والبلوغ، والعقل، والذكورة، والقراءة، والسلامة من الأعذار، كالرعاف والفأفأة والتمتمة واللثغ وفقد شرط كطهارةٍ وستر عورةٍ، احترز بالرجال الأصحاء عن النساء الأصحاء فلا يشترط فی إمامهن الذكورة، وعن الصبيان فلا يشترط فی إمامهم البلوغ، وعن غير الأصحاء فلا يشترط فی إمامهم الصحة، لكن يشترط أن يكون حال الإمام أقوى من حال المؤتم أو مساوياً. (شامی بیروت ۲/ ۲٤۲، شامی زکریا ۲/۲۸٤-۲۸۵)

اقتداء کی شرائط

اور کسی بھی امام کی اقتداء درست ہونے کے لئے دس شرائط ملحوظ رہنی ضروری ہیں: (۱) مقتدی کا امام کی اقتداء کی نیت کرنا (۲) امام اور مقتدی کی جگہ حقیقۃً یا حکماً متحد ہونا (۳) دونوں کی نماز ایک ہونا (یہ نہ ہو کہ امام

Marfat.com

پڑھا رہا ہے ظہر کی نماز، اور مقتدی نیت کر لے عصر کی) (۴) امام کی نماز کا درست ہونا (۵) کسی عورت کا امام یا مقتدی کے سامنے یا دائیں بائیں نہ ہونا (۶) مقتدی کی ایڑی کا امام کی ایڑی سے آگے نہ ہونا (اگر ایڑی امام سے آگے ہوگی تو مقتدی کی اقتداء درست نہ ہوگی، ہاں اگر ایڑی پیچھے ہو مگر قد و قامت میں زیادتی کی وجہ سے سجدہ کرتے ہوئے مثلاً سر امام کے سر سے آگے ہو جائے تو اقتداء میں کوئی فرق نہ آئے گا) (۷) مقتدی کو امام کی نقل و حرکت کا علم ہونا (کہ اب وہ قیام میں ہے یا رکوع یا سجدہ میں ہے، محض اٹکل سے کام نہ چلے گا) (۸) مقتدی کا (نماز کے دوران یا امام کے سلام پھیرنے کے بعد) یہ جان لینا کہ امام مسافر ہے یا مقیم (تاکہ اپنا حال دیکھ کر قصر و اتمام پر عمل کر سکے) (۹) مقتدی کا امام کے ساتھ ارکانِ نماز میں شریک رہنا (۱۰) ارکان کی ادائیگی میں مقتدی کا حال امام کے مساوی یا اس سے کم تر ہونا، مثلاً۔ (۱) رکوع سجدہ پر قدرت رکھنے والے امام کا اپنے جیسے مقتدی کی امامت کرنا، یا اشارہ سے نماز پڑھنے والے کا اپنے جیسے شخص کی امامت کرنا (۲) اشارہ سے نماز پڑھنے والے کا رکوع سجدہ پر قادر امام کی اقتداء کرنا اور یہی تفصیل شرائط نماز کے معاملہ میں بھی ہے، یعنی مقتدی، شرائط (مثلاً ستر، طہارت وغیرہ) میں امام کے برابر یا اس سے کمتر ہونا چاہئے۔

والصغرىٰ ربط صلاة المؤتم بالإمام بشروط عشرة: نية المؤتم الاقتداء، واتحاد مكانهما، وصلاتهما، وصحة صلاة إمامه، وعدم محاذاة إمرأة، عدم تقدمه عليه بعقبه، وعلمه بانتقالاته، وبحاله من إقامة وسفر، ومشاركته في الأركان، وكونه مثله أو دونه فيها وفي الشرائط. (در مختار مع الشامي بيروت ۲/۲۴۲ - ۲۴۴، شامي زكريا ۲/۲۸۴ تا ۲۸۶)

اب ذیل میں امامت و جماعت سے متعلق بعض ضروری مسائل ملاحظہ فرمائیں:

امامت کا حق دار

امامت کا صحیح حقدار وہی ہے جو نماز اور اس کے متعلقہ مسائل سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو، قرآنِ کریم صحیح پڑھتا ہو، دین دار ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔

الأولى بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة هكذا في المضمرات وهو الظاهر هكذا في البحر الرائق، هذا إذا علم من القراءة قدر ما تقوم به سنة القراءة هكذا في التبيين ولم يطعن في دينه كذا في الكفاية وهكذا في النهاية، ويجتنب الفواحش الظاهرة وإن كان غيره أورع منه كذا في المحيط. (هنديه ۱/۸۳، ومثله في در مختار مع

Marfat.com

الشامی زکریا ۲/ ۲۹٤، در مختار مع الشامی بیروت ۲/ ۲۵۱، طحطاوی علی المراقی ۱٦۳)

قادیانی کی امامت

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے بلا تردد کافر ومرتد اور زندیق ہیں، ان کی امامت قطعاً جائز نہیں ہے۔ سمعت بعضهم يقول: إذا لم يعرف الرجل أن محمداً ﷺ آخر الأنبياء عليهم وعلى نبينا السلام فليس بمسلمٍ. (هنديه ۲/ ۲٦۳، الاشباه والنظائر ۲۹٦، جواهر الفقه ۱/ ۵۷، فتاویٰ دارالعلوم ۳/ ۳۱۰)

منکرینِ حدیث کی امامت

علماء نے فرقہ منکرینِ حدیث (اہلِ قرآن) کو کافر قرار دیا ہے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (فتاوی دارالعلوم ۳/ ۴۷ وغیرہ)

شیعہ کی امامت

شیعہ اثنا عشری کی امامت میں نماز درست نہیں ہے؛ کیوں کہ اس فرقہ کے عقائد کفریہ ہیں۔ (مثلاً حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی تکفیر، عصمتِ انبیاء، تحریفِ قرآن وغیرہ) فإن أدى إلى الكفر فلا يجوز أصلاً الاقتداء به كغلاة الروافض. (صغیری ۲٦٤) أو الكافر بسب الشيخين أو بسب أحدهما في البحر عن الجوهرة معزيا للشهيد من سب الشيخين أو طعن فيهما كفر، ولا تقبل توبته. وبه أخذ الدبوسي وأبو الليث وهو المختار للفتوى. (شامی زکریا ٦/ ۳۷٦، جوار الفقه ۱/ ٦۰)

بدعتی کی امامت

بدعتی کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره تقديم الفاسق كراهة تحريم وكذا المبتدع. (صغیری ۲٦٤، شامی زکریا ۲/ ۲۹۹، بیروت ۲/ ۲۵۵، البحر الرائق ۱/ ۳٤۸، هنديه ۱/ ۸۵)

Marfat.com

غیر مقلد (اہلِ حدیث) کی امامت

جو غیر مقلد سخت متعصب ہو اور بزرگانِ دین کے بارے میں زبان درازیاں کرتا ہو وہ فاسق کے حکم میں ہے، اس کی امامت مکروہ ہے؛ لیکن اگر وہ متعصب نہ ہو اور بزرگوں کی شان میں بے ادب نہ ہو، نیز وہ ایسا عمل نہ کرے کہ جس سے امام صاحبؒ کے مذہب کے مطابق نماز مکروہ یا فاسد ہوتی ہے، تو ایسے غیر مقلد کے پیچھے مذکورہ شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ۳۴۸، فتاوی دار العلوم ۱۴۳/۳) وذهب عامة مشائخنا إلى الجواز إذا كان يحتاط في موضع الخلاف وإلا فلا، والمعنى أنه يجوز في المراعى بلا كراهة الخ. (شامی بیروت ۲۵۹/۲، زکریا ۳۰۲/۲)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اس کی اقتداء میں نماز نہ پڑھی جائے؛ بلکہ متقی شخص ہی کو امام بنایا جائے۔ ویكره تقديم الفاسق كراهة تحريم. (صغیری ۲٦٤، حلبی ۵۱۳، هدایه ۱۲۲/۱، البحر الرائق ۳٤۹/۱، فتاوی دار العلوم ۱٤٥/۳)

ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت

ڈاڑھی کٹانے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (خواہ فرائض میں ہو یا تراویح میں) والسنة فيها القبضة (إلى قوله) ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته. (در مختار مع الشامی زکریا ۵۸۳/۹) وأما الفاسق فقد علّلوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً. (شامی زکریا ۲۹۹/۲، بیروت ۲۵۵/۲)

ٹی وی دیکھنے والے یا سنیما باز کی امامت

جو شخص سنیما یا ٹی وی وغیرہ پر فحش مناظر دیکھتا ہو اور ناچ گانے وغیرہ کی محفلوں سے احتراز

Marfat.com

نہ کرتا ہو ایسا شخص فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ ویکرہ تقدیم الفاسق کراھة تحریم. (شامی بیروت ۲/۲۵۵، زکریا ۲/۲۹۹)

انگریزی بال رکھنے والے کی امامت

انگریزی بال رکھنے والا فاسق ہے، اور فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (محمودیہ ۲/۷۷) ویکرہ إمامة فاسق لأنه لا یهتم لأمر دینه. (شامی زکریا ۲/۲۹۹، بیروت ۲/۲۵۵)

جس کی بیوی پردہ نہ کرتی ہو اس کی امامت

اگر امام کی بیوی شرعی طور پر پردہ نہیں کرتی اور وہ بے پردگی سے نہیں روکتا؛ بلکہ اس کے اس فعل سے راضی ہے اور اس سے بہتر امامت کا اہل موجود ہے تو ایسی حالت میں اس کو امام بنانا مکروہ ہے؛ کیوں کہ وہ فاسق ہے۔ ویکرہ إمامة فاسق لأنه لا یهتم لأمر دینه. (شامی زکریا ۲/۲۹۸-۲۹۹، بیروت ۲/۲۵۵) البتہ اگر امام بے پردگی سے روکتا ہے اور بیوی نہیں مانتی تو امامت مکروہ نہیں۔ (کفایت المفتی ۳/۸۰، محمودیہ ۲/۹۹، ۷/۴۷، امداد الاحکام ۲/۱۳۰)

ٹخنوں سے نیچے پائجامہ لٹکانے والے کی امامت

ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا ناجائز ہے اور موجب فسق ہے، اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی دار العلوم ۳/۱۱۷) ویکرہ إمامة فاسق لأنه لا یهتم لأمر دینه. (شامی زکریا ۲/۲۹۹، در مختار مع الشامی بیروت ۲/۲۵۵) و کرہ کفه أی رفعه ولو لتراب کمشمر کم أو ذیل عبثه به أو بثوبه. (در مختار زکریا ۲/۴۰۶، در مختار مع الشامی بیروت ۲/۳۵۰)

کالا خضاب لگانے والے کی امامت

بلا عذر سیاہ خضاب لگانے والے امام کی امامت مکروہ ہے۔ (احسن الفتاوی ۳/۲۹۴، امداد الفتاوی ۴/۲۱۳، محمودیہ ۱۴/۳۸۶) ویکرہ بالسواد أی لغیر الحرب وأما الخضاب بالسواد لیزین نفسه للنساء فمکروه. (شامی زکریا ۹/۶۰۵) (البتہ اگر کسی عذر سے خضاب لگایا مثلاً میدان

Marfat.com

جنگ میں دشمن پر رعب ڈالنے یا (بعض علماء کے نزدیک) بیوی کو خوش کرنے کے لئے لگایا تو ایسے امام کی امامت مکروہ نہ ہوگی)

نابینا کی امامت

جو نابینا محتاط ہو اور نجاست سے بچنے کا پورا اہتمام کرتا ہو تو اس کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ وهذا ذكره في النهر بحثا أخذا من تعليل الأعمى بأنه لا يتوقى النجاسة، الخ. لكن ورد في الأعمى نص خاص هو استخلافه ﷺ لابن أم مكتوم وعتبان على المدينة وكانا أعميين. (شامی زکریا ۲/۲۹۸، ۲۹۹، بیروت ۲/۲۵۵، طحطاوی ۱۶۴-۱۶۵، احسن الفتاوی ۳/۲۶۰، رحیمیہ ۴/۳۶۳، دارالعلوم ۳/۱۳۷)

امرد کی امامت

امرد اگر خوبصورت ہو اور اس کو شہوت کی نگاہ سے لوگوں کے دیکھنے کا اندیشہ ہو تو اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، اور بہتر ہے کہ کسی باریش شخص کو ہی مستقل امام مقرر کیا جائے۔ وكذا تكره خلف أمرد. في الشامي: الظاهر أنها تنزيهية أيضاً، والظاهر أيضا كما قال الرحمتي: أن المراد به الصبيح الوجه لأنه محل الفتنة. (شامی زکریا ۲/۳۰۱)

عنین (نامرد) کی امامت

اگر کوئی شخص امراض کی وجہ سے ناقابل جماع ہو جائے یعنی نامرد ہو جائے تو اس کی امامت جائز ہے؛ کیوں کہ فقہاء نے عنین کی امامت کو مکروہ یا ناجائز کہیں نہیں لکھا ہے۔ (فتاوی دارالعلوم باب الامامت ۳/۱۵۶، ۳/۲۲۲، ۳/۲۷۹، محمودیہ ۲/۱۰۱)

جس مرد کی داڑھی نہ نکلے اس کی امامت کا حکم

اگر کسی شخص کی عمر زیادہ ہوگئی ہو؛ لیکن اس کی داڑھی نہ نکلی ہو تو وہ امرد نہیں رہا، اس کے پیچھے امامت بلا کراہت درست ہے۔ وفي حاشية المدني عن الفتاوى العفيفية: سئل

Marfat.com

العلامة الشيخ عبد الرحمن بن عيسىٰ المرشد عن شخص بلغ من السن عشرين سنة وتجاوز حد الإنبات ولم ينبت عذاره فهل يخرج بذلک عن حد الأمردية وخصوصاً قد نبت له شعرات فی ذقنه تؤذن بأنه ليس من مستديری اللحیٰ فهل حکمه فی الإمامة کالرجال الکاملين أم لا؟ (إلی قوله) فأجاب بالجواز من غير کراهة. (شامی بیروت ۲/۲۵۸، زکریا ۲/۳۰۱)

نابالغ کی امامت

حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ نابالغ کو فرض ونفل کسی میں بھی امام مقرر کرنا صحیح نہیں؛ البتہ اگر وہ اپنے ہم جنسوں کی امامت کرے تو صحیح ہے۔ (امداد الفتاوی ۱/۳۶۱، دار العلوم ۴/۲۲۶، محمودیہ ۲/۷۷، ۲/۳۵۰، دار العلوم ۳/۱۱۵) أما غير البالغ فإن کان ذکراً تصح إمامته لمثله. (شامی زکریا ۲/۳۲۱، در مختار مع الشامی ۲/۲۷۶) لا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقاً. (شامی زکریا ۲/۳۲۱) فلا يصح اقتداء بالغ بصبی مطلقاً سواء کان فی فرض لأن صلاة الصبی ولو نوی الفرض نفل، أو فی نفل لأن نفله لا يلزمه أی ونفل المقتدی لازم مضمون عليه فيلزم بناء القوی علی الضعيف. (طحطاوی ۱/۱۵۱، حلبی کبیر ۵۱۶)

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز

اگر کوئی شخص بیٹھ کر باقاعدہ رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھائے اور اس کے پیچھے مقتدی کھڑے ہو کر اقتداء کریں تو اس کی اقتداء کرنا جائز اور درست ہے؛ لیکن افضل یہی ہے کہ ایسے شخص کو امام بنایا جائے جو قیام پر قادر ہو۔ (فتاویٰ ریاض العلوم ۲/۴۰۹)

نوٹ: البتہ جو شخص اشارہ سے رکوع سجدہ کر رہا ہو تو اس کی اقتداء کرنا تندرست غیر معذور کے لئے درست نہ ہوگا۔ وصح اقتداء قائم بقاعد يركع ويسجد؛ لأنه عليه الصلاة والسلام صلی آخر صلاته قاعداً وهم قيام وأبوبکرؓ يبلغهم تکبيره. (درمختار) وفي الشامية: وقيد القاعد بکونه يرکع ويسجد؛ لأنه لو کان مومياً لم يجز

Marfat.com

اتفاقاً. (درمختار مع الشامی زکریا ۳۳۶/۲، وهکذا في الهداية ۱۰۷/۱) **ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد.** (هندية ۸۵/۱، طحطاوي على المراقي ۲۹۵ دار الكتاب، تاتاخانية زكريا ۲۵٤/۲، البحر الرائق كوئٹه ۳٦٤/۱)

معذور کی امامت

طاہر کے لئے معذور آدمی کی اقتداء درست نہیں؛ البتہ اگر ایک معذور آدمی دوسرے معذور کی امامت کرے تو درست ہے، بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں، اگر دونوں کا عذر الگ الگ ہو تو پھر درست نہیں۔ **ويجوز اقتداء المعذور بالمعذور إن اتحد عذرهما وإن اختلف فلا يجوز الخ، ولا يصل الطاهر خلف من به سلسل البول.** (شامی زکریا ۳۲۳/۲، بیروت ۲/ ۲۷۸، هندیه ۸٤/۱، طحطاوی ۱۵۷، حلبی کبیر ۵۱٦)

پٹی پر مسح کرنے والے کی امامت

پٹی پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے غاسل کی نماز شرعاً درست ہے۔ **وصح اقتداء غاسل بماسح على خف أو جبيرة.** (مراقي الفلاح ۲۹۵) **صح اقتداء غاسل بماسح ولو على جبيرة، وفي الشامية: لأن المسح على الجبيرة أولىٰ بالجواز؛ لأنه كالغسل لما تحته.** (درمختار مع الشامي زكريا ۳۳٦/۲، تاتارخانية زكريا ۲۵۷/۲)

غیر مختون کی امامت

ختنہ سنت ہے جو شخص بلا عذر اس کو چھوڑ دے وہ تارک سنت ہے، اگر وہ بدن کو غسل واستنجاء میں پاک صاف رکھتا ہے تو اس کی امامت درست ہے، بشرطیکہ اتفاقی طور پر غیر مختون رہ گیا ہو اور ختنہ کے سنت ہونے کا قائل ہو، اگرچہ مختون مقدم ہے۔ (کفایت المفتی ۴۴/۳، محمودیہ ۹۸/۲) **إذا أمكنه أن يختتن لنفسه فعل.** (درمختار زكريا ۵٤۹/۹)

تتلے شخص کی امامت

صحیح تلفظ پر قدرت نہ رکھنے والے تتلے شخص کی امامت ایسے لوگوں کے لئے جو صحیح تلفظ پر

Marfat.com

قادرہوں درست نہیں؛ لہٰذا تتلے شخص کوامام نہ بنایا جائے۔ ولا يجوز إمامة الالثغ الذي لا يقدر على التكلم ببعض الحروف إلا لمثله إذا لم يكن في القوم من يقدر على التكلم بتلك الحروف، فأما إذا كان في القوم من يقدر على التكلم بها فسدت صلاته وصلوٰة القوم. (عالمگیری ۸۶/۱، طحطاوي على المراقي دارالكتاب ۲۸۹) ولا يصح اقتداء غير الالثغ به أي بالالثغ على الأصح ..... ولا تصح صلاته إذا أمكنه بمن يحسنه أو ترك جهده أو وجد قدر الفرض مما لا لثغ فيه هٰذا هو الصحيح المختار في حكم الالثغ. (درمختار) وفي الشامية: الراجح المفتى به عدم صحة إمامة الالثغ لغيره ممن ليس به لثغة. (درمختار مع الشامی زکریا ۳۲۷/۲-۳۲۸، شامی بیروت ۲۸۲/۲، البحر الرائق کوئٹہ ۳۶۷/۱)

امام کوتکبیرات کس طرح کہنی چاہئیں؟

تکبیراتِ انتقالیہ کہنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیرات شروع کرے اور جونہی دوسرے رکن میں پہنچے تکبیر کی آواز بند ہوجائے۔ وينبغي أن يكون ابتداء تكبيره عند أول الخرور والفراغ منه عند الاستواء. (کبیری ۳۱٤، شامی زکریا ۱۹۶/۲، بیروت ۱۷۳/۲)

رکوع وسجدہ میں امام کتنی مرتبہ تسبیحات پڑھے؟

امام تسبیحاتِ رکوع وسجدہ میں اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدی اطمینان کے ساتھ تین مرتبہ تسبیح پڑھ لیں، اس لئے امام کوچاہئے کہ پانچ مرتبہ تسبیحات کہہ لے؛ تاکہ مقتدی اطمینان سے تین مرتبہ کہہ لیں۔ ونقل في الحلية عن عبد الله بن المبارک وإسحاق وإبراهيم والثوری: أنه يستحب للإمام أن يسبح خمس تسبيحاتٍ ليدرک من خلفه الثلاث. (شامی زکریا ۱۹۹/۲، رحیمیہ ۳۷۱/٤، احسن الفتاوی ۲۹۶/۳)

Marfat.com

امام کا مصلیٰ ہی پر سنتیں پڑھنا

اگر مسجد میں جگہ تنگ نہیں ہے تو امام کا مصلیٰ پر سنتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر جگہ تنگ ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (فتاوی محمودیہ ۱۱۵/۱۴) ویکرہ للإمام التنفل فی مکانہ لا للمؤتم. (درمختار) والکراھة تنزیھیة کما دلّت علیه عبارة الخانیة. (شامی زکریا ۲۴۸/۲، بیروت ۲۱۹/۲) إذا ضاق المکان فلا کراھة. (مراقی الفلاح ۱۹۸)

امام نماز پڑھ کر کس طرف رخ کرے؟

بہتر ہے کہ فجر اور عصر کی نماز میں سلام پھیرنے کے بعد امام قبلہ کی دائیں جانب رخ کرکے بیٹھے۔ یستحب للإمام التحول لیمین القبلة یعنی یسار المصلی. (درمختار مع الشامی زکریا ۲۴۸/۲، در مختار مع الشامی بیروت ۲۲۰/۲)

بارش اور سخت سردی میں ترکِ جماعت

سخت بارش اور سردی کی وجہ سے ترکِ جماعت کی گنجائش ہے۔ ولا تجب علی مریض ولا علی من حال بینه وبینھا مطر وطین وبرد شدیدٌ. (شامی زکریا ۲۹۲/۲، شامی بیروت ۲۴۹/۲، ھندیه ۸۳/۱)

کرفیو میں ترکِ جماعت

اگر کسی وجہ سے شہر میں کرفیو نافذ ہو اور باہر نکلنے کی قانونی ممانعت ہو تو ایسی صورت میں اپنی جان، عزت اور آبرو کی حفاظت ضروری ہے اور جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے۔ وخوف ظالم أی علی نفسه أو ماله أو خوف ضیاع ماله، لو اشتغل بالصلاة جماعة. (طحطاوی علی المراقی ۱۶۲)

قضاء حاجت مقدم ہے یا جماعت

اگر کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے قضاء حاجت کرے اس کے بعد جماعت مل جائے تو فبہا ورنہ تنہا نماز پڑھ لے۔ فلا تجب علی مریضٍ الخ، أو مدافعة أحد

Marfat.com

الأخبثين. (درمختار زکریا ۲/۲ ۹۳، در مختار مع الشامی بیروت ۲/۲ ۴۹، فتاوی دارالعلوم ۳/۶۶)

گھر پر تراویح کی جماعت

تراویح کی جماعت گھر یا فرم وغیرہ میں پڑھنی درست ہے؛ البتہ فرض نماز قریبی مسجد ہی میں ادا کی جائے اوراس کے بعد گھر آکر تراویح پڑھیں ورنہ مسجد کے ثواب سے محرومی ہوگی۔

وقال الصدر الشهيد: الجماعة سنة كفاية حتى لو أقامها البعض منفرداً فى بيته لا يكون تاركاً للسنة، إلى أن قال وإن صلاها بجماعةٍ فى بيته فالصحيح أنه نال إحدى الفضيلتين. (طحطاوی علی المراقی ۲۲۵)

کیا عورتیں تنہا جماعت کرسکتی ہیں؟

فرض نمازوں میں عورت کا امام بن کر عورتوں کی امامت کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ **عن عائشة رضى الله تعالى عنها أن رسول الله ﷺ قال: "لا خير فى جماعة النساء".** (المعجم الكبير للطبرانى ۲۴/۲۴۶، ۱۲/۲۴۵) **ويكره تحريماً جماعة النساء ولو فى التراويح.** (شامی زکریا ۲/۳۰۵، بیروت ۲/۲۶۲، فتاوی رحیمیہ ۹/۷۶؛ شامی زکریا ۲/۳۰۵، بیروت ۲/۲۶۲، ہدایہ ۱/۱۲۳)

نوٹ: البتہ اگر کوئی حافظہ عورت اپنا قرآن یاد کرنے کی غرض سے تراویح میں قرآنِ کریم سنائے تو اس کی گنجائش ہے؛ اس لئے کہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ (کتاب الآثار للامام محمدؒ ۱/۲۰۳-۲۰۶، مصنف ابن أبی شیبہ ۱/۴۰۳)

عورتوں کا مسجد میں جماعت کے لئے جانا

عورتیں چاہے بوڑھی ہوں یا جوان، ان کا گھروں میں ہی نماز پڑھنا افضل ہے، ان کا مسجد میں نماز اور جماعت کے لئے جانا پسندیدہ نہیں ہے؛ کیوں کہ اس پرفتن دور میں فتنہ وفساد کا اندیشہ زیادہ ہے؛ لہٰذا احتراز بہرحال لازم ہے۔ **الفتوى فى زماننا على أنهن لا يخرجن وإن**

Marfat.com

عجائز إلى الجماعات لا فى الليل ولا النهار لغلبة الفتنة والفساد وقرب يوم المعاد. (نفع المفتى والسائل ۹۳، شامى زكريا ۳۰۷/۲، بيروت ۲۶۳/۲)

نفل کی جماعت کا حکم

تراویح کے علاوہ نفل نماز (مثلاً تہجد وغیرہ) کی جماعت کرنا مکروہ تنزیہی ہے؛ البتہ اگر مقتدی ۲-۳ ہوں تو کوئی کراہت نہیں۔ والنفل بالجماعة غير مستحبٍ لأنه لم تفعله الصحابة ﷺ فى غير رمضان وهو كالصريح فى أنها كراهةٌ تنزيهةٌ. (شامى زكريا ۵۰۰/۲، بيروت ۴۳۷/۲، هنديه ۸۴/۱) وإن كان متطوعاً فالجماعة فيه مكروهة كراهة تنزيهية إلا فى شهر رمضان. (حاشية العلامة أبى الوفاء الافغانى على كتاب الآثار ۲۴۸/۱)

وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے

وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے؛ لہٰذا اسے صرف رمضان میں ہی باجماعت پڑھنے کی اجازت ہے، رمضان کے علاوہ زمانہ میں وتر کی جماعت کا حکم نہیں ہے۔ إن جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وإن كان الوتر نفسه أصلاً فى ذاته لأن سنة الجماعة فى الوتر إنما عرفت بالأثر تابعة للتراويح. (شامى زكريا ۵۰۰/۲، بيروت ۴۳۶/۲، احسن الفتاوى ۴۵۵/۳، احسن الفتاوى ۴۵۵/۳)

کن اعذار کی وجہ سے ترکِ جماعت کی گنجائش ہے؟

جو شخص کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو، یا اس کے ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہوں، یا وہ فالج زدہ ہو، یا ظالم کے ظلم کے اندیشہ سے روپوش ہو یا بڑھاپے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے عاجز ہو، تو ایسے لوگوں کے لئے جماعت کی نماز ترک کرنے کی شرعاً گنجائش ہے۔ الثانى فى الأعذار التى تبيح التخلف عن الجماعة. فمنها: المرض الذى يبيح التيمم، وكونه مقطوع اليد والرجل من خلاف أو مفلوجاً أو مستخفياً أو لا يستطيع المشى كالشيخ العاجز

Marfat.com

وغیرہ وإن لم یکن بهم ألمٌ. (کبیری ۵۰۹)

جماعت کی فضیلت کب تک حاصل ہوگی؟

امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ جب تک امام کے ساتھ کم از کم ایک رکعت میں شریک نہ ہو جماعت کی فضیلت حاصل نہ ہوگی؛ لیکن جمہور فقہائے احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر نماز کے کسی بھی جز میں امام کے ساتھ شرکت ہوگئی، تو نماز باجماعت کی فضیلت حاصل ہوجائے گی۔ أجمع العلماء علی أن فضل الجماعة الموعود فی قوله علیه الصلاة والسلام: "صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرین درجة" علی ما رویاه فی الصحیحین. یحصل بإدراک أقل الصلاة مع الإمام ولو کان ذلک آخر القعدة الأخیرة قبل السلام لا علی قیاس قول محمد فإنه لا بد أن یکون رکعة بأن یدرکه قبل رفع رأسه من رکوع الرکعة الأخیرة حتی یدرک فضیلة الجماعة. (کبیری ۵۱۰، شامی کراچی ۲/ ۵۱۰)

اکیلے فرض نماز پڑھنے کے دوران جماعت کھڑی ہوگئی

اگر کسی شخص نے انفرادی طور پر کسی فرض نماز کی نیت باندھ لی تھی، اسی درمیان اسی مسجد میں وہ نماز باجماعت پڑھی جانے لگی، تو اب یہ الگ پڑھنے والا شخص کیا کرے؟ اس بارے میں فقہاء نے درج ذیل تفصیل فرمائی ہے:

(۱) اگر وہ نماز دو یا تین رکعت والی (مثلاً فجر یا مغرب) ہے، اور ابھی اس نمازی نے دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے، تو حکم یہ ہے کہ اپنی نماز توڑ کر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہوجائے۔

(۲) اور اگر ۲/ یا ۳/ رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کا سجدہ کرچکا ہے، تو اب اپنی ہی نماز پوری کرے، جماعت میں شریک نہ ہو۔

(۳) اگر نماز چار رکعت والی ہے (مثلاً ظہر اور عشاء) اور ابھی اس نمازی نے پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو فوراً کھڑے کھڑے ایک سلام کے ذریعہ نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے۔

Marfat.com

(۴) اور اگر ۴ رکعت والی نماز میں پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا ہے تو فوراً نماز نہ توڑے؛ بلکہ دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر جماعت میں شریک ہو جائے۔

(۵) اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت کھڑی ہوگئی تو اب اپنی نماز نہ توڑے؛ بلکہ اسے پوری کرے، اور بعد میں بطور نفل امام کے ساتھ شریک ہو جائے، (مگر یہ صورت عصر میں نہیں ہوسکتی؛ کیوں کہ عصر کے فرض پڑھنے کے بعد کوئی بھی نفل نماز پڑھنا منع ہے)

فلو شرع فی صلاة منفرداً فی مسجد ثم أقیمت تلک الصلاة فی ذلک المسجد وشرع الإمام فیها بجماعةٍ ولیس المراد شروع المؤذن فی الإقامة فإن کانت تلک الصلاة ثنائیة أو ثلا ثیة یقطعها ویقتدی احرازاً لفضل الجماعة ما لم یقید الرکعة الثانیة بالسجدة، فإن قیدها فلا؛ لأن القطع لإدراک فضل الجماعة إنما یباح قبل استحکام الصلاة وبعد تقیید الرکعة الثانیة بالسجدة قد استحکمت الثنائیة بتمام رکعتیها والثلا ثیة بوجود أکثرها، وإن کانت الصلاة رباعیة ولم یتم شفعها بعد فإن کان لم یقید الرکعة الأولی بالسجدة یقطعها ولایتم شفعاً علی ما اختاره فخر الاسلام قال فی الهدایة: وهو الصحیح. (حلبی کبیر ۵۱۱)

أو قیدها بها فی غیر رباعیة أو فیها ولکن ضم إلیها رکعةً أخری وجوباً ثم یأتم إحرازاً للنفل والجماعة، وإن صلی ثلا ثاً منها أی الرباعیة أتم منفرداً ثم اقتدی بالإمام متنفلاً ویدرک بذلک فضیلة الجماعة. حاوی، إلا فی العصر فلا یقتدی لکراهة النفل بعده. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/ ۶، ۵۰)

نفل یا سنت پڑھتے ہوئے نماز کھڑی ہوگئی تو کیا کرے؟

اگر نفل یا سنت کی نیت باندھ رکھی تھی کہ نماز کھڑی ہوگئی تو اب تین صورتیں ہیں: (۱) اگر اس نے ابھی دو رکعت پوری نہیں کی ہے تو فوراً نماز نہ توڑے؛ بلکہ دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر نماز میں شریک ہو جائے۔ (۲) اور اگر سنت کی تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو چکا تھا مگر ابھی سجدہ

Marfat.com

نہیں کیا تھا، تو لوٹ کر قعدہ میں آ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔ (۳) اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تھا تو اب چوتھی رکعت پوری کر کے ہی جماعت میں شریک ہو۔ والشارع فی نفل لا یقطع مطلقاً ویتمه رکعتین. (درمختار) ثم اعلم أن هذا كله حيث لم يقم إلى الثالثة، أما إن قام إليها وقيدها بسجدة ففي رواية النوادر يضيف إليها رابعة ويسلم وإن لم يقيدها بسجدة، قال في الخانية: لم يذكر في النوادر واختلف المشائخ فيه قيل يتمها أربعاً ويخفف القراءة، وقيل يعود إلى القعدة ويسلم وهذا أشبه. (شامی کراچی ۵۰۷/۲)

جمعہ کی سنت کے دوران خطبہ شروع ہو جائے تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص جمعہ کی سنت پڑھ رہا تھا اسی دوران خطیب نے خطبہ شروع کر دیا تو راجح قول کے مطابق اس سنت پڑھنے والے شخص کو چاہئے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر خطبہ سننے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے بعد سنتوں کو دوبارہ ادا کرے۔ وسنة الجمعة إذا أقيمت أو خطب الإمام يتمها أربعاً على القول الراجح لأنها صلاة واحدة، وليس القطع للإكمال بل للإبطال خلافاً لما رجحه الكمال. (درمختار) حيث قال وقيل يقطع على رأس الركعتين وهو الراجح لأنه يتمكن من قضائها بعد الفرض ولا إبطال في التسليم على الركعتين فلا يفوت فرض الاستماع والأداء على الوجه الأكمل بلاسبب. (شامی کراچی ۵۰۶/۲)

فجر کی سنتوں کا مسئلہ

اگر فجر کے وقت مسجد میں اس حال میں پہنچا کہ جماعت شروع ہو چکی ہے تو فجر کی سنت پڑھے یا نہ پڑھے؟ اس بارے میں درج ذیل صورتیں ہیں:

(۱) اگر مسجد میں ایک ہی ہال ہے جہاں جماعت ہو رہی ہے یا مسجد کشادہ ہے؛ لیکن

Marfat.com

نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے صفیں پیچھے تک پہنچ چکی ہیں اور کوئی جگہ خالی نہیں ہے، تو اس صورت میں فجر کی سنت چھوڑ دے اور فوراً فرض نماز میں شریک ہوجائے، اس لئے کہ فرض نماز کی صفوں کے ساتھ مل کر سنتیں پڑھنا سخت مکروہ ہے۔

(۲) اگر مسجد کشادہ ہے اور باہری حصہ تک نماز کی صفیں نہیں پہنچ رہی ہیں، تو اگر سنت کی ادائیگی کے بعد امام کے ساتھ تشہد میں شریک ہونے کی امید ہو تو باہری حصہ میں (جماعت کی جگہ سے دور ہٹ کر مثلاً اندر نماز ہو رہی ہے تو دالان میں یا ملحقہ کمرے میں) سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوجائے۔

(۳) اگر یہ اندیشہ ہے کہ سنت پڑھنے کی وجہ سے پوری جماعت ہی چھوٹ جائے گی تو اب سنت نہ پڑھے؛ بلکہ جماعت میں شریک ہوجائے اور اشراق کے وقت یہ چھوٹی ہوئی سنتیں ادا کرلے۔ وإذا خاف فوت ركعتي الفجر لإشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة أكمل وإلا بأن رجا إدراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعاً للبحر لكن صنفه في النهر لايتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكاناً وإلا تركها لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة. (درمختار ۲/ ۵۱۰) قال محمد: أحب إليّ أن يمضيها إلى الزوال. (شامی زکریا ۲/ ۵۱۲)

محلّہ کی مسجد میں اہل محلّہ کا جماعتِ ثانیہ کرنا

محلّہ کی مسجد میں اہل محلّہ کے لئے جماعت ثانیہ سخت مکروہ ہے؛ کیوں کہ اس سے تقلیل جماعت لازم آتی ہے۔ ويكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة. (شامی زکریا ۲/ ۲۹۲، البحر الرائق ۱/ ۳۴۶، هندية ۱/ ۸۳، منحة الخالق ۱/ ۳۴۵) وفي الحديث أن رسول الله عليه السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. (مسند أحمد ۵/ ۲۵۴-۲۶۹، ابن ماجه رقم: ۳۱۲، البيهقي ۱/ ۶۹، مستدرك للحاكم ۴/ ۳۳۴، مجمع الزوائد ۲/ ۴۵)

Marfat.com

بازار یاراستہ کی مسجد میں جماعتِ ثانیہ

بازار یا اسٹیشنوں کی مسجد میں اگر باقاعدہ امام اور نمازی مقرر نہ ہوں تو وہاں تکرار جماعت مطلقاً جائز ہے، اور اگر باقاعدہ امام اور نمازی مقرر ہوں تو اسکے آس پاس رہنے والوں کے لئے جماعت ثانیہ مطلقاً مکروہ ہے؛ لیکن جو مسافر وہاں آتے جاتے ہیں ان کے لئے تکرار جماعت مکروہ نہیں ہے۔ ولو كرر أهله بدونهما أو كان مسجد طريق جاز إجماعاً كما في مسجد ليس له إمام ولا مؤذن ويصلي الناس فيه فوجاً فوجاً. (شامی زکریا ۲/۲۸۸) ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محله لا في مسجد طريق أو مسجد لا إمام له ولا مؤذن. (شامی زکریا ۲/۲۸۸)

تنگی کی وجہ سے تکرارِ جماعت

بڑے شہروں وغیرہ میں اگر ایک مسجد میں بیک وقت سب نمازی نہ سما پائیں اور دوسری جماعت کی ضرورت ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ مسجد کے علاوہ کسی قریبی ہال یا میدان میں جمع ہو کر دوسری جماعت کا اہتمام کیا جائے؛ تاکہ ایک مسجد میں تکرار جماعت کا محظور لازم نہ آئے؛ لیکن اگر دوسری جگہ جماعت کرنے کا انتظام ممکن نہ ہو تو ایک ہی مسجد میں دوسرے امام کی اقتداء میں مابقیہ لوگ جمعہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں؛ کیوں کہ یہاں تکرار جماعت کی علت تقلیل جماعت نہیں پائی جارہی ہے۔ وإذا علموا أنها لا تفوتهم الجماعة فيتأخرون فتقل الجماعة، وتقليل الجماعة مكروه بخلاف المساجد التي على قوارع الطريق لأنها ليست لها أهل معروفون فأداء الجماعة فيها مرة بعد أخرىٰ لا يؤدي إلى تقليل الجماعة. (بدائع الصنائع ۱/۳۷۹) لأن تكرار الجماعة يؤدي إلى تقليل الجماعة؛ لأن الناس إذا علموا أنهم تفوتهم الجماعة فيستعجلون فتكثر الجماعة. (بدائع الصنائع ۱/۳۸۰)

دوسری مرتبہ جو جماعت ادا کی جارہی ہے اس کے لئے اذان واقامت نہیں کہی جائے گی۔

Marfat.com

وإن صلى فيه أهله بأذان وإقامة أو بعض أهله يكره لغير أهله وللباقين وأهله أن يعيدوا الأذان والإقامة. (بدائع الصنائع ۳۷۸/۱)

بارش کے عذر سے تکرارِ جماعت

اگر نمازی زیادہ ہوں اور جماعت کے لئے کوئی اور جگہ دستیاب نہ ہو تو بارش کی شدت کی وجہ سے ایک ہی مسجد میں تکرار جماعت کی گنجائش ہے۔ لأن الناس إذا علموا أنهم تفوتهم الجماعة فيستعجلون فتكثر الجماعة. (بدائع الصنائع ۳۸۰/۱) واختلف في كون الأمطار والثلوج والأوحال والبرد الشديد عذراً، وعن أبي حنيفة: إن اشتد التأذي يعذر، قال الحسن: أفادت هذه الرواية أن الجمعة والجماعة في ذلك سواء ليس على ما ظنه البعض أن ذلك عذر في الجماعة؛ لأنها سنة لا في الجمعة لأنها من أكد الفرائض. (شامی زکریا ۳۹۲/۲)

مسافر حضرات کا کسی مسجد میں جماعتِ ثانیہ کرنا

اگر مسافر حضرات محلّہ کی مسجد میں تداعی اور اذان کے بغیر باجماعت نماز پڑھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان کے لئے مسجد کی حدود میں رہ کر جماعت ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ وروي عن محمد أنه إنما يكره إذا كانت الثانية على سبيل التداعي والإجتماع. (بدائع الصنائع ۳۷۹/۱) وكره تركهما أي الأذان والإقامة معاً لمسافر ولو منفرداً وكذا تركهما لا تركه لحضور الرفقة بخلاف مصل ولو بجماعة، وعن أبي حنيفة: لو اكتفوا بأذان الناس أجزأهم وقد أساؤوا، فرق بين الواحد والجماعة في هذه الرواية. (شامی زکریا ۶۳/۱)

Marfat.com

مدرک، لاحق، اور مسبوق سے متعلق مسائل

مدرک کسے کہتے ہیں؟

جوشخص امام کے ساتھ نماز کی تمام رکعتوں کو پالے وہ مدرک کہلاتا ہے۔ المدرک من أدرک الرکعات کلها مع الإمام. (لبحر الرائق ۱/۶۲۳، در مختار مع الشامی ۲/۳۴۳، مراقی لفلاح ۱۶۸)

رکوع میں شریک ہونے والا شخص بھی مدرک ہے

جوشخص مسجد میں اس وقت پہنچا جب کہ امام پہلی رکعت کے رکوع میں تھا، اور وہ رکوع میں شریک ہوگیا تو وہ بھی مدرک شمار ہوگا۔ أی أدرک جمیع رکعاتها معه سواء أدرک معه التحریمة أو أدرکه من جزء من رکوع الرکعة الأولیٰ. (شامی ۲/۳۴۳)

لاحق کسے کہتے ہیں؟

جوشخص پہلی رکعت میں تو امام کے ساتھ شریک ہو؛ لیکن بعد کی کسی رکعت میں (مثلاً سوتے رہ جانے، یا حدث لاحق ہوجانے وغیرہ کی وجہ سے) شریک نہ ہوسکے، اسے اصطلاح میں ''لاحق'' کہتے ہیں۔ اللاحق وهو الذی أدرک أوّلها، وفاته الباقي لنوم أو حدث أو بقی قائماً للزحام. (عالمگیری ۱/۹۲، بدائع الصنائع ۱/۶۳۵، درمختار مع الشامی ۲/۳۴۴، مراقی الفلاح ۱۶۸)

لاحق مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جوشخص شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں رہا؛ بلکہ ایک رکعت (یا اس سے زیادہ) ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا، اور پھر درمیان میں کسی وجہ سے اس کی کوئی رکعت مزید چھوٹ گئی، تو اس مقتدی کو لاحق مسبوق کہتے ہیں۔ وأما اللاحق المسبوق فهو من لم یدرک بالرکعة الأولیٰ مع الإمام، وفاته بعد الشروع أو أکثر بعذر. (لبحر لرائق ۱/۶۲۳، در مختار مع الشامی ۲/۳۴۶)

Marfat.com

لاحق اپنی نماز کیسے پوری کرے گا؟

لاحق شخص پر ضروری ہے کہ وہ اولاً اپنی فوت شدہ رکعت ادا کرے اس کے بعد اگر ابھی امام نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز مکمل کر لے، اور اگر امام سلام پھیر چکا ہو تو پھر تنہا اپنی نماز پوری کر لے، اگر اس کے برخلاف کیا یعنی امام کے ساتھ رہا اور اس کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعت پڑھی تو نماز صحیح ہو جائے گی، مگر گنہ گار ہوگا۔ والصواب إبدال قوله إن أمكنه إدراكه بقوله "إن أدركه" مع إسقاط ما بعده. وحق التعبير أن يقول: ويبدأ بقضاء ما فاته بلا قراءة عكس المسبوق ثم يتابع إمامه إن أدركه ثم ما سبق به.

(شامی ۲/۵ ۳٤، هندیه ۹۲/۱، بهشتی گوهر ۱ ۱/۱ ٦.)

لاحق فوت شدہ رکعت میں قرأت نہیں کرے گا

لاحق مقتدی اپنی فوت شدہ رکعت ادا کرتے وقت قرأت نہیں کرے گا؛ بلکہ صرف قرأت کے بقدر خاموش کھڑا رہے گا، خواہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ادا کرے یا بعد میں۔ اللاحق إذا أعاد بعد الوضوء ينبغي له أن يشتغل أولاً بقضاء ما سبقه الإمام بغير قراءة يقوم مقدار قيام الإمام وركوعه وسجوده ولو زاد أو نقص فلا يضر. (هندیه ۹۲/۱)

لاحق کی نماز میں سہو موجبِ سجدۂ سہو نہیں

لاحق کا حکم چوں کہ مقتدی کی طرح ہے اس لئے اگر اس کی فوت شدہ رکعت میں کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ فاشتغل بقضاء ما سبق به فسها فيه لا سهو عليه. (بدائع الصنائع ۱/ ٤۲۰)

لاحق مسبوق نماز کیسے پوری کرے؟

لاحق مسبوق شخص اولاً وہ رکعتیں ادا کرے گا جو امام کے ساتھ شامل ہونے کے بعد چھوٹی ہیں اور انہیں مکمل کرنے کے بعد وہ رکعت پڑھے گا جو جماعت میں شامل ہونے سے پہلے چھوٹی ہے (مث

Marfat.com

کوئی شخص ظہر کی ایک رکعت ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا، پھر امام کی اقتداء کے دوران کسی رکعت میں سوتا رہ گیا، تو بیدار ہونے کے بعد اولاً سونے کی وجہ سے جو رکعت چھوٹی ہے اسے ادا کرے گا، اور اس میں قرأت نہیں کرے گا، اس کے بعد وہ رکعت ادا کرے گا جو پہلے چھوٹی ہے اور اس میں قرأت کرے گا) رجل سبق بر کعة فی صلاة هی من ذوات الأربع، ونام خلف الإمام فی الثلاث الباقية ثم انتبه يأتی بما عليه فی حال نومه ولا يقرأ فيها ثم يقعد متابعة للإمام ثم يقوم ويصلی ركعة بقراءة ويقعد ويتم صلاته. (هنديه، ۹۳/۱، شامی زكريا ۳٤٥/۲)

بھیڑ کی وجہ سے ارکانِ نماز ادا کرنے سے قاصر رہنا

اگر کوئی شخص جماعت میں شامل ہوا؛ لیکن دورانِ نماز اچانک اتنی بھیڑ ہوگئی کہ ارکان کی ادائیگی ممکن نہ رہی، تو اس شخص کو چاہئے کہ اپنی جگہ ویسے ہی کھڑا رہے اور بھیڑ ختم ہونے پر جو رکعتیں چھوٹی ہیں انہیں ادا کرلے اور ان میں قرأت نہ کرے۔ (یہ صورت بسا اوقات مسجد حرام مکہ معظّمہ میں مطاف اور مسعیٰ میں پیش آتی ہے کہ تکبیر ہوتے ہی جو شخص جہاں ہوتا ہے نیت باندھ لیتا ہے، اور بعد میں اِدھر اُدھر سے جگہ نہ ملنے والوں کا ریلا آتا ہے اور اتنی بھیڑ ہوجاتی ہے کہ رکوع سجدہ کا موقع نہیں رہتا، تو جو شخص اس طرح کی صورتِ حال سے دوچار ہوجائے اسے مذکورہ مسئلہ پر عمل کرنا چاہئے) اللاحق وهو الذی أدرک أولها وفاته الباقی لنوم أو حدث أو بقی قائماً للزحام.

(هنديه ۹۲/۱)

نماز کے دوران سوتا رہ گیا

کوئی شخص جماعت میں شامل ہوا، اس کے بعد مثلاً سجدہ میں اتنی دیر سوتا رہ گیا کہ کوئی رکعت امام کے ساتھ ادا ہونے سے رہ گئی، تو یہ شخص لاحق قرار دیا جائے گا اور لاحق کے طریقہ پر نماز پوری کرے گا۔ فلو نام فی الثالثة واستيقظ فی الرابعة فإنه يأتی بالثالثة بلا قراءة فإذا فرغ منها صلیٰ مع الإمام الرابعة، وإن فرغ منها الإمام صلاّها وحده بلا قراءة أيضاً. (شامی زكريا ۳٤٥/۲)

Marfat.com

جماعت کے دوران حدث لاحق ہوگیا

جماعت کے دوران اگر اچانک وضوٹوٹ جائے اور نمازی وضو کرنے چلا جائے، تو لوٹ کر اولاً وضو کے دوران جو رکعت چھوٹ گئی ہے اسے پڑھے اس کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو، اور اگر امام نماز پوری کر چکا ہو تو اپنی نماز تنہا پوری کر لے اور بہر صورت قرأت نہ کرے۔ إذا عاد بعد الوضوء ينبغي له أن يشتغل أولاً بقضاء ما سبقه الإمام بغير قراءة. (هنديه ۹۲/۱)

مقیم کا مسافر کی اقتداء کرنا

اگر کوئی مقیم شخص مسافر کے پیچھے نماز پڑھے تو مسافر امام دو رکعت پر سلام پھیر دے گا، اس کے بعد مقیم مقتدی اپنی دو رکعت قرأت کے بغیر پوری کرے گا، گویا مسافر امام کی اقتداء کرنے والا مقیم لاحق کے حکم میں ہے۔ وإذا صلّى المسافر بالمقيمين صلّى بهم ركعتين ثم أتم المقيمون صلاتهم يعني وحداناً ولا يقرؤن فيما يقضون لأنهم لاحقون. (الجوهرة النيرة ۱۲۴/۱، البحر لرائق ۶۲۳/۱، شامی زکریا ۳۴۴/۲)

مسبوق کسے کہتے ہیں؟

مسبوق، اس مقتدی کو کہتے ہیں جو پہلی رکعت ہو چکنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا ہو۔ والمسبوق هو من سبقه الإمام بكلها أو بعضها. (طحطاوی ۱۶۹)

مسبوق کس طرح نماز پوری کرے؟

مسبوق شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی نماز اس طرح پڑھے گا کہ قرأت کے اعتبار سے انہیں اولین رکعات قرار دیا جائے، جب کہ قعدہ کی ترتیب کے اعتبار سے ان رکعتوں کو آخری قرار دیا جائے۔ (مثلاً اگر کسی شخص کی ظہر میں تین رکعتیں نکل گئیں اور امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، تو یہ شخص امام کے سلام کے بعد جب فوت شدہ تین رکعتیں ادا کرے گا تو ترتیب یہ رہے گی کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور پھر رکوع سجدہ کے بعد

Marfat.com

قعدہ کرے گا؛ کیوں کہ یہاں اس کی دو رکعتیں پوری ہوئی ہیں، ایک امام کے ساتھ اور دوسری بعد میں، پھر قعدہ کے بعد والی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملائے گا اور آخری رکعت میں سورت نہیں ملائے گا)۔ وحكمه أنه يقضي أول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق القعدة. (طحطاوی علی المراقی ۱۶۹) ولو أدرك ركعةً من الرباعية فعليه أن يقضي ركعة ويقرأ فيها الفاتحة والسورة ويقعد لأنه يقضي آخر صلاته في حق القعدة وحينئذ فهي ثانية ويقضي ركعة يقرأ فيها كذلك ولا يقعد، وفي الثالثة يتخير والقراءة أفضل. (حلبی کبیر ۴۶۸-۴۶۹)

مسبوق کو مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو نماز کیسے پوری کرے؟

اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو وہ مابقیہ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے گا، اور بہتر ہے کہ ان کے درمیان قعدہ کرے (تاہم اگر قعدہ نہیں کیا تو بھی استحساناً نماز درست ہوجائے گی) لو أدرك مع الإمام ركعة من المغرب فإنه يقرأ في الركعتين الفاتحة والسورة ويقعد في أولاهما، لأنها ثانية ولو لم يقعد جاز استحساناً لا قياساً ولم يلزمه سجود السهو لو سهواً لكونها أولى من وجه. (حلبی کبیر ۴۶۸)

جہری نماز میں مسبوق ثناء کب پڑھے گا؟

جہری نماز میں امام کے ساتھ شامل ہوکر تحریمہ کے بعد مسبوق ثناء نہیں پڑھے گا؛ بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگا تو اس وقت ثناء پڑھے گا۔ إذا أدرك الإمام في القراءة في الركعة التي يجهر فيها لا يأتي بالثناء.

(تاتارخانیہ ۱۰۴/۱، ھندیہ ۹۰/۱)

مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیر دینا

اگر مسبوق شخص نے بھول سے سلام پھیر دیا تو اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) امام سے پہلے

Marfat.com

سلام پھیرا (۲) امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرا (۳) امام کے بعد سلام پھیرا (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) تو ان میں پہلی اور دوسری صورت میں مسبوق پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور تیسری صورت میں واجب ہے، خواہ ایک طرف سلام پھیرا ہو یا دونوں طرف پھیر دیا ہو۔ ومن أحكامه أنه لو سلّم مع الإمام ساهياً أو قبله لا يلزمه سجود السهو لأنه مقتد وإن سلّم بعده لزمه. (البحر الرائق ٦٦٢/١، تاتارخانیہ ١٠١/١)

مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ رہے گا

اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہو تو مسبوق کو بھی اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے، حتی کہ اگر مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہو، پھر اسے معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو ہے، تو اسے واپس لوٹ کر سجدۂ سہو میں شامل ہونا چاہئے۔ أنه يتابع الإمام في السهو. (هنديه ٩٢/١) لو قام إلى قضاء ما سبق به وعلى الإمام سجدتا سهو ولو قبل اقتدائه فعليه أن يعود. (تنوير الابصار ٣٤٨/٢، بدائع الصنائع ٤٢١/١)

مسبوق کو اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کب کھڑا ہونا چاہئے؟

مسبوق کو چاہئے کہ جب امام دونوں سلام پھیر چکے اور اس کا اطمینان ہو جائے کہ امام پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہے، تو اب وہ اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو۔ لا يقوم بعد التسليمة أو التسليمتين بل ينتظر فراغ الإمام بعدهما. (شامی ٣٤٨/٢، هنديه ٩١/١)

مسبوق کا سلام سے پہلے اپنی نماز کے لئے کھڑا ہونا

آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بقدر بیٹھنے سے پہلے مسبوق کا کھڑا ہونا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، اور تشہد کے بقدر بیٹھنے کے بعد امام کے سلام سے پہلے کھڑے ہونے کی اجازت صرف عذر کی صورت میں ہو سکتی ہے، عام حالات میں اجازت نہیں، اور عذر درج ذیل ہو سکتے ہیں: (۱) مسبوق نے خفین پہن رکھے ہیں اور اسے خطرہ ہے کہ اگر امام کے سلام کے بعد نما

Marfat.com

پوری کی تو مسح کی مدت ختم ہوجائے گی (۲) مسبوق معذور شرعی ہے اور اسے نماز کے وقت کے نکل جانے کا اندیشہ ہے (۳) جمعہ کی نماز میں عصر کے وقت کے داخل ہونے کا خطرہ ہے یا فجر کی نماز میں سورج طلوع ہونے کا امکان ہے (۴) مسبوق کو اندیشہ ہے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی ایسی بھیڑ ہوگی کہ اس کے لئے بعد میں اپنی نماز پوری کرنا مشکل ہوجائے گا، تو اس طرح کے اعذار کی وجہ سے وہ امام کے سلام پھیرنے سے قبل بھی اپنی نماز پوری کرنے میں مشغول ہوسکتا ہے۔ لا يقوم قبل السلام بعد قدر التشهد إلا فى مواضع: إذا خاف المسبوق الماسح زوال مدته أو صاحب العذر خاف خروج الوقت أو خاف المسبوق فى الجمعة دخول وقت العصر أو دخول وقت الظهر فى العيدين أو فى الفجر طلوع الشمس أو خاف أن يسبقه الحدث له أن لا ينتظر فراغ الامام ولا سجود السهو. (هنديه ۹۱/۱، البحر الرائق ۶۶۲/۱) وإذا خاف أنه لو انتظر سلام الإمام يمر الناس بين يديه كان له أن يقوم بقضاء ما سبق ولا ينتظر سلام الإمام. (تاتارخانيه ۱۰۴/۱)

○❖○

Marfat.com

صف بندی سے متعلق مسائل

صف بندی کی اہمیت

نماز باجماعت میں صفیں درست رکھنا ضروری ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلاةِ. (مسلم شریف ۱۸۲/۱)

اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو اس لئے کہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح درست فرماتے تھے گویا کہ اس سے تیر کو سیدھا کر رہے ہیں، پھر جب آپ ﷺ نے یہ محسوس فرمایا کہ ہم اس بات کو سمجھ چکے ہیں تو یہ عمل چھوڑ دیا، پھر آپ ﷺ ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور مصلیٰ پر کھڑے ہوکر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

(مسلم شریف ۱۸۲/۱، مشکوٰۃ شریف ۹۷/۱)

اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور درست رکھا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے:

اسْتَوُوْا، اسْتَوُوْا، اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

(نسائی شریف ۸۰۹)

سیدھے کھڑے ہو، سیدھے کھڑے ہو، سیدھے کھڑے ہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تم کو اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

شارحینِ حدیث نے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ بطور معجزہ امامت فرماتے ہوئے اپنے پیچھے کھڑے

Marfat.com

ہوئے نمازیوں کو بھی دیکھ لیتے تھے۔(حاشیہ سندھی علی النسائی ر۲۰۷)اوراس میں ایک خاص حکمت یہ تھی کہ نماز کے دوران حضراتِ صحابہ ﷺ کی کامل تربیت ہوسکے۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد حضراتِ خلفاء راشدین ﷺ نے بھی صفوں کی درستگی کا نہایت اہتمام فرمایا۔ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کا معمول تھا کہ وہ باقاعدہ صفوں کی درستگی کے لئے افراد مقرر فرماتے تھے،اوراس وقت تک نماز نہ شروع فرماتے، جب تک کہ مقرر کردہ افراد خبر نہ دے دیتے کہ صفیں درست ہوچکی ہیں۔ (اعلاء السنن ۳۲۰/۴،ادارۃ القرآن کراچی،ترمذی ۵۳/۱)

اور بعض روایات سے یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر ﷺ نماز شروع کرنے سے پہلے صف اول کا جائزہ لیتے تھے،اوراگر کوئی شخص صف سے آگے پیچھے نظر آتا تو دُرّے سے اس کی خبر لیتے تھے۔(اعلاء السنن ۳۲۱/۴،ادارۃ القرآن کراچی)

نیز امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنی ﷺ بھی صفوں کی درستگی کے لئے افراد مقرر کرتے تھے،اور جب تک صفیں سیدھی نہ ہوجاتیں تکبیرِ تحریمہ نہیں کہتے تھے۔(ترمذی شریف ۵۳/۱)

بریں بناہم سب کو خاص طور پر نمازوں میں صفیں درست رکھنے کا اہتمام رکھنا چاہئے،آج کل عام طور پر اس بارے میں کوتاہی ہورہی ہے،باوجودیکہ مساجد میں الگ الگ صفیں بچھی رہتی ہیں اور تھوڑی سی توجہ سے صفیں سیدھی ہوسکتی ہیں؛لیکن پھر بھی اس معاملہ میں تساہل برتا جاتا ہے،اورلوگ آگے پیچھے کھڑے ہوجاتے ہیں۔اسی طرح صفوں کے درمیان خلارہ جاتا ہے اوراس پر طرہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں آکر اس خلا کو پر کرنا چاہے تو دائیں بائیں کھڑے ہوئے لوگ کھسکنے کو بھی تیار نہیں ہوتے، یہ صورتِ حال پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی ہدایات کے بالکل برخلاف ہے۔نبی اکرم ﷺ نے اس کے متعلق تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ أَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذَفِ يَعْنِيْ أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ. (رواہ احمد، مشکوۃ شریف ۹۸/۱، نسائی شریف ۸۱۱، أبو داؤد شریف ۶۶۷/)

اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اوراپنے کندھوں کو ایک لائن میں رکھواور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہا کرو(یعنی اگر کوئی دوران نماز صفوں کی درستگی کے لئے اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر کرنا چاہے تو اکڑا مت کرو؛ بلکہ اعضاء کو نرم رکھو) اورصفوں کے درمیان خلا کو بھرا رکھو،اس لئے کہ شیطان (ان خالی جگہوں میں) تمہارے درمیان اس طرح گھس جائے گا جیسے بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے بچے۔

Marfat.com

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَصَلَ صَفاً وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفاً قَطَعَهُ اللّٰهُ.

(نسائی شریف ۸۱۵، ابوداؤد شریف ٦٦٦)

جو شخص کسی صف کو ملائے گا (یعنی اس کے خلا کو پر کردے گا) تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) ملا لیں گے، اور جو شخص کسی صف کو قطع کرے گا (یعنی صف کے بیچ میں حائل ہوگا یا کسی سامان وغیرہ کو رکھ دے گا) تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے۔

نیز ایک روایت میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے صفوں کے خلا کو پر کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِیْ صَفٍّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ بَنیٰ لَهُ فِیْهَا بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ.

(مصنف ابن ابي شيبه ۳۳۳/۱)

جو شخص کسی صف میں خالی جگہ کو بھر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس عمل کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے یا اس کے لئے اس عمل کی بدولت جنت میں ایک مکان تعمیر فرمائیں گے۔

ان ہدایاتِ نبویہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت کی نظر میں صفوں کی درستگی کی کس قدر اہمیت ہے؟

صفیں کیسے سیدھی کی جائیں؟

صفوں کو درست رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جماعت میں شریک سب نمازی اپنی ایڑی صف کے کنارہ پر رکھیں، اور کندھے سے کندھا ملالیں، اور اپنی فطری ہیئت پر رہتے ہوئے پیروں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھیں، تو اس طرح ہر ایک کا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنہ کی سیدھ میں آجائے گا، اور خود بخود صف درست ہوتی چلی جائے گی۔ کچھ لوگ پیر کی انگلیوں کو صف کے کنارے پر رکھ کر صف سیدھی کرنا چاہتے ہیں، تو یہ طریقہ صحیح نہیں ہے؛ کیوں کہ اس سے صف سیدھی نہیں ہوتی؛ بلکہ کندے آگے پیچھے ہوجاتے ہیں۔

ضروری تنبیہ!

بعض حضرات حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بعض آثار سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت کی نماز میں ہر نمازی کو شروع سے اخیر تک دائیں بائیں کھڑے نمازیوں کے ٹخنے سے ٹخنے ملا کر رکھنا ضروری ہے، اور اس پر اتنا اصرار کرتے ہیں کہ بسا اوقات اس کوشش میں نماز کے دوران ان کی ہیئت بڑی مضحکہ خیز بن جاتی ہے؛ لیکن شارحینِ حدیث کے نزدیک مذکورہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اخیر تک

Marfat.com

باقاعدہ ٹخنے سے ٹخنے ملے رہیں؛ بلکہ مطلب یہ ہے کہ صفوں کی درستگی اور درمیانی خلا کو پر کرنے کا شدت سے اہتمام کیا جائے، اس طرح کہ ہر آدمی کے ٹخنے قریبی آدمی کے ٹخنے کے بالکل سیدھ میں آجائیں۔ (فتح الباری شرح بخاری دار الفکر ۲/۲۱۱، اعلاء السنن بیروت ۴/۳۳۶، ادارۃ القرآن کراچی ۴/۳۱۹)

صفِ اول کی فضیلت

احادیثِ شریفہ میں صفِ اول کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَکَانَتْ قُرْعَةً.

اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ صفِ اول میں کتنا ثواب ہے تو پھر قرعہ اندازی (کر کے باری مقرر کرنے) کا انتظام ہوا کرے گا۔

(مسلم شریف ۱/۱۸۲)

یعنی ہر آدمی چاہے گا کہ وہ صفِ اول میں شامل ہو، اور جب سب کو جگہ نہ مل پائے گی تو قرعہ ڈال کر جس کا نام نکلے گا وہی صف اول میں کھڑے ہونے کا مستحق ہوگا۔

ایک روایت میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی صف ہے، اور سب سے بری (کم ثواب والی) صف آخری ہے، اور (اگر عورتیں بھی جماعت میں شامل ہوں تو) عورتوں کی سب سے قابل تعریف صف آخری ہے اور سب سے بری صفِ اول ہے۔

(مسلم شریف ۱/۱۸۲)

آج کل پہلی صفوں کے اہتمام میں بھی بہت کوتاہی پائی جاتی ہے، سردی کے زمانہ میں لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ دھوپ کی جگہ نماز پڑھیں جب کہ آگے کی صفیں خالی پڑی رہتی ہیں، اور گرمی کے زمانہ میں ایسی جگہ تلاش کی جاتی ہے جہاں پنکھوں کی ہوا زیادہ آرہی ہو، قطع نظر اس کے کہ وہ پہلی صف ہے یا بعد کی؟ یہ طریقہ قطعاً نامناسب ہے۔ اس کے بجائے ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اگلی صفوں میں نماز پڑھ کر زیادہ سے زیادہ ثواب کے مستحق بنیں؛ کیوں کہ نماز میں اللہ کی رحمت اس شخص کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے جو امام کے بالکل پیچھے ہوتا ہے، اس کے بعد صف اول کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہوئے نمازیوں کی طرف اور پھر دوسری صف اور بقیہ صفوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (شامی زکریا ۲/۳۱۰)

ذیل میں صف بندی سے متعلق بعض اہم مسائل درج کئے جاتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

اگر مقتدی ایک ہوتو کہاں کھڑا ہو؟

اگر مقتدی ایک مرد ہو (یا بچہ ہو) تو وہ امام کے دائیں طرف برابر میں اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا قدم امام کے قدم سے آگے نہ بڑھے۔ ویقف الواحد ولو صبیاً الخ محاذیاً أی مساویاً لیمین إمامه علی المذهب ولا عبرة بالرأس بل بالقدم. (درمختار زکریا ۳۰۷/۲)

اگر مقتدیہ ایک عورت ہوتو کہاں کھڑی ہو؟

اگر مقتدیہ ایک عورت ہے تو وہ امام کے بالکل پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کرے گی (ایک مرد کی طرح برابر میں نہ کھڑی ہوگی) أما الواحدة فتتأخر. (درمختار زکریا ۳۰۷/۲)

صف بنانے کی ترتیب

صفوں میں سب سے آگے مرد کھڑے ہوں، اس کے بعد بچوں کی صف بنائی جائے اور اگر کسی جگہ عورتیں بھی جماعت میں شریک ہوں تو ان کی صف بچوں کے پیچھے بنائی جائے۔ ویصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء. (هدایه ۱۲۴/۱، هندیه ۸۹/۱)

بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا

اگر بچے ایک دو ہوں، یا ان کو الگ کھڑا کرنے میں اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ یکجا ہو کر شرارت کریں گے اور بڑوں کی نماز میں خلل ہوگا (یا اسی طرح عیدین وغیرہ میں بچوں کی صفیں الگ بنانے میں بڑے مجمع کی وجہ سے ان کے گم ہوجانے کا خطرہ ہو وغیرہ) تو بچوں کو بڑوں کی صف کے ساتھ کھڑا کرنے کی گنجائش ہے۔ ثم الصبیان ظاهره تعددهم فلو واحداً دخل الصف. (درمختار ۳۱۴/۲) قال الرحمتی: ربما یتعین فی زماننا إدخال الصبیان فی صفوف الرجال لأن المعهود منهم إذا اجتمع صبیان فأکثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدی ضررهم إلی إفساد صلاة الرجال انتهی.

(تقریرات الرافعی علی الدر المحتار ۷۳/۲)

Marfat.com

محراب صفوں کے وسط میں بنانی چاہئے

امام کا صفوں کے درمیان میں کھڑا ہونا مسنون ہے؛ اس لئے مسجد کی محرابیں پہلی صف کے درمیان میں بنانی چاہئیں، (بعض جگہ یہ دیکھنے میں آیا کہ مسجد کے دائیں یا بائیں توسیع کی گئی مگر پرانی محراب برقرار رکھی گئی، حالاں کہ ایسی صورت میں محراب نئی بنانی چاہئے، جو پوری مسجد کے بالکل درمیان میں ہو) قال علیه الصلاة والسلام: " توسطوا الإمام وسدوا الخلل".

(شامی زکریا ۲/ ۳۱۰)

نئی صف میں تنہا کھڑا ہونا

اگر کوئی شخص مسجد میں اس حال میں پہنچا کہ اگلی صفیں سب پر ہو چکی تھیں تو اس شخص کو چاہئے کہ قدرے انتظار کرے اور جب کوئی اور مقتدی آجائے تو اس کو ساتھ لے کر نئی صف میں کھڑا ہو، اگر رکوع ہونے تک بھی کوئی نیا مقتدی نہ آئے تو بہتر ہے کہ اگلی صف مین سے کسی ایسے شخص کو جو مسئلہ جانتا ہو، پیچھے لاکر اپنے ساتھ صف میں کھڑا کرلے؛ لیکن اگر ایسا کوئی شخص دستیاب نہ ہو (جیسا کہ آج کل حالت ہے) تو پھر اکیلے ہی صف میں کھڑا ہو جائے۔ ولو كان الصف منتظماً ينتظر مجئی آخر فإن خاف فوت الركعة جذب عالماً بالحكم لا يتأذىٰ به وإلا قام وحده. (مراقی الفلاح) والقيام وحده أولىٰ فی زماننا لغلبة الجهل فلعله إذا جره تفسد صلاته. (طحطاوی ۱۶۸)

نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ اگلی صف میں جگہ خالی ہے

ایک شخص پچھلی صف میں نیت باندھ کر نماز میں شامل ہو چکا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اگلی صف میں جگہ خالی ہے، تو اسے چاہئے کہ نیت باندھے باندھے آگے بڑھ جائے اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ إن كان فی الصف الثانی فرأى فرجة فی الأول فمشىٰ إليها لم تفسد صلاته لأنه مأمور بالمراصّة. (شامی زکریا ۲/ ۳۱۲)

بطور اعزاز کسی بڑے شخص کو پہلی صف میں جگہ دینا

اگر کوئی شخص پہلی صف میں پہلے سے موجود تھا پھر اس نے کسی عالم دین یا بڑی عمر کے شخص

Marfat.com

کے لئے اپنی جگہ چھوڑدی تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے؛ بلکہ وہ تعظیم علم اور اکرام مشائخ کے ثواب کا مستحق ہوگا، انشاءاللہ تعالی۔ وإن سبق أحد إلى الصف الأول فدخل رجل أكبر منه سناً أو أهل علم ينبغي أن يتأخر ويقدمه تعظيماً لهُ. (شامی زکریا ۲/ ۳۱۰)

کسی شخص کا نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے آگے سے کوئی شخص گذر گیا تو نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہ ہوگی؛ البتہ گذرنے والا گنہ گار ہوگا اور بعض صورتوں میں نمازی بھی گنہ گار ہوسکتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ امکانی طور پر اس مسئلہ کی چار شکلیں پائی جاسکتی ہیں:

(۱) نمازی کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہے جہاں نماز پڑھنے سے گذرنے والے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور نمازی کے پیچھے سے گذرنے کا راستہ کھلا ہوا ہے، اب اگر گذرنے والا پیچھے کے راستہ کو چھوڑ کر آگے سے گذرتا ہے تو صرف گذرنے والا گنہ گار ہوگا، نمازی گنہ گار نہیں ہوگا۔

(۲) نمازی نے راستہ روک کر نماز کی نیت باندھ لی اور گذرنے والے کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے، مثلاً مسجد کے عین دروازے پر نیت باندھ لی تو ایسی صورت میں آگے سے گذرنے والے کو گناہ نہ ہوگا؛ بلکہ صرف نماز پڑھنے والا ہی گنہ گار ہوگا۔

(۳) نمازی نے ایسی جگہ نیت باندھی جو اگرچہ عام گذرگاہ ہے؛ لیکن اس راستہ کا متبادل بھی موجود ہے، تو ایسی صورت میں گذرگاہ پر نماز پڑھنے کا وبال نمازی پر ہوگا، اور جو شخص دوسرا متبادل راستہ چھوڑ کر نمازی کے آگے سے گذرے گا اسے گذرنے کا گناہ ہوگا، گویا کہ دونوں گنہ گار ہوں گے۔

(۴) نمازی نے ایسی جگہ نیت باندھی جو عام گذرگاہ نہیں ہے؛ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ گذرنے والے کو نمازی کے آگے سے گذرنا کسی وجہ سے ناگزیر ہوگیا، تو ایسی صورت میں دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ ومرور مار في الصحراء، أو في مسجدٍ كبيرٍ بموضع سجود في الأصح الخ، وإن أثم المار (در مختار) لكن قال في الحلية: وقد أفاد بعض الفقهاء أن هنا صوراً أربعاً: الأولىٰ: أن يكون للمار مندوحة عن المرور بين يدى المصلى ولم يتعرض المصلى لذلك، فيختص المار بالإثم إن مر. الثانية: مقابلتها، وهى أن يكون

Marfat.com

المصلی تعرض للمرور والمار لیس له مندوحة عن المرور، فیختص المصلی بالإثم دون المار. الثالثة: أن یتعرض المصلی للمرور ویکون للمار مندوحة فیاثمان، أما المصلی فلتعرضه، وأما المار فلمروره مع إمکانه أن لا یفعل. الرابعة: أن لا یتعرض المصلی ولا یکون لمار مندوحة فلا یأثم واحد منهما. کذا نقله شیخ تقی الدین ابن دقیق العیدؒ. (شامی بیروت ۲/ ۳۴۳-۳۴۴، زکریا ۲/۳۹۸-۳۹۹، بدائع الصنائع ۱/۹۰۵)

مسجدِ حرام میں نمازیوں کے آگے سے گذرنے کا حکم

مسجدِ حرام (مکہ معظّمہ) میں طواف کرنے والوں کے لئے طواف کرتے ہوئے نمازی کے آگے سے گذرنا مطلقاً جائز ہے؛ لیکن جولوگ طواف نہ کررہے ہوں ان کونمازی کے آگے سے گذرنے میں احتیاط کرنی چاہئے، اوراگر گذرنا ناگزیر ہوتو نمازی کے سجدہ کی جگہ کے آگے سے گذرے، اس کے بالکل قریب سے نہ گذرے۔ ذکر فی حاشیة المدنی: لا یمنع المار داخل الکعبة وخلف المقام وحاشیة المطاف لما روی أحمد وأبوداؤد عن المطلب بن أبی وداعةؓ: أنه رأی النبی ﷺ یصلی مما یلی باب بنی سهم، والناس یمرون بین یدیه، ولیس بینهما سترة. (أبوداؤد شریف ۲۷۶ کتاب المناسك) وهو محمول علی الطائفین فی ما یظهر، لأن الطواف صلاة، وصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین. (شامی بیروت ۲/۴۴۲، زکریا ۲/۴۰۰) قوله بموضع سجوده أی من موضع قدمه إلی موضع سجوده کما فی الدرر. (شامی بیروت ۲/۴۴۲، زکریا ۲/۳۹۸)

اگلی صف کو پُر کرنے کے لئے پچھلی صف سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں نمازی اگلی صف میں جگہ چھوڑ کر پیچھے کھڑے ہوجائیں تو بعد میں آنے والے شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ پیچھے کی صف میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذر کر اگلی صف پُر کرے۔ ولو کان فرجة فللداخل أن یمر علی رقبةِ من لم یسدها لأنه أسقط حرمة نفسه، فتنبه. (در مختار بیروت ۲/۳۴۵، شامی زکریا ۲/۴۰۱)

Marfat.com

امام کا سترہ کافی ہے

جو شخص ایسی جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرے جہاں سے لوگوں کے گذرنے کا احتمال ہے تو اسے چاہئے کہ ایک ہاتھ کے بقدر اور کم از کم ایک انگلی کی موٹائی کے برابر کوئی لکڑی وغیرہ سامنے سترہ کے طور پر لگائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ لکڑی دائیں آنکھ کے سامنے ہو، اور اگر نماز باجماعت ہو رہی ہو تو امام کا سترہ سب مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ہر نمازی کے لئے الگ سترہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ویغرز الإمام وكذا المنفرد فی الصحراء ونحوها، سترة بقدر ذراع طولاً وغلظ إصبع لتبدو للناظر بقربه دون ثلاثة أذرع على حذاء أحد حاجبيه لا بين عينيه، والأيمن أفضل الخ، كفت سترة الإمام للكل. (در مختار، بیروت ۲/ ۳۴۵، ۳۴۷، شامی زکریا ۲/ ۴۰۱، هداية ۱/ ۱۳۹، شرح وقاية ۱/ ۱۶۷)

آگے سے گذرنے والے کے ساتھ نمازی کیا کرے؟

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے آگے سے کوئی شخص گزرنے کا ارادہ کرے تو عزیمت یہ ہے کہ اس کو گذرنے دے اور اس سے کوئی تعرض نہ کرے؛ لیکن اگر اشارہ سے یا سبحان اللہ کہہ کر یا زور سے قرأت کر کے اس کو گذرنے سے روکنے کی کوشش کرے تو اس کی بھی گنجائش ہے؛ لیکن گذرنے والے سے مار پیٹ کرنا یا زور زبردستی کرنا درست اور جائز نہیں ہے۔ ويدفعه وهو رخصة فتركه أفضل الخ، بتسبيح أو جهر بقراءة أو إشارة، ولا يزاد عليها عندنا (درمختار) بل قولهم ولا يزاد على الإشارة صريح فی أن الرخصة هی الإشارة، وأن المقاتلة غير ماذون بها أصلاً. (شامی بیروت ۲/ ۳۴۷، زکریا ۲/ ۴۰۳، بدائع ۱/ ۵۰۹-۵۱۰، مجمع الانهر ۱/ ۱۲۲)

بڑی مسجد میں نمازی کے کتنے آگے سے گذرنے کی گنجائش ہے؟

بڑی مسجد (۶۰ رفٹ لمبی چوڑی مسجد) میں نمازی کے کتنے آگے سے گذر سکتے ہیں، اس

Marfat.com

بارے میں متعدد اقوال ہیں۔راجح قول یہ ہے کہ اگر آدمی خشوع وخضوع سے سجدہ کی جگہ پر نظر جما کر نماز پڑھے،توجہاں تک اس کی نظر متوجہ رہے اس سے آگے سے گذرنے کی گنجائش ہے،اس کا اندازہ سجدہ کی جگہ سے تقریباً دو یا تین صف آگے سے کیا جاسکتا ہے۔ وأصح ما قيل فيه أن المصلي لو صلى بخشوع فإلى الموضع الذي يقع بصره على المار الذي يكره المرور بين يديه وفيما وراء ذٰلك لا يكره. (مبسوط سرخسی بیروت ۱۹۲/۱) ومنهم من قدره بقدر صفين أو ثلاثة. (تاتارخانية زكريا ۲۸۵/۲، ۲۴۳۲) ومنهم بمقدار صفين أو ثلاثة. (كبيرى اشرفيه ۳۶۷) وذكر التمرتاشي أن الأصح أنه إن كان بحال لو صلى صلاة خاشع لا يقع بصره على المار فلا يكره المرور نحو أن يكون منتهى بصره في قيامه إلى موضع سجوده، وفي ركوعه إلى صدور قدميه، وفي سجوده إلى أرنبة أنفه، وفي قعوده إلى حجره، وفي سلامه إلى منكبيه، واختاره فخر الإسلام فإنه قال: إذا صلى رامياً ببصره إلى موضع سجوده فلم يقع عليه بصره لم يكره، وهٰذا حسن، وفي البدائع: وقال بعضهم: قدر ما يقع بصره على المار لو صلى بخشوع وفيما وراء ذٰلك لا يكره وهو الأصح، ورجحه في النهاية بأنه أشبه إلى الصواب. (البحر الرائق كوئٹه ۱۵/۲، شامی زکریا ۳۹۸/۲، عناية مع الفتح بيروت ۴۰۵/۱، طحطاوي على الدر ۲۶۸/۱، احسن الفتاوىٰ ۴۰۹/۳، مستفاد: فتاوىٰ عثمانی ۴۶۶/۱)

تخت یا چبوترے پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا

اگر نیچے سے گذرنے والے کے بعض اعضاء مصلی کے اعضاء کے متابل آجائیں، تو سامنے والے کے لئے گذرنا جائز نہ ہوگا۔(مستفاد: فتاوىٰ محمودیہ ڈابھیل ۶۹۵/۶) إذا صلى على الدكان وحاذى أعضاء المار أعضاءَهُ يكره المرور ..... أقول: لا يخفى أن ليس المراد محاذاة جميع أعضاء المار جميع أعضاء المصلى ..... بل بعض الأعضاء بعضاً وهو يصدق على محاذاة رأس المار قدمي المصلى. (كبيري أشرفية ۳۶۷) ولو

Marfat.com

كان يصلي في الدكان فإن كانت أعضاء المار تحاذى أعضاء المصلي يكره وإلا فلا. (هندية ١/١٠٤) إذا صلى على الدكان وحاذى أعضاء المار أعضاءه يكره المرور. (فتح القدير بيروت ١/٤٠٦) أو مروره أسفل من الدكان أمام المصلى لو كان يصلي عليها أي الدكان بشرط محاذاة بعض أعضاء المار بعض أعضائه، وكذا سطح وسرير وكل مرتفع. (درمختار زكريا ٢/٣٩٨) قوله: بشرط محاذاة أعضاء المار أعضاءه أي أعضاء المصلي كلها كما قال بعضهم أو أكثرها كما قال آخرون كما في الكرماني، وفيه إشعار بأنه لو حاذى أقلها أو نصفها يكره. (منحة الخالق على البحر الرائق ٢/١٧ كوئته، تقريرات الرافعي ٢/٨٣)

Marfat.com

مسائلِ وتر

وتر کی نماز واجب ہے

وتر کی نماز پڑھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر ضروری ہے، یعنی اس کا ادا کرنا عملاً فرض ہے، اعتقاداً واجب ہے، اور اگر وہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔ هو فرضٌ عملاً واجبٌ اعتقاداً وسنةٌ ثبوتاً الخ ويقضى. (تنوير الأبصار مع الدر المختار مع رد المحتار زكريا ۲/۴۳۸-۴۳۹)

وتر کی نماز کا وقت

وتر کی نماز کا وقت وہی ہے جو عشاء کی نماز کا ہے (یعنی شفق کے غروب سے لے کر صبح صادق تک) لیکن وتر کو عشاء کی نماز کے بعد ہی پڑھا جائے گا؛ تاکہ ترتیب کی خلاف ورزی نہ ہو (الا یہ کہ ایسی صورت پیش آجائے جس میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے) ووقت العشاء والوتر منه إلى الصبح ولكن لا يصح أن يقدم عليه الوتر إلا ناسياً لوجوب الترتيب.

(درمختار مع الشامی زکریا ۲/۱۸)

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سلام سے تین رکعتیں پڑھی جائیں، ہر رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جائے، دوسری رکعت پر حسبِ دستور قعدہ کیا جائے اور تیسری رکعت میں سورت ملانے کے بعد رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہی جائے، پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھیں اس کے بعد رکوع میں جائیں۔ وهو ثلاث ركعاتٍ بتسليمةٍ كالمغرب الخ ولكنه يقرأ في كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورةً احتياطاً الخ، ويكبر قبل ركوع ثالثته

Marfat.com

رافعاً یدیه الخ وقنت فیه. (درمختار مع الشامی زکریا ۲/۴۴۱-۴۴۲)

بلا عذر نماز وتر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں

وتر کی نماز بلا عذر بیٹھ کر یا چلتی ہوئی سواری (مثلاً اونٹ، گھوڑا وغیرہ) پر پڑھنی درست نہیں ہے۔ ولا یصح قاعداً ولا راکباً اتفاقاً لأن الواجبات لا تصح علی الراحلة بلا عذرٍ. (شامی مع الدر المختار زکریا ۲/۴۴۱)

وتر میں کون سی سورتیں پڑھنا مسنون ہے؟

وتر کی پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنا مسنون ہے، لیکن اس کا اتنا زیادہ التزام نہ کیا جائے کہ لوگ انہی سورتوں کو پڑھنا واجب قرار دینے لگیں۔ والسنة السور الثلاث، أی "الأعلی" و"الکفرون" و"الإخلاص لکن فی النهایة أن التعیین علی الدوام یفضی إلی اعتقاد بعض الناس أنه واجبٌ وهو لایجوز فلو قرأ بما ورد به الآثار أحیاناً بلا مواظبة یکون حسناً. (شامی مع الدر المختار زکریا ۲/۴۴۱)

جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اسے یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب تک یاد نہ ہو اس وقت تک یہ دعا: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ". (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے سرفراز فرمائیے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما دیجئے) تین مرتبہ پڑھ لے، اور یہ بھی نہ پڑھ سکے تو کم از کم "اللّٰهم اغفرلی" یا "یا رب" تین مرتبہ کہہ لے۔ ومن لا یحسن القنوت یقول: "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة" الأیة. وقال أبو اللیث یقول: اللّٰهم اغفرلی یکررها ثلاثاً، وقیل یقول "یا رب" ثلاثاً ذکره فی الذخیرة. (شامی زکریا ۲/۴۴۳)

Marfat.com

حنفی شخص کا شافعی امام کے پیچھے وتر ادا کرنا

حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک وتر دو سلاموں سے پڑھی جاتی ہے۔اب اگر کوئی حنفی شخص ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں شافعی یا حنبلی امام دو سلاموں سے وتر پڑھاتا ہو، مثلاً حرمین شریفین کے ائمہ دو سلاموں سے وتر پڑھاتے ہیں تو یہ حنفی شخص وتر میں ان کی اقتداء کرے گا یا نہیں؟ اس بارے میں فقہ حنفی میں دو نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں۔ اکثر فقہاء کے نزدیک نماز میں چوں کہ مقتدی کے عقیدہ اور رائے کا اعتبار ہے، اور دو سلاموں سے وتر اس شخص کے نزدیک درست نہیں ہے؛ لہٰذا اس حنفی شخص کے لئے دو سلاموں سے وتر پڑھانے والے کے پیچھے وتر پڑھنا درست نہ ہوگا۔ دوسرا نظریہ علامہ ابوبکر جصاص رازیؒ اور علامہ ہندوانیؒ کا ہے کہ ایسی صورت میں مقتدی کی رائے کا نہیں؛ بلکہ امام کی رائے کا اعتبار ہے، پس ۲ رسلاموں والی وتر چوں کہ امام کی رائے میں صحیح ہے، لہٰذا جو مقتدی اس کے ساتھ پڑھے گا اس کی وتر بھی درست ہو جائے گی۔ آج کل رمضان میں ماشاء اللہ حنفی زائرین کا حرمین شریفین میں بڑا مجمع ہوتا ہے، ان کے لئے جماعت کو چھوڑ کر الگ سے وتر پڑھنے میں بہر حال حرج ہے، اس لئے مناسب ہے کہ اس اجتہادی مسئلہ میں ابوبکر جصاص رازیؒ کی رائے پر عمل کرتے ہوئے حنفی زائرین کو امام حرم کی اقتداء میں وتر ادا کرنے کا حکم دیا جائے۔ مشہور فقیہ علامہ ابن وہبانؒ نے اپنی منظومہ میں اس کو ترجیح دی ہے، اور اکابر دیوبند میں حضرت شیخ الہندؒ کا موقف بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

قال ابن وهبان:

وَلَوْ حَنَفِيٌّ قَامَ خَلْفَ مُسَلِّمٍ بِشَفْعٍ وَلَمْ يَتَّبِعْ وَتَمَّ فَمُوْتِرُ

وقال ابن الشحنةؒ: فالحاصل أن قاضی خان قال فی فتاویٰ: لایجوز الاقتداء بمن يقطع الوتر وكذا فی الفوائد الظهيرية، لأن المقتدی يرى أن إمامه خرج عن الصلاة بسلامه، ومبنى الخلاف على أن المعتبر رأی المقتدی أو رأی الإمام وعلى الثانی يتخرج كلام الرازی وهو يقول الهندوانی وجماعة وفی

Marfat.com

النهاية أنه أقيس الخ. (شرح منظومه ابن وهبان لابن الشحنة طبع دیو بند ۱/۶۲-۶۳، البحر الرائق ۲/۳۹، شامی ۲/۳۳۹، معارف السنن ۴/۱۷۰، فیض الباری ۳/۴۵، انوارِ رحمت ۶۹)

رمضان میں وتر باجماعت پڑھنا مسنون ہے

رمضان المبارک میں تراویح کے بعد وتر کی نماز باجماعت پڑھنی مسنون ہے۔ وفی شرح المنية: والصحيح أن الجماعة فيها أفضل إلا أن سنتيها ليست كسنية جماعة التراويح. قال الخير الرملي: وهذا الذي عليه عامة الناس اليوم. (شامی زکریا ۲/۲، ۵)

اکیلے عشاء پڑھنے والے کا وتر کی جماعت میں شریک ہونا

رمضان المبارک میں اگر کسی شخص کی عشاء کی جماعت نکل گئی اور وہ مسجد میں اس وقت پہنچا جب کہ تراویح کی جماعت ہو رہی تھی، تو اسے چاہئے کہ اولاً عشاء کے فرض پڑھے اس کے بعد تراویح میں شریک ہو اور وتر بھی جماعت سے پڑھے، اور تراویح کی اگر کچھ رکعتیں رہ جائے تو انہیں وتر کے بعد ادا کرلے۔ وإذا لم يصل الفرض مع الإمام قيل لا يتبعه في التراويح ولا في الوتر، وكذا إذا لم يصل معه التراويح لايتبعه في الوتر والصحيح أنه يجوز أن يتبعه في ذلك كله. (صغیری ۲۱۰، بہشتی گوہر ۱۱/۳۲، امداد الاحکام ۲/۲۱۵-۲۱۷)

مقتدی کی دعائے قنوت سے قبل امام کا رکوع میں چلا جانا

اگر وتر میں مقتدی نے دعائے قنوت شروع بھی نہ کی تھی کہ امام نے رکوع کی تکبیر کہہ دی، تو اگر کوئی بھی مختصر دعا پڑھ کر رکوع ملنے کی امید ہو تو مقتدی وہ دعا پڑھ کر رکوع میں شامل ہو، اور اگر امام کے ساتھ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت ترک کردے۔ لو ركع الإمام ولم يقر المقتدي شيئاً من القنوت إن خاف فوت الركوع يركع وإلا يقنت ثم يركع خانية وغيرها. وهل المراد ما يسمى قنوتاً أو خصوص الدعاء المشهور، والظاهر الأول. (شامی زکریا ۲/۴۴۷)

Marfat.com

دعائے قنوت پوری ہونے سے قبل امام نے رکوع کردیا

ابھی مقتدی دعائے قنوت پوری نہیں کرپایا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا، تو مقتدی کو چاہئے کہ اپنی دعائے قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ رکع الإمام قبل فراغ المقتدی من القنوت قطعه وتابعه. (درمختار مع الشامي زكريا ٢/ ٤٤٢)

دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا

اگر وتر میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے، تو بہتر ہے کہ دعائے قنوت ترک کردے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، اور اگر رکوع کے بعد قیام کی طرف لوٹ گیا، تو اب دعائے قنوت پڑھ کر سیدھا سجدہ میں چلا جائے دوبارہ رکوع نہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے؛ کیوں کہ قنوت کو اصل محل میں پڑھنا ترک کردیا ہے۔ ولو نسيه أى القنوت ثم تذكره فى الركوع لايقنت فيه لفوات محله ولايعود إلى القيام فى الأصح؛ لأن فيه رفض الفرض للواجب، فإن عاد إليه وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لكون ركوعه بعد قراءةٍ تامةٍ وسجد للسهو قنت أولا لزواله عن محله. (درمختار مع الشامى زكريا ٢/ ٤٤٦-٤٤٧) بخلاف العود إلى القنوت حتى لو عاد وقنت ثم ركع فاقتدىٰ به رجل ولم يدرك الركعة لأن هذا الركوع لغو. (شامى زكريا ٢/ ٤٤٧)

وتر کی آخری رکعت میں شرکت کرنے والا نماز کیسے پوری کرے؟

اگر مقتدی نے وتر کی آخری رکعت امام کے ساتھ پالی اور اس میں وہ قنوت پڑھ سکا ہو یا نہ پڑھ سکا ہو، بہرصورت وہ بعد میں قنوت نہیں پڑھے گا؛ بلکہ بقیہ دو رکعتیں بغیر قنوت کے پوری کرے گا۔ المسبوق بركعتين فى الوتر فى شهر رمضان إذا قنت مع الإمام في الركعة الأخيرة من صلاة الإمام حيث لا يقنت في الركعة الأخيرة، إذا قام إلى القضاء في قولهم جميعاً، وكذٰلك إذا أدركه في الركعة الثالثة في الركوع ولم يقنت معه لم

Marfat.com

يقنت فيما يقضي. (تاتارخانية زكريا ٢/٣٤٥) وأما المسبوق فيقنت مع إمامه فقط لأنه آخر صلاته وما يقضيه أولها حكماً في حق القراءة وما أشبهها وهو القنوت وإذا وقع قنوته في موضعه بيقين لا يكرر لأن تكراره غير مشروع. (شامي زكريا ٢/٤٤٨)

وتر میں قعدۂ اولی بھول کر کھڑا ہوگیا

اگر کوئی شخص وتر پڑھتے ہوئے قعدۂ اولی کے بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اسے چاہئے کہ قعدہ کی طرف نہ لوٹے؛ بلکہ نماز پوری کرکے سجدۂ سہو کرلے؛ لیکن اگر لوٹ گیا اور قعدہ کرکے پھر کھڑے ہوکر نماز پوری کی، تو بھی سجدۂ سہو کے ساتھ نماز درست ہوجائے گی۔ حتى لو نسي القعود لا يعود ولو عاد ينبغي الفساد كما سيجئي. (درمختار مع الشامي زكريا ٢/٤٤١) لكنه رجح هناك عدم الفساد ونقل عن البحر أنه الحق. (شامي زكريا ٢/٤٤١)

مسبوق امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے گا

جو شخص وتر کی نماز میں مسبوق ہو وہ صرف امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے گا، حتی کہ اگر وہ وتر کی تیسری رکعت کا رکوع امام کے ساتھ پالے تو وہ حکماً دعائے قنوت پڑھنے والا قرار پائے گا، بعد میں اسے کسی رکعت میں قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وأما المسبوق فيقنت مع إمامه فقط ويصير مدركاً بإدراك ركوع الثالثة. (درمختار مع الشامي زكريا ٢/٤٤٨)

وتر کے بعد نوافل کھڑے ہوکر پڑھیں یا بیٹھ کر؟

وتر کے بعد ۲/ رکعت پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، اور انہیں کھڑے ہوکر پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کا ان نفلوں کو بیٹھ کر پڑھنا بدن بھاری ہونے اور ضعف کی بنا تھا، علاوہ ازیں آپ کے لئے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی کھڑے ہوکر پڑھنے کے برابر تھا، جب کہ امت کے لئے بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھے ثواب کا ہی استحقاق ہوگا۔ عن أبي سلمة قال: سألت عائشة رضي الله عنها عن صلاة رسول الله ﷺ فقالت: كان يصلي

Marfat.com

ثلاث عشرة ركعة يصلى ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس فإذا أراد أن يركع قام فركع. (مسلم شريف حديث: ۷۳۷) عن عبد الله بن شقيق رضی اللہ عنہ قال قلت لعائشة: هل كان النبى ﷺ يصلى وهو قاعد؟ قالت: نعم بعد ما حطمه الناس. (مسلم شريف حديث: ۷۳۲) وفى رواية عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ: قلت: حدثت يا رسول الله إنك قلت: صلاة الرجل قاعداً على نصف الصلاة وأنت تصلى قاعداً؟ قال: أجل! ولكنى لست كأحد منكم. (مسلم شريف حديث: ۷۳۵) قال النووىؒ: أما قوله ﷺ: "لست كأحد منكم" فهو عند أصحابنا من خصائص النبى ﷺ فجعلت نافلته قاعداً مع القدرة على القيام كنافلته قائماً تشريفاً له. (نووى على مسلم بيروت ۵۰۶، امداد الاحكام ۲/۲۲۲)

قنوتِ نازلہ

اگر کسی جگہ کے مسلمان دشمنوں کی طرف سے سخت فتنہ اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں، تو حکم یہ ہے کہ امام فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قومہ میں ''قنوتِ نازلہ'' پڑھے، جس میں مسلمانوں کے لئے فتنہ سے حفاظت اور دشمنانِ اسلام کے لئے تباہی اور ان کے شرور سے بچاؤ کی دعائیں کی جائیں، مقتدی حضرات ہر دعا پر سراً آمین کہیں۔ ولا يقنت لغيره إلا لنازلة فيقنت الإمام فى الجهرية وقيل فى الكل. (درمختار مع الشامى زكريا ۲/۴۴۸) وقال الشامى بحثاً: وهو صريح فى أن قنوت النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية أو السرية. (شامى زكريا ۲/۴۴۹)

Marfat.com

مسائلِ جمعہ

اسلام میں جمعہ کے دن کی اہمیت

اسلامی شریعت میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت حاصل ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ۱/۱۱۹)

سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن انہیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن ہی پہلا اور دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ۱/۱۲۰) نیز یہ بھی فرمایا گیا کہ: ''جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی بڑھ کر ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف ۱/۱۲۰)

جمعہ کی ایک اہم خصوصیت

جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ساعت امتِ محمدیہ کو عطا فرمائی ہے کہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگی جائے وہ یقیناً قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ فِيْ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ شریف ۱/۱۱۹)

جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس خیر سے سرفراز فرماتے ہیں۔

قبولیت کی گھڑی کون سی ہے؟

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کو اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا ہے؛ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت

Marfat.com

واطاعت اوردعامیں صرف کریں، تاہم بعض احادیث میں اس کی طرف کچھ رہنمائی بھی کی گئی ہے۔ چناں چہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ''یہ ساعت جمعہ کے خطبہ سے لے کر نماز کے ختم تک کے درمیان ہے''۔ (مشکوۃ شریف ۱۱۹/۱) مگر اس وقت جو بھی دعا ہو وہ دل دل میں ہونی چاہئے؛ کیوں کہ دورانِ خطبہ زبان سے دعا وغیرہ کی اجازت نہیں ہے۔ (شامی ۴۲/۲) اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبول ساعت جمعہ کے دن عصر سے لے کر مغرب کے درمیان ہوتی ہے۔ چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ:

اِلْتَمِسُوْا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰی غَیْبُوْبَةِ الشَّمْسِ.

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ۱۲۰/۱)

وہ ساعت جس میں جمعہ کے دن قبولیت کی امید ہوتی ہے اسے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کے درمیان تلاش کیا کرو۔

اس لئے خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت عبادات، ذکر واذکار اور دعا میں صرف کرنا چاہئے۔

جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے

ویسے تو ہر مسلمان کو ہر روز اپنے محسنِ اعظم، سرورِ عالم، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں درود شریف کا نذرانہ بکثرت پیش کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے؛ لیکن جمعہ کے دن اس کا اور دنوں سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے، خود آنحضرت ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَکْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ یَشْهَدُهُ الْمَلَائِکَةُ وَإِنَّ أَحَداً لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَنْ تَأْکُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ یُرْزَقُ.

(رواہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف ۱۲۱/۱)

جمعہ کے دن میرے اوپر درود بکثرت بھیجا کرو، اس لئے کہ اس دن ملائکہ (بکثرت) حاضر رہتے ہیں، اور تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، تا آں کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہوجائے۔ راوی (حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے (تعجب سے) عرض کیا کہ کیا وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مقدس بدنوں کو کھانا حرام کردیا ہے، پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور انہیں رزق عطا ہوتا رہتا ہے''۔

Marfat.com

جمعہ کے دن اجر وثواب کی بہتات

جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو لگانے اور اچھی طرح نظافت حاصل کرنے کے بعد نماز جمعہ میں باادب شرکت کرنے پر عظیم الشان اجر وثواب کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کی چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ إِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى.

(رواه البخاری، مشکوٰۃ شریف ۱۲۲/۱)

حضرت سلمان فارسی ﷺ کی روایت ہے کہ نبیٔ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور ہر ممکن طور پر پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے، اور اپنے گھر والوں کی خوشبو استعمال کرے، اس کے بعد جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور دو بیٹھنے والوں کے درمیان تفریق نہ کرے یعنی زبردستی نہ گھسے، پھر جو مقدر ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے، تو یقیناً اس کے اگلے جمعہ تک کے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَفَضْلِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ. (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ۱۲۲/۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص غسل کر کے میں حاضر ہو پھر جو مقدر ہو نماز پڑھے، اس کے بعد خطبہ ختم ہونے تک خاموش سنتا رہے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کرے، تو اس کے آئندہ جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور تین دن کا ثواب مزید عطا ہوتا ہے۔

(۳) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ لِكُلِّ خُطْوَةٍ

حضرت اوس بن ابی اوس ﷺ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ: ''جو شخص جمعہ کے دن خود بھی غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بھی) غسل کرائے (یعنی اس سے حاجت پوری کرے) اور صبح کو جلد سو کر اٹھے اور جلد مسجد میں جائے، اور پیدل چل کر مسجد جائے

Marfat.com

عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

(رواه الترمذی، أبو داؤد، مشکوٰة شریف ۱۲۲/۱)

سوار نہ ہو، اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو حرکت نہ کرے تو اس کو ہر ہر قدم کے بدلہ ایک سال کا روزہ رکھنے اور راتوں کو جاگنے کا ثواب عطا ہوگا۔

(٤) وَعَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ اسْتِلَالاً. (رواه الطبرانی بإسناد رجاله ثقات، المتجر الرابح ۱۱۱)

حضرت ابو امامہ ﷺ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے اچھی طرح کھینچ لیتا ہے''۔

(٥) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً، لَيْسَ فِيْهَا سَاعَةٌ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيْهَا سِتُّ مِأَةِ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ. (أخرجه ابو ليلیٰ بإسناده، المتجر الرابح ۱۱۳)

حضرت انس ﷺ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جمعہ کی رات اور دن میں ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں ان میں سے کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جاتا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف چھ لاکھ جہنم کے مستحق لوگ جہنم سے آزاد نہ کئے جاتے ہوں''۔

مذکورہ عظیم الشان بشارتوں کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ کا اہتمام نہ کرے، تو اس سے بڑا محروم کوئی نہیں ہوسکتا، اس لئے ہر مسلمان کو جمعہ کی قدر کرنی اور اس کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

جمعہ کے دن مسجد میں پہلے پہنچنے کی کوشش کی جائے

جمعہ کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے صبح ہی سے جمعہ کی تیاری شروع ہوجانی چاہئے، اور مسجد میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے، جو شخص جتنا پہلے مسجد میں حاضر ہوگا اتنا ہی زیادہ ثواب اور اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور پہلے پہل آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے جاتے ہیں۔ تو سب سے پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے،

Marfat.com

ثُمَّ كَبْشاً ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَّوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. (مشکوٰۃ شریف ۱۲۲/۱، بخاری شریف ۱۲۷/۱، مسلم شریف مکتبہ بلال دیوبند ۲۸۰/۱-۲۸۱)

اس کے بعد آنے والے کی مثال گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح، اس کے بعد اسی ترتیب سے دنبہ، مرغی اور انڈا صدقہ کرنے والے کے بقدر ثواب ملتا ہے، پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے نکل آتا ہے تو فرشتے اپنے فائل لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ سے پہلے تو بہر حال مسجد میں پہنچ جانا چاہئے۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی عظیم فضیلت

ہر مسلمان کو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ احادیثِ شریفہ میں اس کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (ابن کثیر کامل ۸۰۳، المتجر الرابح ۱۱۹)

جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیانی زمانہ میں روشنی ہی روشنی کردی جائے گی۔

نیز سورۂ کہف پڑھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ہر فتنہ بشمول فتنۂ دجال سے حفاظت کی بشارت سنائی گئی ہے۔ چناں چہ ارشاد نبوی ہے:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ إِلٰى ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عَصَمَ مِنْهُ.

(ابن کثیر عن الحافظ المقدسی ۸۰۳)

جو شخص جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھے وہ اگلے آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا، حتی کہ اگر دجال نکل آئے تو اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔

اور بعض صحیح احادیث کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی اول یا (بعض روایات میں) آخری دس آیتیں یاد کر کے پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ابن کثیر ۸۰۳)

نماز جمعہ چھوڑنے کی نحوست

جو شخص مذکورہ بالا فضائل اور خصوصیات کے باوجود نماز جمعہ چھوڑ دے اور سستی اور غفلت کی بنا پر جمعہ

(۱)

Marfat.com

کی نماز نہ پڑھنے کا معمول بنالے، تو اس سے بڑا بدنصیب اور محروم القسمت شخص اور کوئی نہیں ہوسکتا، ایسا شخص منافقوں کے طریقہ پر چلنے والا ہے اور اس کوتاہی کی نحوست سے اس کے دل پر غفلت کی مہر لگادی جاتی ہے۔

اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالاَ سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَلیٰ أَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمْعَاتِ أَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلیٰ قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ. (رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف ۱/ ۱۲۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پیغمبر علیہ السلام کو منبر کے تختوں پر بیٹھے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ''یا تو لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر ضرور مہر لگادیں گے پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔

○ عَنْ أَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَکَ ثَلاَثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا طَبَعَ اللّٰهُ عَلیٰ قَلْبِهٖ. (مشکوٰۃ شریف ۱/ ۱۲۱)

حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص تین جمعے سستی اور غفلت سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو لوگ (بلاعذر) جمعہ میں شرکت سے پیچھے رہ جاتے ہیں، ان کے بارے میں میرا دل یہ چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں، پھر جو لوگ جمعہ سے رہ گئے ہیں ان کو ان کے گھر سمیت آگ لگا دوں''۔ (مشکوٰۃ شریف ۱/۱۲۱)

بریں بنا ہم سب کو چاہئے کہ ہم اس عظیم الشان نعمتِ خداوندی (جو خاص طور پر امتِ محمدیہ کو عطا ہوئی ہے) کی قدر کریں، اور جمعہ کے مبارک وقت کو ہر اعتبار سے وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

اب آگے جمعہ سے متعلق چند اہم اور ضروری مسائل درج کئے جائیں گے:

صحتِ جمعہ کے شرائط

کسی جگہ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے درج ذیل سات شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) بڑی آبادی ہونا (۲) حاکم یا اس کا قائم مقام ہونا (۳) ظہر کا وقت پایا جانا (۴) خطبہ

Marfat.com

پڑھنا (۵) خطبہ کا جمعہ سے پہلے ہونا، اور اتنے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنا جن سے جمعہ قائم ہوسکے (۶) کم از کم ۳ رمردوں کا جمعہ میں شامل ہونا (۷) جمعہ میں شرکت کی عام اجازت ہونا۔

ويشترط لصحتها سبعة أشياء: الأول: المصر الخ، والثانى: السلطان الخ، والثالث: وقت الظهر الخ، والرابع: الخطبة فيه الخ، والخامس: كونها قبلها الخ، والسادس: الجماعة الخ، والسابع: الإذن العام. (درمختار ۳/۲۴-۲۵)

جمعہ کس پر فرض ہے؟

جمعہ کی فرضیت اس شخص پر ہے جس میں درج ذیل ۹ رشرائط پائی جائیں:

(۱) بڑی آبادی میں مقیم ہونا (گاؤں دیہات میں رہنے والوں پر جمعہ فرض نہیں)

(۲) تندرست ہونا (مریض شخص پر جمعہ فرض نہیں)

(۳) آزاد ہونا (غلام پر جمعہ فرض نہیں)

(۴) مرد ہونا (عورتوں پر جمعہ فرض نہیں)

(۵) عاقل بالغ ہونا (بچہ اور پاگل پر جمعہ فرض نہیں)

(۶) بینا ہونا (نابینا پر جمعہ فرض نہیں)

(۷) چلنے پر قادر ہونا (اپاہج پر جمعہ فرض نہیں)

(۸) قید اور خوف نہ ہونا (قیدی اور گرفتاری کے خوف سے چھپنے والے پر جمعہ فرض نہیں)

(۹) سخت بارش اور کیچڑ نہ ہونا (سخت بارش وغیرہ کی وجہ سے ترک جمعہ کی رخصت ہوجاتی ہے)

تاہم مذکورہ اعذار کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ ادا کرلے (مثلاً دیہات کا رہنے والا شہر جاکر جمعہ پڑھ لے یا مریض اور اپاہج کسی کے سہارے سے مسجد چلا جائے) تو اس کا جمعہ فریضہ وقت کے بطور ادا ہوجائے گا۔ وشرط لافتراضها تسعة تختص بها: إقامة بمصر

Marfat.com

وصحة وحرية وذكورة وبلوغ عقل ووجود بصر وقدرته على المشى وعدم حبس وعدم خوف وعدم مطر شديد. (تنوير الابصار مع الدر المختار ۲۶/۳-۲۹)

جمعہ کتنی بڑی آبادی میں جائز ہے؟

صحتِ جمعہ کے لئے بڑی آبادی ہونا شرط ہے، اور اس کی تحدید میں فقہاء کی عبارات مختلف ہیں، سب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہاں روزمرہ کی ضروریات کے لئے دوکانیں وغیرہ موجود ہوں اور حکومت کا ایسا نظام بھی ہو جس سے مظلوم مدد حاصل کرسکتا ہو (مثلاً پولیس چوکی یا گرام پنچایت) اور عام طور پر ہمارے ملک میں تین ہزار کی آبادی پر یہ سہولتیں مہیا ہوجاتی ہیں، لہٰذا اتنی بڑی آبادی میں جمعہ قائم کرنا درست ہوگا، اور اس سے کم آبادی پر جمعہ فرض نہ ہوگا، ان کو ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہوگی۔ عن أبی حنيفةؒ أنه بلدة كبيرة فيها سلك وأسواق ولها أساتيق وفيها والٍ يقدر على إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته بعلمه أو علم غيره يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث وهذا هو الأصح. (شامی زکریا ۵/۳-۶)

فناءِ شہر کی تعریف

''فناءِ شہر'' کا اطلاق آبادی کے اردگرد ان جگہوں پر ہوتا ہے جن سے شہر کی ضروریات وابستہ ہوتی ہیں۔ مثلاً: صنعتی کارخانے، ملحق ایرپورٹ، ریلوے اسٹیشن وغیرہ اور فناءِ شہر کا رقبہ شہر کے بڑے چھوٹے ہونے کے اعتبار سے مختلف ہوسکتا ہے۔ وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى الخ. (شامی زکریا ۷/۳) وقال الشامی بحثاً: فظهر أن التحديد بحسب الأمصار. (شامی زکریا ۸/۳)

فناءِ شہر کا حکم

بڑی آبادی سے ملحق علاقوں (جنہیں اصطلاح میں فناءِ شہر کہا جاتا ہے) میں جمعہ کا قیام درست ہے، اور اس کے لئے آبادی کا اتصال ضروری نہیں ہے۔ بخلاف الجمعة فتصح إقامتها

Marfat.com

فی الفناء ولو منفصلاً بمزارع لأن الجمعة من مصالح البلد. (شامی زکریا ۲/ ۶۰۰)

ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ قائم کرنا

بہتر یہ ہے کہ ایک شہر میں ایک ہی جگہ جمعہ پڑھا جائے؛ تاکہ اسلام کی شوکت کا اظہار ہو؛ لیکن اگر ضرورت کی وجہ سے متعدد جگہ جمعہ قائم کریں تو بھی درست ہے۔ وتؤدی فی مصر بمواضع کثیرة. (تنویر الابصار مع الدر مختار زکریا ۳/ ۱۵)

شہر کے کسی میدان میں جمعہ کا قیام

جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے جامع مسجد یا کسی بڑی مسجد ہی کا ہونا ضروری نہیں؛ بلکہ بڑی آبادی کے کسی میدان میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنی درست ہے۔ لو صلی الجمعة فی قریةٍ بغیر مسجدٍ جامع، والقریة کبیرة لها قری وفیها والٍ وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد أو لم یبنو. (کبیری ۵۱۱، حلبی کبیر لاہور ۵۵۱)

جنگل بیابان میں جمعہ کا قیام درست نہیں

شہر اور قصبات سے دور دراز جنگل بیابان میں جمعہ قائم کرنا جائز نہیں ہے؛ اس لئے کہ وہاں صحتِ جمعہ کی شرط نہیں پائی جاتی۔ ویشترط لصحتها سبعة أشیاء الأول المصر. (در مختار زکریا ۳/ ۵)

چھوٹے دیہات میں جمعہ کا قیام درست نہیں

جس گاؤں کی آبادی تین ہزار سے کم ہو اور وہاں روزمرہ کی ضروریات مہیا نہ ہوں تو وہاں اقامتِ جمعہ جائز نہیں ہے۔ وفیما ذکرنا إشارة إلی أنه لا تجوز فی الصغیرة التی لیس فیها قاضٍ ومنبرٍ وخطیبٍ کما فی المضمرات. (شامی زکریا ۳/ ۷)

چھوٹے دیہات میں جمعہ پڑھنے سے گناہ ہوگا

چھوٹے دیہاتوں میں رہنے والوں پر جمعہ نہیں؛ بلکہ ظہر کی نماز فرض ہے، لہٰذا اگر وہ ظہر

Marfat.com

کے بجائے جمعہ پڑھیں گے تو گنہ گار ہوں گے۔ وفی الغنیة صلاة العید فی القریٰ تحریماً، قوله صلاة العید ومثله الجمعة. (شامی کراچی ۱۶۷/۲)

جمعہ کی نماز کے لئے گاؤں سے شہر کی طرف آنا

دیہات پر رہنے والوں کے لئے جمعہ پڑھنے کے لئے شہر جانے کا اہتمام کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص چلا جائے تو وہ عزیمت پر عمل کرنے والا ہوگا اور مستحق ثواب ہوگا۔ وفاقدها أی هٰذه الشروط وبعضها إن اختار العزیمة وصلاها وهو مکلف عاقل وقعت فرضاً عن الوقت. (شامی زکریا ۲۹/۳)

شہر سے متصل کارخانہ میں نمازِ جمعہ

شہر کے اطراف میں واقع کارخانہ میں نماز جمعہ قائم کرنا درست ہے جب کہ وہاں جمعہ قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ وکما یجوز أداء الجمعة فی المصر یجوز أداؤها فی فناء المصر. (هندیة ۱۴۵/۱) والذی یضر إنما هو منع المضلین لا منع العدو.

(شامی زکریا ۲۵/۳)

جس گاؤں میں شہر کی اذان سنائی دے وہاں جمعہ کا حکم

ایسا گاؤں جو شہر سے چند کلومیٹر پر واقع ہو اور اس کی آبادی شہر سے متصل نہ ہو تو وہاں جمعہ درست نہیں، اگرچہ وہاں شہر کی اذان کی آواز سنائی دیتی ہو۔ ومن کان مقیماً بموضع بینه وبین المصر فرجة من المزارع والمراعی نحو القلع ببخاری لا جمعة علی أهل ذلک الموضع وإن کان النداء یبلغهم. (عالمگیری ۱۴۵/۱، فتاوی دار العلوم ۶۰/۵)

حاکم کی اجازت کہاں شرط ہے؟

جس علاقہ میں اسلامی حکومت قائم ہو تو وہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہونے کے لئے حکومت کی طرف سے صراحۃً یا دلالۃً اجازت شرط ہے، اس کی اجازت کے بغیر جمعہ کا قیام درست

Marfat.com

نہ ہوگا۔ والثانی السلطان ولو متغلباً. (درمختار زکریا ۸/۳)

ہندوستان جیسے غیر اسلامی ممالک میں اقامتِ جمعہ

ہندوستان جیسے ممالک جہاں اسلامی حکومت قائم نہیں اور اقتدار پر کفار قابض ہیں، یہاں جمعہ کے قیام کا انتظام خود مسلمانوں کے سپرد ہے، مسلمان مل کر جسے امام جمعہ بنادیں اس کی اقتداء میں جمعہ پڑھنا درست ہے۔ فلو الولاة كفاراً يجوز للمسلمين إقامة الجمعة ويصير القاضي قاضياً بتراضي المسلمين. (شامی زکریا ۱٤/۳)

جیل میں نمازِ جمعہ

بعض جیلوں میں باقاعدہ مسجدیں بنی ہوئی ہیں اور وہاں ہزاروں قیدی مقیم رہتے ہیں اور حکومت کی طرف سے جمعہ قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے، تو وہاں جمعہ پڑھنا درست ہے۔ فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة لأن الإذن العام مقرر لأهله وغلقه لمنع العدو لا للمصلي. (احسن الفتاوی ۱۱۲/٤، درمختار زکریا ۲۵/۲)

ایئرپورٹ کی عمارت میں جمعہ

کسی شہر کا ایئرپورٹ اگر فناءِ شہر میں داخل ہے تو وہاں جمعہ کا قیام درست ہے اور جمعہ کی جماعت ایئرپورٹ کے اندر بھی ادا کی جاسکتی ہے، اگرچہ وہاں باہر کے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو؛ کیوں کہ وہاں باہر والوں پر روک ٹوک حفاظت کی غرض سے ہے ورنہ محض نماز کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ والذي يضر إنما هو منع المصلين لا منع العدو. (شامی زکریا ۲۵/۳)

ساحل پر لگے ہوئے اسٹیمر یا ایئرپورٹ پر کھڑے ہوئے ہوائی جہاز میں جمعہ

اگر پانی کا جہاز کسی شہر کے ساحل سے لگا ہوا کھڑا ہو یا ایئرپورٹ پر ہوائی جہاز کھڑا ہو، تو اس کے مسافروں کے لئے جہاز کے اندر جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؛ اس لئے کہ یہاں اذنِ عام کی شرط مفقود ہے۔ والسابع الإذن العام من الإمام وهو يحصل بفتح أبواب

Marfat.com

الجامع للبواردين. (شامی زکریا ۲۵/۳)

جمعہ کی پہلی اذان ہی سے جمعہ کی تیاری ضروری ہے

جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی سب دنیوی مصروفیات بند کر کے جمعہ کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ وجب سعی إليها بالأذان الأول فی الأصح وإن لم يكن فی زمن الرسول بل فی زمن عثمان رضی اللہ عنہ. (شامی زکریا ۳۸/۳)

جمعہ میں ہر زمانہ میں تعجیل افضل ہے

زوال کے بعد جمعہ کی نماز جلد از جلد پڑھنی افضل ہے خواہ سردی کا زمانہ ہو یا گرمی کا۔ (اسی سے معلوم ہو گیا کہ بعض جگہ بہت تاخیر سے جمعہ کا وقت مقرر ہوتا ہے وہ خلافِ اولی ہے) لكن جزم فی الأشباه من فن الأحكام أنه لا يسن لها الإبراد، وقال الجمهور ليس بمشروع لأنها تقام مجمع عظيم فتاخيرها مفضى إلى الحرج.

(شامی کراچی ۳۶۷/۱)

○❖○

Marfat.com

مسائل خطبۂ جمعہ

جمعہ کی اذان ثانی خطیب کے سامنے مسجد کے اندر کہی جائے

جمعہ کی اذانِ ثانی (خطبہ کی اذان) خطیب کے بالمقابل مسجد کے اندر کہی جائے گی، یہی عمل دورِ عثمانی سے امت میں متوارث چلا آرہا ہے۔ ویؤذن ثانیاً بین یدیه أی الخطیب أی علی سبیل السنیة کما یظهر من کلامهم. (شامی زکریا ۳۸/۳)

نماز جمعہ میں خطبہ شرط ہے

جمعہ کی نماز میں نماز سے قبل خطبہ دینا شرط ہے اس کے بغیر نماز جمعہ درست نہ ہوگی۔ ویشترط لصحتها سبعةُ أشیاء الخ، والرابع الخطبة فیه. (شامی زکریا ۵/۳-۱۹).

خطبہ کی مقدار کیا ہو؟

خطبہ کی کم سے کم مقدار ایک مرتبہ "الحمد للّٰه، یا سبحان اللّٰه، یا لا إلٰه إلا اللّٰه" کہنا ہے؛ لیکن تین آیاتِ قرآنیہ سے کم خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک خطبہ کی کم سے کم مقدار تشہد کے بقدر ہے اس سے کم مکروہ ہے۔ وکفت تحمیدة أو تهلیلة أو تسبیحة للخطبة المفروضة مع الکراهة. وقالا: لابد من ذکر طویل وأقله قدر التشهد الواجب الخ وتارکها مسیئ علی الأصح کتارکه قراءة قدر ثلاث آیات. (درمختار زکریا ۲۰/۳)

خطبہ کے سنن وآداب

خطبہ کے سنن وآداب پندرہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) طہارت (بلاوضو خطبہ دینا مکروہ ہے)

Marfat.com

(۲) کھڑے ہوکر خطبہ دینا (بیٹھ کر بلاعذر خطبہ دینا مکروہ ہے)

(۳) حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر خطبہ دینا (قبلہ رو ہوکر خطبہ دینا مکروہ ہے)

(۴) خطبہ سے پہلے آہستہ سے اعوذ باللہ پڑھنا۔

(۵) خطبہ میں اتنا جہر کرنا کہ لوگوں تک آواز پہنچ جائے۔

(۶) حمد سے شروع کرنا۔

(۷) خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا۔

(۸) کلمۂ شہادت پڑھنا۔

(۹) درود شریف پڑھنا۔

(۱۰) لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا۔

(۱۱) قرآنِ کریم کی کوئی آیت پڑھنا۔

(۱۲) دوسرے خطبہ میں دوبارہ حمد وثناء اور درود شریف پڑھنا۔

(۱۳) تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے دعا مانگنا، بالخصوص خلفاء راشدین اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنا۔

(۱۴) خطبہ کو زیادہ لمبا نہ کرنا، بہتر ہے کہ طوال مفصل کی کسی سورت کے بقدر ہو۔

(۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

وأما سننها فخمسة عشر الخ. (عالمگیری ۱/۱۴۶-۱۴۷) **ويندب ذكر الخلفاء الراشدين والعمين.** (درمختار زکریا ۳/۲۱)

خطبہ کے دوران ہاتھ میں عصا لینا

خطبہ کے دوران ہاتھ میں عصا لینا مستحب ہے؛ لیکن اس کو ضروری قرار دینا اور نہ لینے والے کو ہدفِ ملامت بنانا (جیسا کہ جنوبی ہند کے بعض علاقوں میں التزام ہے) جائز نہیں ہے۔

ونقل القهستانی عن عبد المحيط إن أخذ العصا سنة كالقيام. (شامی زکریا ۳/۴۱)

Marfat.com

خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب نہ دیں

خطبہ کی اذان کا جواب صرف دل دل میں دیا جائے، زبان سے کلماتِ اذان نہ دہرائیں؛ اس لئے کہ خطیب کے منبر پر آنے کے بعد زبان سے ذکر اذکار کرنا منع ہے۔ وینبغی ألّا یجیبَ بلسانہ اتفاقاً في الأذان بین یدی الخطیب. (درمختار زکریا ۲/ ۷۰)

کھڑے ہوکر خطبہ دینا مسنون ہے

جمعہ وعیدین کا خطبہ کھڑے ہوکر دینا مسنون ہے، تاہم اگر کوئی شخص بیٹھ کر خطبہ پڑھ دے تو بھی خطبہ معتبر ہوجائے گا، اور بلا عذر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ فالقیام سنة ولیس بشرط حتی لو خطب قاعداً یجوز عندنا، إلا أنه مسنون في حالة الاختیار لأن النبی ﷺ کان یخطب قائماً. (بدائع الصنائع ۱/ ۵۹۲)

خطبہ کے وقت بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے وقت بچے شرارت کررہے ہوں تو انہیں اشارہ سے روکا جاسکتا ہے؛ لیکن زبان سے نہ روکیں۔ والأصح أنه لا بأس بأن یشیر برأسه أو یده عند رؤیة منکر.

(درمختار زکریا ۳/ ۳۶)

خطبہ سننے کے دوران چھینک آنے پر الحمدللہ کہے یا نہیں؟

اگر خطبہ سننے کے دوران کسی شخص کو چھینک آئے تو زبان سے الحمدللہ نہ کہے؛ بلکہ دل دل میں پڑھ لے؛ تاکہ خطبہ سننے میں کوئی خلل نہ واقع ہو۔ وأما العاطش فهل یحمد اللّٰه تعالٰی، فالصحیح أنه یقول ذٰلک فی نفسه لأن ذلک مما لایشغله عن سماع الخطبة.

(بدائع الصنائع ۱/ ۵۹۴)

دورانِ خطبہ سلام یا چھینک کا جواب

خطبۂ جمعہ کے دوران اگر کوئی شخص سلام کرے یا کسی شخص کو چھینک آئے تو سننے والے پر

Marfat.com

جواب دینا واجب نہیں ہے۔ ولا یجب تشمیت ولا رد سلام بہ یفتی. وعن أبی یوسفؒ لا یکرہ لأنہ فرض. قلنا: ذاک إذا کان السلام ماذوناً علیہ شرعاً ولیس کذلک فی حالة الخطبة. (شامی زکریا ۳/۳۶)

خطبہ کے وقت لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا

جو شخص خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں پہنچے اسے پیچھے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہئے، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اگلی صف میں جانے کی کوشش کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس عمل پر سخت وعید ارشاد فرمائی ہے، آپ کا ارشاد ہے کہ: ''جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اسے جہنم کا پل بنایا جائے گا''۔ عن سهل بن معاذ بن أنس الجهنی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسراً إلی جهنم. (ترمذی شریف ۱/۱۱۴)

جس شخص کو خطبہ کی آواز نہ آرہی ہو وہ کیا کرے؟

جو شخص امام سے اتنی دور ہے کہ اسے خطبہ کی آواز بالکل سنائی نہیں دے رہی ہو، اس کے لئے بھی افضل یہی ہے کہ خاموش بیٹھا رہے اور تلاوت یا کسی ذکر واذکار میں مشغول نہ ہو۔ فاما البعید منه إذا لم یسمع الخطبة کیف یصنع؟ قال محمد بن سلمة البلخیؒ الإنصات له أولی من قراء ة القرآن. (بدائع الصنائع ۱/۵۹۳)

خطبۂ جمعہ صرف عربی میں دیا جائے

خطبۂ جمعہ صرف عربی زبان میں دینا چاہئے، کسی اور زبان میں خطبہ دینا مکروہ اور قابل ترک ہے، عوام کو وعظ ونصیحت کی ضرورت ہو تو خطبہ کی عبارت میں تبدیلی کے بجائے کسی اور وقت (اذان خطبہ سے پہلے یا جمعہ کے بعد) وعظ کا معمول بنایا جائے۔ (علم الفقہ ۲/۱۸۸، جواہر الفقہ ۱/۳۵۲، دار العلوم ۵/۱۲۹)

دونوں خطبوں کے درمیان دعا کرنا

جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ قبولیت کا وقت ہے، اس میں دل دل میں دعا کرنی

Marfat.com

چاہئے، زبان سے کوئی کلمہ ادا نہ کریں۔ وسئل علیه الصلاة و السلام عن ساعة الإجابة، فقال: ما بین جلوس الإمام إلی أن یتم الصلاة وهو الصحیح. (درمختار) قال فی المعراج: فیسن الدعاء بقلبه لا بلسانه لأنه مامور بالسکوت. (شامی زکریا ۴۲/۳)

خطبہ کے دوران نمازی کس طرح بیٹھے؟

خطبہ کے دوران جس طرح آسانی ہو بیٹھ سکتے ہیں کوئی خاص ہیئت مقرر نہیں ہے؛ البتہ حالتِ تشہد کی طرح بیٹھنا بہتر ہے۔ إذا شهد الرجل عند الخطبة إن شاء جلس محتبیاً أو متربعاً أو کما تیسر لأنه لیس بصلاة عملاً وحقیقةً ویستحب أن یقعد فیها کما یقعد فی الصلاة. (هندیه ۱۴۸/۱)

خطبہ میں آنحضرت ﷺ کا نام نامی سننے پر درود کیسے پڑھیں؟

دورانِ خطبہ چوں کہ زبان سے ذکر اذکار ممنوع ہے، لہٰذا اگر نبی اکرم ﷺ کا نام نامی خطبہ میں سنے تو صرف دل دل میں درود شریف پڑھے زبان سے نہ پڑھے۔ وکذا إذا ذکر النبی ﷺ لایجوز أن یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتویٰ. (شامی زکریا ۳۵/۳)

تنبیہ: بعض جگہ رواج ہے کہ خطیب کے آیتِ درود ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ﴾ الخ، پڑھتے وقت زور سے درود شریف پڑھتے ہیں، یہ طریقہ شرعاً خلاف سنت ہے۔

خطبہ کے وقت چندہ کا ڈبہ گھمانا

بعض مساجد میں دستور ہے کہ خطبہ کے دوران نمازیوں کے سامنے چندہ کا ڈبہ گھمایا جاتا ہے یہ عمل جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ جب دورانِ خطبہ ذکر واذکار کرنے تک کی ممانعت ہے، تو اس عمل کی کیسے اجازت ہوسکتی ہے؟ ویکره الاشتغال بما یفوت السماع وإن لم یکن کلاماً. (شامی زکریا ۳۵/۳)

رمضان میں خطبۃ الوداع کا ثبوت نہیں

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو خطبۃ الوداع پڑھنے کا کہیں سے ثبوت نہیں ہے؛ لہٰذا اس

Marfat.com

سے احتراز لازم ہے۔(فتاوی دارالعلوم ۵/۵۳)

منبر کتنے درجہ کا ہونا چاہئے

بہتر ہے کہ منبر کے تین درجے ہوں؛ تاکہ نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک سے موافقت ہوجائے۔ومنبرہ ﷺ کان ثلاث درج. (شامی کراچی ۱۶۱/۳)

جمعہ کی تیاری کون سی اذان کے بعد فرض ہے؟

کسی شہر میں مختلف اوقات میں اگر جمعہ کی اذانیں ہوتی ہوں، تو اذان کے بعد جمعہ کی تیاری کے سلسلہ میں محلّہ کی مسجد کی اذان کا اعتبار ہوگا۔(احسن الفتاویٰ ۱۱۸/۴)

جمعہ کی نماز میں کون کون سی سورتیں پڑھنا مسنون ہے؟

جمعہ کی پہلی رکعت میں ﴿سبح إسم ربک الأعلیٰ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هل أتاک حدیث الغاشیة﴾ پڑھنا مسنون ہے، تاہم کبھی کبھی دوسری سورتیں بھی پڑھ دیں؛ تاکہ عوام انہی سورتوں کو لازم نہ سمجھیں۔ وإن قرأ بسبح إسم ربک وهل أتاک حدیث الغاشیة تبرکاً بالماثورة عنه علیه الصلاة والسلام کان حسناً لکن یترکه أحیاناً لئلا یتوهم العامة وجوبه. (کبیری ۵۲۰)

عورت کا مردوں کی جماعت میں شامل ہوکر جمعہ پڑھنا

عورت پر اگرچہ جمعہ پڑھنا فرض نہیں ہے؛ لیکن اگر وہ مردوں کی جماعت میں شامل ہوکر (مثلاً حرمین شریفین میں) جمعہ پڑھ لے تو اس کا جمعہ درست ہوجائے گا، اور ظہر کا فریضہ اس سے ساقط ہوجائے گا۔ ومن هو من أهل الوجوب کالمریض والمسافر والعبد والمرأة تجزیهم ویسقط عنهم الظهر. (بدائع الصنائع ۵۸۲/۱)

جمعہ میں خطیب اور امام کا الگ الگ ہونا

اگر جمعہ کا خطبہ کسی شخص نے دیا اور نماز دوسرے نے پڑھائی تو بھی جمعہ درست ہوجائے گا؛

Marfat.com

لیکن بلاعذر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ وقد علم من تفاریعهم أنه لایشترط فی الإمام أن یکون هو الخطیب. (شامی ۱۹/۳)

جمعہ کا خطبہ ختم ہونے سے قبل حاضرین کا کھڑا ہونا

بعض لوگ جلد بازی میں خطبۂ جمعہ پورا ہونے سے قبل ہی کھڑے ہوکر صف بندی شروع کردیتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے؛ کیوں کہ اس سے خطبہ سننے میں خلل آتا ہے؛ لہٰذا خطبہ مکمل ہونے کے بعد ہی کھڑا ہونا چاہئے۔ یکره کل ما شغل عن سماع الخطبة من التسبیح والتهلیل والکتابة ونحوها بل یجب علیه أن یستمع ویسکت. (بدائع الصنائع ۵۹۳/۱)

جمعہ کی جماعت کے لئے کم از کم تین مقتدیوں کا ہونا شرط ہے

جمعہ کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ امام کے علاوہ کم از کم تین مقتدی خطبہ وجماعت میں شامل ہوں، خواہ وہ مسافر ہی کیوں نہ ہوں۔ الجماعة وأقلها ثلاثة رجال أطلق فیهم فشمل العبید والمسافرین والمرضیٰ. (شامی زکریا ۲٤/۳)

جمعہ کے دن وفات پانے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے

جمعہ کے دن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وفات پانے والا شخص عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ من مات فیه أو فی لیلة أمن من عذاب القبر. (شامی کراچی ۱٦٥/۲)

○❖○

Marfat.com

عیدین کے مسائل

عید! خوشی میں اظہار بندگی

اسلام ایک ایسا مبارک دین اور مذہب ہے جس کی مذہبی اقدار اور تعلیمات لہو ولعب سے کوسوں دور اور خرافات کے شائبہ سے بالکلیہ پاک ہیں۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے جہاں انسانی فطرت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے متبعین کے لئے سال میں دو دن عید کے نام پر خوشی و مسرت کے لئے تجویز کئے ہیں وہیں ان میں پر عظمت عبادت: دوگانہ نماز عید واجب کر کے خوشی کے جذبات کے ساتھ معرفت خداوندی اور شکر نعمت جیسے واجبات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے، عید محض مذہبی تیوہار نہیں بلکہ انعامات خداوندی کی شکر گزاری کا دن ہے۔ عید کھیل کود کا دن نہیں بلکہ خدا کی معرفت حاصل کرنے کا دن ہے۔ وہ منظر بڑا خوش نما اور عبرت آموز ہوتا ہے جب ایک ہی دن، ایک وقت، ایک ہی انداز میں اور ایک ہی جذبہ کے ساتھ دنیا کے قریہ قریہ، چپہ چپہ، شہر در شہر، مسجدوں میں، میدانوں میں، سڑکوں میں، عیدگاہوں میں، سیکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں، لاکھ نہیں، کروڑ نہیں، بلکہ کروڑہا کروڑ، فرزندان توحید بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر نہ صرف جذبۂ عبدیت کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اسلامی اخوت کی بھی شاندار مثال پیش کرتے ہیں۔ جب اُجلے اُجلے لباس پہنے، بچے، بوڑھے اور جوان عید کی خوشیاں مناتے اور اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید میں مشغول نظر آتے ہیں تو دیکھنے والے صاحبِ ایمان کا دل، عظمتِ ایزدی سے سرشار اور روح، ایمانی سرور سے مسرور ہو جاتی ہے، رحمت کے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے مجامع میں عاجزی وانکساری اور تضرع وزاری کے ساتھ دُعا کے لئے اُٹھنے والے ہاتھ رحمتِ خداوندی کے بے پایاں نزول کا سبب بن جاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ عید کی رات بھی اسلام کی متبرک ترین راتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو انعامات سے سرفراز کرتا ہے۔ اسی لئے اس کو لیلۃ الجوائز (انعامات کی رات) کہا جاتا ہے۔ عارفین کے لئے یہ رات مسرت کا ابدی پیغام اور وصال محبوب کا عنوان بن کر آتی ہے۔ وہ انعاماتِ خداوندی کے حصول کے لئے راتوں رات بارگاہ ایزدی میں حاضر رہ کر سربستہ راز ونیاز میں مشغول رہتے ہیں اور بیش از بیش رحمت خداوندی کے مستحق بنتے ہیں۔

دنیا کی قوموں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنے تہوار اور خوشی کے دنوں میں لہو ولعب، ناچ گانے، شراب نوشی اور تفریحات کو پسند کرتے ہیں۔ اگلے پچھلے رنج وغم اور مصائب کو بھول کر وقتی خوشی میں ایسے سرشار ہو جاتے ہیں کہ انھیں اپنی سُدھ ہی نہیں رہتی۔ ہم اپنے برادرانِ وطن میں ہولی اور دیوالی کے موقع پر ایسے مناظر بکثرت دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کے یہاں جب کرسمس کا دن آتا ہے تو وہ ہر طرح کے

Marfat.com

معاصی اور منکرات میں مبتلا ہو کر اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔ یہی دستور زمانۂ جاہلیت میں بھی رائج تھا۔

حضور اکرم ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ سال میں دو دن خوشی کے مناتے تھے۔ ان دونوں دنوں میں خوب کھیل کود ہوتا تھا اور گانے باجے کی مجلسیں جمتی تھیں۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے ان سب سلسلوں کو ختم فرما کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان دو دنوں کے بجائے دو خوشی کے دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) مقرر فرمائے (ابوداؤد شریف ۱/۱۶۱) اور ان دنوں میں اظہار مسرت کا مظاہرہ کھیل کود، لہو ولعب اور تفریحات کے ذریعہ نہیں کرایا گیا بلکہ اسلام کے ماننے والوں کو حکم ہوا کہ وہ مسرت کا اظہار اس انداز میں کریں کہ وہ خوشی ان کے ظاہر اور باطن سے نمایاں ہو سکے۔ دلوں کی گہرائیوں سے سرور کی خوشبوئیں اُٹھیں، ذہن ودماغ کے گوشوں سے عطر بیز ہوائیں پھیلیں اور بدن کا رگ وریشہ اور رواں رواں اظہار مسرت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوششیں کرنے لگے۔

ایسی لازوال خوشی کے حصول اور اس کے اظہار کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان جس ربِّ کائنات کا بندہ ہے۔ وہ اس بندہ نواز کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کر کے اس کی خوشنودی کا مستحق بن جائے۔ ظاہر ہے کہ جس بندہ کا آقا اس سے خوش ہو جائے اس بندہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے؟ اسی لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا: ﴿وَرِضوَانٌ مِنَ اللّٰهِ اَكبَرُ﴾ (اور اللہ کی طرف سے خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے) اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لئے خوشی کے دنوں میں اظہار بندگی کا حکم دے کر شکرانہ کے طور پر دوگانہ ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہی عید کی اصل روح ہے۔ بقیہ جو لوازمات ہیں (مثلاً نہانا دھونا، خوشبو لگانا، نئے کپڑے پہننا، بشاشت ظاہر کرنا وغیرہ) وہ سب ضمنی ہیں۔ آج کے دن کا اصل کام یہ ہے کہ بندہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دے کہ وہ واقعی اپنے رب کا فرمانبردار اور اطاعت گذار ہے اور ایسے ہی بندہ کو درحقیقت آج خوشی منانے کا حق ہے۔

عیدین کی راتوں میں عبادت

عیدین کی راتیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں نہایت فضیلت رکھتی ہیں، ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَتَى الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِباً لِلّٰهِ تَعَالىٰ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ. (ابن ماجه شريف: ٨٢١٧)

جو شخص اخلاص واحتساب کے ساتھ عیدین کی راتیں عبادت میں گذارے اس کا قلب اس دن زندہ رہے گا جب سب لوگوں کے دل مرجائیں گے۔

یعنی اس رات میں عبادت کرنے والے خوش نصیب حضرات میدانِ محشر کی سختیوں میں بے خوف اور مطمئن ہوں گے، اور بعض روایات میں ہے کہ عید کی رات آسمانوں میں "لیلۃ الجائزۃ" یعنی انعام کی رات کے عنوان سے جانی جاتی ہے؛ اس لئے ان راتوں کو فضول مٹر گشتی، تفریحات اور واہی تباہی مشاغل میں گذارنے کے بجائے عبادت واطاعت میں گذارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس خیر سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔

Marfat.com

انعام کا دن

عید کا دن دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحم وکرم اور انعام کا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ بندوں کی مغفرت کا اعلان فرماتے ہیں چناں چہ ایک ضعیف روایت میں وارد ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ عَلَىٰ أَبْوَابِ الطُّرُقِ فَنَادَوْا اُغْدُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَىٰ رَبٍّ كَرِيْمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبِضُوْا جَوَائِزَكُمْ فَإِذَا صَلَّوْا نَادَىٰ مُنَادٍ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا رَاشِدِيْنَ إِلَىٰ رِحَالِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ وَيُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ فِي السَّمَاءِ يَوْمُ الْجَائِزَةِ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ۱/۲۲۶، حدیث: ۶۱۷ الترغیب والترھیب حدیث: ۱۶۱۸)

جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے نکڑوں پر کھڑے ہوکر یہ آواز لگاتے ہیں کہ اے مسلمانوں کی جماعت! اس رب کریم کی طرف چلو جو خیر سے نوازتا ہے، پھر اس پر عظیم الشان بدلہ عطا کرتا ہے، تمہیں راتوں میں عبادت کا حکم ہوا چناں چہ تم نے عبادت کی، اور تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کا کہا مانا؛ لہٰذا اپنے انعامات لے لو، پھر وہ لوگ جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ خبردار ہوجاؤ! تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے؛ اس لئے رشد وہدایت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹو، پس یہ انعام کا دن ہے اور آسمان میں اسے انعام ہی کے دن سے یاد کیا جاتا ہے۔

بہر حال اس مبارک دن میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے استحضار اور اس کی یاد کی کوشش کرنی چاہئے۔

عید کے مسنون اعمال

(۱) غسل کرنا۔ (۲) مسواک کرنا۔ (۳) خوشبو لگانا۔ (۴) عید الفطر کی نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا۔ (مشکوٰۃ ۱۲۶) (۵) اگر صدقۂ فطر واجب ہو تو عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا۔ (۶) بقر عید میں نماز کے بعد آکر قربانی کا گوشت کھانا۔ (مشکوٰۃ ۱۲۶) (۷) عید کی نماز عید گاہ (شہر کے باہر میدان) میں پڑھنا۔ (۸) عید کی نماز کے لئے پیدل جانا، بلا ضرورت سواری پر نہ جانا۔ (۹) عید کے لئے ایک راستہ سے جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ (۱۰) عید کے دن زیادہ سے زیادہ تکبیرات: ''اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد'' پڑھنا۔ (عید الفطر میں آہستہ آواز سے اور بقر عید میں بلند آواز سے) (ماخوذ: پیغام عید، اصلاحی مضامین ۱۸، مؤلفہ: مولانا کلیم اللہ قاسمی)

ذیل میں عیدین سے متعلق ضروری مسائل ذکر کئے جارہے ہیں:

Marfat.com

عیدین کی شرائط

بڑے شہروں اور قصبات میں جہاں اقامت جمعہ کے شرائط پائے جاتے ہوں (مثلاً وہاں کی آبادی کم از کم تین ہزار ہو یا ضروریاتِ زندگی بآسانی مہیا ہوں وغیرہ) وہاں عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے؛ البتہ جہاں شرائط جمعہ نہ پائی جاتی ہوں وہاں عید پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ تجب صلاتهما على من تجب عليه الجمعة بشرائطها المتقدمة، وفي القنية صلاة العيد في القرى تكره تحريماً أي لأنهٗ اشتغال بما لايصح لأن المصر شرط الصحة. (درمختار مع الشامی زکریا ۳/ ۴۵-۴۶، امداد المفتیین ۴۰۷)

عیدین کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

عیدین کی نماز کا وقت طلوعِ آفتاب کے تقریباً پندرہ منٹ کے بعد شروع ہوجاتا ہے؛ لیکن نماز کا ایسا وقت مقرر کیا جائے کہ لوگ تمام تیاریاں کرکے بسہولت عیدگاہ میں حاضر ہوسکیں۔ وابتداء وقت صحة صلاة العيد من ارتفاع الشمس قدر رمح (أي هو إثنا عشر شبراً) أو رمحين حتى تبيض لأنه ﷺ كان يصلي العيد حين ترتفع الشمس قدر رمح أو رمحين. (مراقی الفلاح مع طحطاوی ۲۹۰، حاشية الطحطاوي اشرفی ۵۳۲، شامی زکریا ۳/ ۵۲، فتاویٰ رحیمیہ ۵/ ۵۵)

نمازِ عید شہر سے باہر عیدگاہ میں پڑھنا

نمازِ عیدین شہر سے باہر نکل کر عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے۔ ثم خروجه ماشياً إلى الجبانة والخروج إليها (أي الجبانة) لصلاة العيد سنةٌ وإن وسعهم المسجد الجامع. (در مختار مع الشامی زکریا ۳/ ۴۹، دار العلوم ۵/ ۱۸۵)

شہر کی متعدد مساجد میں نمازِ عید

شہر کی متعدد مسجدوں میں نمازِ عید ادا کرنے کی اجازت ہے۔ وتؤدى بمصر واحد

Marfat.com

بمواضع كثيرة اتفاقاً. (در مختار مع الشامی زکریا ۹/۳ ۵، دار العلوم ۱۸٤/۵)

نماز عیدگاہ سے پہلے شہر کی مساجد میں نماز کا حکم

عیدگاہ میں نماز ہونے سے پہلے شہر کی مسجدوں میں نماز عید بلا کراہت جائز ہے۔ ولو ضحی بعد ما صلی أهل المسجد ولم يصل أهل الجبانة أجزأه استحساناً لأنها صلاةٌ معتبرةٌ. (شامی زکریا ۹/ ٤٦٠، ھدایہ ٤/ ٤٣٠، ھدایہ اشرفی ٤/ ٤٤٦)

عید کی تیاری

عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو وغیرہ لگانا مستحب ہے۔

ويستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال والسواک ولبس أحسن ثيابه الخ.

(عالمگیری ۱/ ۱٤۹)

عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا پینا مستحب ہے

عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے طاق عدد چھوارے یا کھجور کھا کر جانا مستحب ہے، اگر یہ میسر نہ ہو تو کوئی بھی میٹھی چیز کھالینا کافی ہے، اس موقع پر کسی خاص شیرینی کی تخصیص ثابت نہیں۔

وندب يوم الفطر أن يطعم اقتداءاً بالنبی ﷺ ويستحب كون ذلک المطعوم حلواً وأما ما يفعله الناس فی زماننا من جمع التمر مع اللبن والفطر عليه فليس له أصل فی السنة. (البحر الرائق کراچی ۲/ ۱۵۸، رحیمیہ ۱/ ۲۸۱)

عیدگاہ پیدل جانا مستحب ہے

عیدگاہ پیدل جانا سنت ہے اور وہاں سے واپسی میں سوار ہو کر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ثم خروجه ماشياً إلى الجبانة ولابأس بعوده راكباً. (در مختار مع الشامی زکریا ۳/ ٤۹)

نمازِ عید سے قبل گھر یا عیدگاہ میں نفلیں پڑھنا

نمازِ عید سے قبل گھر یا عیدگاہ میں نفلیں پڑھنا جائز نہیں ہے، حتی کہ عورتیں بھی اس دن اشراق

Marfat.com

اور چاشت کی نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ عید کی نماز باجماعت نہ پڑھ لی جائے۔
ولایتنفل قبلها مطلقاً أی سواء کان فی المصلی اتفاقاً أو فی البیت فی الأصح وسواءٌ کان ممن یصلی العید أو لا حتی أن المرأة إذا أرادت صلاة الضحی یوم العید تصلیها بعد ما یصلی الإمام فی الجبانة. (شامی زکریا ۳/ ۵۰، امداد لمفتیین ۴۰۷)

تنبیہ: بعض لوگ عیدگاہ پہنچ کر نمازِ عید سے قبل نمازیں پڑھتے ہیں، اور پوچھنے پر کہتے ہیں کہ ہم فجر کی قضا نماز پڑھ رہے ہیں، تو اجتماعی طور پر عیدگاہ میں قضا پڑھنا طرح طرح کی چہ می گوئیوں اور انتشار کا سبب بنتا ہے؛ اس لئے اس طریقہ سے احتراز لازم ہے۔ اول تو مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کوئی نماز قضا کرے اور اگر بالفرض قضا ہو جائے تو اسے برسرِ عام پڑھنے کے بجائے گھر میں ادا کرے؛ تاکہ اپنی کوتاہی مخلوق کے سامنے نہ آسکے۔

نمازِ عید کی نیت

نمازِ عید شروع کرتے وقت مقتدی کے دل میں یہ استحضار رہے کہ میں قبلہ رو ہو کر اس امام کے پیچھے دو رکعت واجب نماز ادا کر رہا ہوں جس میں چھ زائد واجب تکبیریں ہیں۔ نیت کے لئے یہ استحضار کافی ہے زبان سے نیت کے کلمات ادا کرنا ضروری نہیں ہے باقی اگر کوئی ادا کر لے تو ناجائز بھی نہیں۔ محلها (النیة) القلب فی کل موضع الخ. (الاشباہ والنظائر ۱/ ۸۴)

ترکیب نمازِ عید

نمازِ عید کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، ثنا پڑھیں، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے معمولی فصل سے تین مرتبہ تکبیر کہیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑتے رہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھیں اس کے بعد فاتحہ اور سورۃ ملائیں، پھر رکوع سجدہ کر کے رکعت مکمل کر لیں۔ دوسری رکعت میں اولاً فاتحہ وسورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں نہ جائیں بلکہ تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہیں اور درمیان میں ہاتھ نہ باندھیں، اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور بقیہ نماز حسبِ معمول پوری کریں۔ (حلبی کبیر ۵۶۷)

Marfat.com

عورتوں پر نمازِ عید نہیں ہے

عورتوں پر نمازِ جمعہ وعیدین واجب نہیں ہے، اور عام حالات میں انہیں عیدگاہوں اور مساجد میں جاکر نمازِ عید میں شریک ہونا بھی مکروہ اور سخت فتنہ کا سبب ہے؛ البتہ حرمین شریفین میں یا کسی ایسی جگہ جہاں فتنہ سے مکمل حفاظت ہو، اگر عورتیں عید کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو جائز ہے۔

تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة. (هندية ۱/ ۱۵۰، شامی زکریا ۳/ ٤٥) ويكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعيد. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/ ۳۰۷)

عیدین میں عورتوں کے احکام

مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی عید کے دن مستحب یہ ہے کہ وہ غسل کریں اور عمدہ لباس زیبِ تن کریں؛ کیوں کہ یہ خوشی اور زیب وزینت کا دن ہے اور اگر چاہیں تو عیدگاہ یا مساجد میں عید کی نماز ہوجانے کے بعد اپنے گھروں میں تنہا تنہا بطور شکرانہ نفل نماز پڑھ سکتی ہیں۔ ثم يستحب لصلاة العيد ما يستحب للجمعة من الاغتسال والاستياك والتطيب ولبس أحسن الثياب. (کبیری لاهور ٥٦٦، شامی زکریا ٣/ ٤٨)

عیدین کا خطبہ

عیدین کا خطبہ پڑھنا مسنون ہے جو عید کی نماز کے بعد پڑھا جائے گا۔ ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة إلا الخطبة كذا فى الخلاصة فإنها سنة بعد الصلاة. (عالمگیری ۱/ ۱۵۰)

عیدین کا خطبہ تکبیر سے شروع کرنا

عیدین کا خطبہ شروع کرنے سے قبل ۹/ مرتبہ لگاتار تکبیراتِ تشریق پڑھنا مستحب ہے، جب کہ دوسرے خطبہ کے شروع میں ۷/ تکبیرات پڑھنا مروی ہے۔ ويستحب أن يستفتح الأولى بتسع تكبيراتٍ تترىٰ أى متتابعات والثانية بسبعٍ هو السنة. (در مختار مع

Marfat.com

الشامی زکریا ۵۸/۳، دارالعلوم ۱۹۱/۵، فتاویٰ محمودیہ جدید ۴۵۲/۸) **قال الشافعیؒ:** أخبرنی من أثق به من أهل العلم من أهل المدينة، قال: أخبرنی من سمع عمر بن عبد العزيز وهو خليفة يوم فطر فظهر على المنبر فسلم ثم جلس ثم قال: إن شعائر هٰذا اليوم التكبير والتحميد ثم كبر مراراً اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر الحمد ثم تشهد للخطبة ثم فصل بين التشهد بتكبيرة. (اعلاء السنن کراچی ۱۳۲/۸)

نمازِ عید کی پہلی رکعت میں تکبیراتِ زوائد بھول جانے کا حکم

نمازِ عید کی پہلی رکعت میں امام تکبیراتِ زوائد بھول گیا اور سورۂ فاتحہ کا کچھ حصہ یا پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد یاد آیا، تو تکبیرات کہہ کر سورۂ فاتحہ دوبارہ پڑھے، اور اگر سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یاد آیا تو صرف تکبیرات کہے قرأت کا اعادہ نہیں ہوگا۔ نسی التكبير في الأولى حتى قرأ بعض الفاتحة أو كلها ثم تذكر يكبر ويعيد الفاتحة وإذا تذكر بعد ما قرأ الفاتحة والسورة يكبر ولايعيد القراءة لأنها تمت وصحت بالكتاب والسنة.

(کبیری ۵۲۵، حلبی کبیر ۵۷۲، شامی زکریا ۵۵/۳، رحیمیہ ۲۷/۱)

نمازِ عید کی دوسری رکعت میں تکبیراتِ زوائد بھول جانے کا حکم

اگر امام نمازِ عید کی دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیراتِ زوائد نہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اس صورت میں رکوع ہی میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہہ لے، کھڑے ہوکر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ كما لو ركع الإمام قبل أن يكبر فإن الإمام يكبر في الركوع ولا يعود إلى القيام ليكبّر. (درمختار مع الشامی زکریا ۵۷/۳)

شافعی امام کی اقتداء میں حنفی کی نمازِ عید

حنفی مقتدی شافعی امام کے پیچھے نمازِ عید ادا کرے تو اسے تکبیراتِ عید میں بھی شافعی امام کی

Marfat.com

اقتداء کرنی چاہئے، یعنی شافعی امام جتنی مرتبہ زائد تکبیریں کہے حنفی مقتدی بھی اس کی متابعت کرے۔ ولو زاد تابعه إلى ستة عشر لأنه ماثور. (درمختار مع الشامی زکریا ۴۱۳ ۵)

عیدین اور جمعہ میں سجدۂ سہو کا حکم

عیدین اور جمعہ کی نماز میں اگر کوئی واجب ترک ہوجائے یا فرض مکرر ہوجائے یا کوئی اور موجبِ سجدۂ سہو صورت پیش آجائے تو کثیر مجمع میں فتنہ پھیلنے کے خوف سے جمعہ وعیدین میں سجدۂ سہو نہیں کیا جائے گا۔ والسهو فی صلاة العید والجمعة والمكتوبة والتطوع سواءٌ والمختار عند المتأخرين عدمه فی الأوليين لدفع الفتنة. (شامی زکریا ۵۶۰/۲، امداد المفتیین ۴۰۶)

عید کی نماز میں مسبوق کیا کرے؟

عید کی نماز میں مسبوق ہونے کی کئی صورتیں ممکن ہیں، ہر ایک کا حکم الگ الگ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

(۱) جس کی نماز عید میں پہلی رکعت چھوٹ گئی ہو وہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد جب کھڑا ہو تو اولاً ثناء، تعوذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورت پڑھے، پھر زائد تکبیرات کہے، اس کے بعد رکوع سجدہ کرکے بقیہ نماز پوری کرے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۳۷۸/۸، احسن الفتاویٰ ۱۴۳/۴) ولو سبق بركعة يقرأ ثم يكبر لئلا يتوالى التكبير. (درمختار) أي لأنه إذا كبر قبل القراءة وقد كبر مع الإمام بعد القراءة لزم توالى التكبيرات في الركعتين. قال في البحر: ولم يقل به أحدٌ من الصحابة ولو بدأ بالقراءة يصير فعله موافقاً لقول عليؓ فكان أولىٰ، كذا في المحيط، وهو مخصص لقولهم: إن المسبوق يقضي أول صلاته في حق الأذكار. (شامی زکریا ۵۶۰/۳، البحر الرائق کوئٹہ ۱۰۶۱/۲، بدائع الصنائع زکریا ۶۲۳/۱، حلبی کبیر اشرفی ۵۷۲، طحطاوي على المراقي ۵۳۴)

Marfat.com

(۲) اور جو شخص امام کے ساتھ اس حال میں آ کر شریک ہوا کہ امام پہلی رکعت کی زائد تکبیرات کہہ کر قرأت شروع کر چکا تھا تو یہ مسبوق شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر زائد تکبیرات کہے گا۔ وإن أدركه بعد ما كبر الإمام الزوائد وشرع في القراءة فإنه يكبر تكبيرة الافتتاح ويأتي بالزائد برأي نفسه لا برأي الإمام؛ لأنه مسبوق. (بدائع الصنائع زكريا ۱/۶۲۲)

(۳) اور اگر امام کو رکوع میں پایا تو اگر امام کے ساتھ رکوع چھوٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو تو ایسی صورت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑے کھڑے زائد تکبیرات بھی کہے، پھر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے۔ وإن أدرك الإمام في الركوع فإن لم يخف فوت الركوع مع الإمام يكبر للافتتاح قائماً ويأتي بالزوائد ثم يتابع الإمام في الركوع. (بدائع الصنائع زكريا ۱/۶۲۲)

(۴) اور اگر رکوع چھوٹ جانے کا خوف ہو تو تکبیر تحریمہ کہے اور رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور رکوع کی حالت میں ہی تکبیراتِ زوائد کہے اور رکوع میں اگر زائد تکبیرات اور رکوع کی تسبیحات دونوں ادا کر سکتا ہو تو دونوں کو جمع کرے، ورنہ تسبیحات کو چھوڑ کر صرف تکبیرات کہے گا۔ وإن خاف إن كبر يرفع الإمام رأسه من الركوع كبر للافتتاح وكبر للركوع وركع؛ لأنه لو لم يركع يفوته الركوع فتفوته الركعة بفوته وتبين أن التكبيرات أيضاً فاتته فيصير بتحصيل التكبيرات مفوتاً لها ولغيرها من أركان الركعة. وهذا لا يجوز. ثم إذا ركع يكبر تكبيرات العيد في الركوع عند أبي حنيفةؒ ومحمدؒ ..... ثم إن أمكنه الجمع بين التكبيرات والتسبيحات جمع بينهما وإن لم يمكنه الجمع بينهما، يأتي بالتكبيرات دون التسبيحات؛ لأن التكبيرات واجبة والتسبيحات سنة والاشتغال بالواجب أولىٰ. (بدائع الصنائع زكريا ۱/۶۲۲)

(۵) اور اگر رکوع میں تکبیرات پوری ہونے سے پہلے امام نے سر اٹھا لیا تو جتنی تکبیرات باقی رہ گئی ہوں وہ ساقط ہو جائیں گی۔ فإن رفع الإمام رأسه من الركوع قبل أن يتمها

Marfat.com

رفع رأسه؛ لأن متابعة الإمام واجبة وسقط عنه ما بقي من التكبيرات. (بدائع الصنائع زكريا ٦٢٢/١، حلبي كبير أشرفي ٥٧٢، شامي زكريا ٥٦/٣)

نمازِ عید کے بعد دعا

عیدین کی نماز کے بعد دعا کرنا جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، حدیث میں ہے کہ دور نبوت میں حائضہ ونفساء دعاؤں میں شرکت کے لئے عیدگاہ جایا کرتی تھیں۔ اور بہتر ہے کہ یہ دعا نماز کے فوراً بعد خطبہ سے قبل ہو؛ کیوں کہ خطبہ کے بعد کی دعا کی کہیں صراحت نہیں ہے۔ عن أم عطية رضى الله عنها قالت: أمرنا رسول الله ﷺ أن نخرجهن فى الفطر والأضحىٰ والعواتق والحيض وذوات الخدور، فأما الحُيَّضُ فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين. (الحديث) (مسلم شريف مكتبه بلال ديوبند ٢٩٠/١، حديث: ١٢)

بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا

اگر کسی عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے عید الفطر کی نماز ایک دن مؤخر کرکے دوسرے دن پڑھی جائے تو جائز ہے۔ وتؤخر بعذر كمطر إلى الزوال من الغد فقط. (در مختار مع الشامى زكريا ٥٩/٣، دارالعلوم ١٨٤/٥)

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا جائز ہے۔ والتهنئة بتقبل الله منا ومنكم لا تنكر. (در مختار مع الشامى زكريا ٤٩/٣)

عیدگاہ میں چندہ کرنا

عیدگاہ میں عیدین کی نماز سے پہلے یا خطبہ کے بعد چندہ کرنے میں مضائقہ نہیں؛ لیکن خطبہ کے دوران اس کی اجازت نہیں ہے۔ يكره الاشتغال بما يفوت السماع وإن لم يكن كلاماً. (شامى زكريا ٣٥/٣، رحيميه ٨٨/٥)

Marfat.com

عیدین کے بعد مصافحہ ومعانقہ

عید کی نماز کے بعد ملنا اور معانقہ یا مصافحہ کرنا امر مسنون نہیں ہے، ہاں اگر کسی سے اسی وقت ملاقات ہو یا نماز کے کچھ فصل کے بعد محض ملاقات کی نیت سے مصافحہ یا معانقہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ وأما فی غیر حال الملاقاة مثل کونها عقیب صلاة الجمعة والعیدین کما هو العادة فی زماننا فالحدیث ساکت عنه فیبقی بلا دلیل، وقد تقرر فی موضعه إن ما لا دلیل علیه فهو مردود. (مجالس الأبرار ۲۹۸) وموضع المصافحة فی الشرع إنما هو عند لقاء المسلم لأخیه لافی أدبار الصلوات. (شامی زکریا ۵٤۷/۹)

عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے

عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا پینا مستحب ہے۔ ویندب تاخیرا کله عنها أی یندب الإمساک عما یفطر الصائم من صبحه إلیٰ أن یصلی وإن لم یضح فی الأصح. (شامی زکریا ۶۰/۳، فتاویٰ رحیمیه دار الاشاعت ۱۷٦/٦)

عیدالاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہوسکتی ہے؟

عیدالاضحیٰ کی نماز میں اتفاقیہ کوئی عذر پیش آجائے تو گیارہویں بارہویں تاریخ کو بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ لکن هنا یجوز تاخیرها إلی اٰخر ثالث أیام النحر بلا عذر مع الکراهة وبه أی بالعذر بدونها. (شامی زکریا ۵۹/۳، فتاویٰ دارالعلوم ۲۱۲/۵)

تکبیرِ تشریق

تکبیرِ تشریق فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ أَکْبَرُ اَللّٰهُ أَکْبَرُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ اَللّٰهُ أَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

(شامی زکریا ٦٢/٣، هندیه ۱۵۲/۱، فتاویٰ دارالعلوم ۲۰۳/۵)

Marfat.com

تکبیرِ تشریق کب سے کب تک ہے؟

تکبیرِ تشریق نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد مردوں کے لئے بآواز بلند اور عورتوں کے لئے ایک مرتبہ آہستہ کہنا واجب ہے۔ أولـه من فجر عرفة إلى عصر اليوم الخامس آخر أيام التشريق وعليه الاعتماد.

(شامی زکریا ۶۴/۳، ایضاح المسائل ۳۷)

تکبیرِ تشریق کتنی مرتبہ پڑھی جائے؟

تکبیرِ تشریق اصلا ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے، تاہم کوئی شخص ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ لے تو بھی حرج نہیں۔ ويـجب تكبير التشريق فى الأصح للأمر به مرةً وإن زاد عليها يكون فضلاً. (درمختار زکریا ۶۱/۳-۶۲، فتاویٰ دارالعلوم ۲۱۳/۵)

تکبیرِ تشریق کن لوگوں پر واجب ہے؟

تکبیرِ تشریق مقیم، مسافر، منفرد، جماعت، عورت، اہلِ شہر اور دیہات کے رہنے والوں پر واجب ہے۔ ووجـوبـه على إمام مقيم بمصر وعلى مقتد مسافر أو قروى أو امرأة لكن المرأة تخافت ويجب على مقيم اقتدى بمسافر، وقالا بوجوبه فور كل فرض مـطـلقاً ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة لأنه تبع للمكتوبة. (در مـختار مع الشامی زکریا ۶۴/۳، دار العلوم ۲۱۶/۵، ایضاح المسائل ۳۷)

تکبیرِ تشریق بھول جانا

تکبیرِ تشریق کہنا واجب ہے اگر کوئی مانع فعل صادر ہو جائے مثلاً مسجد سے باہر نکل گیا یا کوئی بات چیت کر لی یا عمداً وضو توڑ دیا، تو ان تمام صورتوں میں تکبیرِ تشریق ساقط ہو جائے گی؛ لیکن سہواً وضو ٹوٹ جائے تو تکبیر کہہ لے اور اگر قبلہ سے سینہ پھر گیا تو اس میں دو روایتیں ہیں؛ لہٰذا احتیاطاً تکبیر

Marfat.com

کہہ لی جائے۔ عقب كل فرض عيني بلا فصل يمنع البناء فلو خرج من المسجد أو تكلم عامداً أو ساهياً أو أحدث عامداً سقط عنه التكبير وفى استدبار القبلة روايتان ولو أحدث ناسياً بعد السلام الأصح أنه يكبر ولايخرج للطهارة. (شامی زکریا ۶۳/۳، احسن الفتاویٰ ۱۲۴/۴، فتاویٰ دارالعلوم ۲۰۶/۵)

مسبوق پر تکبیرِ تشریق

مسبوق پر بھی تکبیرِ تشریق واجب ہے وہ اپنی بقیہ رکعات پورے کرنے کے بعد پڑھے گا۔ والمسبوق يكبر وجوباً كاللاحق. (شامی زکریا ۶۵/۳، هنديه ۱۵۲/۱)

عورتوں پر تکبیرِ تشریق

عورتوں پر بھی تکبیرِ تشریق واجب ہے؛ لیکن وہ بالکل آہستہ آہستہ پڑھیں گی۔ يجب على المرأة والمسافر، والمرأة تخافت بالتكبير. (هنديه ۱۵۲/۱، شامی زکریا ۶۴/۳)

Marfat.com

سنن ونوافل سے متعلق مسائل

سنن ونوافل کی ضرورت

فرائض وواجبات کے ساتھ نوافل وسنن کا اہتمام بھی ضروری ہے؛ اس لئے کہ بسا اوقات فرائض کی ادائیگی میں دانستہ یا نادانستہ طور پر کچھ کمی رہ جاتی ہے، تو اس کمی کی تلافی آخرت میں سنن ونوافل کے ذریعہ کی جائے گی۔احادیث شریفہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلٰوتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَنَجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكْمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ كَذٰلِكَ. (ترمذی شریف: ۹٤/۱، باب ماجاء أن أول ما يحاسب به لخ، منتخب احادیث ۲۲۳، طحطاوي على مراقى الفلاح قديم ۲۱۲)

قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا، اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں؟ (اگر نفلیں ہوں گی) تو اللہ تعالی ان سے فرضوں کی کمی پورا فرمادیں گے۔اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال کا حساب ہوگا (یعنی فرض روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی کمی نفلی روزوں اور صدقات سے پوری کردی جائے گی۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان محض فرائض کی انجام دہی پر اکتفاء نہ کرے بلکہ اپنے نامۂ اعمال میں نوافل کا ذخیرہ بھی زیادہ سے زیادہ جمع رکھے؛ تاکہ آخرت میں قربِ خداوندی اور درجات کی بلندی کی نعمت سے سرفراز ہوسکے۔

Marfat.com

تطوع کی قسمیں

اصطلاح فقہ وحدیث میں فرض اور واجب کے علاوہ جتنی بھی نمازیں ہیں سب کو تطوع (نفل) کہا جاتا ہے، پھر اس تطوع کی بنیادی طور پر بالترتیب تین قسمیں ہیں:

(۱) **سنن مؤکدہ:** یہ کل بارہ رکعتیں ہیں۔ فجر سے قبل دو رکعت، ظہر اور جمعہ سے پہلے چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت۔ ان میں سے کسی بھی سنت کو بلا عذر چھوڑنا گناہ ہے۔

(۲) **سننِ غیر مؤکدہ:** اس میں ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل چار رکعت، عشاء سے قبل چار رکعت اور عشاء کے بعد دو یا چار رکعت شامل ہیں۔ ان کا بلا عذر چھوڑنا خلافِ اولیٰ ہے، یعنی بہتر نہیں ہے۔

(۳) **مندوبات:** جیسے: نماز اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد وغیرہ۔ ان نوافل کو پڑھنا موجبِ ثواب ہے اور ترک میں کوئی کراہت نہیں۔ الحاصل أن السنة إن كانت مؤكدةً قويةً لايبعد كون تركها مكروهاً تحريماً، وإن كانت غير مؤكدةٍ فتركها مكروهٌ تنزيهاً، وأما المستحب أو المندوب فينبغي أن لايكره تركه أصلاً الخ. ثم قال الشامي بحثاً: والظاهر أن خلاف الأولى أعم فكل مكروهٍ تنزيهاً خلاف الأولىٰ ولا عكس لأن خلاف الأولىٰ قد لايكون مكروهاً حيثُ لا يكون دليلٌ خاصٌ كترك صلاة الضحىٰ الخ. (شامی زکریا ۳۶۷/۲)

سننِ مؤکدہ کی عظیم فضیلت

سننِ مؤکدہ کی پابندی پر احادیثِ شریفہ میں بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دن رات میں فرائض کے علاوہ ۱۲ رکعت سنن پڑھے گا اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کیا جائے گا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. (رواه مسلم ۲۵۱/۱، المتجر الرابح فی ثواب لعمل الصالح ۹۰)

جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر دن ۱۲ رکعت نفل (سنت) فرض کے علاوہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر فرمائیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

ذیل میں مذکورہ سنن ونوافل سے متعلق مسائل وجزئیات اور دلائل اختصار کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

فجر کی دو سنتیں

نمازِ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، نبی کریم ﷺ ان دو رکعتوں کا نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ والسنن اکدها سنة الفجر اتفاقاً (درمختار) فی الصحیحین: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُداً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (شامی زکریا ۴۵۳/۲، بخاری شریف ۱۵۶/۱ حدیث: ۱۱۶۹)

فجر کی سنت بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے

فجر کی سنتیں بلا عذر بیٹھ کر یا سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے۔ فلا تجوز صلاتها قاعداً و لا راكباً اتفاقاً بلا عذر على الأصح. (درمختار زکریا ۴۵۴/۲) لما روى الحسن عن أبي حنيفةؒ لو صلىٰ سنة الفجر قاعداً بلا عذرٍ لا يجوز. (شامی زکریا ۴۵۴/۲)

جماعت شروع ہوگئی تو فجر کی سنت کہاں پڑھیں؟

بہتر ہے کہ گھر یا کمرے میں فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں جائیں اگر گھر میں نہیں پڑھیں اور جب مسجد میں پہنچا تو نماز کھڑی ہو چکی تھی، تو ایسی صورت میں مسجد کے باہری حصہ میں یا ستون وغیرہ کے پیچھے سنت ادا کرے، جماعت کی صفوں کے ساتھ مل کر سنتیں پڑھنا سخت مکروہ ہے۔ (قوله عند باب المسجد) أى خارج المسجد كما صرح به القهستانى فإن لم يكن فى باب المسجد موضع للصلاة يصليها فى المسجد خلف سارية من سوارى المسجد وأشدها كراهة أن يصليها مخالطاً للصف مخالفاً للجماعة والذى يلى ذلك خلف الصف من غير حائلٍ. (درمختار زکریا ۵۱۱/۲)

ایک رکعت بھی ملنے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کو ترک نہ کرے

اگر مسجد میں جماعت کھڑی ہو جائے اور وہاں جماعت خانہ سے ہٹ کر نماز پڑھنے کی جگہ موجود ہو، تو اگر سنت کے بعد ایک رکعت بھی ملنے کی امید ہو تو اولاً سنت پڑھے اس کے بعد جماعت

Marfat.com

میں شریک ہو، اور اگر ایک رکعت بھی ملنے کی امید نہ ہو تو اس وقت سنت ترک کر دے بعد میں سورج نکلنے کے بعد ادا کرے۔ وإذا خاف فوت ركعتى الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة أكمل، وإلا بان رجىٰ إدراك ركعة لايتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكاناً. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/ ۵۱۰)

فجر کی سنت کی قضا

اگر کسی وجہ سے فجر کی سنت چھوٹ جائے تو طلوعِ شمس سے پہلے تو ادا نہ کریں؛ البتہ اسی دن اشراق کے وقت سے زوال کے درمیان اسے بطور نفل ادا کر لینا بہتر ہے۔ وأما إذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالإجماع، وأما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما، وقال محمدؒ: أحب إلي أن يقضيها إلى الزوال. (شامی زکریا ۲/ ۵۱۲)

تہجد کی نیت سے دو رکعت پڑھیں پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی

اگر کسی شخص نے تہجد کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کی پھر معلوم ہوا کہ اس نے صبح صادق کے بعد (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد) وہ دو رکعتیں پڑھی ہیں، تو یہ دو رکعتیں فجر کی سنت کے قائم مقام ہو جائیں گی اب وہ از سر نو فجر کی سنت نہ پڑھے۔ فيه أنه صحح في التجنيس فى المسئلة الأولى الأجزاء معلّلاً بأن السنة تطوع فتتأدىٰ بنية التطوع. (شامی زکریا ۲/ ۴۵۵)

تہجد کی چار رکعتوں میں سے دو رکعت صبح صادق کے بعد پڑھی گئیں

اگر کسی شخص نے تہجد کی نیت سے ۴ رکعت کی نیت باندھی، بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے آخری دو رکعت صبح صادق کے بعد فجر کے وقت میں پڑھی ہیں، تو یہ دو رکعتیں فجر کی سنت سے کافی نہ ہوں گی؛ بلکہ فجر کی سنت الگ سے پڑھنی ہوگی۔ أو صلى أربعاً فوقع ركعتان بعد طلوعه لا تجزيه عن ركعتيهما على الأصح "تجنيس" لأن السنة ما واظب عليه الرسول بتحريمة مبتدأة. (در مختار مع الشامی زکریا ۲/ ۴۵۵)

Marfat.com

ظہر سے قبل ۴ رکعت سنتِ مؤکدہ

ظہر کی نماز سے قبل ۴ رکعت ایک سلام سے پڑھنا مسنون ہے۔ وأربع قبل الظهر، وركعتان بعدها. لما روى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (رواه الترمذى وقال حديث حسن ۹۶/۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدَعُ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ. (رواه البخارى ۱۵۷/۱ رقم: ۱۱۸۲، حلبى كبير ۳۸۳) وسن مؤكداً أربع قبل الظهر. (درمختار بيروت ۳۹۲/۲، زكريا ۴۵۱/۲)

جمعہ سے پہلے کی سنتِ مؤکدہ

جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ وروىٰ ابن ماجة بإسناده عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً لَا يَفْصِلُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ. (شامى بيروت ۳۹۲/۲، زكريا ۴۵۱/۲، سنن ابن ماجه: ۱۱۵۷)

چاروں رکعت ایک ہی سلام سے پڑھیں

جن نمازوں میں چار رکعات سنتِ مؤکدہ ہیں ان میں سنت اسی وقت ادا ہوگی جب کہ چار رکعات ایک ہی سلام سے پڑھے، اگر بلا عذر ۲-۲ رکعت الگ الگ پڑھی تو سنت ادا نہ ہوگی۔ فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة (درمختار) وفى الشامى: وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ تُدَاوِمُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ سَاعَةٌ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فِيْهَا، فَأُحِبُّ أَنْ يُّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ، فَقُلْتُ: أَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقُلْتُ: بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدٍ أَوْ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ؟ فَقَالَ: بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ. (أبوداؤد شريف: ۱۲۷۰، ابن ماجة ۱۱۵۷، شمائل ترمذي قديم ۱۹-۲۰، شامى بيروت ۳۹۲/۲، زكريا ۴۵۱/۲)

Marfat.com

سننِ مؤکدہ کے قعدۂ اولی میں درود شریف نہ ملائیں

چار رکعت والی سننِ مؤکدہ (جیسے ظہر سے قبل اور جمعہ سے پہلے اور بعد کی چار چار سنتیں) میں قعدۂ اولی میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں نہ ملائیں۔ اسی طرح تیسری رکعت میں کھڑے ہوکر ثنانہ پڑھیں۔ ولا يصلى على النبى ﷺ فى القعدة الأولى فى الأربع قبل الظهر والجمعة وبعدها ولو صلى ناسياً ففيه السهو وقيل لا، شمنى ولا يستفتح إذا قام إلى الثالثة منها لأنها لتاكدها اشبهت الفريضة. (درمختار مع الشامی بیروت ۳۹۷/۲، زکریا ۴۵۶/۲)

سنت پڑھتے ہوئے ظہر کی جماعت یا خطبۂ جمعہ شروع ہوجائے

اگر جماعتِ ظہر یا خطبۂ جمعہ کا وقت قریب ہو تو سنت کی نیت نہیں باندھنی چاہئے؛ بلکہ اس کو مؤخر کردینا چاہئے؛ لیکن اگر سنت پڑھنی شروع کی اور درمیان ہی میں نماز یا خطبہ شروع ہوگیا تو کیا کرے؟ اس بارے میں درج ذیل تفصیل ہے:

(۱) اگر قعدۂ اولی سے پہلے جماعت شروع ہوگئی تو قعدۂ اولی ہی پر سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہوجائے اور نماز کے بعد وہ چار رکعت سنتِ مؤکدہ دوبارہ پڑھے۔ (مستفاد: امداد الفتاوی ۴۶۵/۱) والشارع فى نفل لايقطع مطلقاً ويتمه ركعتين وكذا سنة الظهر وسنة الجمعة إذا أقيمت أو خطب الإمام يتمها أربعاً على القول الراجح الخ، خلافاً لما رجحه الكمال (درمختار) حيث قال، وقيل: يقطع على رأس الركعتين لأنه يتمكن من قضائها بعد الفرض ولا ابطال في التسليم على الركعتين فلا يفوت فرض الاستماع والأداء على الوجه الأكمل بلا سبب. (شامی زکریا ۵۰۶/۲)

قال فى شرح المنية: أما إذا شرع فى الأربع التى قبل الظهر وقبل الجمعة أو بعدها ثم قطع فى الشفع الأول أو الثانى يلزمه قضاء الأربع باتفاقٍ لأنها لم تشرع إلا بتسليمةٍ واحدةٍ. (شامی بیروت ۴۱۶/۲)

Marfat.com

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ جماعت اس وقت شروع ہوئی جب کہ سنت پڑھنے والا شخص سنت کی تیسری رکعت کا سجدہ کرچکا تھا، تو اب اسے چاہئے کہ چوتھی رکعت پوری کرکے ہی سلام پھیرے۔ أما إن قام إليها وقيدها بسجدةٍ ففي رواية النوادر يضيف إليها رابعة ويسلم. (شامی زکریا ۲/۵۰۷).

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ قعدۂ اولی کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا، مگر ابھی سجدہ نہیں کیا تھا کہ جماعت شروع ہوگئی یا امام نے خطبہ کا آغاز کردیا، تو اس بارے میں مشائخ حنفیہ کا اختلاف ہے، بعض مشائخ کی رائے یہ ہے کہ ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قعدۂ اولی کی طرف لوٹ آئے اور دو رکعت ہی پر سلام پھیر دے (اور سجدۂ سہو بھی کرے) جب کہ دیگر مشائخ کا قول یہ ہے کہ اس صورت میں اس شخص کو مختصر قرأت کے ساتھ سنت کی ۴/رکعات پوری کرنی چاہئیں، دلیل کے اعتبار سے اسی قول کو مضبوط کہا گیا ہے۔ وإن لم يقيدها بسجدةٍ، قال في الخانية: لم يذكر في النوادر. واختلف المشائخ فيه، قيل: يتمها أربعاً ويخفف القراءة، وقيل: يعود إلى القعدة ويسلم، وهٰذا أشبه، قال في شرح المنية: والأوجه أن يتمها الخ. (شامی زکریا ۲/۵۰۷)

صلوٰۃ التسبیح کے ساتھ سنتِ جمعہ کی نیت

چوں کہ سنت کی ادائیگی کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے؛ لہٰذا اگر صلوٰۃ التسبیح کے ساتھ سنت جمعہ کی نیت کرلی جائے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ كما إذا نوىٰ بركعتي الفجر التحية والسنة أجزأت عنهما. (الأشباه والنظائر) لأنه التحية والسنة قربتان إحداهما وهي التحية تحصل بلاقصد فلا يمنع حصولها قصد غيرها. (شرح الحموي على الأشباه زكريا ۱۴۷)

ظہر کے بعد کی سنتِ مؤکدہ

ظہر کی نماز کے بعد ۲/رکعت سنت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ وركعتان بعدهما لما

Marfat.com

رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (رواه الترمذی وقال حديث حسن ۹۶/۱، حلبی كبير ۳۸۳، شامي زكريا ۴۵۲/۲)

ظہر کے بعد کی سننِ غیر مؤکدہ

ظہر کی نماز کے بعد ۲ رکعت سنتِ مؤکدہ کے علاوہ مزید ۲ رکعت پڑھنا مستحب ہے، اور اس میں اختیار ہے چاہے تو ۲-۲ رکعت الگ پڑھیں یا ایک ہی سلام سے چار رکعت پڑھیں فضیلت حاصل ہوجائے گی۔ واستحب كثيرٌ من أصحابنا الأربع بعد الظهر، لما روى عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله تعالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. (رواه الخمسة، حلبی كبير ۳۸۴، درمختار بيروت ۳۹۳/۲، أبو داؤد شريف: ۱۲۶۹، ترمذی شريف: ۴۲۷، نسائی شريف: ۱۸۱۳، ابن ماجه شريف: ۱۱۶۰) ومنها ركعتان بعد الظهر ويندب أن يضم إليها ركعتين فتصير أربعاً. (مراقی الفلاح) وهو مخير إن شاء جعلها بسلام واحدٍ وإن شاء جعلها بسلامين. (طحطاوی قديم ۲۱۲، شامی زكريا ۴۵۲/۲)

جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعہ کی نماز کے بعد ۴ رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں، اور اس کے بعد ۲ رکعت سنتِ غیر مؤکدہ ہیں۔ وأربع قبل الجمعة وأربع بعدها بتسليمة (درمختار) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُصَلِّياً بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعاً. (رواه مسلم حديث: ۸۸۱، شامی بيروت ۳۹۲/۲، زكريا ۴۵۱/۲) وعند أبی يوسفؒ السنة بعد الجمعة ست ركعات وهو مروی عن علی ﷺ والأفضل أن يصلی أربعاً ثم ركعتين للخروج عن الخلاف. (غنية المتملی ۳۷۳، مجمع الأنهر ۱۳۰/۱، مكتبه فقيه الامة ۱۹۴/۱، احسن الفتاوی ۴۸۶/۳)

Marfat.com

عصر سے قبل کی سنتِ غیر مؤکدہ

عصر کی نماز سے قبل ۴ رکعت پڑھنا سنتِ غیر مؤکدہ ہے، اگر ۴ رکعت کا موقع نہ ہو تو کم از کم دو پڑھ لیں۔ ویستحب أربع قبل العصر. (تنویر الأبصار بیروت ۳۹۳/۲، زکریا ۴۵۲/۲)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : رَحِمَ اللّٰهُ امرءاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً. (ترمذی شریف ۹۸/۱ حدیث: ۴۳۰، أبو داؤد شریف: ۱۲۷۱، حاشیه شامی بیروت ۳۹۳/۲) وَعَنْ عَلِيٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. (حلبی کبیر ۳۸۴)

مغرب کے بعد کی سنتِ مؤکدہ

مغرب کے بعد ۲ رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں۔ وركعتان بعد المغرب لما رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ. (رواه الترمذی ۹۸/۱، حلبی کبیر ۳۸۴، شامی زکریا ۴۵۲/۲)

عشاء سے قبل سنتِ غیر مؤکدہ

عشاء کی نماز سے قبل ۴ رکعات سنتِ غیر مؤکدہ ہیں۔ ویستحب أربع قبل العصر والعشاء. (تنویر الأبصار مع الشامی بیروت ۳۹۳/۲، زکریا ۴۵۲/۲، حلبی کبیر ۳۸۵)

عشاء کے بعد سنتِ مؤکدہ

عشاء کے بعد ۲ رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں۔ عن عبد اللّٰه بن سقيق قال : سألت عائشة رضی الله عنها عن صلوٰة رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم فقالت: كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ثنتين وبعد العشاء ركعتين وقبل الفجر ثنتين. (رواه الترمذي ۹۸/۱) وركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء.

(تنویر الأبصار مع الشامي بیروت ۳۹۳/۲، زکریا ۴۵۲/۲)

Marfat.com

عشاء کے بعد کی سنتِ غیر مؤکدہ

عشاء کے بعد ۴ رکعات سنتِ غیر مؤکدہ ہیں۔ (تاہم اس میں اختلاف ہے کہ یہ چار رکعت سنتِ مؤکدہ دو رکعت کو ملا کر ہیں یا الگ ہیں؟ بعض حضرات کی رائے ہے کہ ان چار رکعتوں میں ۲ رمؤکدہ بھی شامل ہیں، اور بعض نے انہیں الگ رکھا ہے اور وہ کل چھ رکعات کے قائل ہیں، ۲ رمؤکدہ اور ۴ رغیر مؤکدہ) وكذا الأربع بعد العشاء مستحبة والمؤكدة منها ركعتان وإذ قد تقرر أن المؤكد بعد الظهر ركعتان ويستحب الأربع وكذا بعد العشاء فاعلم أن الشيخ كمال الدين قال قد اختلف أهل هٰذا العصر هل تعتبر الأربع غير ركعتى المؤكدة أو بهما الخ. (حلبى كبير ۳۸۷) (والأربع قبل العشاء وبعدها) أى بعد صلاة العشاء وهو أفضل وقيل أربع عنده وركعتين عندهما كما فى النهاية، وفى المضمرات: الأحسن أن يصلى ستاً، أو أربعاً ثم ركعتين. (مجمع الأنهر ۱/ ۱۳۱، مكتبه فقيه الامة ۱/ ۱۹۵، شامى زكريا ۲/ ۴۵۲)

ظہر سے پہلے کی چھوٹی ہوئی سنتیں فرض کے بعد کس ترتیب سے پڑھیں؟

اگر ظہر سے پہلے والی چار سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو فرض کے بعد اولاً دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے اس کے بعد پہلے کی چھوٹی ہوئی سنتیں ادا کرے، یہی قول مختار اور اصح ہے۔ ثم يأتي بها على أنها سنة فى وقته أى الظهر قبل شفعه عند محمدؒ به يفتى (درمختار) أقول: وعليه المتون لكن رجح فى الفتح تقديم الركعتين، قال فى الإمداد وفى فتاوىٰ العتابي: أنه المختار، وفى مبسوط شيخ الإسلام: أنه الأصح. (شامى زكريا ۲/ ۵۱۳-۵۱۴، احسن الفتاوىٰ ۳/ ۴۸۵)

سنتوں کی نیت

سنن ونوافل میں مطلق نیت کافی ہوتی ہے، یعنی اگر محض یہ نیت کرلی کہ میں اتنی رکعت نماز

Marfat.com

پڑھ رہا ہوں تو بھی وقتیہ سنتیں ادا ہو جائیں گی، با قاعدہ سنت کہنا یا وقت کا ذکر کرنا وغیرہ کچھ ضروری نہیں ہے، اور اگر کوئی ان تفصیلات کو ذکر کر دے تو حرج بھی نہیں۔ (بعض جاہلوں میں یہ بات مشہور ہے کہ فرض نمازیں اللہ کے لئے پڑھی جاتی ہیں اور سنت نمازیں رسول اللہ ﷺ کے لئے ادا کی جاتی ہیں، تو یہ بات محض جہالت پر مبنی ہے۔ نمازیں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے پڑھی جائیں گی، خواہ فرائض ہوں یا سنن ونوافل، اور سنت نمازوں کو صرف اس لئے سنت کہا جاتا ہے کہ ان کے پڑھنے کا ثبوت اور حکم نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہے) وکفی مطلق نیة الصلاة وإن لم یقل لله لنفل و سنة راتبة. (درمختار مع الشامی زکریا ۹٤/۲، فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۲۰٦/٤)

فرض نمازوں اور سنتوں کا درمیانی وقفہ

فرض نماز کی ادائیگی کے بعد کسی دیگر کام میں مشغول ہوئے بغیر جلد از جلد سنت ادا کر لینی چاہئے، اس میں بلا عذر تاخیر نہ کی جائے، اور نماز کے بعد کے اوراد اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھیں؛ تاہم اگر کسی دینی ضرورت سے کبھی کبھار قدرے تاخیر ہو جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ چناں چہ خود پیغمبر علیہ السلام سے نمازوں کے بعد دیگر اذکار وارد بھی ثابت ہیں۔ ویکره تاخیر السنة إلاَّ بقدر اللّٰهم أنت السلام. (درمختار) لما رواه مسلم والترمذی عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَقْعُدُ إِلاَّ بِمِقْدَارِ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ. (ترمذي شريف ٦٦/١) وأما ما ورد من الأحاديث فی الأذكار عقيب الصلا ة فلا دلالة فيه على الاتيان بها قبل السنة، بل يحمل على الا تيان بها بعدها. (درمختار مع الشامی زکریا ۲٤٦/۲، فتاویٰ دار العلوم ۲۰۷/٤)

سنن ونوافل کہاں پڑھنا افضل ہے؟

بہتر ہے کہ پنج وقتہ نمازوں کی سننِ مؤکدہ اور نوافل اپنے گھر یا قیام گاہ پر پڑھی جائیں

Marfat.com

(کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا معمول یہی تھا) لیکن اگر اندیشہ ہو کہ گھر پر جا کر پڑھنے میں خشوع وخضوع کامل نہ ہوگا یا کسی مشغولی کی وجہ سے سنتیں چھوٹ جائیں گی، تو ایسی صورت میں مسجد میں ہی سنتوں کا ادا کرنا بہتر ہے (اور آج کل کے ماحول کے اعتبار سے یہی مناسب ہے کیوں کہ گھروں کا ماحول دینی اعتبار سے عام طور پر پرسکون نہیں ہے، اور طرح طرح کے مشاغل آدمی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں)۔

والأفضل فی النفل غیر التراویح المنزل إلا لخوف شغل عنها والأصح أفضلیة ما کان أخشع وأخلص (درمختار) شمل ما بعد الفریضة وما قبلها لحدیث الصحیحین: "عَلَیْکُمْ بِالصَّلاةِ فِيْ بُیُوْتِکُمْ فَإِنَّ خَیْرَ صَلاةِ الْمَرْأ فِيْ بَیْتِهٖ إِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ". وأخرج أبو داؤد: "صَلاةُ الْمَرْأ فِيْ بَیْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهٖ فِيْ مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ". وتمامه فی شرح المنیة وحیث کان هٰذا أفضل یراعی ما لم یلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لبیته أو کان فی بیته ما یشغل باله ویقلل خشوعه فیصلیها حینئذٍ فی المسجد لأن اعتبار الخشوع أرجح. (شامی زکریا ۲/۴۶۴)

نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے

سنت اور نفل نمازیں شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہیں؛ لہٰذا اگر کسی شخص نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی تو بعد میں اس کی قضاء واجب ہوگی۔ ولزم نفل شرع فیه قصداً أي لزم المضی فیه حتی إذا أفسده لزم قضاؤه. (شامی زکریا ۲/۴۷۴، فتاویٰ دارلعلوم ۴/۲۳۵)

مکروہ وقت میں شروع کی ہوئی نفل کا حکم

مکروہ اوقات میں (طلوع وغروب اور زوال) میں اگر نفل کی نیت باندھ لی تو یہ نفل اس کے ذمہ واجب ہوجائے گی۔ اب بہتر ہے کہ مکروہ وقت میں نفل کی نیت توڑ دے اور بعد میں اس کی قضا کرے، اگر اس وقت نماز نہیں توڑی تو گناہ تو ہوگا، مگر بعد میں قضاء کی ضرورت نہ ہوگی۔

الأفضل عندنا أن یقطعها وإن أتم فقد أساء ولا قضاء علیه لأنه أداها کما وجبه فإذا قطعها لزمه القضاء. (شامی زکریا ۲/۴۷۶، احسن الفتاویٰ ۳/۴۹۳)

Marfat.com

چار رکعت نفل کی نیت تھی دو پر سلام پھیر دیا

اگر کسی شخص نے چار رکعت کی نیت سے نفل نماز شروع کردی پھر دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب آخری دو رکعت کی قضاء لازم نہ آئے گی۔ والأصل أن كل شفعٍ صلاة أى فلا يلزمه بتحريمة النفل أكثر من ركعتين وإن نوىٰ أكثر منهما. (شامی زکریا ۴۷۸/۲)

چار رکعت کی نیت سے نفل شروع کرکے توڑ دی

اگر کسی نے چار رکعت کی نیت سے نفل نماز پڑھنی شروع کی پھر دو رکعت سے پہلے توڑ دی تو اس پر صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی، پوری چار رکعت کی قضاء نہ کرے۔ ولزم نفل شرع فيه قصداً أى لزم المضى فيه حتى إذا أفسده لزم قضاؤه هى قضاء ركعتين وإن نوى أكثر. (شامی زکریا ۴۷۴/۲)

نوافل میں طویل قرأت

نوافل میں طویل قرأت کرنا تعداد رکعات کے مقابلہ میں زیادہ افضل ہے۔ والحاصل أن المذهب المعتمد أن طول القيام أحب ومعناه كما فى شرح المنية أنه إذا أراد شغل حصة معينة من الزمان بصلاة فإطالة القيام مع تقليل عدد الركعات أفضل من عكسه. (شامی زکریا ۴۵۸/۲، فتاویٰ دارالعلوم ۲۳۴/۴)

فرض نماز پڑھ کر سنن ونوافل کے لئے جگہ بدلنا

جس جگہ کھڑے ہوکر فرض نماز ادا کی ہے وہاں سے ہٹ کر کسی دوسری جگہ سنت ونوافل پڑھنا مستحب ہے؛ لیکن جہاں آگے پیچھے جگہ نہ ہو تو اسی جگہ پڑھ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ويكره للإمام التنفل فى مكانه لا للمؤتم (قوله لا للمؤتم) ومثله المنفرد لما فى المنية وشرحها أما المقتدى والمنفرد فإنهما إن لبثا أو قاما إلى التطوع فى

Marfat.com

مكانهما الذى صليا فيه المكتوبة جاز والأحسن أن يتطوعا فى مكان آخر. (شامى زكريا ٢/٢٤٨، دارالعلوم ٤/٢٣٠)

نفل بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے یا کھڑے ہوکر؟

نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور اگر کوئی عذر ہے تو انشاء اللہ پورا ثواب ملے گا؛ لیکن افضل یہ ہے کہ کھڑے ہوکر پڑھے۔ ويتنفل مع قدرته على القيام قاعداً لا مضطجعاً إلا بعذر ابتداء و كذا بناء بعد الشروع بلا كراهة فى الأصح كعكسه وفيه أجر غير النبي ﷺ على النصف إلا بعذر (قوله إلا بعذر) أما مع العذر فلا ينقص ثوابه عن ثوابه قائماً. (شامى زكريا ٢/٤٨٤)

نماز اشراق کی فضیلت

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو دن کے شروع حصہ میں خالص میرے واسطے چار رکعات نماز پڑھ لیا کر، میں دن کے آخر حصہ تک (شام تک) تیری (ضرورتوں کی) کفایت کرتا رہوں گا۔ عن أبى الدرداء وأبى ذر رضى الله تعالى عنهما عن رسول الله ﷺ عن الله تبارك وتعالى أنه قال: يا ابن آدم! اركع لى أربع ركعات من أول النهار أكفك آخره. (ترمذى شريف ١/١٠٨)

نماز اشراق کا وقت

سورج طلوع ہونے کے بعد جب آفتاب میں اتنی تیزی آجائے کہ اس پر کچھ دیر نظر جمانا مشکل ہو یعنی طلوع شمس کے ۱۵-۲۰ منٹ کے بعد اشراق کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ (احسن الفتاوی ۳/۴۶۷)

نماز چاشت کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص چاشت کی ۱۲ رکعت نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک سونے کا محل تیار

Marfat.com

کرتے ہیں۔ عن أنس بن مالک ﷺ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من صلی الضحیٰ ثنتی عشرة رکعة بنی اللّٰہ له قصراً فی الجنة من ذهب. (ترمذی شریف ۱۰۸/۱)

نماز چاشت کی رکعات

چاشت کی نماز دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک ثابت ہے، اگر کوئی دو ہی رکعت پر اکتفاء کرے تب بھی اس کو نماز چاشت کا ثواب ملے گا، اور افضل یہ ہے کہ چار یا آٹھ رکعات پڑھی جائیں۔ وفی المنیة: أقلها رکعتان وأوسطها ثمان وهو أفضلها وأکثرها اثنتا عشرة کما فی الذخائر الأشرفیة. (درمختار زکریا ۴۶۵/۲)

نماز چاشت کا وقت

دس گیارہ بجے جب سورج خوب روشن اور چمک دار ہو جائے تو اس وقت نماز چاشت ادا کی جائے۔ وندب أربع الخ، من بعد الطلوع (من ارتفاع الشمس) إلی الزوال ووقتها المختار بعد ربع النهار. (درمختار زکریا ۴۶۵/۲)

نماز چاشت میں کونسی سورت پڑھنا مستحب ہے؟

اگر کسی کو سورۃ والشّمس اور سورۃ الضحیٰ یاد ہو تو نماز چاشت میں ان دونوں سورتوں کو پڑھنا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے جو بھی سورت یاد ہو پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ ویقرأ فیها سورتی الضحیٰ أی سورة الشمس وسورة الضحیٰ وظاهره الاقتصار علیهما ولو صلاها أکثر من رکعتین. (شامی زکریا ۴۶۵/۲)

نماز اوابین

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: ''جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعات (اوابین کی نماز) پڑھے گا، اور ان کے درمیان کوئی غلط بات زبان سے نہ نکالے گا تو یہ چھ رکعات ثواب میں اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار پائیں گی''۔ عن أبي هریرة ﷺ

Marfat.com

قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة. (ترمذی شریف ۹۸/۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

حدیث شریف میں وضو کرنے کے بعد تحیۃ الوضو پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے، ایک حدیث شریف میں جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرنے کے بعد پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالی اس کے لئے جنت کو واجب قرار دے دیتے ہیں''۔ ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوءہٗ ویصلی رکعتین مقبل علیهما بقلبه ووجهه إلاَّ وجبت له الجنة الخ. (مسلم شریف ۱۲۲/۱)

تحیۃ الوضو کا وقت

اعضاء وضو خشک ہونے سے پہلے، پہلے تحیۃ الوضو کی نماز شروع کردی جائے؛ کیوں کہ اعضاء خشک ہو جانے کے بعد یہ نماز تحیۃ الوضو نہیں کہلائے گی۔ وندب رکعتان بعد الوضوء یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیة. (درمختار زکریا ۴۶۴/۲، احسن الفتاوی ۴۸۲/۳)

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مسنون ہے، حضور اکرم ﷺ نے تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو) عن أبی قتادة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: إذا جاء أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل أن یجلس. (ترمذی شریف ۷۱/۱، شامی زکریا ۴۵۸/۲، احسن الفتاوی ۴۸۱/۳-۴۸۳)

تحیۃ المسجد کے قائم مقام نمازیں

اگر کوئی شخص مسجد میں آتے ہی فوراً کوئی نماز مثلاً فرض، سنت یا نفل پڑھنے لگتا ہے تو اس نماز کے علاوہ تحیۃ المسجد کا بھی ثواب ملتا ہے، اور بہتر ہے کہ دل میں باقاعدہ تحیۃ المسجد کی نیت

Marfat.com

بھی کرلے۔ قال فی النهر: وینوب عنها کل صلاة صلاها عند الدخول فرضاً کانت أوسنة. (شامی زکریا ۲/۴۵۹، احسن الفتاویٰ ۳/۴۸۱)

صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو وتحیۃ المسجد کا حکم

صبح صادق سے سورج نکلنے تک تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد یا کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اس وقت میں دو رکعت فجر کی سنتِ مؤکدہ کے علاوہ کوئی بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک بھی کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ فی القهستانی: ورکعتان أو أربع وهی أفضل لتحیة المسجد إلا إذا دخل فیه بعد الفجر أو العصر فإنه یسبح ویهلل، ویصلی علی النبي ﷺ فإنه حینئذ یؤدی حق المسجد. (شامی زکریا ۲/۴۵۸، احسن الفتاویٰ ۳/۴۸۱)

تحیۃ المسجد بیٹھنے سے ساقط نہیں ہوتی

بیٹھنے سے پہلے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا افضل ہے مگر بیٹھنے کے بعد بھی پڑھنے سے انشاءاللہ ثواب کی امید ہے۔ ولا تسقط بالجلوس عندنا. (شامی زکریا ۲/۴۶۰، احسن الفتاوی ۳/۴۸۲)

نماز تہجد

احادیثِ شریفہ میں نماز تہجد کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے، ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ: ”فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے“۔ (مسلم شریف ۱/۳۶۸ حدیث: ۱۱۶۳، ترمذی شریف ۱/۹۹، مشکوٰۃ شریف ۱۱۰) اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم رات میں عبادت کرنے کو لازم پکڑو؛ اس لئے کہ یہ تم سے پہلے گذرے ہوئے نیک لوگوں کی عادت ہے، تم کو تمہارے پروردگار سے قریب کرنے کا ذریعہ ہے، تمہارے گناہوں کی معافی اور تلافی کا سبب ہے اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے“۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۰۹) وتدب صلاة اللیل وفضلها لا یحصر قال رسول الله ﷺ: ”علیکم بصلاة اللیل فإنه دأب الصالحین

Marfat.com

قبلكم وقربة لكم إلى ربكم، ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الإثم. (رواه الترمذی، مشکوٰۃ شریف ۱۰۹، مرقی الفلاح مع الطحطاوی ۲۱۷، شامی زکریا ۲/۴۶۷، فتاویٰ شیخ الاسلام ۴۶)

نماز تہجد کا وقت

نماز تہجد کا افضل وقت سوکر اٹھنے کے بعد آدھی یا اخیر شب ہے، تاہم اس کے لئے سونا ضروری نہیں ہے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص سونے سے قبل تہجد کی نوافل پڑھ لے تو بعض علماء نے اسے بھی تہجد کی فضیلت حاصل کرنے والوں میں شامل فرمایا ہے، نیز اگر اخیر شب میں نوافل کا موقع نہ ملے تو کم از کم عشاء کے بعد چند رکعات اسی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔ وروی الطبرانی مرفوعاً: "لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل". وهذا يفيد أن هذه السنة تحصل بالتنفّل بعد صلاة العشاء قبل النوم. (شامی زکریا ۲/۴۶۷)

تہجد کی رکعات

تہجد میں کم از کم دو رکعات پڑھنا مندوب ہے اور زیادہ سے زیادہ کے بارے میں ۱۸ اور ۱۲ رکعات تک کا ثبوت ہے۔ أقول: فينبغي القول بأن أقل التهجد ركعتان وأوسطه أربع وأكثره ثمان. (شامی زکریا ۲/۴۶۸) وفي صحيح البخاري عن ابن عباس رضی اللہ عنہ الحديث بطوله وفيه: ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر. (بخاری شریف ۱/۳۰ حدیث: ۳۷)

صلاۃ التسبیح

یہ ایک خاص نماز ہے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا جان سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت اہتمام سے سکھلائی تھی، اور فرمایا تھا کہ یہ نماز ہر طرح کے چھوٹے بڑے، دانستہ یا نادانستہ، پوشیدہ اور علانیہ گناہوں سے مغفرت اور مشکلات کے حل کا مؤثر ذریعہ ہے، نیز تاکید فرمائی تھی کہ اگر ممکن ہو تو روزانہ، ورنہ ہفتہ میں، ورنہ مہینہ میں، ورنہ سال میں، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو

Marfat.com

عمر بھر میں ایک مرتبہ تو ضرور ہی پڑھ لینا۔ (ابوداؤد شریف حدیث: ۱۲۹۷، ابن ماجہ شریف حدیث: ۱۳۸۶، ترمذی شریف ۱۰۹/۱) وأربع صلاة التسبيح بثلاث مائة تسبيحة وفضلها عظيم. (درمختار مع لشامی ۴۷۱/۲)

صلاۃ التسبیح کا طریقہ

صلاۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے روایات میں منقول ہیں:

(۱) پہلی رکعت میں حسبِ معمول سورۂ فاتحہ اور ضم سورت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ۱۵ر مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھیں۔ اس کے بعد رکوع میں مقررہ تسبیح (سبحان ربی العظیم) پڑھنے کے بعد مذکورہ کلمات ۱۰ر مرتبہ پڑھیں، پھر قومہ میں ۱۰ر مرتبہ، اس کے بعد پہلے سجدہ میں ۱۰ر مرتبہ، پھر جلسہ میں ۱۰ر مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ میں ۱۰ر مرتبہ، پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام میں جانے سے پہلے جلسۂ استراحت میں ۱۰ر مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ وہ کلمات پڑھے جائیں اور چار رکعت میں ۳۰۰ کا عدد پورا ہو جائے گا، یہ طریقہ مشہور روایات سے ثابت ہے۔

(۲) دوسرا طریقہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثنا پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ سے پہلے ۱۵ر مرتبہ مذکورہ کلمات کہے جائیں گے، اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورت ملائی جائے گی، اور بعد ازاں رکوع میں جانے سے قبل ۱۰ر مرتبہ وہی کلمات پڑھے جائیں گے، اس طرح قیام کی حالت میں تسبیحات کی مقدار ۲۵ ہو جائے گی، پھر وہی ترتیب رہے گی جو پہلے طریقہ میں گذری؛ البتہ دوسرے سجدہ سے اٹھ کر تسبیحات پڑھنے کی ضرورت نہ رہے گی؛ کیوں کہ اس کے بغیر بھی ایک رکعت میں ۷۵ر مرتبہ تسبیحات کی مقدار پوری ہو رہی ہے۔

(ترمذی شریف مع العرف الشذی ۱۰۹/۱، شامی زکریا ۴۷۱/۲)

اس دوسرے طریقہ میں چوں کہ جلسۂ استراحت (پہلی اور تیسری رکعت کے بعد قیام سے پہلے کچھ دیر بیٹھنے) کی ضرورت نہیں رہتی، اس لئے بعض فقہاء احناف نے اس طریقہ کو راجح قرار دینے کی کوشش فرمائی ہے؛ لیکن معتدل رائے یہ ہے کہ صلاۃ التسبیح ایک مخصوص نماز ہے اس لئے اس

Marfat.com

کا ثبوت جس ترتیب پر ہے اسی پر اسے برقرار رکھنا چاہئے اور حسبِ موقع ترجیح دئے بغیر کبھی پہلے طریقہ اور کبھی دوسرے طریقہ کے مطابق اس نماز کو پڑھ لینا چاہئے۔

نوٹ: بعض روایات میں تیسرے کلمہ کے ساتھ ولاحول ولا قوة إلا باللّٰه العلی العظیم کا بھی ذکر ہے اس لئے موقع ہو تو اسے بھی بڑھا لیا کریں تو اچھا ہے۔

قال العلامة الشامی بحثاً: قلت لعله اختارها فی القنیة لهٰذا لکن علمت أن ثبوت حدیثها یثبتها وإن کان فیها ذٰلک، فالذی ینبغی فعل هٰذه مرة وهٰذه مرة. (شامی زکریا ۴۷۱/۲)

صلوٰۃ التسبیح دو دو رکعت کر کے پڑھنا

جس طرح صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ایک سلام سے ادا کرنا جائز ہے، اسی طرح دو سلاموں کے ساتھ اداء کرنا بھی جائز اور درست ہے؛ تاہم بہتر یہی ہے کہ ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں؛ تاکہ تسبیح کی مقررہ مقدار (۳۰۰) پوری ہو جائے، اور اگر دو دو رکعت کر کے پڑھیں پھر بھی مذکورہ مقدار پوری کرنے کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ (فتاویٰ دار العلوم ۳۱۵/۴) وهي أربع بتسلیمة أو تسلیمتین. (شامی زکریا ۴۷۱/۲) وقیل: یصلي في النهار بتسلیمة، وفي اللیل بتسلیمتین، وقیل: الأولیٰ أن یصلي مرة بتسلیمة وأخریٰ بتسلیمتین. (بذل المجهود سهارن پور ۲۷۶/۲، بیروت ۵۲۹/۵) فإن صلی لیلاً احب إلي أن یسلم في کل رکعتین وإن صلی نهاراً فإن شاء سلم، وإن شاء لم یسلم. (معارف السنن اشرفیه ۲۸۹/۴)

صلاۃ التسبیح کا مستحب وقت

صلاۃ التسبیح کسی بھی غیر مکروہ وقت میں پڑھی جا سکتی ہے؛ البتہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ زوال کے بعد اس کو پڑھنا چاہئے۔ (وأربع صلاة التسبیح) یفعلها في کل وقت لا کراهة فیه أو في کل یوم أو لیلة مرة الخ. وقال المعلی: یصلیها قبل الظهر. (شامی زکریا ۴۷۱/۲-۴۷۲) وفي الحدیث قال النبي ﷺ: "إذا زال النهار فقم فصل

Marfat.com

أربع ركعات" الخ. وفيه قال: قلت فإن لم استطع أن أصليها تلك الساعة قال: "صلّها من الليل والنهار". (ابوداؤد شريف ۱۸٤/۱، حديث: ۱۲۹۸، فضائل أعمال ۱۷۰/۱)

صلاۃ التسبیح میں کون سی سورتیں پڑھے؟

صلاۃ التسبیح میں کوئی خاص سورت پڑھنا متعین نہیں ہے؛ بلکہ حسبِ موقع اور حسبِ سہولت کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے؛ البتہ بعض علماء نے تسبیح سے مناسبت کی وجہ سے ایسی سورتوں کا پڑھنا افضل قرار دیا ہے جن کی ابتداء میں تسبیح کا ذکر ہے۔ جیسے: سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن وغیرہ۔ تتمة: قيل لابن عباس ﷺ هل تعلم لهٰذه الصلاة سورة؟ قال: التكاثر والعصر والكافرون والإخلاص. وقال بعضهم: الأفضل نحو الحديد والحشر والصف والتغابن للمناسبة فى الاسم. (شامی زکریا ٤٧٢/٢)

تسبیحات کی گنتی کیسے کرے؟

صلاۃ التسبیح کی گنتی کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں حسبِ معمول اپنی جگہ پر رکھی رہیں اور ہر تسبیح پر ایک ایک انگلی اسی جگہ دباتے رہیں، اور تسبیح ہاتھ میں لے کر یا انگلیاں باقاعدہ بند کرکے گننا اگرچہ مفسد صلاۃ نہیں؛ لیکن مکروہ ہے، اور اگر زبان سے گنتی کی تو نماز ہی فاسد ہوجائے گی۔ وفى القنية: لا يعد التسبيحات بالأصابع إن قدر أن يحفظ بالقلب وإلا يغمز الأصابع.

(شامی زکریا ٤٧٢/٢، فضائل اعمال ۱۷۵/۱)

کسی رکن میں تسبیح بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر کسی رکن میں تسبیح بھول جائے تو اسے دوسرے رکن میں پورا کرلے؛ البتہ قومہ اور جلسہ اور جلسۂ استراحت میں سابقہ بھولی ہوئی تسبیحیں نہ پڑھے؛ بلکہ یہ تلافی قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ میں ہی کرے۔ وقيل لابن المبارك: لو سها فسجد هل يسبح عشراً عشراً؟ قال: لا، إنما هي ثلاث مائة تسبيحة، قال الملا على فى شرح المشكوٰة: مفهومه أنه

Marfat.com

إن سها ونقص عدداً من محل معين يأتى به فى محل اٰخر تكملة للعدد المطلوب الخ، قلت: وكذا تسبيح السجدة الأولى يأتى به فى الثانية لا فى الجلسة لأن تطويلها غير مشروع عندنا. (شامی زکریا ٤٧٢/٢، فضائل اعمال ١٧٥/١)

صلوٰۃ التسبیح کے سجدۂ سہو میں تسبیحات نہ پڑھیں

اگر صلاۃ التسبیح میں سجدۂ سہو کی ضرورت پیش آجائے اور تسبیحات کی مقدار پوری ہوچکی ہو تو اس میں تسبیح کے کلمات نہیں پڑھے جائیں گے؛ البتہ اگر کسی سابقہ رکن میں تسبیح میں کمی رہ گئی ہو تو اسے سجدۂ سہو میں پورا کرسکتے ہیں۔ (فضائل اعمال ١٧٥/١)

سورج گرہن کی نماز

جب سورج گرہن ہوجائے تو کم از کم دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنا مسنون ہے، (دو سے زیادہ رکعات بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر جماعت کا موقع نہ ہو تو اکیلے اکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں) يصلى بالناس من يملك إقامة الجمعة بيان للمستحب (درمختار) أى قوله يصلى بالناس بيان للمستحب وهو فعلها بالجماعة: أى إذا وجد إمام الجمعة وإلا فلا تستحب الجماعة بل تصلى فرادىٰ. (شامی بیروت ٦٢/٣، درمختار مع الشامي زكريا ٦٧/٣)

نماز کسوف کا وقت

جس وقت سے سورج گرہن شروع ہوا اور جب تک گرہن کا اثر باقی رہے اس وقت تک نماز کسوف پڑھی جاسکتی ہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔ عند الكسوف فلو انجلت لم تصل بعده وإذا انجلىٰ بعضها جاز ابتداء الصلاة الخ. (شامی بیروت ٦٢/٣) في غير وقت مكروه. (شامي زكريا ٦٧/٣)

مکروہ وقت میں سورج گرہن

اگر مکروہ وقت مثلاً زوال یا عصر کے بعد سورج گرہن ظاہر ہو تو ان اوقات میں نماز کسوف نہیں

Marfat.com

پڑھی جائے گی؛ بلکہ لوگوں کو دعا واستغفار میں مشغول ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ فی غیر وقت مکروہ لأن النوافل لا تصلیٰ فی الأوقات المنهی عن الصلاة فیها وهذه نافلة الخ، عن الملتقط إذا انکسفت بعد العصر أو نصف النهار دعوا ولم یصلو (شامی بیروت ۶۲/۳، زکریا ۶۷/۳)

اگر سورج گرہن کے درمیان اُفق پر بادل چھا جائے تو کیا کریں؟

اگر سورج گرہن کے وقت اُفق پر بادل یا گرد وغبار آجائے جس سے سورج گرہن کا مشاہدہ نہ ہوسکے تب بھی نماز کسوف پڑھی جائے گی۔ وإن سترها سحاب أو حائل صلیٰ لأن الأصل بقاء ه. (شامی بیروت ۶۲/۳، زکریا ۶۷/۳)

نماز کسوف میں اذان واقامت نہیں ہے

نماز کسوف کے لئے باقاعدہ اذان اور تکبیر نہیں کہی جائے گی؛ البتہ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اعلان کرایا جائے گا۔ بلا أذان ولا إقامة الخ. وینادیٰ الصلاة جامعة لیجتمعوا.

(درمختار بیروت ۶۲/۳-۶۳، زکریا ۶۷/۳-۶۸)

نماز کسوف میں قرأت جہری ہوگی یا سری؟

امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ نماز کسوف میں امام آہستہ قرأت کرے گا؛ لیکن امام ابو یوسفؒ جہری قرأت کے قائل ہیں، اس لئے اگر مقتدیوں کو اکتاہٹ سے بچانے کی غرض سے نماز کسوف میں جہری قرأت کی جائے تو اس میں حرج نہیں۔ ولا جهر، وقال ابو یوسفؒ: یجهر وعن محمدؒ روایتان. (شامی بیروت ۶۳/۳، زکریا ۶۷/۳)

نماز کسوف میں قرأت، رکوع اور سجدہ میں تطویل افضل ہے

نماز کسوف میں امام کو چاہئے کہ لمبی قرأت کرے، مثلاً سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھے، اسی مناسبت سے رکوع اور سجدہ وغیرہ بھی طویل کرے، جیسا کہ احادیث سے نبی اکرم ﷺ کا عمل ثابت

Marfat.com

ہے۔ ویطیل فیها الرکوع والسجود والقراءة والأدعیة والأذکار. (درمختار) فیقرأ أي فی الرکعتین مثل البقرة وال عمران کما فی التحفة، والإطلاق دال علی أنه یقرأ ما أحب فی سائر الصلاة کما فی المحیط. (شامی بیروت ۶۳/۳، زکریا ۶۸/۳)

جب تک گرہن باقی رہے نماز اور دعا میں مشغول رہنا مستحب ہے

بہتر ہے کہ اتنی لمبی نماز ہو کہ گرہن کا پورا وقت نماز ہی میں صرف ہو جائے؛ لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو نماز کے بعد دعاؤں میں مشغول رہنا مستحب ہے؛ تا آں کہ گرہن کا اثر بالکل ختم ہو جائے، اور اس وقت امام اگر چاہے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے جہری دعا بھی کرا سکتا ہے۔ ثم یدعو بعدها جالساً مستقبل القبلة أو قائماً مستقبل الناس والقوم یؤمنون حتی تنجلی الشمس کلها. (درمختار) والحق أن السنة التطویل والمندوب مجرد استیعاب الوقت أی بالصلاة والدعاء. (شامی بیروت ۶۴/۳، زکریا ۶۸/۳)

عورتیں نماز کسوف اکیلے پڑھیں گی

سورج گرہن ہونے کے وقت عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں نماز، دعا وعبادت میں مشغول رہیں جماعت میں نہ شریک ہوں۔ والنساء یصلینها فرادیٰ. (شامی بیروت ۶۴/۳، زکریا ۶۹/۳)

چاند گرہن کی نماز

اگر چاند گرہن کا واقعہ پیش آئے تو سب لوگ تنہا تنہا چاند گرہن کی نماز (نماز خسوف) پڑھیں گے، اس نماز کو باجماعت پڑھنا مسنون نہیں ہے۔ یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحداناً، هکذا فی محیط السرخسی. (هندیه ۱۵۳/۱، شامی بیروت ۶۴/۳، زکریا ۶۹/۳)

سخت آندھی، گھبراہٹ اور زلزلہ کے وقت نماز

اگر تیز آندھی چلنے لگے یا دن میں خلاف معمول اندھیرا چھا جائے یا رات میں حیرت انگیز طور

Marfat.com

پر روشنی نظر آنے لگے، یا زلزلہ وغیرہ کے دہشت زدہ واقعات پیش آجائیں یا وبائی امراض پھیل جائیں تو ایسے حالات میں بلا جماعت تنہا نفل نمازیں پڑھنا بہتر ہے۔ والريح الشديدة والظلمة القوية نهاراً والضوء القوى ليلاً والفزع الغالب ونحو ذلک من الأيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الأمراض (درمختار ٦٤/٣، زكريا ٦٩/٣) قال فى البدائع: أنها حسنة لقوله عليه الصلاة والسلام إذا رأيتم من هٰذه الإفزاع شيئاً فافزعوا إلى الصلاة. (البخارى حديث: ١٠٥٨، شامى بيروت ٦٥/٣، زكريا ٦٩/٣-٧٠)

نماز استسقاء

اگر کسی علاقہ میں بارش نہ ہونے اور آب رسانی کے اسباب مفقود ہونے کی وجہ سے قحط سالی کی نوبت آجائے تو وہاں کے لوگوں کے لئے باجماعت نماز استسقاء پڑھنا اور بارش کی دعا مانگنا مستحب ہے۔ وشرعاً طلب إنزال المطر بكيفية مخصوصة عند شدة الحاجة بأن يحبس المطر ولم يكن لهم أودية وابار وأنهار الخ (شامى زكريا ٧٠/٣) بلا جماعة مسنونة بل هى جائزة (در مختار) وفى الشامى: قلت: والظاهر أن المراد به الندب والاستحباب الخ. (شامى زكريا ٧١/٣)

نماز استسقاء کا طریقہ

اگرچہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک استسقاء کے لئے نماز ضروری نہیں ہے؛ بلکہ صرف دعا کافی ہے؛ لیکن صاحبین کے نزدیک استسقاء کے لئے نماز باجماعت مسنون ہے، اور اس کا طریقہ وہی ہے جو نماز عید کا ہے یعنی اذان واقامت کے بغیر جماعت قائم کی جائے گی، بس فرق یہ ہے کہ عید کی نماز میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں، استسقاء میں نہیں ہوتیں۔ دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد امام زمین پر کھڑے ہوکر ہی عید کی طرح خطبہ دے گا، اس کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہوکر نہایت الحاح وزاری اور عاجزی کے ساتھ دعا کرے گا اور تمام نمازی بھی امام کی دعا پر آمین کہتے رہیں گے، یا خود پوری توجہ سے دعا مانگتے رہیں گے۔ وقالا تفعل كالعيد (درمختار) بأن يصلى بهم ركعتين يجهر فيهما

Marfat.com

بـالقراء ة بلا أذان ولا إقامة، ثم يخطب بعدها قائماً على الأرض الخ. والمشهور من الرواية عنهما أنه لايكبر (أى الزوائد) (شامی زکریا ۳/۷۱، حلبی کبیر ٤٢٧)

امام کا چادر وغیرہ پلٹنا

استسقاء کے خطبہ کے دوران امام کے لئے اپنی چادر کو اُلٹنا پلٹنا سنت سے ثابت ہے، دراصل یہ حالت کے بدلنے کے لئے نیک فالی کے طور پر ہے، اور چادر بدلنے کی کیفیت یہ ہے کہ نیچے کا حصہ اوپر کی جانب، یا دائیں جانب کو بائیں جانب اور بائیں جانب کو دائیں جانب کرے، یا اندرونی حصہ باہر اور باہری حصہ اندر کرے، الغرض جس طرح بھی اُلٹنا پلٹنا ممکن ہو اس کو عمل میں لائے، حتی کہ اگر کوٹ وغیرہ پہنے ہو تو ظاہری حصہ اندر کی طرف اور استر کا حصہ باہر کردے۔ خـلافاً لمحمد فـإنـه يـقول يقلب الإمام ردائه إذا مضى صدر من خطبتهٔ فإن كان مربعاً جعل أعلاه أسـفـلـه وأسـفـلـه أعـلاه وإن كـان مـدوراً جعل الأيمن على الأيسر والأيسر على الأيـمـن، وإن كـان قبـاء اً جـعـل البـطـانة خارجاً والظهارة داخلاً (حلیه) وعن أبي يـوسف روايتـان: واختار القدورى قول محمد لأنه عليه الصلاة والسلام فعل ذلك (نهر) وعليه الفتوىٰ، كما فى شرح درر البحار. (شامی زکریا ۳/۷۱، حلبی کبیر ٤٢٩)

نماز استسقاء کتنے دن پڑھی جائے گی؟

بہتر یہ ہے کہ تین دن لگاتار نماز استسقاء کا اہتمام کیا جائے۔ واتـفـقـوا عـلـى أن السنة الخروج إلى الاستسقاء ثلا ثة أيام متتابعات. (حلبی کبیر ٤٢٧، درمختار مع الشامی زکریا ۳/۷۲)

نماز استسقاء کہاں پڑھی جائے؟

بہتر یہ ہے کہ نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ یا کسی بڑے میدان میں جمع ہونے کا انتظام کیا جائے؛ البتہ مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس میں مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ میں

Marfat.com

استسقاء کی نماز پڑھی جائے گی۔ ویخرجون أی إلی الصحراء کما فی الینابیع وھٰذا فی غیر أھل المساجد الثلاثة. (شامی زکریا ۷۲/۳)

نماز استسقاء کے چند مستحبات

نماز استسقاء میں درج ذیل امور کا اہتمام کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے:

(۱) جب استسقاء کی ضرورت ناگزیر ہوتو امام نماز استسقاء سے پہلے لوگوں کو تین دن روزہ رکھنے اور توبہ واستغفار کرنے کا حکم دے، پھر چوتھے دن سے نماز استسقاء شروع کرے۔

(۲) نماز استسقاء کے لئے لوگ پیدل چل کر جائیں۔

(۳) اس دن نئے کپڑے کے بجائے دھلے ہوئے یا پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنیں۔

(۴) اللہ کے لئے تواضع اور خشوع وخضوع ظاہر کریں اور ندامت کے مارے سروں کو جھکائے رکھیں، فضول بات چیت اور ہنسی مذاق اور ٹھٹھول نہ کریں۔

(۵) ہر دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ صدقہ وخیرات کریں۔

(۶) ہر آدمی دل سے سچی توبہ کرے اور اگر اس پر کسی دوسرے آدمی کا حق ہوتو اسے ادا کرے۔

(۷) تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت اور عفو وکرم کی دعا کریں۔

(۸) اپنے کمزور اور بوڑھے اور بچوں کو آگے رکھیں اور ان سے دعا کرائیں اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگیں۔

(۹) چھوٹے بچوں کو اپنی ماؤں سے جدا کریں؛ تاکہ ان کے گریہ وبکا سے ماحول رقت آمیز ہوجائے۔

(۱۰) بہتر ہے کہ بے زبان جانوروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں؛ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہونے کا ذریعہ بنیں۔ (اگر مسجد میں نماز استسقاء ہورہی ہوتو جانوروں کو باہر باندھیں)

ویستحب للإمام أن یأمرھم بصیام ثلاثة أیام قبل الخروج وبالتوبة ثم یخرج بھم فی الرابع مشاةً فی ثیابٍ غسیلةٍ أو مرقعة متذللین متواضعین خاشعین للّٰہ ناکسین رؤوسھم ویقدمون الصدقة فی کل یوم قبل خروجھم ویجددون التوبة

Marfat.com

ويستغفرون للمسلمين ويستسقون بالضعفة والشيوخ والعجائز والصبيان ويبعدون الأطفال عن أمهاتهم ويستحب إخراج الدواب. (درمختار مع الشامي زكريا ۷۲/۳، طحطاوی علی المراقی طبع کراچی ۳۰۰، طحطاوي على المراقي أشرفي ۵۵۰)

نمازِ استسقاء اکیلے اکیلے پڑھنا

اگر نماز با جماعت کا موقع نہ ہوتو لوگوں کا جمع ہوکر انفرادی طور پر استسقاء کی نماز پڑھنا یا صرف اجتماعی دعا کرنا بھی درست ہے۔ وإن صلوا فرادىٰ جاز فهي مشروع للمنفرد. (درمختار مع الشامي زكريا ۷۲/۳)

اگر نماز استسقاء سے پہلے ہی بارش ہوگئی

اگر نماز استسقاء کا اعلان کر دیا گیا تھا؛ لیکن ابھی لوگ جمع نہیں ہو پائے تھے کہ بارش ہوگئی تو بھی مستحب یہ ہے کہ اللہ کا شکر بجالانے کے لئے حسبِ پروگرام لوگ جمع ہوکر نماز ودعا کا اہتمام کریں۔ وإن سقوا قبل خروجهم ندب أن يخرجوا شكراً لله تعالىٰ. (درمختار مع الشامي زكريا ۷۳/۳)

دعا استسقاء میں ہاتھ کس طرح اٹھائیں؟

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے دعا استسقاء کے وقت عام دعاؤں کے برخلاف ہتھیلیوں کا حصہ زمین کی طرف اور ہاتھ کا اوپری حصہ آسمان کی طرف کرکے (یعنی الٹے ہاتھ کرکے) دعا فرمائی، اسی وجہ سے فقہاء نے بھی دعا استسقاء میں اسی کیفیت کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي ﷺ استسقىٰ فأشار بظهر كفيه إلى السماء. (مسلم شریف ۲۹۳/۱) قال النووي: قال جماعة من أصحابنا وغيرهم السنة في كل دعاء لرفع بلاء كالقحط ونحوه أن يرفع يديه ويجعل ظهر كفيه إلى السماء وإذا دعا بسؤال شيء وتحصيله جعل بطن كفيه إلى السماء واحتجوا

Marfat.com

بهذا الحديث. (نووی علی مسلم ۱/۲۹۳) قال الطحطاوی: ثم السنة فی کل دعاء لسوال شیٔ وتحصیله أن یجعل بطون کفیه نحو السماء ولرفع بلاء کالقحط یجعل بطونهما إلی الأرض وذلک معنی قوله تعالیٰ: ﴿وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً﴾

(کذا فی شرح البدر العینی علی الصحیح، طحطاوی علی مراقی الفلاح طبع کراچی ۱ ۳۰، أشرفي ۱ ۵۵)

استسقاء کی خاص دعا

استسقاء کے موقع پر نبیٔ اکرم ﷺ سے دعا کے متعدد کلمات ثابت ہیں، جن میں سے درج ذیل کلمات یاد رکھنے کے قابل ہے: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً هَنِيْئاً مَرِيْئاً مُرِيْعاً طَبَقاً غَدَقاً عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ. (حلبی کبیر ۴۲۸) اے اللہ ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرمایئے جو مصیبت دفع کرنے والی، اور ظاہری و باطنی طور پر سود مند ہو، اور سرسبزی وشادابی لانے کا ذریعہ ہو، اور خوب جل تھل کرنے والی ہو، اس کا نفع جلد ظاہر ہو تاخیر نہ ہو، اور جو ہر اعتبار سے نفع بخش ہو اس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو۔ (طحطاوی علی المراقی اشرفی ۵۵۲)

نماز استخارہ

جب کسی شخص کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور وہ یہ طے نہ کر پا رہا ہو کہ اس کو اختیار کرنا بہتر رہے گا یا نہیں؟ تو اسے چاہئے کہ استخارہ کرے۔ استخارہ کے معنی خیر طلب کرنے کے آتے ہیں، یعنی اپنے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی کی دعا کرے۔ اور اس کا طریقہ پیغمبر علیہ السلام نے یہ بتلایا ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھی جائے اس کے بعد پوری توجہ کے ساتھ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ	اے اللہ! میں آپ کے علم کے ذریعہ خیر کا طالب
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ	ہو، اور آپ کی قدرت سے طاقت حاصل کرنا
وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ،	چاہتا ہوں، اور آپ کے فضلِ عظیم کا سائل ہوں،
فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا	بے شک آپ قادر ہیں اور میں قدرت نہیں

Marfat.com

أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ، أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ. قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ. (شامی زکریا ٢/ ٤٧٠، بخاری شریف حدیث: ١١٦٦، ترمذی شریف ٤٠٨، ابوداؤد ١٥٣٨ وغیرہ)

رکھتا، اور آپ کو علم ہے کہ میں لاعلم ہوں، اور آپ چھپی ہوئی باتوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ علم کے مطابق یہ کام (یہاں اس کام کا تصور کرے) میرے حق میں دینی، دنیوی اور اخروی اعتبار سے (یا فی الحال اور انجام کار کے اعتبار سے) بہتر ہے، تو اسے میرے لئے مقدر فرمایئے، اور اسے میرے حق میں آسانی کر کے اس میں مجھے برکت سے نوازے، اور اگر آپ کو علم ہے کہ یہ کام (یہاں کام کا تصور کرے) میرے حق میں دینی، دنیوی اور اخروی اعتبار سے (یا فی الحال اور انجام کے اعتبار سے) برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور جس جانب خیر ہے وہی میرے لئے مقدر فرمادے، پھر مجھے اس عمل سے راضی کردے۔

دعا پڑھتے ہوئے جب هٰذا الأمر پر پہنچے تو دونوں جگہ اس کام کا دل میں دھیان جمائے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے یا دعا پوری پڑھنے کے بعد اس کام کو ذکر کرے۔ دعا کے شروع اور اخیر میں اللہ کی حمد وثناء اور درود شریف بھی ملالے، اور اگر عربی میں دعا نہ پڑھی جاسکے تو اردو یا اپنی مادری زبان میں اسی مفہوم کی دعا مانگے۔ ويسمي حاجته قال ط: أي بدل قوله هٰذا الأمر قلت: أو يقول بعده وهو كذا وكذا. (شامی زکریا ٢/ ٤٧٠)

نماز استخارہ میں کونسی سورتیں پڑھے؟

بہتر ہے کہ استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے، اور بعض سلف سے یہ منقول ہے کہ پہلی رکعت میں یہ آیتیں پڑھے: ﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا

Marfat.com

يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالىٰ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ. القصص: ٦٩ ﴾ اوردوسری رکعت میں یہ آیت پڑھے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْراً أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيْناً. الاحزاب: ٣٦﴾

اگرنماز پڑھنے کا موقع نہ ہوتو استخارہ کیسے کرے؟

اگر کسی وجہ سے نماز پڑھنے کا موقع نہ ہوتو صرف دعا کے ذریعہ بھی استخارہ ہوسکتا ہے یعنی پوری توجہ کے ساتھ دعا استخارہ پڑھ لی جائے۔ ولو تعذرت عليه الصلاة استخار بالدعاء.

(شامی زکریا ۲/۴۷۱)

استخارہ کتنی مرتبہ کیا جائے

بہتر ہے کہ استخارہ سات دن تک کیا جائے اور اگر سات دن میں بھی کسی ایک جانب رجحان نہ ہوتو مسلسل استخارہ کرتا رہے۔ وينبغي أن يكررها سبعاً الخ. (شامی زکریا ۲/۴۷۰، عمدة القاری ۴/۲۲۵، بیروت ۷/۲۲۵)

استخارہ کے بعد رجحان کا پتہ کیسے چلے؟

بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ استخارہ کی دعا پڑھ کر قبلہ رخ باوضو سوجائے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی نظر آئے تو سمجھ لے کہ اس کام میں خیر ہے اور اگر کالی یا سرخ چیز دکھائی دے تو سمجھ لے کہ یہ کام بہتر نہیں ہے اس سے بچنا چاہئے؛ لیکن یہ محض تخمینی چیز ہے اصل مدار دل کے رجحان پر ہے۔ استخارہ کے بعد آدمی اپنے دلی رجحان کو دیکھے جس جانب دل مائل ہو انشاء اللہ اسی میں خیر ہوگی، خوابوں پر اصل مدار نہیں ہے؛ بلکہ خواب قلبی رجحان کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ چناں چہ ابن السنی نے روایت نقل کی ہے کہ: پیغمبر علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: يا أنس! إذا هممت بأمر فاستخر ربك فيه سبع مرات ثم انظر إلى الذى سبق إلى قلبك فإن

Marfat.com

الخیر فیه. (شامی زکریا ۲/ ۴۷۱) یعنی اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کیا کرو، پھر اس رجحان کو دیکھو جو تمہارے دل میں ہے؛ کیوں کہ اسی میں خیر ہے۔

کیا استخارہ کے بعد کسی ایک جانب عمل ضروری ہو جاتا ہے؟

استخارہ کرنے کے بعد جس جانب دلی رجحان ہو اس پر عمل بہتر اور خیر ہے؛ لیکن اگر کوئی شخص کسی وجہ سے اس کے خلاف پر عمل کر لے تو شرعاً کوئی گناہ نہیں ہے، اس لئے کہ دلی رجحان کوئی شرعی دلیل نہیں ہے؛ البتہ بہر صورت اللہ تعالیٰ سے خیر کا طالب رہنا چاہئے۔ (مستفاد: امداد الفتاویٰ ۱/ ۵۹۹)

نماز حاجت

جب کسی شخص کو کوئی اہم ضرورت درپیش ہو تو اس کے لئے نماز حاجت پڑھنا مستحب ہے، اس سلسلہ میں متعدد احادیثِ شریفہ مروی ہیں، جن میں سے دو روایتیں ذیل میں ذکر کی جا رہی ہیں:

(۱) حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت مانگنی ہو یا کسی آدمی سے اس کی کوئی ضرورت وابستہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود پڑھے، بعد ازاں یہ دعا مانگے“:

لَا اِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ الْـحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ	کوئی حاکم نہیں سوائے اللہ کے، جو نہایت حلم والا
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،	اور کریم ہے، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو
اَلْـحَمْـدُ لِلّٰـهِ رَبِّ الْـعَـالَمِيْنَ،	عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے
أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ	لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنہار ہے۔ اے
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ	اللہ میں آپ سے آپ کی رحمت کے موجبات
مِنْكُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ	اور آپ کی مغفرت کے پختہ اسباب اور ہر نیکی میں
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا	سے حصہ اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا

Marfat.com

هَماً إِلاَّ فَرَّجْتَهُ وَلا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضىً إِلاَّ قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (ترمذي شريف حديث: ٤٧٩، شامی زکریا ٤٧٣/٢)

ہوں۔اے اللہ! میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ، اور میرے کسی غم کو ہٹائے بغیر نہ رکھ، اور میری کوئی بھی حاجت جس سے تو راضی ہو اسے پورا کئے بغیر نہ چھوڑ، اے مہربانوں کے مہربان!

(۲) علامہ شامیؒ نے ''تجنیس'' کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ نماز حاجت عشاء کے بعد چار رکعت ہیں، جس کی ترتیب ایک مرفوع حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت الکرسی تین مرتبہ پڑھی جائے، اور مابقیہ تین رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی تو ہماری ضرورتیں پوری ہوگئیں۔ وأما في التجنيس وغيره فذكر أنها أربع ركعات بعد العشاء، وإن في الحديث المرفوع يقرأ في الأولىٰ الفاتحة مرة وآية الكرسى ثلاثاً وفي كل من الثلاثة الباقية يقرأ الفاتحة والإخلاص والمعوذتين مرة مرة كن له مثلهن من ليلة القدر. قال مشائخنا: صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا الخ. (شامی زکریا ٤٧٣/٢)

نماز توبہ

اگر کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے، تو مستحب یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل توبہ کی نیت سے پڑھے، اور اس کے بعد اپنے گناہوں کی معافی چاہے، اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، تو انشاء اللہ اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ ومنه أى المندوب صلاة الاستغفار لمعصية وقعت منه لما عن على عن أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ''مَا مِنْ عَبْدٍ يَذْنَبُ ذَنْباً فَيَتَوَضَّأُ وَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَلَهُ". (طحطاوی علی المراقی ٢١٩، أشرفي ٤٠١)

سفر میں جانے سے پہلے نماز

جو شخص کسی سفر کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ گھر سے نکلنے سے پہلے (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ

Marfat.com

ہو) دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”کوئی شخص اپنے گھر والوں کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر توشہ نہیں چھوڑ جاتا جو وہ سفر کے ارادہ کے وقت گھر والوں کے پاس پڑھتا ہے“۔ ومن المندوبات رکعتا السفر (درمختار) عن مقطم ابن المقدام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ”مَا خَلَفَ أَحَدٌ عِنْدَ أَهْلِهٖ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ سَفَراً“. (رواه الطبرانی، شامی زکریا ٤٦٦/٢)

سفر سے واپسی پر نماز

جب کوئی آدمی سفر سے واپس ہو تو اس کے لئے واپسی پر دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ یہ نفل قریبی مسجد میں ادا کرے (اور اگر اس کا موقع نہ ہو تو گھر ہی پڑھ لے) وعن كعب بن مالك رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنَ السَّفَرِ إِلَّا نَهَاراً فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ وَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ.

(مسلم شریف ٢٤٨/١، شامی زکریا ٤٦٦/٢)

نماز منزل

دورانِ سفر جب کسی قیام گاہ پر اترنا ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے۔ ينبغي للمسافر أن يصلي ركعتين في كل منزل كما كان يفعل ﷺ نص عليه الإمام السرخسي في شرح السير الكبير. (شامی زکریا ٤٧٣/٢)

○❖○

Marfat.com

مسائلِ تراویح

تراویح! دورِ نبوت اور دورِ صحابہ میں

رمضان المبارک کی ایک امتیازی عبادت "نمازِ تراویح" ہے، جو اپنی الگ شان رکھتی ہے، اس نماز کے ذریعہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، اور عبادات کے شوق میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا ہے۔ صحیح احادیثِ شریفہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں تین دن مسجدِ نبوی میں باجماعت نماز پڑھائی؛ لیکن جب مجمع زیادہ بڑھنے لگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غیر معمولی ذوق وشوق کو دیکھ کر آپ ﷺ کو خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ کردی جائے، تو آپ ﷺ نے یہ سلسلہ موقوف فرمادیا۔ (بخاری شریف ۱/۲۶۹) لیکن ساتھ میں آپ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ عبادات انجام دینے کی ترغیب دیتے رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت میں گذارے گا اس کے سب پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے"۔ (بخاری شریف ۱/۲۶۹) آپ ﷺ کی اس ترغیب کی وجہ سے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم رمضان المبارک میں کثرتِ عبادت کا اہتمام کرتے تھے۔ جو لوگ قرآنِ کریم کے حافظ تھے وہ خود نوافل میں قرآن پڑھتے اور جو حافظ نہ تھے وہ کسی حافظ کی اقتداء میں قرآنِ کریم سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ چناں چہ ثعلبہ ابن ابی مالک القرظیؒ (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعی عالم ہیں) مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی رات میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کررہے ہیں؟ تو کسی نے جواب میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ وہ حضرات ہیں جن کو قرآنِ کریم حفظ نہیں ہے، تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نماز میں قرآنِ کریم پڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز ادا کررہے ہیں، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "انہوں نے بہت اچھا کیا" اور آپ ﷺ نے ان کے بارے میں کوئی ناگواری کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی بیروت ۲/۴۹۵)

اس تفصیل سے اتنا یقیناً معلوم ہوگیا کہ دورِ نبوت میں رمضان کی وہ خصوصی نماز جسے بعد میں "تراویح" کا نام دیا گیا، یقیناً پڑھی جاتی رہی، اور حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اس نماز سے بخوبی واقف تھے، اور تنہا تنہا اور کبھی جماعت سے اسے پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

پھر دورِ صدیقی اور دورِ فاروقی کے ابتدائی زمانہ تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہا، اس کے بعد سیدنا حضرت عمر فاروق ﷺ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ مسجد میں تنہا یا چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر نماز تراویح پڑھتے ہیں، آپ نے مناسب سمجھا کہ تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کردی جائے (کیوں کہ جس خطرۂ وجوب کی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے جماعت تراویح کا سلسلہ موقوف فرمادیا تھا، اب آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خطرہ باقی نہ رہا تھا) چناں چہ آپ نے صحابہ ﷺ کے سب سے بڑے قاری حضرت ابی ابن کعب ﷺ کو تراویح کا امام مقرر فرمایا، اور صحابہ ﷺ حضرت ابی ابن کعب ﷺ کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھنے لگے۔ (دیکھئے: بخاری شریف ۲۶۹/۱) اب بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابی ابن کعب ﷺ اور حضرت تمیم داری ﷺ نے ۱۱ رکعات پڑھائیں (۸ رکعات تراویح اور ۳ روتر) (السنن الکبری للبیہقی بیروت ۴۹۶/۲) لیکن اکثر روایات اور آثارِ صحابہ ﷺ سے ۲۰ رکعات تراویح کا پتہ چلتا ہے، چند روایات درج ذیل ہیں:

○ عبدالعزیز بن رفیعؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب ﷺ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں ۲۰ رکعات تراویح لوگوں کو پڑھاتے تھے اس کے بعد ۳ رکعت وتر کی پڑھایا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۲۲۴/۵ رقم: ۷۷۶۶)

○ سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ دورِ فاروقی میں حضراتِ صحابہ ﷺ رمضان المبارک میں ۲۰ رکعات باجماعت پڑھا کرتے تھے، نیز یہ بھی فرمایا کہ حضرت عثمان غنی ﷺ کے زمانہ میں لوگ سو سے اوپر آیتوں والی سورتیں تراویح میں پڑھتے تھے اور لمبے قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی بیروت ۴۹۶/۲)

○ یزید بن رومانؒ فرماتے ہیں کہ لوگ رمضان المبارک میں حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے زمانہ میں تیئس رکعت نماز تراویح پڑھتے تھے (۲۰ رکعات تراویح اور ۳ روتر) (السنن الکبریٰ للبیہقی بیروت ۴۹۶/۲)

○ ابوالخصیبؒ کہتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ ﷺ ہمیں رمضان میں ۵ ترویحوں سے ۲۰ رکعات پڑھایا کرتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی بروت ۴۹۶/۲)

○ ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قراء حضرات کو بلایا، پھر ان میں سے ایک صاحب کو منتخب کر کے حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ۲۰ رکعات تراویح پڑھایا کریں، اور اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان لوگوں کو وتر کی نماز پڑھاتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی بروت ۴۹۶/۲)

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ کی ایک روایت (جس کے ایک راوی پر کچھ کلام کیا گیا ہے) سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رمضان المبارک میں ۲۰ رکعات الگ سے پڑھنے کا معمول تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۲۲۵/۵، السنن الکبری للبیہقی بیروت ۴۹۶/۲)

Marfat.com

انہیں روایات وآثار کی وجہ سے جمہور علماء امت اور حضراتِ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ) کا متفقہ موقف یہ ہے کہ تراویح کی رکعات بیس سے کم نہیں ہیں، بیس سے زیادہ کے تو اقوال ملتے ہیں (جیسا کہ امام مالکؒ کا قول ہے) لیکن بیس کے عدد سے کم کا ائمہ اربعہ میں سے کوئی قائل نہیں ہے۔ اور تمام عالم میں شرقاً وغرباً صدیوں سے امت کا عمل یہی چلا آرہا ہے، حتیٰ کہ حرمین شریفین میں آج تک ۲۰ رکعات ہی پڑھی جاتی ہیں۔ اس لئے تراویح ۲۰ رکعات پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، اور اس میں کسی مسلمان کو کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ تراویح کی رکعات کے بارے میں علماء کے ایک طبقہ کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت سے اشتباہ ہوگیا ہے، جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رمضان اور غیر رمضان کی نوافل کو آٹھ کے عدد میں منحصر کیا ہے۔ (بخاری شریف ۱/۱۵۴) اس روایت سے بہت سے لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ تراویح کی رکعات بھی صرف آٹھ ہیں اس سے زیادہ نہیں، حالاں کہ اس روایت کا تعلق تراویح سے نہیں؛ بلکہ تہجد سے ہے، اور تراویح کی رکعات پر اس روایت سے استدلال بالکل غیر معقول ہے، کیوں کہ (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ''غیر رمضان'' کو شامل کرکے جواب دینا یہ بتارہا ہے کہ سوال ایسی نماز سے متعلق ہے جو غیر رمضان میں بھی پڑھی جاتی ہے اور ایسی نماز تہجد تو ہوسکتی ہے تراویح نہیں ہوسکتی، کیوں کہ اسے غیر رمضان میں پڑھنے کا کوئی قائل نہیں (۲) خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت تہجد کی ۸ رکعات سے کم وبیش کے بارے میں بھی وارد ہے۔ (بخاری شریف ۱/۱۵۳) تو چوں کہ رکعتوں کی تعیین کے متعلق روایت میں اضطراب پایا جاتا ہے، لہٰذا استدلال تام نہیں (۳) تیسرے یہ کہ اسی روایت میں ایک سلام سے تین رکعت وتر پڑھنے کا ذکر ہے اور جو طبقہ تراویح کی ۸ رکعات کا قائل ہے وہ اس روایت کے برخلاف ایک سلام سے وتر کی تین رکعات کا منکر ہے۔ اس لئے جب وتر میں یہ روایت ان کے نزدیک حجت نہیں تو تراویح کی رکعات میں حجت کیسے مانی جاسکتی ہے؟

تراویح میں ختم قرآن

تراویح میں قرآنِ کریم کم از کم ایک مرتبہ ختم کرنا سنت ہے۔ (درمختار مع الشامی بیروت ۲/۴۳۳، زکریا ۲/۴۹۷) اللہ تبارک وتعالیٰ پوری امت کی طرف سے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بے حد جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے باجماعت تراویح اور قرأتِ قرآن کے اہتمام کا حکم دے کر قرآنِ کریم کی حفاظت کا ایک سبب مہیا فرمادیا۔

Marfat.com

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رمضان المبارک کی پہلی شب میں مسجدِ نبوی سے گذرے، تو وہاں قرآنِ کریم پڑھنے کی آواز آپ کو سنائی دی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا: نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَ عُمَرَ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْاٰنِ. (غنیۃ الطالبین ۴۸۷) یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو نور سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے اللہ کی مسجدوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت سے منور کر دیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی طرح کا جملہ سیدنا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر اس انداز پر تراویح میں قرآنِ کریم سننے سنانے کا رواج نہ ہوتا، تو کتنے ہی حفاظ حفظ کرنے کے باوجود اپنے حفظ کو محفوظ نہ رکھ پاتے۔ تراویح میں سنانے یا سننے کی فکر کی وجہ سے سال میں کم از کم ایک مرتبہ اکثر حفاظِ کرام از سرِ نو یاد کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

اس لئے تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کرنا چاہئے؛ لیکن ضروری ہے کہ پڑھنے والے اور سننے والے قرآنِ کریم کے آداب کا ضرور لحاظ رکھیں۔ افسوس ہے کہ آج کل اس بارے میں سخت کوتاہی برتی جاتی ہے، اور جلد از جلد ختم قرآن کے شوق میں شرعی ہدایات کو پسِ پشت ڈال دیا جاتا ہے، عام طور پر تین تین اور کہیں کہیں پانچ پانچ پارے تراویح میں پڑھنے کا رواج ہو چلا ہے۔ زیادہ سننا یا پڑھنا برا نہیں ہے؛ لیکن شرط یہ ہے کہ اتنا تیز نہ پڑھا جائے کہ حروف کٹ جائیں یا غلطیاں رہ جائیں، ایسی جلد بازی قرآنِ کریم کے ساتھ سخت بے ادبی اور توہین ہے۔ بہتر ہے کہ روزانہ اتنی مقدار میں قرآنِ پاک سنا جائے کہ ستائیسویں یا انتیسویں شب میں ایک ختم ہو جائے۔ (شامی بروت ۲/۴۳۳، ۲/۴۹۷) تاکہ اس بہانے اخیر مہینہ تک تراویح کی پابندی اور ذوق وشوق برقرار رہے، اور رمضان کا آخری عشرہ سستی اور کاہلی کی نذر نہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

تراویح میں ختم قرآن پر لین دین درست نہیں

قرآنِ پاک کی تلاوت اور اس کا ختم مستقل عبادت ہے اس کے ذریعہ سے دنیا حاصل کرنا اور طے کر کے یا معروف طریقہ پر ختم قرآن پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''قرآن پڑھا کرو اور اس کو کھانے کمانے کا ذریعہ مت بناؤ اور نہ اس سے مال ودولت کی کثرت حاصل کرو اور نہ اس سے اعراض کرو اور نہ اس میں غلو سے کام لو''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۵/۲۴۰ رقم: ۷۸۱۵) حضرت واقدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زاذانؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص قرآنِ کریم کو کھانے کمانے کا ذریعہ بنائے گا وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ہڈی ہی ہڈی ہوگی گوشت نہ ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۵/۲۳۸ رقم: ۷۸۲۴)

اسی بنا پر حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلفِ صالحین نے تراویح میں قرأتِ قرآن پر اجرت قبول نہیں کی۔

Marfat.com

ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھائی، جب عید کا دن آیا تو ان کی خدمت میں عبید اللہ بن زیاد نے ایک جوڑا اور پانچ سو درہم پیش کئے، تو آپ نے انہیں لوٹا دیا اور فرمایا کہ ہم قرآنِ کریم پڑھنے پر کوئی اجرت نہیں لیا کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۲۳۷/۵ رقم:۷۸۲۱) اسی طرح کا واقعہ حضرت عمرو بن نعمان بن مقرنؒ سے بھی منقول ہے کہ ان کی خدمت میں حضرت مصعب بن زبیر ؓ نے تراویح میں قرآن سنانے پر دو ہزار درہم پیش کئے؛ لیکن موصوف نے صاف جواب دے دیا کہ ہم قرآن کو دنیا کمانے کے لئے نہیں پڑھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بیروت ۲۳۷/۵ رقم:۷۸۲۰)

ان روایات کی روشنی میں موجودہ دور کے اکابر اہلِ فتویٰ نے یہ فتویٰ جاری فرمایا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن پر طے کر کے یا بلا طے کئے ہوئے لین دین شرعاً جائز نہیں ہے، تمام ہی معتبر فتاویٰ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ ۳۹۲، باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ جدید ۵۱۷، فتاویٰ مظاہر علوم ۴۸/۱، امداد الفتاویٰ ۴۸۱/۱، کفایت المفتی قدیم ۳۶۳/۳-۳۶۵، فتاویٰ دار العلوم ۲۴۶/۴، جواہر الفقہ ۳۸۲/۱، فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۶۷/۱۷-۷۲، احسن الفتاویٰ ۵۱۴/۳، فتاویٰ رحیمیہ ۳۴۹/۱، کراچی ۲۳۵/۶-۲۴۵)

واضح رہے کہ تراویح میں قرآن کی سماعت پر بھی اجرت مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت تھانویؒ نے پہلے جواز کا فتوی دیا تھا، بعد میں رجوع فرمالیا، اور عدم جواز کا فتویٰ دیا، جو التذکیر والتہذیب میں ۳۸۳/۲ پر درج ہے۔ (بحوالہ ایضاح المسائل ۲۷)

بعض حضرات امامت اور تعلیم پر قیاس کرتے ہوئے تراویح میں ختم قرآن کی اجرت کے جواز کے قائل ہیں؛ لیکن ان حضرات کا یہ استدلال قیاس مع الفارق ہے کیوں کہ امامت و تعلیم ایسی ضرورتیں ہیں کہ جن کا نظم نہ ہونے سے نظام شریعت میں خلل آسکتا ہے، جب کہ تراویح میں ختم قرآن اس درجہ کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اگر ختم قرآن نہ ہوا تو دین خطرہ میں آجائے گا لہٰذا ختم قرآن اور امامت و تعلیم کو ضرورت کے اعتبار سے ایک درجہ میں رکھنا خلاف معقول ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ ختم قرآن کا حکم محض تلاوتِ مجردہ جیسا ہے جس پر اجرت کے جواز کا کوئی قائل نہیں ہے۔

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ ختم تراویح پر لین دین کے رواج نے حفاظ کی حیثیت عرفیہ کو مجروح کر کے رکھ دیا ہے، جن جگہوں پر حفاظ کو اجرت دینے کا رواج ہے وہاں دینے والوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی، اور حفاظ کی بے وقعتی دراصل دین کی بے وقعتی ہے؛ اس لئے ضروری ہے کہ ہم تراویح میں لین دین کی وبا پر روک لگائیں اور اللہ تبارک وتعالی پر توکل کرتے ہوئے ناجائز ذرائع آمدنی کو چھوڑ کر حلال آمدنی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالی ہمیں طمع وحرص سے محفوظ رکھے، آمین۔

آئندہ صفحات میں تراویح سے متعلق بعض اہم مسائل ذکر کئے جارہے ہیں:

Marfat.com

تراویح کی شرعی حیثیت

رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی بیس رکعات دس سلاموں سے پڑھنا مرد وعورت سب کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ التراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين للرجال والنساء إجماعاً. (در مختار بیروت ۴۲۹/۲، زکریا ۴۹۳/۲، طحطاوی علی لمرقی قدیم ۴۱۱-۴۱۲)

تراویح کا وقت

تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر ہے کہ وتر تراویح کے بعد پڑھی جائے لیکن اگر وتر کے بعد بھی تراویح پڑھیں تو بھی شرعاً درست ہے۔ ووقتها بعد صلاة العشاء إلى الفجر قبل الوتر وبعده في الأصح. (در مختار بیروت ۴۳۰/۲، زکریا ۴۹۳/۲-۴۹۴)

تراویح کی جماعت

تراتیح کی مسجد میں با جماعت ادائیگی سنتِ کفایہ ہے اگر محلّہ کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوتو سارے اہلِ محلّہ گنہ گار رہوں گے۔ والجماعة فيها سنة على الكفاية في الأصح فلو تركها أهل مسجد أثموا. (در مختار بیروت ۴۳۱/۲، زکریا ۴۹۵/۲، غالمگیری ۱۱۶/۱)

تراویح کی نیت

نمازِ تراویح اور تمام سنن ونوافل اگرچہ مطلق نماز کی نیت سے درست ہو جاتی ہیں، لیکن بہتر اور احوط یہ ہے کہ تراویح کا باقاعدہ دل میں ارادہ کرکے نماز شروع کی جائے۔ وكفى مطلق نية الصلاة وإن لم يقل لله لنفل وسنة راتبة وتراويح على المعتمد إذ تعيينها بوقوعها وقت الشروع والتعيين أحوط. (در مختار بیروت ۸۵/۲-۸۶، زکریا ۹۴/۲)

تراویح میں کتنی مرتبہ ختم قرآن کیا جائے؟

تراتیح میں کم از کم ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے اس سے زائد مستحب ہے۔ والختم مرةً

Marfat.com

سنةٌ ومرتين فضيلةٌ وثلاثاً أفضل. (در مختار بیروت ۴۳۳/۲، زکریا ۴۹۷/۲، علمگیری ۱۱۷/۱)

ایک مسجد میں تراویح کی دو جماعتیں

ایک مسجد میں بیک وقت (مثلاً پہلی اور دوسری منزل میں الگ الگ جماعت کرنا) یا پے درپے (یعنی ایک جماعت ہونے کے بعد دوسری جماعت قائم کرنا) تراویح کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ولو صلی التراویح مرتین فی منسجد واحد یکرہ. (خانیہ علی ھامش الھندیة ۲۳٤/۱)

حافظہ عورت کا تراویح میں قرآن سنانا

اگر کوئی حافظہ عورت اپنا قرآن یاد رکھنے کی غرض سے صرف اپنے گھر کی عورتوں کو تراویح میں قرآن سنائے تو یہ اگرچہ مکروہ ہے؛ لیکن فی الجملہ اس کی گنجائش ہے (بشرطیکہ اور کوئی فتنہ مثلاً دیگر گھروں یا محلوں کی خواتین کا اجتماع وغیرہ نہ ہو) ایسی صورت میں وہ صف کے درمیان میں کھڑی ہوکر امامت کرے گی۔ چناں چہ روایت میں ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک کے مہینہ میں صف کے درمیان کھڑے ہوکر عورتوں کی امامت فرمایا کرتی تھیں۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللّٰه تعالیٰ عنها أنها كانت تؤم النساءَ فی شهر رمضان فتقوم وسطاً. قال محمدٌ: لا يعجبنا أن تؤم المرأة فإن فعلت قامت فی وسط الصف مع النساء كما فعلت عائشة رضی اللّٰه عنها، وهو قول أبی حنيفةؒ. (کتاب الآثار للإمام محمدؒ ۲۰۳/۱-۲۰۶، رمضان کے شرعی احکام، مفتی مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی ۲۷۴) وفی المصنف لابن أبي شيبة: عن أم الحسن أنها رأت أم سلمة رضی اللّٰه عنها زوج النبی ﷺ تؤم النساء تقوم معهن فی صفهن. (المصنف لابن أبی شیبة ۴۰۳/۱، بیروت ۵۶۹/۳ رقم: ۴۹۸۹)

مرد امام کا عورتوں کو تراویح پڑھانا

اگر مرد تراویح کی امامت کرے اور اس کے پیچھے کچھ مرد ہوں اور بقیہ پردہ میں عورتیں ہوں اور یہ امام عورتوں کی امامت کی نیت کرے تو یہ نماز شرعاً درست ہے اس میں کوئی قباحت نہیں،

Marfat.com

اور اگر امام تنہا ہو بقیہ سب عورتیں ہوں تو نیت امامت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مقتدی عورتوں میں اس امام کی کوئی محرم رشتہ دار یا بیوی بھی شامل ہو ورنہ تنہا تمام اجنبیات کی امامت کرنا مکروہ ہوگا۔ ویکره حضورهن الجماعة مطلقاً على المذهب كما تكره إمامة الرجل لهن فى بيت ليس معهن رجل غيره ولامحرم منه أو زوجته.

(شامی کراچی ۵۶۶/۱، شامی زکریا ۳۰۷/۲)

تراویح میں ایک سلام سے تین رکعتوں کا حکم

اگر تین رکعتیں پڑھیں مگر دوسری رکعت پر قعدہ کرلیا تو دو صحیح ہوگئیں اور تیسری باطل ہوگئی، تیسری رکعت میں جو حصہ قرآن پڑھا ہے اسے دہرائیں، اور اگر ایک سلام سے تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں رکعتیں باطل ہوگئیں، ان میں پڑھا گیا قرآن دہرایا جائے گا۔ لو صلى التطوع ثلاثاً ولم يقعد على الركعتين فالأصح أنه يفسد. (شامی بیروت ۴۲۱/۲، زکریا ۴۸۳/۲، امداد الفتاویٰ حاشیہ ۴۹۷- ۴۹۸۔ محشی مولانا مفتی سعید احمد صاحب پلن پوری)

تراویح میں ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھنا

اگر ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں، اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تو چاروں صحیح ہوگئیں۔

اگر ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں اور قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلیا تو صرف اخیر کی دو رکعتیں معتبر ہوں گی اور پہلی دو رکعتیں باطل ہوجائیں گی؛ لہٰذا ان دو رکعتوں میں جو قرآن پڑھا ہے اسے دہرایا جائے گا۔ وإن صلى أربع ركعات بتسليمة واحدة والحال أنه لم يقعد على ركعتين منها قدر التشهد تجزئ الأربع عن تسليمة واحدة أى عن ركعتين عند أبى حنيفةؒ وأبى يوسفؒ وهو المختار، اختاره الفقيه أبو جعفر وأبو بكر محمد بن الفضل قال قاضى خان وهو الصحيح لأن القعدة على رأس الثانية فرض فى التطوع فإذا تركها كان ينبغى أن تفسد صلاته أصلا كما هو قول محمدؒ وزفرؒ وهو القياس، وإنما جاز على قول أبى حنيفةؒ وأبى يوسفؒ

Marfat.com

استحساناً فأخذنا بالقياس فی فساد الشفع الأول وبالاستحسان فی حق بقاء التحريمة، وإذا بقيت صح شروعه فی الشفع الثانی وقد أتمه بالقعدة فجاز عن تسليمة واحدة وقال الفقيه أبو الليث تنوب عن تسليمتين والصحيح الأول ولو قعد علی رأس الركعتين جازت عن تسليمتين بالاتفاق حلبی کبیر ۴۰۸، امداد الفتاویٰ حاشیه ۴۹۷، ۴۹۸۔ محشی مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری) لكن صححوا فی التراويح أنه لو صلاها كلها بقعدة واحدة وتسليمة أنها تجزئ عن ركعتين. (شامی زکریا ۴۸۳/۲)

تراویح میں ہر چار رکعت پر کچھ دیر بیٹھنا

تراویح کی بیس رکعات دس سلاموں سے پڑھی جائیں گی اور ان میں ہر ترویحہ (چار رکعت) اور وتر کے درمیان کچھ دیر توقف کرنا پسندیدہ ہے۔ يجلس ندباً بين كل أربعة بقدرها وكذا بين الخامسة والوتر. (شامی زکریا ۴۹۶/۲)

ترویحہ میں کیا پڑھیں؟

ترویحہ کے لئے کوئی خاص عبادت متعین نہیں ہے؛ بلکہ اختیار ہے خواہ ذکر اذکار کریں، تلاوت کریں یا تنہا تنہا نفل پڑھیں۔ اور بعض فقہاء سے تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے؛ لہٰذا جس کا جی چاہئے اسے بھی پڑھ سکتا ہے: سبحان ذی الملک والملكوت سبحان ذی العزة والعظمة والقدرة والكبرياء والجبروت، سبحان الملک الحی الذی لاينام ولايموت، سبوح قدوس رب الملائكة والروح لاإله إلا الله نستغفر الله نسألک الجنة ونعوذ به من النار. (شامی بیروت ۴۳۳/۲، زکریا ۴۹۷/۲)

تراویح کی بعض رکعات جماعت سے چھوٹ گئیں

اگر کسی شخص کی تراویح کی بعض رکعات جماعت سے چھوٹ جائیں تو وہ ترویحہ کے وقفہ میں رکعات پوری کرلے، اگر پھر بھی رہ جائیں اور امام وتر پڑھانے کے لئے کھڑا ہوجائے تو امام

Marfat.com

کے ساتھ اولاً وتر ادا کرے اس کے بعد اپنی چھوٹی رکعات پڑھے۔ فلو فاته بعضها وقام الإمام إلى الوتر أوتر معه ثم صلى ما فاته. (درمختار بیروت ۴۳۱/۲، زکریا ۴۹۴/۲)

اگر مسجد میں عشاء کی جماعت نہ ہو تو تراویح باجماعت نہ پڑھیں

جس مسجد میں عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھی گئی ہو؛ بلکہ سب نمازیوں نے تنہا تنہا نماز ادا کی ہو، تو اب اگر وہ باجماعت تراویح پڑھنا چاہیں تو یہ ان کے لئے بہتر نہیں ہے۔ ولو تركوا الجماعة في الفرض لم يصلوا التراويح جماعة لأنها تبع. (درمختار بیروت ۴۳۶/۲، زکریا ۴۹۹/۲)

تنہا عشاء پڑھنے والے شخص کا تراویح اور وتر باجماعت پڑھنا

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو وہ اپنی فرض نماز تنہا پڑھ کر تراویح اور وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے، اس میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے۔ فمصليه وحده يصليها معه (درمختار) وفي الشامي: أما لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلى الفرض وحده فله أن يصليها مع ذلك الإمام. (شامی بیروت ۴۳۶/۲، زکریا ۴۹۹/۲)

رمضان میں وتر باجماعت افضل ہے

رمضان المبارک میں تراویح کے ساتھ وتر کی نماز بھی باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ وفيه أي رمضان يصلى الوتر وقيامه بها. (درمختار بیروت ۴۳۷/۲، زکریا ۵۰۱/۲)

تراویح کی قضا نہیں ہے

اگر کسی شخص کی تراویح کی مکمل نماز کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور اس کا وقت نکل جائے تو اب اس کی قضا کا حکم نہیں ہے، اگر پڑھے گا تو وہ محض نفل قرار پائے گی۔ ولا تقض إذا فاتت أصلاً ولا وحده في الأصح فإن قضاها كانت نفلاً مستحباً وليس بتراويح.

(درمختار بیروت ۴۳۱/۲، زکریا ۴۹۵/۲)

Marfat.com

ایک جگہ تراویح پڑھ کر دوسری جگہ تراویح میں شریک ہونا

اگر کوئی شخص ایک جگہ تراویح پڑھ چکا ہو یا پڑھا چکا ہو پھر دوسری جگہ جا کر نفل کی نیت سے تراویح کی جماعت میں شامل ہو جائے تو اس میں شرعاً حرج نہیں ہے۔ ولو أم رجل في التراويح ثم اقتدىٰ باٰخر في تراويح تلك الليلة أيضاً لايكره لهٗ ذٰلك، كما لو صلى المكتوبة إماماً ثم اقتدىٰ فيها متنفلاً بإمام اٰخر. (حلبی کبیر ۴۰۸)

تراویح میں مراہق کا لقمہ دینا

مراہق کا تراویح میں لقمہ دینا جائز ہے۔ (مستفاد: محمود الفتاویٰ ۴۸۹/۱) وفتح المراهق كالبالغ. (هندية ۹۹/۱) كتب إلى الحسن بن علي إذا فتح الصبي المراهق على الإمام هل تبقى صلاة الإمام صحيحة، قال: نعم. (تاتارخانية زكريا ۲۲۶/۲ رقم: ۲۲۴۰)

مراہق سامع کو پہلی صف میں امام کے پیچھے کھڑا کرنا

مراہق سامع کے علاوہ اگر کوئی سامع نہ ہو تو اس کو ضرورۃً پہلی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے۔ (مستفاد: محمود الفتاویٰ ۴۸۹/۱) ثم الصبيان ظاهرةٌ تعددهم فلو واحداً دخل الصف. (درمختار علی الشامی زکریا ۳۱۴/۲) لو كان المقتدي رجلاً وصبياً يصفهما خلفه لحديث أنسؓ فصففت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا. (شامی زکریا ۳۱۴/۲)

تراویح میں نابالغ کی امامت

تراویح میں بھی نابالغ شخص کی امامت مفتی بہ قول کے مطابق جائز نہیں ہے۔ وذكر في بعض كتب الفتاوىٰ أنه لايجوز أن يؤم البالغين في التراويح أيضاً وهو المختار الخ. (حلبی کبیر ۴۰۸)

تراویح میں دیکھ کر قرآنِ کریم پڑھنا

تراویح (یا کسی بھی نماز) میں قرآنِ کریم ہاتھ میں لے کر دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد

Marfat.com

ہوجائے گی؛اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ وقراء ته من مصحف مطلقاً. (شامی کراچی ۶۲۳/۱، زکریا ۳۸۳/۲)

سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھنا

بعض مرتبہ تراویح کے دوران بے خیالی میں یہ صورت پیش آتی ہے کہ امام آیتِ سجدہ پڑھ کر جب سجدۂ تلاوت کرکے کھڑا ہوتا ہے تو سورۂ فاتحہ پڑھ کر آگے قرأت شروع کرتا ہے، تو شرعاً اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ قرأ فی صلاة الجمعة سورة السجدة وسجد لها ثم قال وقرأ الفاتحة وقرأ: ﴿تَتَجَافىٰ جُنُوْبُهُمْ﴾ لا سهو عليه لأنه لم يقرأ الفاتحة مرتين علىٰ الولاء. (شامی ۳۲/۲)

Marfat.com

سجدۂ تلاوت

قرآنِ پاک کی چودہ آیتوں کی تلاوت سے سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے۔ یجب بسبب تلاوۃ اٰیۃ من أربع عشرۃ اٰیۃً. (تنویر الابصار مع الشامی ۵۷۵/۲)

ان آیات کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں فرشتوں کی مشابہت کے لئے، کہیں ساری خلق خدا کے اظہارِ عبدیت کو اجاگر کرنے کے لئے، کہیں اہل معرفت افراد کے دلوں کی کڑھن ظاہر کرنے کے لئے اور کہیں حکم دے کر سجدہ کی تاکید کی گئی ہے۔

ذیل میں آیاتِ سجدہ کی تفصیل اور کچھ مسائل درج کئے جاتے ہیں:

(۱) آیتِ سجدہ: سورۂ اعراف

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لاَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ.

بے شک جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں اور اُسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

(الاعراف آیت: ۲۰۶)

(۲) آیتِ سجدہ: سورۂ رعد

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعاً وَّکَرْھاً وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (الرعد آیت: ۱۵)

اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں خوشی سے اور زور سے، اور ان کی پرچھائیاں صبح اور شام۔

(۳) آیتِ سجدہ: سورۂ نحل

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو آسمان میں ہے اور جو

Marfat.com

فِیْ الاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لایَسْتَکْبِرُوْنَ. یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ. (النحل آیت: ۴۹-۵۰)

زمین میں ہے جانوروں میں سے اور فرشتے، اور وہ تکبر نہیں کرتے، ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اپنے اوپر سے اور جو حکم پاتے ہیں کرتے ہیں۔

(۴) آیتِ سجدہ: سورۂ بنی اسرائیل

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلاَذْقَانِ سُجَّداً. وَیَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلاً. وَیَخِرُّوْنَ لِلاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعاً.

(بنی اسرائیل آیت: ۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹)

جن کو علم ملا ہے اس کے پہلے سے جب ان کے پاس اس کو پڑھیں ٹھوڑیوں پر سجدہ میں گرتے ہیں، اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ ہو کر رہے گا، اور ٹھوڑیوں پر گرتے ہیں روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کو عاجزی۔

(۵) آیتِ سجدہ: سورۂ مریم

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ، وَمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا، اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّداً وَّبُکِیًّا. (مریم آیت: ۵۸)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا اللہ نے پیغمبروں میں آدم کی اولاد میں اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کر لیا، اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد میں، اور ان میں جن کو ہم نے ہدایت کی اور پسند کیا، جب ان کو رحمٰن کی آیتیں سنائے گرتے ہیں سجدہ میں اور روتے ہوئے۔

(۶) آیتِ سجدہ: سورۂ حج

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِیْ الاَرْضِ

تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج

Marfat.com

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ، وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ، اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ. (الحج آیت: ۱۸)

اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت آدمی، اور بہت ہیں کہ ان پر عذاب ٹھہر چکا، اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہے کرتا ہے۔

(۷) آیتِ سجدہ: سورۂ فرقان

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا. (الفرقان آیت: ۶۰)

اور جب ان سے کہیں رحمٰن کو سجدہ کرو، کہیں رحمٰن کیا ہے، کیا ہم سجدہ کرنے لگیں جس کو تو فرمائے؟ اور ان کا بدکنا بڑھ جاتا ہے۔

(۸) آیتِ سجدہ: سورۂ نمل

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (النمل آیت: ۲۵-۲۶)

کیوں نہ سجدہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے چھپی ہوئی چیز آسمانوں میں اور زمین میں؟ اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ اللہ ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں سوائے پروردگار تخت بڑے کا۔

(۹) آیتِ سجدہ: سورۂ سجدہ

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. (سجدہ آیت: ۱۵)

ہماری باتوں کو وہی مانتے ہیں کہ جب ان کو سمجھائے اس سے گر پڑیں سجدہ کر کر اور اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ پاک ذات کو یاد کریں اور وہ بڑائی نہیں کرتے۔

Marfat.com

(۱۰) آیتِ سجدہ: سورۂ ص

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعاً وَّاَنَابَ. فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ. (ص آیت: ۲۴-۲۵)

اور داؤد (علیہ السلام) کے خیال میں آیا کہ ہم نے اس کو جانچا پھر اپنے رب سے گناہ بخشوانے لگا اور جھک کر گر پڑا اور رجوع ہوا پھر ہم نے معاف کر دیا اس کو وہ کام، اور اس کے لئے ہمارے پاس مرتبہ اور اچھا ٹھکانا ہے۔

(۱۱) آیتِ سجدہ: حم سجدہ

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ، لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ. فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ. (حم سجدہ آیت: ۳۷-۳۸)

اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی قدرت کے نمونے ہیں، سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ پھر اگر غرور کریں تو جو لوگ تیرے رب کے پاس پاکی بولتے رہتے ہیں اس کی رات اور دن اور وہ تھکتے نہیں۔

(۱۲) آیتِ سجدہ: سورۂ نجم

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ. وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ. وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ. فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا. (النجم آیت: ۵۹-۶۰-۶۱-۶۲)

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوتا ہے۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو۔ سو سجدہ اور بندگی کرو اللہ کے آگے۔

(۱۳) آیتِ سجدہ: سورۂ انشقاق

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. وَاِذَا قُرِئَ

پھر کیا ہوا ہے ان کو جو یقین نہیں لاتے۔ اور جب

Marfat.com

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَايَسْجُدُوْنَ. پڑھے ان کے پاس قرآن وہ سجدہ نہیں کرتے۔

(الانشقاق آیت: ۲۰-۲۱)

(۱۴) آیتِ سجدہ: سورۂ اقراء

كَلَّا لَاتُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ. کوئی نہیں مت مان اس کا کہا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو۔

(اقرأ آیت:۱۹)

پریشانیوں کے دفعیہ کے لئے ایک مجرب عمل

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص ایک مجلس میں مذکورہ ۱۴/آیاتِ سجدہ پڑھ کر سجدے کرے اور پھر اپنے مقاصد کے لئے دعاء کرے، تو انشاء اللہ اس کی دعا رد نہیں کی جائے گی اور اس کی ضرورتیں پوری ہوجائیں گی۔ سب آیات اکٹھی پڑھ کر بعد میں سب کے سجدے ایک ساتھ بھی کرسکتا ہے؛ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایک آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرے پھر دوسری آیت پڑھے اور سجدہ کرے، اسی طرح ۱۴/آیاتِ سجدہ پر الگ الگ سجدے کرے اور اخیر میں دعاء مانگے۔ فائدة مهمة لدفع كل نازلة مهمة ينبغي الاهتمام بتعلمها وتعليمها. قال الشيخ الإمام النسفي في الكافي: من قرأ آى السجدة كلها في مجلس واحد وسجد بتلاوته لكل اٰية منها سجدة كفاه الله تعالىٰ ما أهمه من أمر دنياه واٰخرته. (مراقی الفلاح علی نور الایضاح) قال في الدر: ظاهره أنه يقرؤها أولاً ثم يسجد ويحتمل أن يسجد لكل بعد قراءتها. قلت: والثاني أولىٰ لما تقدم أن تاخيرها مكروه تنزيهاً. (طحطاوی علی المراقی ۱: ۵۰)

سجدۂ تلاوت کے واجب ہونے کے اسباب

سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے فی الجملہ تین اسباب ہیں:

(۱) خود آیتِ سجدہ کی تلاوت کرنا۔

Marfat.com

(۲) کسی اہلیت رکھنے والے کی تلاوت کو سننا۔

(۳) نماز باجماعت میں امام کی اقتداء میں مقتدی پر سجدہ کا وجوب جب کہ اسے امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کا موقع ملے (خواہ مقتدی نے سجدہ کی آیت کو امام سے سنا ہو یا نہ سنا ہو)

وذكر في المجتبىٰ أن الموجب للسجدة أحد ثلاثةٍ: التلاوة والسماع والإتمام الخ، فإنه لايشترط سماع المؤتم بل ولا حضوره عند تلاوة الإمام. (شامی زکریا ۵۷۷/۲)

سجدۂ تلاوت کے اہلیت کے شرائط

سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے لئے وہی اہلیت شرط ہے جو نماز کے فرض ہونے کے لئے شرط ہے۔ مثلاً مسلمان ہونا، عاقل وبالغ ہونا اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ على من كان متعلق بيجب أهلاً لوجوب الصلاة لأنها من أجزائها الخ (در مختار) وفي الشامي: قال في البحر وغيره فيشترط لوجوبها أهلية لوجوب الصلاة من الإسلام والعقل والبلوغ والطهارة من الحيض والنفاس. (شامی زکریا ۵۸۱/۲، زکریا ۵۸۰/۲-۵۸۱)

سجدۂ تلاوت کے شرائط

سجدۂ تلاوت صحیح ہونے کے لئے وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہیں، مثلاً بدن اور جگہ کی پاکی وغیرہ؛ البتہ سجدۂ تلاوت میں الگ سے تکبیرِ تحریمہ اور متعین آیتِ سجدہ کی نیت کرنا لازم نہیں ہے۔ بشروط الصلاة المتقدمة خلا التحريمة ونية التعيين.

(درمختار زکریا ۵۷۹/۲)

کتنی آیت پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟

کیا سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے پوری آیتِ سجدہ پڑھنا شرط ہے؟ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ راجح اور صحیح قول یہ ہے کہ وجوبِ سجدہ کے لئے پوری آیتِ سجدہ پڑھنی ضروری ہے؛ لیکن اگر پوری آیت پڑھی اور سجدہ والا حرف نہ پڑھا تو سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔

Marfat.com

قال الشامی: والأحسن والظاهر أن هذا الاختلاف مبنی علی أن السبب تلاوة آیة تامة کما هو ظاهر إطلاق المتون الخ، ولو قرأ آیة السجدة کلها إلا الحرف الذی آخرها لایجب علیه السجود الخ إلا الحرف الخ الکلمة التی فیها مادة السجود. (شامی زکریا ۲/۵۷۵-۵۷۶)

سجدہ کی آیت لکھنے سے سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا

اگر کوئی شخص قلم یا کمپیوٹر یا ٹائپ رائٹر وغیرہ سے سجدہ کی آیت تحریر کرے؛ لیکن زبان سے نہ پڑھے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے۔ بسبب تلاوةٍ احترز عما لو کتبها أو تهجاها فلا سجود علیه. (شامی زکریا ۲/۵۷۵)

آیتِ سجدہ کو ہجے کر کے پڑھنا

اگر سجدہ کی آیت کے الگ الگ حروف ہجے کر کے پڑھے تو اس کے پڑھنے یا سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔ ولا بالتهجی لأنه لایقال قرأ القرآن وإنما قرأ الهجاء. (شامی زکریا ۲/۵۸۳)

سجدۂ تلاوت کے افعال

سجدۂ تلاوت کا اصل رکن سجدہ (یا اس کے قائم مقام مثلاً: نمازی کا سجدۂ تلاوت کی جگہ رکوع کرنا یا مریض اور مسافر کا اشارہ کرنا) ہے، اور سجدہ سے پہلے اور بعد میں دو تکبیریں کہنا مسنون ہے، اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ سے پہلے کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد بھی سیدھا کھڑا ہو (لیکن یہ لازم نہیں اگر بیٹھے بیٹھے بھی سجدہ کرلے گا تو بھی کوئی حرج نہیں) اور سجدۂ تلاوت میں تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے اور نہ سجدہ کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھا جائے گا اور نہ ہی سلام پھیرا جائے گا۔ ورکنها السجود أو بدله کرکوعِ مصلٍ وإیماء مریض وراکبٍ وهی سجدةٌ بین تکبیرتین مسنونتین جهراً وبین قیامین مستحبین بلا رفع یدٍ وتشهدٍ وسلامٍ. (شامی زکریا ۲/۵۸۰)

Marfat.com

سجدۂ تلاوت کے دوران کیا پڑھے؟

اگر فرض نماز میں سجدۂ تلاوت کی نوبت آئے تو سجدہ میں نماز والی تسبیح: "سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی" پڑھے، اور اگر نفل نماز ہو تو تسبیح کے ساتھ دیگر دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر نماز سے باہر سجدۂ تلاوت ادا کر رہا ہو تو سجدہ میں ماثور دعائیں بھی پڑھنا مناسب ہے۔ فإن كانت السجدة فى الصلاة فإن كانت فريضةً قال: "سبحان ربى الأعلى" أو نفلاً قال ما شاء مما ورد الخ، وإن كان خارج الصلاة قال كلما أثر من ذلك وأقرّه فى الحلية والبحر والنهر وغيرها. (شامی زکریا ۲/ ۵۸۰-۵۸۱)

مقتدی اگر امام کے پیچھے آیتِ سجدہ پڑھے تو اس پر سجدہ واجب نہ ہوگا

اگر کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو اور وہ اپنے طور پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کر لے تو اس پر سجدہ واجب نہ ہوگا، نہ نماز کے دوران اور نہ اس کے بعد۔ ولو تلاها المؤتم لم يسجد المصلى أصلاً لا فى الصلاة ولا بعدها. (درمختار زکریا ۲/ ۵۷۸)

نمازی کا رکوع اور سجدہ میں آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے رکوع یا سجدہ یا تشہد کی حالت میں آیتِ سجدہ تلاوت کرے تو اس پر سجدہ واجب نہ ہوگا۔ ومن تلا فى ركوعه أو سجوده أو تشهده فإنه لاسجود عليه بتلاوتهم لحجرهم عنها. (شامی زکریا ۲/ ۵۷۷)

کیا آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ واجب ہے؟

اگر آیتِ سجدہ کا ترجمہ کسی نے پڑھا یا سنا، اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ آیتِ سجدہ ہی کا ترجمہ ہے تو اس پر احتیاطاً سجدۂ تلاوت واجب ہے، اور اگر اسے یہ پتہ نہ ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے تو اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہے۔ ولو بالفارسية إذا أخبر (درمختار) وعندهما إن علم السامع أنه يقرأ القرآن لزمته وإلا فلا. (بحر) وفى الفيض: وبه يفتىٰ. وفى النهر:

Marfat.com

عن السراج أن الإمام رجع إلى قولهما وعليه الاعتماد الخ. (شامی زکریا ۵۷۷/۲، تقریرات رافعی ۱۰۵/۱)

وقتِ مکروہ میں سجدۂ تلاوت کا حکم

اگر وقتِ مکروہ میں کسی شخص پر سجدۂ تلاوت واجب ہوا اور اسی وقت اس نے ادا کرلیا تو ادا ہوجائے گا؛ لیکن اگر غیر مکروہ وقت میں سجدۂ تلاوت واجب ہوا تھا تو اب مکروہ وقت میں اس کی ادائیگی درست نہ ہوگی۔ وکذا یشترط لها الوقت حتی لو تلاها أو سمعها فی وقت غیر مکروهٍ فأداها فی مکروه لا تجزیه، لأنها وجبت کاملةً إلا إذا تلاها فی مکروهٍ وسجدها فیه أو فی مکروهٍ اٰخر جاز لأنه أداها کما وجبت. (شامی زکریا ۵۷۹/۲)

سجدۂ تلاوت کو فاسد کرنے والی چیزیں

سجدۂ تلاوت کے دوران اگر حدث لاحق ہوجائے یا گفتگو کرلے یا قہقہہ پیش آجائے تو سجدۂ تلاوت فاسد ہوجائے گا اور اسے دوبارہ سجدہ کرنا ہوگا؛ البتہ قہقہہ کی وجہ سے اس پر وضو لازم نہیں۔ (ویفسدها ما یفسدها) أی ما یفسد الصلاة من الحدث العمد والکلام والقهقهة وعلیه إعادتها الخ إلا أنه لاوضوء علیه فی القهقهة. (شامی زکریا ۵۷۹/۲)

عورت کی محاذات میں سجدۂ تلاوت ادا کرنا

اگر عورت کی محاذات یا اس کے قریب رہتے ہوئے سجدۂ تلاوت ادا کیا تو بھی وہ درست ہوجائے گا، فاسد نہ ہوگا۔ وکذا محاذاة المرأة لا تفسدها کصلاة الجنازة.

(شامی زکریا ۵۷۹/۲)

جنبی کا حالتِ جنابت میں آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں سجدہ کی آیت پڑھے تو اس پر بھی پاک ہونے کے بعد سجدۂ تلاوت ادا کرنا لازم ہے۔ أو قضاء أ کالجنب. (شامی زکریا ۵۸۱/۲)

Marfat.com

نشہ کی حالت میں آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کسی شخص نے شراب وغیرہ ناجائز اشیاء استعمال کیں جس سے اس پر نشہ چڑھ گیا اور اسی حالت میں اس نے آیت سجدہ کی تلاوت کی، تو اس پر بعد میں سجدۂ تلاوت ادا کرنا لازم ہے؛ لیکن اگر کسی جائز چیز کے استعمال سے اتفاقاً نشہ کی کیفیت پیدا ہو جائے، یا مجبوری اور اضطراری حالت میں نشہ کی چیز کے استعمال سے مدہوشی طاری ہوگئی، تو اس حالت میں آیتِ سجدہ پڑھنے سے اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا، بشرطیکہ اسے نشہ سے افاقہ کے بعد آیتِ سجدہ پڑھنا یاد نہ ہو۔

والسكران لأنه اعتبر عقله قائماً حكماً زجراً له ولهٰذا تلزمه العبادات كما فى المحيط، ومفاده أنه لو سكر من مباحٍ كما لو أساغ به لقمة أو أكره عليه لم تجب عليه إذا تلاها أو سمعها إذا كان بحال لايميز ما يقول وما يسمع حتى أنه لايتذكره بعد الصحو. (شامی زکریا ۵۸۱/۲)

سوتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کوئی شخص سجدہ کی آیت پڑھے اور جاگنے کے بعد اسے بتایا جائے کہ اس نے سجدہ کی آیت پڑھی ہے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہے یا نہیں؟ اس بارے میں فقہ میں دو روایتیں ہیں: ایک روایت کے اعتبار سے واجب ہے، اور دوسری روایت کے اعتبار سے واجب نہیں ہے۔ (اس لئے احتیاط یہی ہے کہ سجدہ کرلیا جائے) والنائم أى إذا أخبر أنه قرأها فى حالة النوم تجب عليه وهو الأصح. (تاتارخانيه) وفى الدراية: لاتلزمه هو الصحيح (امداد) ففيه اختلاف التصحيح. (شامی زکریا ۵۸۱/۲)

سوتے ہوئے شخص سے آیتِ سجدہ سننا

اگر کسی سونے والے شخص نے سوتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھی، تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟ اس بارے میں دو قول ہیں، راجح یہ ہے کہ واجب نہ ہوگا۔ ولو سمعها من

Marfat.com

نائم أو مغمى علية أو مجنونٍ ففيه روايتان أصحهما لايجب. (شامی زکریا ۵۸۲/۲)

کافر کا آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کوئی شخص حالتِ کفر میں آیتِ سجدہ پڑھے تو اگر چہ خود اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں؛ لیکن اگر کوئی مسلمان اس کو آیتِ سجدہ پڑھتے ہوئے سن لے تو اس مسلمان پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ کل من لا تجب علیه الصلا ة ولا قضاء ها کالحائض والنفساء و الکافر والصبی و المجنون لیس علیهم بالتلاوة والسماع سجود ویجب علی السامع منهم إذا کان أهلاً. (تقریرات رافعی ۱۰۵ مع الشامی ۲)

بچہ کا آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر بچہ آیتِ سجدہ پڑھے اور وہ تمیز دار ہو تو اگر چہ بچہ پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں؛ لیکن اس سے آیتِ سجدہ سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ وهذا التعليل يفيد التفصيل فی الصبی فليكن هو المعتبر إن كا ن مميزاً وجب بالسماع منه وإلا فلا، واستحسنه فی الحلية. (شامی زکریا ۵۸۱/۲)

مجنون شخص کا آیتِ سجدہ پڑھنا

مجنون کے تین درجات ہیں: (۱) جنون کا سلسلہ ایک دن رات کے اندر اندر رہنا، ایسی صورت میں آیتِ سجدہ پڑھنے سے خود پڑھنے والے اور اس سے سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔

(۲) اگر جنون کا سلسلہ ایک دن رات سے زیادہ ہے؛ لیکن بعد میں افاقہ بھی ہو جاتا ہے تو پڑھنے والے پر تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں؛ لیکن اس سے سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔

(۳) اور اگر جنون کا سلسلہ اس طرح مسلسل ہے کہ کبھی افاقہ ہی نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ واجب ہوگا اور نہ اس کے سننے والے پر۔ (والتفصيل فی الشامی زکریا ۵۸۲/۲)

Marfat.com

آیتِ سجدہ کی بازگشت

اگر کوئی شخص آیتِ سجدہ کی صدائے بازگشت (پہاڑ یا بڑی عمارتوں سے ٹکرا کر آنے والی آواز) کو سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے۔ لاتجب بسماعه من الصدیٰ (درمختار) هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاریٰ ونحوهما کما فی الصحاح. (شامی زکریا ۵۸۳/۲)

ریڈیو پر آیتِ سجدہ کی تلاوت

اگر ریڈیو پر آیتِ سجدہ پڑھی جائے تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے، کیوں کہ ریڈیو کے اکثر پروگرام پہلے سے ٹیپ کر کے نشر کئے جاتے ہیں؛ البتہ اگر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہونا چاہئے، کیوں کہ اسے لاؤڈ اسپیکر کے درجہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ لا تجب بسماعه من الصدیٰ (درمختار) هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاریٰ ونحوهما کما فی الصحاح.

(شامی زکریا ۵۸۳/۲)

ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ سننے کا حکم

ٹیپ ریکارڈ میں بھری جانے والی آواز بھی بظاہر صدائے بازگشت کے مشابہ ہے، اس لئے اکثر مفتیان ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ سننے کو موجبِ سجدۂ تلاوت قرار نہیں دیتے؛ لیکن بعض محقق علماء کی رائے یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ سننے پر سجدۂ تلاوت واجب ہونا چاہئے؛ کیوں کہ جب وہ آواز آلۂ غیر مختار سے نکل رہی ہے تو اس کا انتساب آلہ کی طرف نہ ہو کر تلاوت کرنے والے ہی کی طرف ہوگا، جس کی اہلیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ بریں بناء احتیاط یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ سن کر سجدۂ تلاوت کر لیا جائے۔ (مستفاد: فتویٰ نویسی کے رہنما اصول جدید ایڈیشن ۱۲۶-۱۲۷)

پرندہ سے آیتِ سجدہ سننا

اگر کسی مینا یا طوطا وغیرہ کو سجدہ کی کوئی آیت رٹا دی جائے تو اسے سننے والے پر سجدہ واجب

Marfat.com

نہ ہوگا۔ لا تجب بسماعه من الصدى والطير هو الأصح، زيلعى وغيره. وقيل تجب. وفى الحجة: هو الصحيح، تتارخانيه. قلت : والأكثر على تصحيح الأول، وبه جزم فى نور الإيضاح. (شامی زکریا ۵۸۳/۲)

مقتدی کا جہراً آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر کوئی شخص کسی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اور اسی دوران آیتِ سجدہ پڑھ دے تو خود اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا اور اگر اس نے اتنی زور سے آیتِ سجدہ پڑھی کہ دوسروں نے سن لی تو اس میں قدرے تفصیل ہے:

(۱) اگر سننے والا اسی مقتدی کی نماز کے ساتھ شامل ہے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔

(۲) اگر سننے والا اپنی نماز الگ پڑھ رہا ہے تو اس پر سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا؛ لیکن وہ نماز سے فارغ ہو کر اسے ادا کرے گا۔

(۳) اسی طرح اگر مقتدی سے آیتِ سجدہ سننے والا نماز نہ پڑھ رہا ہو تو بھی اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ ولا من المؤتم لو كان السامع فى صلاته أى صلاة المؤتم بخلاف الخارج (در مختار) أى عن صلاة المؤتم التالى إماماً كان أو مؤتماً أو منفرداً أو غير مصلٍ أصلاً. (شامی زکریا ۵۸۳/۲) ولو سمع المصلى من غيره لم يسجد فيها بل بعدها. (شامی زکریا ۵۷۸/۲)

سجدۂ تلاوت میں تاخیر مکروہ تنزیہی ہے

بہتر ہے کہ سجدۂ تلاوت جلد از جلد ادا کرلے اگر بلاوجہ تاخیر کرے گا تو کراہتِ تنزیہی لازم آئے گی۔ ويكره تاخيرها تنزيهاً. (شامی زکریا ۵۸۳/۲)

اگر سجدۂ تلاوت کا سر دست موقع نہ ہو؟

اگر کسی شخص پر تلاوت یا آیتِ سجدہ سننے کی بناء پر سجدۂ تلاوت واجب ہوا؛ لیکن کسی وجہ سے

Marfat.com

وہ اس وقت فوراً سجدہ نہیں کرسکتا، تو مستحب یہ ہے کہ اس وقت یہ آیت پڑھ لے: ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَإِلَیْکَ الْمَصِیْرُ. البقرة: ۲۸۵﴾ اور پھر بعد میں جب موقع ملے سجدۂ تلاوت ادا کرلے۔ یستحب للتالی أو السامع إذا لم یمکنه السجود أن یقول: ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا، غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَإِلَیْکَ الْمَصِیْرُ﴾. (شامی زکریا ۲/۵۸۳)

سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کے لئے آیتِ سجدہ کی تعیین ضروری نہیں

اگر کسی شخص نے متعدد آیاتِ سجدہ پڑھیں اور وہ ان کے سجدۂ تلاوت بیک وقت ادا کرنا چاہتا ہے تو ہر ہر آیت کی تعیین کے ساتھ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ بلا تعیین واجب شدہ سجدوں کو گن کر سجدہ کرلینے سے بھی واجب ادا ہوجائے۔ ویکفیه أن یسجد عدد ما علیه بلا تعیینٍ ویکون مؤدیاً. (الدر مع الشامی زکریا ۲/۵۸۳)

نماز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت

اگر (امام یا منفرد) نماز کے دوران آیتِ سجدہ پڑھے تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ إن لم تکن صلوٰیةً فعلی الفور لصیرورتها منها ویأثم بتاخیرها. (درمختار زکریا ۲/۵۸۴)

نماز کے دوران سجدہ میں کتنی تاخیر کی گنجائش ہے؟

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھنے کے بعد تین آیتوں کے بقدر تلاوت سے پہلے پہلے سجدۂ تلاوت یا رکوع کرلینا چاہئے ورنہ بالقصد ایسا کرنے میں تاخیر کا گناہ ہوگا۔ ویأثم بتاخیرها (درمختار) تم تفسیر الفور عدم طول المدة بین التلاوة والسجدة بقراءة أکثر من اٰیتین أو ثلاث. (شامی زکریا ۲/۵۸۴) وتؤدی برکوع صلاة إذا کان الرکوع علی الفور من قراءة اٰیة أو اٰیتین وکذا الثلاث علی الظاهر. (درمختار زکریا ۲/۵۸۶)

نماز میں جان بوجھ کر سجدۂ تلاوت چھوڑ دینا

اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور قصداً سجدۂ تلاوت چھوڑ دیا تو اگرچہ وہ گنہ گار ہوگا اور اس پر

Marfat.com

توبہ لازم ہوگی؛ لیکن نماز درست ہوجائے گی، اوراس سجدہ کی بعد میں قضالازم نہ ہوگی۔ ولو تلاها فی الصلاة سجدها فیها لا خارجها لما مر. وفی البدائع: وإذا لم یسجد أثم فتلزمه التوبة (درمختار) وهو مقید أیضاً بما إذا ترکها عمداً حتی سلم وخرج من حرمة الصلاة. (شامی زکریا ۵۸۵/۲)

نماز میں سجدۂ تلاوت بھول گیا

اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی مگر سجدۂ تلاوت فوراً کرنا بھول گیا، تو منافیٔ نماز عمل کرنے سے پہلے جب بھی یاد آجائے تو سجدۂ تلاوت ادا کرلے اس کے بعد سجدۂ سہو کرکے نماز مکمل کرے۔ أما لو سهواً وتذکرها ولو بعد السلام قبل أن یفعل منافیاً یأتی بها ویسجد للسهو. (شامی زکریا ۵۸۵/۲)

امام کا خطبۂ جمعہ میں آیتِ سجدہ پڑھنا

اگر امام خطبۂ جمعہ وعیدین میں کوئی آیتِ سجدہ پڑھے تو امام پر اور جن لوگوں نے آیتِ سجدہ سنی ہے ان پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہوگا۔ (جن لوگوں نے آیتِ سجدہ نہیں سنی ان پر سجدہ واجب نہیں) ولو تلا علی المنبر سجد وسجد السامعون (درمختار) أی لاغیرهم بخلاف الصلاة. (شامی زکریا ۵۹۸/۲)

آیتِ سجدہ کے مختلف کلمات الگ الگ افراد سے سننا

سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ لفظ سجدہ کے ساتھ اکثر آیت کا پڑھنے والا ایک ہی شخص ہو، لہٰذا اگر ایک آیتِ سجدہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے الگ الگ افراد نے پڑھی تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔ ولو سمع اٰیة سجدة من قوم من کل واحد منهم حرفاً لم یسجد لأنه لم یسمعها من تالٍ (خانیه) فقد أفاد أن اتحاد التالی شرط. (درمختار مع الشامی زکریا ۵۹۶/۲)

Marfat.com

آیتِ سجدہ آہستہ پڑھنا افضل ہے

اگر کوئی شخص جہراً تلاوت کررہا ہو اور وہاں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جو اپنے کاموں میں مشغولی کی وجہ سے سجدہ کے لئے تیار نہ ہوں تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ جب آیتِ سجدہ آئے تو آہستہ پڑھے؛ تاکہ سننے والوں پر سجدہ ہی نہ ہو۔ **واستحسن إخفائها عن سامع غير متهئ للسجود (درمختار) لأنه لو جهر بها لصار موجباً عليهم شيئاً ربما يتكاسلون عن أدائه فيقعون في المعصية.** (شامی زکریا ۲/۵۹۶)

ایک مجلس میں متعدد بار ایک آیتِ سجدہ پڑھنا یا سننا

اگر ایک مجلس میں ایک ہی آیتِ سجدہ بار بار پڑھی یا ایک ہی مجلس میں رہتے ہوئے اسے بار بار سنا تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔ **وفي مجلس واحد لا تتكرر بل كفته واحدة.** (درمختار زکریا ۲/۵۹۰-۵۹۱)

تکرارِ وجوبِ سجدۂ تلاوت کی صورتیں

آیاتِ سجدہ کے متعدد بار واجب ہونے کے لئے تین میں سے ایک بات کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) **آیاتِ سجدہ کا الگ الگ ہونا:** یعنی اگر ایک مجلس میں بیٹھ کر متعدد آیاتِ سجدہ پڑھیں تو ہر ایک پر الگ سجدہ واجب ہوگا، یہ نہیں کہا جائے گا کہ مجلس ایک ہے لہٰذا ایک ہی سجدہ واجب ہو کیوں کہ ہر آیت مستقل طور پر وجوبِ سجدہ کا سبب ہے۔

(۲) **سننے والے کا ایک مجلس میں متعدد آیاتِ سجدہ سننا:** یعنی اگر کسی شخص نے ایک مجلس میں بیٹھے بیٹھے دوسرے شخص یا اشخاص سے الگ الگ آیاتِ سجدہ سنیں تو ہر آیت سجدہ پر مستقل سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔

(۳) **پڑھنے والے یا سننے والے کی مجلس بدل جانا:** یعنی ایک آیتِ

Marfat.com

سجدہ ایک مجلس میں پڑھی یا سنی پھر مجلس بدل گئی تو بعد میں اگر چہ وہی آیت دہرائی گئی تو دوبارہ سجدہ واجب ہوگا، اور مجلس کی تبدیلی کی دو شکلیں ہیں:

الف: حقیقی: مثلاً ایک جگہ سے اٹھ کر دو چار قدم اِدھر اُدھر چلے جانا یا مسجد یا کمرہ سے باہر نکل جانا۔

ب: حکمی: مثلاً ایک مجلس میں بیٹھے بیٹھے کسی ایسے کام میں مشغول ہوجانا جو عرف میں الگ سمجھا جاتا ہے جیسے پڑھتے پڑھتے درمیان میں دستر خوان بچھا کر کھانے لگنا وغیرہ، تو ان اعمال کے بعد اگر وہی آیت دوبارہ پڑھے گا پھر بھی مکرر طور پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔ ولو کررها فی مجلسین تکررت (درمختار) الأصل أنه لايتكرر الوجوب إلا بأحد أمور ثلاثة: اختلاف التلاوة أو السماع أو المجلس، أما الأولان: فالمراد بهما اختلاف المتلو والمسموع، حتى لو تلا سجدات القرآن كلها أو سمعها فی مجلس أو مجالس وجبت كلها. وأما الأخير فهو قسمان: حقيقي بالانتقال منه إلى آخر بأكثر من خطوتين الخ. وحكمي، وذلك بمباشرة عمل يعد فی العرف قطعاً لما قبله، كما لو تلا ثم أكل كثيراً أو نام الخ. (شامی زکریا ۲/ ۵۹۰-۵۹۱)

ایک آیتِ سجدہ متعدد لوگوں سے سننا

اگر ایک آیتِ سجدہ ایک مجلس میں کئی لوگوں سے سنی اور خود بھی پڑھ لی تو بھی ایک ہی سجدہ کافی ہوجائے گا۔ وفی البزازية: سمعها من آخر ومن آخر أيضاً وقرأها كفت سجدة واحدة فی الأصح لاتحاد الآية والمكان. (شامی زکریا ۲/ ۵۹۱)

چلتی سواری پر آیتِ سجدہ کا تکرار

اگر چلتی سواری مثلاً ٹرین، ہوائی جہاز، کشتی اور بس وغیرہ میں ایک ہی آیتِ سجدہ متعدد بار پڑھی تو بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا؛ البتہ اگر کسی جانور گھوڑے یا اونٹ وغیرہ پر سواری کر رہا ہے تو ہر مرتبہ کے لئے الگ سجدہ کرنا ہوگا۔ بخلاف زوايا مسجد وبيت وسفينة سائرة الخ. (درمختار زکریا ۲/ ۵۹۳) وإذا قرأها مراراً على الدابة والدابة تسير فإن كان فی

Marfat.com

الصلاة تكفيه سجدة واحدة، وإن كان خارج الصلوٰة يلزمه لكل مرة سجدة وإذا قرأها في السفينة والسفينة تجري يكفيه سجدة واحدة. (تاتارخانية زكريا ٤٧١/٢)

نوٹ: بظاہر کار اور موٹر سائیکل کا حکم جانور کی سواری کے مانند معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خارج نماز تکرار آیت سے تکرارِ سجدہ لازم ہوگا۔ (مستفاد: احسن الفتاویٰ ۶۷/۴)

آیتِ سجدہ پڑھ کر وہی آیت نماز میں دہرانا

اگر کسی شخص نے ایک مجلس میں آیتِ سجدہ پڑھی پھر مجلس بدلے بغیر وہ نماز میں مشغول ہوگیا اور نماز میں اس نے وہی آیتِ سجدہ دوبارہ پڑھی تو نماز میں کیا جانے والا سجدۂ تلاوت نماز سے خارج پڑھی گئی آیتِ سجدہ کی طرف سے بھی کافی ہوجائے گا، حتی کہ اگر اس نے نماز میں سجدۂ تلاوت نہیں کیا تو اس سے دونوں آیتوں کے سجدے ساقط ہوجائیں گے اور وہ ترک سجدہ پر گنہ گار ہوگا۔ ولو لم يسجد أو لاً كفته واحدة لأن الصلاتية أقوىٰ من غيرها فتستتبع غيرها وإن اختلف المجلس، ولو لم يسجد في الصلاة سقطتا في الأصح وأثم. (درمختار) وشرط في البحر اتحاده الخ. وينبغي ترجيح ما في البحر الخ. (شامي زكريا ٥٩٠/٢)

نماز کے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی ادائیگی

اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور اس کے فوراً بعد (دو یا تین آیتوں کے بعد) رکوع کرلیا اور رکوع میں سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی تو اسی رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا، اور اگر تین آیتوں سے تاخیر ہوگئی تو اب رکوع کافی نہ ہوگا؛ بلکہ الگ سے سجدہ کرنا ہوگا۔ وتؤدى بركوع صلاة إذا كان الركوع على الفور من قراءة اٰية أو اٰيتين، وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر إن نواه أي كون الركوع لسجود التلاوة على الراجح. (درمختار زكريا ٥٨٦/٢-٥٨٧)

Marfat.com

بہتر ہے کہ امام رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کرے

اگرچہ نیت کرنے سے رکوع کے ساتھ سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے؛ تاہم امام کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ رکوع کے ساتھ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کرے؛ بلکہ یا تو مستقل سجدہ کرے یا آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد جب نماز کا سجدہ آئے تو اسی کے ساتھ سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلے، پس ایسی صورت میں بالاتفاق امام ومقتدی سب کا سجدہ ادا ہوجائے گا، چاہے سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ والظاهر أن المقصود بهٰذا الاستدراک التنبيه على أنه ينبغي للإمام أن لا ينويها في الركوع؛ لأنه إذا لم ينوها فيه ونواها في السجود أو لم ينوها أصلاً لا شيء على المؤتم؛ لأن السجود هو الأصل فيها. (شامی زکریا ۵۸۸/۲)

مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر مقتدی نے امام کے ساتھ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی ہے، تو اس کی نماز بلاشبہ درست ہوجائے گی۔ فإذا ركع إمامه فوراً يلزمه أن ينويها فيه احتياطاً لاحتمال أن الإمام نواها فيه. (شامی زکریا ۵۸۸/۲)

آیتِ سجدہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدی نے سجدہ کی نیت نہیں کی؟

جس مقتدی کو امام کے آیتِ سجدہ پڑھنے کا علم ہی نہیں ہوا، وہ اس بارے میں شرعاً معذور ہے، پس امام کا رکوع میں سجدہ کی نیت کرنا اس کی طرف سے یقیناً کافی ہوجائے گا، جیسا کہ خود فقہاء نے لکھا ہے کہ سری نمازوں میں اگر امام رکوع میں سجدہ کی نیت کرلے تو مقتدیوں کی طرف سے بھی سجدہ خود بخود ادا ہوجاتا ہے۔ وينبغي حمله على الجهرية، البحث لصاحب النهر ولعل وجهه أنه ذكر في التاترخانية أنه لو تلاها في السريّة فالأولىٰ أن يركع بها؛

Marfat.com

لأن لا يلتبس الأمر على القوم، ولو في الجهرية فالسجود أولىٰ الخ، فإنه يفيد أن نية الإمام كافية لعدم علمهم بما قرأه الإمام سراً الخ، أما في السرية فهو معذور وتكفيه نية إمامه إذ لا علم له بتلاوة إمامه. (شامی زکریا ۲/۵۸۷-۵۸۸)

آیتِ سجدہ کا علم ہونے کے باوجود مقتدی کا رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کرنا؟

اگر مقتدی نے آیتِ سجدہ کا علم ہونے کے باوجود امام کے ساتھ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کی ہے، تو اس کے لئے احوط یہ ہے کہ وہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے الگ سے سجدۂ تلاوت ادا کرلے؛ لیکن اگر اس نے سجدۂ تلاوت ادا نہیں کیا تو اس کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں اگرچہ بعض جزئیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مقتدی کی نماز فاسد ہوجائے گی؛ لیکن تحقیقی قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، اس کی دو وجوہات ہیں:

اول یہ کہ کافی میں لکھا ہے کہ امام کا رکوع میں سجدہ کی نیت کرنا مقتدیوں کی طرف سے بھی کافی ہے اور اسی قول کو علامہ شامیؒ نے اصح کہا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر امام کی نیت کو کافی نہ مانا جائے پھر بھی زیادہ سے زیادہ یہ لازم آتا ہے کہ مقتدی کا سجدۂ تلاوت ترک ہوجائے اور نماز میں سجدۂ تلاوت کا ترک موجبِ فساد نہیں؛ لہٰذا خلاصہ یہ نکلا کہ مسئولہ صورت میں مذکورہ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔

ويسجد إذا سلم الإمام ويعيد القعدة ولو تركها فسدت صلاته كما في القنية. (شامی زکریا ۲/۵۸۷) وينبغي حمله على الجهرية. (در مختار ۲/۵۸۷) وقال الرافعي: هل إعادتها بعد السلام شرط حتى لا يسوغ تقديمها أو هو لبيان غاية تاخيرها حتى لو قدّمها صح؛ لأنه بمنزلة اللاحق يراجع الخ، الظاهر الثاني. (تقریراتِ رافعی ۲/۱۰۶) وفي الشامي: هذا وفي القهستاني واختلفوا في أن نية الإمام كافية كما

Marfat.com

في الكافي، فلو لم ينو المقتدي لا ينوب على رأي الخ. ثم قال بحثاً: والأولىٰ أنه يحمل على القول بأن نية الإمام لا تنوب عن نية المؤتم، والمتبادر من كلام القهستاني السابق أنه خلاف الأصح، حيث قال على رأي فتأمل. (شامی زکریا ۲/۵۸۷-۵۸۸، فتاویٰ عثمانی ۲/۴۹۷)

آیتِ سجدہ کے فوراً بعد سجدہ کرنے میں نیت شرط نہیں

اگر آیتِ سجدہ پڑھی اور اس کے بعد فوراً (یعنی تین آیتوں سے زائد فصل کئے بغیر) رکوع اور سجدہ کرلیا اور رکوع میں سجدہ کی نیت نہیں کی تو امام اور مقتدی سب کا سجدۂ تلاوت نماز کے سجدہ کے ساتھ ادا ہوجائے گا۔ وتؤدى بسجودها كذلك أي على الفور وإن لم ينو بالإجماع. (درمختار زکریا ۲/۵۸۷)

امام سجدہ میں گیا مقتدیوں نے رکوع سمجھا

امام سجدۂ تلاوت کے لئے تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا گیا اور مقتدی سمجھے کہ امام رکوع میں ہے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ اپنا رکوع چھوڑ کر سجدہ ادا کرلیں خواہ امام کے سجدہ کے بعد ہی ہو۔ ولو سجد لها فظن القوم أنه ركع، فمن ركع رفضه وسجد لها. (درمختار زکریا ۲/۵۸۸)

نمازی کا غیر نمازی سے آیتِ سجدہ سننا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اسی دوران اس نے کسی دوسرے شخص سے آیتِ سجدہ سنی تو وہ نماز میں سجدۂ تلاوت ادا نہیں کرے گا؛ بلکہ نماز سے فارغ ہوکر سجدہ کرے گا، حتی کہ اگر نماز میں سجدہ کرلیا تو بھی کافی نہ ہوگا، اسے بعد میں دہرانا پڑے گا۔ ولو سمع المصلي السجدة من غيره لم يسجد فيها لأنها غير صلاتية بل يسجد بعدها لسماعها من غير محجور ولو سجد فيها لم تجزه لأنها ناقصة للنهي فلا يتأدىٰ بها الكامل وأعاده أي السجود لما مر الخ، دونها أي الصلاة الخ. (درمختار زکریا ۲/۵۸۹)

Marfat.com

سجدۂ تلاوت کے بعد اسی آیت کو دہرانا

اگر کسی شخص نے کوئی آیتِ سجدہ پڑھی پھر سجدہ کرلیا، اس کے بعد پھر مجلس میں رہتے ہوئے اسی آیت کا تکرار کرتا رہا تو اس پر کوئی مزید سجدہ واجب نہ ہوگا؛ بلکہ پہلا ہی سجدہ کافی ہوجائے گا۔

فتتنوب الواحدة فی تداخل السبب عما قبلها وعما بعدها. (درمختار زکریا ۵۹۲/۲)

امام کے لئے ایک اہم تنبیہ

سری نمازوں میں اور جمعہ وعیدین (یا بڑے اجتماعات میں) امام کو چاہئے کہ وہ آیتِ سجدہ کی تلاوت نہ کرے، کیوں کہ ان نمازوں میں مقتدیوں میں انتشار کا اندیشہ ہے؛ البتہ اگر آیتِ سجدہ قرأت کے اخیر میں پڑ رہی ہو کہ نماز کے سجدہ کے ضمن میں سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے تو حرج نہیں۔

ویکرہ للإمام أن یقرأها فی مخافتة ونحو جمعة وعید إلا أن تکون بحیث تؤدیٰ برکوع الصلاة أو سجودها (درمختار) لأنه إن ترک السجود لها فقد ترک واجباً وان سجد یشتبه علی المقتدیین الخ. (درمختار زکریا ۵۹۸/۲)

Marfat.com

نماز مسافر

سفر؛ موجبِ تخفیف

اسلام نے جن چیزوں کو تخفیف اور سہولت کا سبب قرار دیا ہے ان میں ایک ''سفر'' بھی ہے، سفر کی وجہ سے آدمی کو طرح طرح کی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اب اگر سفر میں بھی وہی سب احکامات جاری رہیں جو مقیم ہونے کی حالت میں جاری رہتے ہیں، تو اس سے یقیناً تنگی پیش آئے گی؛ اس لئے لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے شریعت نے مسافرین کو مختلف سہولتیں دی ہیں؛ تاکہ آسانی کے ساتھ وہ حقوق اللہ ادا کرسکیں، انہیں سہولیات میں سے ایک سہولت نماز میں تخفیف بھی ہے۔ سفر کے دوران چار رکعت والی نماز کو صرف دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ. (النساء: ۱۰۱)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بات میں کہ نماز میں قصر کرو۔

حنفیہ کے نزدیک یہ قصر کرنا صرف مباح ہی نہیں؛ بلکہ واجب ہے، حتی کہ اگر کوئی مسافر دو کے بجائے چار فرض ادا کرلے تو وہ گنہگار ہوگا، اور بعض صورتوں میں اس کی نماز بھی واجب الاعادہ ہوگی۔ (جس کی تفصیل انشاءاللہ آگے آئے گی)

اس باب میں مسافر کی نماز سے متعلق اہم مسائل ذکر کئے جارہے ہیں۔ اسی مناسبت سے سفر کے متفرق آداب جو احادیثِ شریفہ سے ثابت ہیں، ان کو بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے :

آدابِ سفر

(۱) جمعرات کے دن سفر کی ابتداء پسندیدہ ہے۔ (بخاری شریف ۱/۴۱۴)

(۲) صبح سویرے سفر کرنا مبارک ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۳۳۹)

Marfat.com

(۳) ظہر کے بعد سفر کرنا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سفر کی ابتداء ظہر کے بعد فرمائی۔ (بخاری شریف ۱/۲۱۴)

(۴) بہتر ہے کہ سفر سے پہلے کوئی بہتر رفیق سفر تلاش کرلیا جائے؛ تاکہ وہ ضرورت کے وقت معین اور سامان کا محافظ ہو۔

(۵) جب سفر میں کئی ساتھی ہوں تو بہتر ہے کہ ان میں جو شخص سب سے زیادہ معاملہ فہم ہو اسے امیر بنالیا جائے۔

(۶) سفر کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا مسنون ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''گھر سے نکلنے کے وقت ۲/رکعت نماز پڑھو، تو سفر کی تمام ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہو گے''۔ (بخاری شریف ۲/۲۸۷)

(۷) جب کوئی شخص سفر کے لئے گھر سے نکلے تو اس کے متعلقین اس سے یہ دعائیہ کلمات کہیں: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. (اذکار النووی ۲۰۲) (میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال اللہ کے حوالہ کرتا ہوں) ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز اللہ کے حوالہ کردی جائے گی، تو وہ یقیناً محفوظ رہے گی، اسی طرح ''فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ'' اور ''بِاسْمِ اللّٰهِ'' کہنا بھی ثابت ہے۔

(۸) سفر میں جانے والے سے دعا کی درخواست بھی ثابت ہے، اس لئے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۹) اگر کوئی دشواری اور عذر نہ ہو تو سفر میں بیوی کو ساتھ لے جانا مسنون ہے، اس میں سہولت کے ساتھ نفس کی بھی حفاظت رہتی ہے۔

(۱۰) جب کام پورا ہوجائے تو جلد از جلد سفر سے واپس ہوجانا چاہئے۔ (بخاری شریف ۲/۲۴۲)

(۱۱) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کچھ تحفہ اور ہدیہ لانا مسنون ہے۔ (دار قطنی ۲/۲۰۰)

(۱۲) واپس ہو کر اولاً مسجد میں جاکر (یا اپنے گھر میں) ۲/رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔

(۱۳) سفر سے واپسی پر معانقہ بھی مسنون ہے۔

(۱۴) سفر کی حالت میں ذکر و اذکار، تلاوت اور دینی مشغلہ میں وقت گذارنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سفر میں ذکر میں لگا رہتا ہے تو فرشتے اس کے ہم سفر ہوجاتے ہیں، اور اگر شعر و شاعری (یا لغو مشغلہ) میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کا رفیق سفر بن جاتا ہے۔ (کنز العمال ۳/۳۸، تلخیص از: شمائل کبریٰ، مؤلفہ: مفتی محمد ارشاد صاحب)

اب آگے سفر کے متعلق اہم اور ضروری مسائل ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

سفرشرعی کی تعریف

پیدل آدمی یا اونٹ کی رفتار سے جملہ حوائجِ بشریہ (کھانا پینا، آرام وغیرہ) وضروریاتِ شرعیہ (نماز وغیرہ) کالحاظ رکھتے ہوئے تین دن اور تین رات میں جتنی مسافت بآسانی طے کی جاسکے، اس پر سفرشرعی کا اطلاق ہوتا ہے، اور یومیہ پیدل سفر مذکورہ امور کا خیال کرتے ہوئے چھ سات گھنٹہ سے زیادہ کا نہیں ہوتا، (بریں بنا تین دن رات میں سفر کی مقدار کا اندازہ ۱۸ر گھنٹوں سے ۲۱ر گھنٹوں تک کا لگایا جائے گا)۔ قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر أيام السنة ولا يشترط سفر كل يوم إلى الليل بل إلى الزوال ولا اعتبار بالفراسخ على المذهب بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة. (درمختار) أى سير الإبل ومشى الأقدام ويعتبر فى الجبل بما يناسبه من السير. (شامی زکریا ۲/ ۶۰۰-۶۰۲، بیروت ۲/ ۵۲۵، ھندیہ ۱/ ۱۳۸)

مسافتِ سفر

فقہ میں مسافتِ سفر کا اندازہ میلوں یا کلومیٹر پر نہیں؛ بلکہ تین دن رات کی معمول بہا مسافت پر ہے، اب یہ مسافت کس قدر ہوسکتی ہے؟ اس بارے میں اکابر علماء ہند ومفتیان کرام کی رائے ۴۸ر میل انگریزی کی ہے جس کی مقدار کلومیٹر کے اعتبار سے تقریباً سوا ستتر کلومیٹر بنتی ہے۔ تاہم بعض محققین نے ۴۵ر میل شرعی والے فقہی قول پر فتویٰ دیا ہے، جس کی مقدار کلومیٹر کے اعتبار سے ۸۲ر کلومیٹر ۲۹۶ر میٹر بیٹھتی ہے۔ (راقم الحروف کے نزدیک ۴۵ر میل شرعی والے قول میں احتیاط زیادہ ہے، اگر چہ ۴۸ر میل انگریزی والا قول بھی اصول کے خلاف نہیں ہے) ولا اعتبار بالفراسخ على المذهب (درمختار) لأن المذكور فى ظاهر الرواية اعتبار ثلاثة أيام كما فى الحلية، وقال فى الهداية: هو الصحيح احتراز عن قول عامة المشائخ من تقديرها بالفراسخ. (شامی زکریا ۲/ ۶۰۲، بیروت ۲/ ۵۲۶) (تفصیل دیکھئے: احسن الفتاویٰ ۴/ ۹۱، ایضاح المسائل ۷۰، جواہر الفقہ ۱/ ۴۳۷، جدید ۳/ ۴۷۴، فتاویٰ شیخ الاسلام ۴۹، احکام السفر ۳۴)

لمبی مسافت جلدی قطع کرلینا

اگر تیز رفتار سواری سے سفرشرعی کی مسافت چند گھنٹوں میں قطع کرلی پھر بھی قصر کا حکم جاری

Marfat.com

ہوگا۔ حتی لو أسرع فوصل فی یومین قصر. (درمختار زکریا ۶۰۳/۲، بیروت ۵۲۶/۲)

گناہ کے ارادہ سے سفر بھی موجبِ تخفیف ہے

سفر کرنا ہر مسافر کے لئے موجبِ تخفیف ہے، حتی کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ کے ارادہ سے سفر کرے اس پر بھی نمازیں قصر کرنے کا حکم ہوگا۔ ولو کان عاصیاً بسفره لأن القبح المجاور لا یعدم المشروعیة. (درمختار زکریا ۶۰۴/۲، بیروت ۵۲۷/۲، هندیه ۱۳۹/۱)

مسافر شرعی پر قصر واجب ہے

جو شخص مسافر شرعی بن جائے اس پر شرعاً لازم ہے کہ وہ ۴ رکعت والی نمازیں دو رکعت ہی پڑھے۔ (جب کہ وہ تنہا یا امام بن کر نماز پڑھے) صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوباً لقول ابن عباس رضی الله عنه إن الله فرض علی لسان نبیکم صلاة المقیم أربعاً والمسافر رکعتین الخ. (درمختار زکریا ۶۰۳/۲، بیروت ۵۲۶/۲)

سفر میں سننِ مؤکدہ پڑھنے کا حکم

مسافر اگر کسی جگہ اطمینان کے ساتھ مقیم ہو، اور اسے سفر کی جلدی نہ ہو، تو بہتر یہی ہے کہ فرائض کے ساتھ سننِ مؤکدہ بھی اداء کرے، اور اگر اطمینان کی کیفیت نہ ہو اور سفر کی جلدی ہو، تو ایسی صورت میں سننِ مؤکدہ ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۵۱۵/۷، فتاویٰ دارالعلوم ۴۴۵/۴) ویأتي المسافر بالسنن إن کان في حال أمن وقرار وإلا بأن کان في خوف وفرار لا یأتي بها هو المختار لأنه ترک لعذر. (شامي مع الدر زکریا ۶۱۳/۲، هندیة ۱۳۹/۱) واختلفوا في ترک السنن في السفر، فقیل: الأفضل هو الترک ترخیصاً، وقیل: الفعل تقرباً، وقال الهندواني: الفعل حال النزول، والترک حال السیر. (البحر الرائق کوئٹه ۱۳۰/۲، تاتارخانیة زکریا ۴۸۹/۲ رقم: ۳۰۸۳، کبیري أشرفیة ۵۴۵، مجمع الأنهر دیوبند ۲۳۹/۱) أن الرواتب لا تبقی مؤکدة في السفر کالحضر، فینبغي مراعاة حال الرفقة في إتیانها، فإن أثقل علیهم ترکها أو أخرها حتی یأتي بها علی

Marfat.com

ظهر الراحلة. (إعلاء السنن کراچی ۷/ ۲۹۰، طحطاوي علی المراقي دار الکتاب ۴۲۲)

مسافتِ سفر کا اعتبار کہاں سے ہوگا؟

جب مسافر سفر کی نیت سے اپنی جائے قیام کی آبادی اور اس کے ملحقات سے آگے بڑھے گا تو اس پر قصر کے احکامات شروع ہوں گے، محض گھر یا محلّہ سے نکلنے سے وہ مسافر نہ سمجھا جائے گا۔ **وأشار إلی أنه یشترط مفارقة ما کان من توابع موضع الإقامة کربض المصر وهو ما حول المدینة من بیوت ومساکین فإنه فی حکم المصر.** (شامی زکریا ۲/ ۹۹۵، بیروت ۲/ ۵۲۳)

بڑے شہروں سے سفر شروع کرنے والا کہاں سے مسافر بنے گا؟

بڑے شہروں (جن کی آبادیاں میلوں تک پھیلی ہوئی ہیں) سے جو شخص سفر شروع کرے تو وہ اس وقت سے مسافر شمار ہوگا، جب کہ اس شہر کی عرفی وحکومتی حدود سے باہر نکل آئے، اگرچہ آبادی کا اتصال ختم نہ ہو۔ مثلاً دلی سے غازی آباد کی طرف سفر کرنے والا جب ضلع غازی آباد کی حدود میں داخل ہوگا اسی وقت سے مسافر سمجھا جائے گا، حالاں کہ دلی اور غازی آباد کی آبادیاں متصل ہوچکی ہیں، یہی حال دوسری جانب لونی، نوئیڈا اور فرید آباد وغیرہ کا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۶/ ۳۶۳، احسن الفتاویٰ ۴/ ۷۳) **والقریة المتصلة بالفناء دون الربض لا تعتبر مجاوزتها علی الصحیح کما فی شرح المنیة.** (شامی زکریا ۲/ ۶۰۰، بیروت ۲/ ۵۲۳، هندیه ۱/ ۱۳۹)

اسٹیشن، ائیر پورٹ اور بندرگاہ وغیرہ پر قصر کا حکم

آبادی سے ملحق اسٹیشن، بس اسٹینڈ، ائیر پورٹ اور بندرگاہ سب شہر ہی کے حکم میں ہیں؛ لہٰذا وہاں سے سفر شروع کرنے والا یا واپس آنے والا ان جگہوں پر قصر نہیں کرے گا؛ لیکن اگر یہ جگہیں آبادی سے فاصلہ پر ہوں جیسا کہ آج کل بعض شہروں کے ایئر پورٹ آبادی سے کافی دوری پر واقع ہوتے ہیں، تو پھر آدمی حدود شہر سے نکلتے ہی مسافر ہوجائے گا اور ایئر پورٹ وغیرہ پر قصر کرے گا۔ **یشترط مفارقة ما کان من توابع موضع الإقامة.** (شامی زکریا ۲/ ۹۹۵، بیروت ۲/ ۵۲۳)

Marfat.com

مسافر بننے کے لئے سفر کے ساتھ نیتِ سفر بھی لازم ہے

شرعی طور پر مسافر وہی شخص قرار دیا جائے گا جو سفر شرعی کی نیت سے سفر کا آغاز کرے، بلانیت سفر کرنے والے پر مسافر شرعی کا اطلاق نہ ہوگا۔ قاصداً ولو کافراً ومن طاف الدنیا بلا قصد لم یقصر (درمختار) أشار به مع قوله خرج إلی أنه لو خرج ولم یقصد أو قصد ولم یخرج لا یکون مسافراً. (شامی زکریا ۲/ ۶۰۰، بیروت ۲/ ۵۲۴، هندیه ۱/ ۱۳۹)

جس راستہ سے سفر کرے اسی کی مسافت کا اعتبار ہے

اگر کسی جگہ کی مسافت راستوں کے اعتبار سے الگ الگ ہے، مثلاً ٹرین کے راستہ سے مسافت سفر زیادہ ہے، اور سڑک کے راستہ سے کم ہے تو مسافر جس راستہ کو اختیار کرے گا اسی کا اعتبار ہوگا۔ اگر مسافت سفر والے راستہ سے سفر کیا ہے تو مسافر ہوجائے گا اور اگر دوسرے راستہ سے سفر کیا ہے تو مسافر نہ ہوگا۔ ولو لموضع طریقان أحدهما مدة السفر والآخر أقل قصر فی الأول لا الثانی. (درمختار زکریا ۲/ ۶۰۳، بیروت ۲/ ۵۲۶، هندیه ۱/ ۱۳۸)

سفر شرعی کے ارادہ سے نکلا پھر کچھ دور جا کر واپس آ گیا

اگر کوئی شخص سفر شرعی کے ارادہ سے اپنے شہر سے روانہ ہوا؛ لیکن ابھی شرعی مسافت طے نہیں کی تھی کہ اس کا آگے جانے کا ارادہ ملتوی ہوگیا، تو ایسا شخص جاتے ہوئے تو مسافر شمار ہوگا، اور جس جگہ سے اس نے واپسی کا ارادہ کیا ہے وہیں سے مقیم سمجھا جائے گا۔ وإلا فیتم بمجرد نیة العود لعدم استحکام السفر (درمختار) أقول ویظهر لی فی الجواب أن العلة فی الحقیقة هی المشقة وأقیم السفر مقامها ولکن لا تثبت علیتها إلا بشرط ابتداءٍ وشرط بقاءٍ الخ. (شامی زکریا ۲/ ۶۰۴-۶۰۵، بیروت ۲/ ۵۲۸، هندیه ۱/ ۱۳۹، قاضی خان ۱/ ۱۶۵)

واپسی پر مسافر کا سفر کب ختم ہوگا؟

اگر کوئی مسافر اپنے وطن لوٹ کر آئے تو اسی جگہ پہنچنے پر وہ مقیم قرار پائے گا جہاں سے آگے بڑھنے پر اسے مسافر قرار دیا گیا تھا، یعنی اس شہر سے ملحق متصل آبادی تک پہنچ جائے۔ حتی

Marfat.com

یدخل موضع مقامه أی الذی فارق بیوته الخ و دخل فی موضع المقام ما ألحق به کالربض کما أفاده القهستانی. (شامی زکریا ۶۰۴/۲، بیروت ۵۲۷/۲-۵۲۸)

وطن کی قسمیں

کتب فقہ پرغور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر وطن کی درج ذیل قسمیں ہیں:

(۱) وطنِ اصلی، وطنِ تأہل، وطنِ توطن یعنی وطنِ اقامت مستقل بھی وطن اصلی کے حکم میں ہیں (۲) وطنِ اقامت عارضی (۳) وطنِ سکنی۔ عبارة عامة المشائخ الأوطان ثلاثة: وطن أصلی الخ، ووطن السفر وقد سمی وطن إقامة الخ، ووطن سکنیٰ. (هندیة ۱۴۲/۱) والوطن الأصلی هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه. (درمختار زکریا ۶۱۴/۲) وطن الإقامة یسمیٰ أیضاً الوطن المستعار والحادث. (شامی زکریا ۶۱۴/۲، هندیه ۱۴۲/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۰/۱، تاتارخانیه زکریا ۵۱۰/۲-۵۱۱، حلبی کبیر ۵۴۴)

وطنِ اصلی کی تعریف

وطنِ اصلی اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں انسان کی پیدائش ہوئی ہو یا اس نے کسی جگہ کو مستقل سکونت کی جگہ بنالیا ہو اور تازندگی وہیں رہنے کا عزم ہو۔ والوطن الأصلی هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه. (درمختار زکریا ۶۱۴/۲، بیروت ۵۳۵/۲، هندیه ۱۴۲/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۰/۱، البحر لرائق زکریا ۲۳۹/۲، تاتارخانیه زکریا ۵۱۰/۲ رقم: ۴۴۳۱، حلبی کبیر ۵۴۴، مجمع الانهر ۱۶۴/۱)

وطنِ اصلی میں سکونت ضروری نہیں

اگر کوئی شخص اپنے آبائی وطن میں سکونت نہیں رکھتا؛ بلکہ کبھی سال دوسال میں ایک دوروز کے لئے وہاں آجاتا ہے، پھر بھی وہ وطنِ اصلی ہی کے درجہ میں ہوگا۔ وفی المبسوط: هو الذی نشأ فیه أو توطن فیه أو تأهل. وقوله: أو توطن فیه یتناول ما عزم القرار فیه وعدم الارتحال وإن لم یتأهل. (حلبی کبیر ۵۴۴، هندیه ۱۴۲/۱، شامی بیروت ۵۳۶/۲، زکریا ۶۱۴/۲)

وطنِ اصلی متعدد ہوسکتے ہیں

جس طرح وطن اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں آدمی پیدا ہوا ہو اور وہ اس کا آبائی وطن ہو، اسی

Marfat.com

طرح اگر کوئی شخص کسی دوسری جگہ کو مستقل رہائش کے لئے مقرر کر لے اور بیوی بچوں کے ساتھ وہیں مقیم ہو جائے تو یہ جگہ بھی وطنِ اصلی کے درجہ میں آ جاتی ہے، اس سے معلوم ہو گیا کہ وطنِ اصلی متعدد ہو سکتے ہیں۔ ولو انتقل بأهله ومتاعه إلى بلد وبقي له دور و عقار في الأول، قيل بقي الأول وطناً له، وإليه أشار محمد رحمه الله تعالىٰ في الكتاب. (عالمگیری ۱۴۲/۱) الوطن الأصلي يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذلك. (بدائع زکریا ۲۸۰/۱)

وطنِ اصلی کب ختم ہوتا ہے؟

اگر کوئی شخص اپنے وطنِ اصلی سے بالکلیہ کوچ کر جائے اور وہاں مستقل رہنے کا ارادہ ختم کر لے، تو یہ وطنِ اصلی باقی نہیں رہے گا؛ البتہ محض سفر کرنے یا کسی دوسری جگہ مقیم ہونے سے وطنِ اصلی باطل نہیں ہوتا۔ الوطن الأصلي ..... يبطل بمثله إذا لم يبق له بالأول أهل فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما لا غير. (درمختار زکریا ۶۱۴/۲، بیروت ۵۳۶/۲) ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي – إلى قوله – ولا يبطل الوطن الأصلي بإنشاء السفر وبوطن الإقامة. (عالمگیری ۱۴۲/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۰/۱، البحر لرائق زکریا ۲۳۹/۲، تاتارخانیة زکریا ۵۱۱/۲ رقم: ۳۱۴۷، حلبی کبیر ۵۴۴، مجمع الانهر ۱۶۴/۱، هدایه ۱۶۷/۱)

وطنِ تأہل

اگر کوئی شخص کسی شہر میں کسی عورت سے نکاح کر کے بیوی کو مستقل اسی شہر میں رکھنے کا ارادہ کرے تو یہ وطنِ تأہل کہلاتا ہے، اس کا حکم بھی وطنِ اصلی کے مانند ہے، یعنی شوہر جب بھی اس شہر میں آئے گا تو پوری نماز پڑھے گا اور جب تک بیوی کو وہاں رکھنے کا ارادہ ہے یہ وطن باقی رہے گا۔ أو موضع تأهل به. (فتح القدير ۴۱/۲، شامي زکریا ۶۱۴/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۰/۱، البحر الرائق زکریا ۲۳۲/۲، حلبی کبیر ۵۴۴)

سسرال کا حکم

شوہر نے اگر شادی کر کے اپنی بیوی کو اس کے میکہ ہی میں مستقل چھوڑ رکھا ہے تو اس شوہر

Marfat.com

کے لئے وہ مقام وطن تأہل کے درجہ میں ہوگا، اور وہاں اگر تھوڑی دیر کے لئے بھی جائے گا تو نماز پوری پڑھے گا (جیسا کہ اوپر گذرا) اسی طرح بیوی جب رخصت ہوکر سسرال چلی جائے اور وہیں رہنے سہنے لگے تو اس کا میکہ اس کا وطنِ اصلی نہیں رہتا؛ بلکہ سسرال ہی وطن بن جاتا ہے، اس کے برخلاف وہ بیوی جو اپنے میکہ ہی میں رہ رہی ہے اور رخصت ہوکر شوہر کے گھر (سسرال) جاکر مستقل مقیم نہیں ہوئی ہے وہ اگر کسی وقت کچھ وقت کے لئے اپنی سسرال جائے گی تو جب تک پندرہ دن قیام کی نیت نہ ہو تو وہ قصر کرے گی؛ کیوں کہ مستقل میکہ میں قیام کی وجہ سے سسرال اس کے لئے وطنِ اصلی کے درجہ میں نہیں بنا ہے۔ ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي لأنه مثله وشيء ينتقض بما هو مثله. (تاتارخانية زكريا ۵۱۰/۲ رقم: ۳۱۴۵، بشتی زیور ۵۰/۲)

وطنِ اقامت مستقل

جس شہر میں آدمی کاروبار یا مستقل ملازمت کے سلسلہ میں مقیم ہو اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ بلا کسی خاص عارض کے یہاں سے نہیں جائے گا، تو یہ وطنِ توطن یا وطنِ اقامت مستقل کہلائے جانے کے لائق ہے، اور اس کا حکم بھی وطنِ اصلی کے مانند ہے۔ أو توطن فيه يتناول ما عزم القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل. (حلبی کبیر ۵۴۴، شامی بیروت ۵۳۶/۲، زکریا ۶۱۴/۲)

جائے ملازمت وغیرہ کا حکم

عصر حاضر کے بعض محقق علماء ومفتیان کے نزدیک موجودہ دور میں جو حضرات مستقل کسی ادارہ کے ملازم ہوں، یا کسی شہر میں کاروباری سلسلہ میں مستقل مقیم ہوں اور ان کا ارادہ یہ ہو کہ یہاں سے کسی خاص سبب کے بغیر کہیں اور منتقل نہ ہوں گے، تو یہ جگہ بھی ان کے لئے وطنِ اصلی کے درجہ میں ہے، اور یہاں بہر حال اتمام کے احکام جاری ہوں گے۔ والوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً وتوطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لا غير وهو أن يتوطن في بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً

Marfat.com

الخ. وهٰذا جواب واقعةٍ ابتلينا بها و كثير من المسلمين المتوطنين فى البلاد ولهم دور وعقار فى القرىٰ البعيدة منها يصيفون بها بأهلهم ومتاعهم فلا بد من حفظها أنهما وطنان له لايبطل أحدهما بالأخر. (البحر الرائق زكريا ۱۳۹/۲)

تنبیہ: اس مسئلہ کے بارے میں اکابر علماء کا اختلاف رہا ہے، بعض کتابوں میں جائے ملازمت کو وطنِ اقامت عارضی کے درجہ میں رکھا گیا ہے؛ لیکن ہمارے نزدیک دلائل فقہیہ سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے کہ جائے ملازمت اور جائے معاش وطنِ اصلی ہی کے حکم میں ہیں اور احتیاط بھی اسی قول میں ہے۔ تفصیل کے لئے درج ذیل کتابیں دیکھی جائیں: امدادالاحکام، احسن الفتاویٰ، احکام السفر وغیرہ۔

وطنِ اقامت عارضی

جس قابلِ رہائش جگہ کوئی شخص پندرہ راتیں ٹھہرنے کی نیت کرے (جب کہ وہ جگہ اس کے لئے وطن اصلی کے درجہ میں نہ ہو) تو اس کو وطنِ اقامت کہا جاتا ہے۔ ووطن الإقامة ما ينوى فيه الإقامة خمسة عشر يوما فصاعداً ولم يكن مولده له لا له به أهل. (حلبی کبیر ٥٤٤، هنديه ۱۴۲/۱، بدائع الصنائع زكريا ۲۸۰/۱، البحر الرائق زكريا ۲۳۹/۲، مجمع الانهر ۲۴۳/۱، تاتارخانية زكريا ۵۱۰/۲ رقم: ۳۱۴۴)

اقامت کی نیت معتبر ہونے کے شرائط.

مسافر کی طرف سے نیت اقامت معتبر ہونے کی پانچ شرائط ہیں: (۱) سلسلۂ سفر موقوف کردینا، یعنی سواری پر چلتے چلتے اقامت کی نیت کا اعتبار نہیں (۲) جس جگہ اقامت کی نیت کی جارہی ہے وہاں قیام کی صلاحیت ہونا؛ لہٰذا اگر جنگل بیابان یا ویران جزیرہ میں اقامت کی نیت کی تو اس کا اعتبار نہیں (۳) جس جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے اس کا ایک ہونا؛ لہٰذا اگر دو الگ الگ مقامات پر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو وہ معتبر نہ ہوگا (۴) کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنا (۵) نیت کرنے والے کا اپنی نیت میں مستقل ہونا، یعنی نیت کرنے والا کسی اور کا تابع نہ ہو۔ ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط: ترك السير حتى لو نوىٰ الإقامة وهو يسير لم يصح وصلاحية الموضع حتى لو نوىٰ الإقامة فى بر أو بحر أو جزيرة لم يصح واتحاد

Marfat.com

الموضع والمدة والاستقلال بالرائی هٰکذا فی معراج الدرایة. (عالمگیری ۱۳۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۶۸/۱، البحر الرائق زکریا ۲۳۲/۲)

خانہ بدوشوں کی نیت اقامت

خانہ بدوش لوگ جن کے قیام کی مستقل کوئی جگہ نہیں ہوتی اور وہ پوری زندگی جابجا خیمے لگا کر گزار دیتے ہیں، یہ لوگ اگر کسی غیر آباد جگہ میں خیمے لگا کر پندرہ دن سے زیادہ یا مستقل اقامت کی نیت کرلیں، تو یہ نیت ان کے حق میں معتبر ہوجائے گی۔ اختلف المتأخرون فی الذین یسکنون فی الخیام والأخبیة فی المفازات من الأعراب والتراکمة هل صاروا مقیمین بالنیة. عن أبی یوسف فیه روایتان: فی إحداهما لا، وفی الأخریٰ قال یصیرون مقیمین وعلیه الفتویٰ کذا فی الغیاثیة. (عالمگیری ۱۳۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۷۱/۱، البحر الرائق زکریا ۲۳۵/۲، مجمع الانهر ۲۴۲/۱، حلبی کبیر ۵۴۰، هدایه ۱۶۶/۱)

وطنِ اقامت کب باطل ہوتا ہے؟

وطنِ اقامت سفر کرنے سے یا دوسری جگہ کو وطن بنالینے سے یا وطنِ اصلی کی طرف لوٹ جانے سے باطل ہوجاتا ہے۔ ویبطل وطن الإقامة بمثله وبالوطن الأصلی وبانشاء السفر.

(درمختار ۶۱۴/۲، بیروت ۵۳۶/۲، هندیه ۱۴۲/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۰/۱، البحر الرائق زکریا ۲۳۹/۲، مجمع الانهر ۲۴۳/۱، تاتارخانیة زکریا ۵۱۱/۲ رقم: ۳۱۵۱، حلبی کبیر ۵۴۴، هدایه ۱۶۷/۱)

بلا نیت طویل قیام کا حکم

اگر کوئی شخص کسی جگہ جا کر ابتداءً پندرہ دن سے کم قیام کی نیت کرے اور پھر یہ قیام وقتی عوارض کی وجہ سے بڑھتا چلا جائے اور کسی بھی مرحلہ میں پندرہ دن مسلسل قیام کی نیت نہ ہوسکے، تو ایسا شخص مسافر ہی رہے گا اور قصر کرے گا، خواہ کتنی مدت ہوجائے۔ وإن نوی الإقامة أقل من خمسة عشر یوماً قصر، هٰکذا فی الهدایة. ولو بقی فی المصر سنین علی عزم أنه إذا قضی

Marfat.com

حاجته يخرج ولم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً قصر، كذا في التهذيب. (علمگیری ١٣٩/١، بدائع لصنائع زكريا ٢٦٨/١، تاتارخانية زكريا ٥٢٥/٢ رقم: ٣٢٠٦، حلبي كبير ٥٣٩، هدايه ١٦٦/١)

اقامت کی نیت کرلی پھر سفر کا ارادہ ہوگیا

اگر کسی شخص نے کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی اور نماز میں اتمام شروع کردیا؛ لیکن پھر اس کا پروگرام پندرہ دن سے پہلے ہی سفر کا بن گیا، تو جب تک وہ سفر شروع نہیں کرے گا اس وقت تک مقیم ہی رہے گا۔ ولا يكون مسافراً بالنية كما يكون مقيماً بالنية؛ لأنه لايكون مسافراً حتى يسير والإقامة تكون بالنية لأن الإقامة ليس بعمل. (مبسوط سرخسی ٢٧٠/١) قال الشامي بحثاً: فثبت أن انشاء السفر لايبطل وطن الإقامة إلا إذا أنشأ السفر منه، الخ. (شامی زكريا ٦١٦/٢، بيروت ٥٣٧/٢)

دوجگہ اقامت کی نیت

اگر کسی شخص نے یہ نیت کی کہ پندرہ دن میں مجموعی طور پر دو مقامات پر رہوں گا، کبھی یہاں کبھی وہاں، تو اگر یہ دو مقامات الگ الگ آبادیوں کی حیثیت میں ہوں مثلاً میرٹھ اور مظفرنگر، تو ایسا شخص مقیم نہیں ہوگا؛ بلکہ دونوں جگہ قصر کرے گا؛ البتہ اگر ان دو مقامات میں اتصال ہو مثلاً بڑے شہروں کی دو الگ الگ کالونیوں میں یا ملحق آبادیوں میں مجموعی طور پر پندرہ دن گزارنے کی نیت ہو، جیسا کہ بعض جماعتیں بڑے شہروں میں جاتی ہیں اور طویل مدت تک الگ الگ مساجد اور محلوں میں کام کرتی ہیں، تو ان پر مقیم کے احکام جاری ہوں گے اور اتمام ضروری ہوگا۔ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومنىٰ والكوفة والحيرة لايصير مقيماً. وإن كان إحداهما تبعاً للأخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً.

(عالمگیری ١٤٠/١، بدائع الصنائع زكريا ٢٧٠/١، لبحر الرائق زكريا ٢٣٢/٢، مجمع الانهر ٢٤٠/١، هدايه ١٦٧/١)

تنبیہ: اس عبارت میں منیٰ اور مکہ کو الگ الگ جگہ قرار دیا گیا ہے یہ قدیم زمانہ کے اعتبار سے ہے، آج کل مکہ کی آبادی منیٰ سے متصل ہوچکی ہے اور اس کی حیثیت مکہ معظمہ کے ایک محلہ یا فنائے شہر کی

Marfat.com

طرح ہوگئی ہے، اس لئے اس پر وہ حکم جاری ہوگا جو مذکورہ عبارت کے آخری جزو میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی جو حجاجِ کرام مکہ معظّمہ پہنچنے اور وہاں سے حج کے بعد واپسی تک مجموعی طور پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ مقیم ہوں ان پر اتمام لازم ہے۔ (اس کی تفصیل انشاءاللہ کتاب الحج میں آئے گی) (مرتب)

رات کے قیام کا اعتبار ہے

اگر کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں یہاں پر پندرہ راتیں گزاروں گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ دن میں آس پاس (مسافت سفر سے کم) علاقہ میں بھی آیا جایا کروں گا تو ایسا شخص شرعاً مقیم کہلائے گا اس لئے کہ نیت اقامت میں رات کے قیام کا اعتبار ہے۔ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار فى إحداهما والليل فى الأخرىٰ يصير مقيماً إذا دخل التى نوى البيتوتة فيها، هكذا فى محيط السرخسى. (عالمگیری ۱/۱۴۰، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲۷۰، البحر الرائق زکریا ۲/۲۳۲، مجمع الانہر ۱/۱۶۲، ہدایہ ۱/۱۶۷، حلبی کبیر ۵۳۹)

وطنِ اقامت عارضی متعدد نہیں ہو سکتے

وطنِ اقامت چوں کہ سفر سے اور دوسری جگہ کو وطن اقامت بنا لینے سے یا وطن اصلی کی طرف لوٹ آنے سے باطل ہو جاتا ہے؛ اس لئے بیک وقت دو وطن اقامت نہیں ہو سکتے۔ لأن الإقامة لاتكون فى مكانين إذ لو جازت فى مكانين لجازت فى أماكن فيؤدى إلى أن السفر لا يتحقق. (البحر الرائق ۲/۱۳۲، مستفاد: در مختار زکریا ۲/۶۱۴، بیروت ۲/۵۳۶، ہندیہ ۱/۱۴۲، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲۸۰، البحر الرائق ۲/۲۳۹)

وطنِ اقامت سے قریبی آبادی کی طرف سفر

اگر کوئی شخص کسی جگہ کو وطنِ اقامت بنالے پھر اسے آس پاس یعنی مسافت سفر سے کم دوری پر واقع کسی آبادی میں جانا پڑے اور لوٹ کر پھر وطنِ اقامت آنے کا ارادہ ہو، تو اس قریبی سفر سے اس کا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا؛ اور وہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ رجل خرج من مصره إلى قرية لحاجةٍ ولم يقصد السفر ونوى أن يقيم فيها أقل من خمسة عشر

Marfat.com

يوماً فإنه يتم فيها لأنه مقيم. (شامی زکریا۲/ ٦١٥، بیروت ٥٣٧/٢)

دورانِ سفر وطنِ اقامت سے گزرنا

اگر کوئی شخص وطنِ اقامت میں مقیم تھا پھر وہاں سے قریب کی کسی آبادی میں چلا گیا اور وہاں دو چار روز ٹھہر کر پھر سفر کے ارادہ سے چلا اور جس جگہ اسے جانا ہے وہ وہاں سے مسافت سفر پر ہے؛ لیکن اس کا راستہ وطن اقامت سے ہوکر گزرتا ہے (اور وطنِ اقامت سے مطلوبہ مقام، سفر کی مسافت سے کم پر واقع ہے) تو ایسا شخص مسافر نہیں ہوگا؛ اس لئے کہ اس کا وطنِ اقامت باطل نہیں ہوا؛ البتہ اگر مطلوبہ جگہ کے راستہ میں وطنِ اقامت نہیں پڑتا، یا وہ واپسی میں ایسا راستہ اختیار کرے کہ وطنِ اقامت تک مسافت سفر کی مقدار ہو جائے تو ایسا شخص مسافر ہو جائے گا۔ والحاصل أن انشأ السفر يبطل وطن الإقامة إذا كان منه، أما لو أنشأه من غيره فإن لم يكن فيه مرورٌ على وطن الإقامة أو كان ولكن بعد سير ثلاثة أيام فكذلك، ولو قبله لم يبطل الوطن بل يبطل السفر؛ لأن قيام الوطن مانع من صحته، والله أعلم. (شامی زکریا۲/ ٦١٥، بیروت ٥٣٧/٢، منحة الخالق على البحر الرائق زكريا ٢٤٠/٢)

دورانِ سفر وطنِ اصلی سے گزرنا

اگر کوئی شخص سفر کے دوران اپنے وطنِ اصلی سے گزرے تو وہ شہر میں داخل ہوتے ہی مقیم ہو جائے گا، خواہ وہاں رکنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو، اور جس جگہ جا رہا ہے اگر وہ وطنِ اصلی سے مسافت سفر سے کم پر واقع ہے تو وہ وہاں پہنچنے تک مقیم ہی رہے گا، اور اگر وہ جگہ وطنِ اصلی سے مسافت سفر پر واقع ہے تو وطنِ اصلی کی آبادی سے نکلنے کے بعد وہ پھر مسافر ہو جائے گا۔ إذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء الحاجة، كذا في الجوهرة النيرة. (عالمگیری ١٤٢/١، تاتارخانیه ٣٣/٢)

تابع کی نیت کا اعتبار نہیں

جو شخص اپنے ارادہ کا خود مختار نہ ہو مثلاً بیوی، غلام، خادم وغیرہ، وہ اگر اپنے طور پر کسی جگہ

Marfat.com

پندرہ دن قیام کی نیت کرے، تو ان کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں؛ بلکہ وہ جس کے تابع ہیں اسی کی نیت معتبر ہے۔ وکل من کان تبعاً لغیرہٖ یلزمه طاعته یصیر مقیماً بإقامتهٖ ومسافراً بنیتهٖ وخروجه إلی السفر، کذا فی محیط السرخسی – إلی قوله – الأصل أن من یمکنه الإقامة باختیاره یصیر مقیماً بنیة نفسهٖ، ومن لایمکنه الإقامة باختیاره لا یصیر مقیماً بنیة نفسهٖ حتی أن المرأة إذا کانت مع زوجها فی السفر والرقیق مع مولاه والتلمیذ مع أستاذهٖ – إلی قوله – فهؤلاء لایصیرون مقیمین بنیة أنفسهم فی ظاهر الروایة. (عالمگیری ۱/۱ ۱٤۱، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲٦۹، خانیه علی الهندیه ۱/۱٦٦، البحر الرائق زکریا ۲/۲٤۳، مجمع الانهر ۱/۱٦٤، تاتارخانیه ۲/۱۰، حلبی کبیر ٥٤۱)

تابع کو متبوع کی نیت کا علم نہ ہوسکا

اگر کسی جگہ متبوع نے اقامت کی نیت کرلی؛ لیکن تابع حالت سفر سمجھ کر قصر کرتا رہا بعد میں اسے متبوع کی نیت کا علم ہوا تو اس نے جو نمازیں قصر پڑھی ہیں انہیں دہرانے کا حکم نہیں دیا جائے گا، یعنی لاعلمی کی حالت میں اسے مقیم قرار نہیں دیں گے۔ إن لم یعلم التبع بإقامة الأصل قیل یصیر مقیماً وقیل لا یصیر مقیماً وهو الأصح لأن فی لزوم الحکم قبل العلم به حرجاً وضرراً وهو مدفوع شرعاً. (عالمگیری ۱/۱٤۱، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲۷٦، درمختار زکریا ۲/٦۱۸، بیروت ۲/٥۳۹)

نماز کے دوران اقامت کی نیت

اگر کوئی مسافر دورانِ نماز کسی جگہ اقامت کی نیت کرلے تو اس کی نیت معتبر ہے اور وہ اب بجائے دو رکعت کے چار رکعت پوری کرے؛ البتہ اگر وہ لاحق تھا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اقامت کی نیت کی ہے تو اب اس نیت کا اعتبار نہیں اس کی نماز قصر ادا ہوگی، اور اگر امام کے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کرلی ہے تو اب نماز پوری پڑھے گا۔ ولو نوی المسافر الإقامة فی الصلاة فی الوقت أتمها، منفرداً کان أو مقتدیاً مسبوقاً کان أو مدرکاً

Marfat.com

فإن كان لاحقاً فنوىٰ الإقامة بعد فراغ إمامه لم يتمها بخلاف ما لو نوىٰ الإقامة قبل فراغ الإمام. (عالمگیری ١٤١/١، بدائع الصنائع زکریا ٢٧٢/١، تاتارخانیه ٢٢/٢)

وطنِ سکنی

جس جگہ آدمی پندرہ دن سے کم مقیم ہو (بشرطیکہ وہ وطنِ اصلی کے حکم میں نہ ہو) اسے وطنِ سکنی کہا جاتا ہے، اس کی وجہ سے نہ تو مسافر مقیم بنتا ہے اور نہ مقیم مسافر ہوتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص کسی جگہ پندرہ دن کے لئے مقیم ہو پھر وہ کسی قریبی جگہ جاکر دو چار روز کے لئے ٹھہر جائے تو اس سے وطنِ اقامت ختم نہیں ہوتا) ولم یذکر وطن السکنیٰ وهو ما نوىٰ فیه أقل من نصف شهر لعدم فائلته. (درمختار زکریا ٦١٥/٢، بیروت ٥٣٧/٢، عالمگیری ١٤٢/١، بدائع لصنائع زکریا ٢٨٠/١) وقال الشامی بحثاً: أقول ویمکن أن یوفق بین القولین بأن وطن السکنیٰ إن کان اتخذه بعد تحقق السفر لم یعتبر اتفاقاً وإلا اعتبر اتفاقاً، فإذا دخل المسافر بلدة ونوى أن یقیم بها یوماً مثلاً ثم خرج منها ثم رجع إلیها قصر فیها کما کان یقصر قبل خروجه. (شامی زکریا ٦١٦/٢، بیروت ٥٣٧/٢، هندیه ١٤٢/١، لبحر الرائق زکریا ٢٤١/٢، تاتارخانیة ١٩/٢) ویسمیٰ وطن السفر. (حلبی کبیر ٥٤٤)

مقیمین کی رعایت میں نیتِ اقامت معتبر نہیں

اگر کوئی مسافر مقیم مقتدیوں کی امامت کرے اور ان کی رعایت میں فرضی طور پر پندرہ دن اقامت کی نیت کرلے، تو اس نیت کا شرعاً اعتبار نہیں، نیت وہی معتبر ہے جو واقعہ کے مطابق ہو۔ مسافر أمّ قوماً مقیمین فلما صلیٰ رکعتین نوى الإقامة لا لتحقیق الإقامة بل لیتم صلاة المقیمین لایصیر مقیماً ولا ینقلب فرضه أربعاً. (البحر الرائق زکریا ٢٣٨/٢، خانیه ١٦٩/١، تاتارخانیه ٣٢/٢)

مسافر کا چار رکعت پڑھنا

اگر کوئی مسافر بھولے سے چار رکعت پڑھ لے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر پہلے قعدہ پر بقدر تشہد بیٹھا ہے تو اس کی نماز کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی، اور اگر پہلے قعدہ میں نہیں بیٹھا تو اس مسافر کی نماز درست نہ ہوگی۔ ولو أتم مسافرٌ إن قعد فی القعدة الأولیٰ تم فرضه

Marfat.com

ولكنه أساء. قوله: إن قعد لأن القعدة على رأس الركعتين فرض على المسافر لأنها آخر صلاته. (درمختار مع الشامی زکریا ٦٠٩/٢) فإن صلىٰ أربعاً وقعد فی الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلةٌ ويصير مسيئاً لتاخير السلام، وإن لم يقعد فی الثانية قدرها بطلت، كذا فی الهداية. (هندية ١٣٩/١)

مسافر امام نے مقیم مقتدیوں کو پوری نماز پڑھادی

اگر مسافر امام چار رکعت نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے مقیم مقتدیوں کی نماز فرض ادا نہ ہوگی؛ البتہ امام نے اگر قعدۂ اولیٰ کرلیا ہے تو خود اس کی اور مسافر مقتدیوں کی نماز اخیر میں سجدۂ سہو کرنے سے درست ہوجائے گی، اور اگر سجدۂ سہو کئے بغیر سلام پھیر دیا ہے تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور وقت کے اندر اندر اعادہ کی زیادہ تاکید ہے اور وقت نکلنے کے بعد اتنی تاکید نہیں۔ فإن صلى أربعاً وقعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة ويصير مسيئاً لتاخير السلام، وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلت، كذا في الهداية. (هندية ١٣٩/١، شامی زكريا ٦٠٩/٢، البحر الرائق ١٣٠/٢، كتاب المسائل ٥٢٦/١) فلم أتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لأنه اقتداء المفترض بالمتنفل. (شامی زكريا ٦١٢/٢)

وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کا حکم

اگر کوئی مسافر شخص وقتیہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران وقت ختم ہوگیا، تو اب اگر وہ اقامت کی نیت کرے تو اس کی وجہ سے مذکورہ نماز کے قصر کے حکم میں تبدیلی نہ ہوگی؛ اس لئے کہ اس نماز کے آخری وقت تک وہ شخص مسافر ہی کے حکم میں تھا۔ ولو خرج الوقت وهو في الصلاة فنوى الإقامة فإنه لا يتحوّل فرضه إلى الأربع في حق تلك الصلاة. (هنديه ١٤١/١، بدائع الصنائع زكريا ٢٧٣/١، حلبی كبير ٥٤٢، تاتارخانيه ٣٢/٢) فإن الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب. (شامی بيروت ٥٣٩/٢، زكريا ٦١٨/٢)

حائضہ عورت دورانِ سفر پاک ہوئی

اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں سفر شروع کیا پھر دورانِ سفر وہ پاک ہوگئی، تو جس جگہ

Marfat.com

پاک ہوئی ہے وہاں سے مطلوبہ جگہ تک اگر سفر کی مسافت ہوتو وہ عورت قصر کرے گی، اور اگر سفر کی مسافت نہ ہوتو اتمام کرے گی، گویا کہ اس کے لئے قصر واتمام کا حکم پاک ہونے کی جگہ سے لگایا جائے گا۔ طهرت الحائض وبقی لمقصدها يومان تتم فی الصحيح. (درمختار) وفی الشامی: منعها من الصلاة ما ليس بصنعها فلغت نيتها من الأول. (درمختار وشامی بیروت ٢/ ٥٤٠، زکریا ٢/ ٦١٨، حلبی کبیر ٥٤٢، تاتارخانیہ ٢/ ١٩)

نابالغ بچہ دورانِ سفر بالغ ہوگیا

اگر نابالغ بچہ سفر کے دوران بالغ ہوجائے تو جس جگہ بالغ ہوا ہے وہاں سے منزل مقصود کی مسافت دیکھی جائے گی، اگر وہ مسافت سفر کے بقدر ہے تو وہ بچہ مسافر ہوگا اور اگر اس جگہ کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہے تو وہ بچہ مسافر نہ ہوگا۔ صبی بلغ أی فی أثناء الطريق وقد بقی لمقصده أقل من ثلاثة أيام فإنه يتم ولا يعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه. (البحر الرائق ٢/ ١٣٠، بدائع الصنائع زکریا ١/ ٢٧٩، بزازیہ علی الہندیہ ٤/ ٧٢، خانیہ علی الہندیة ١/ ١٦٧، حلبی کبیر ٥٤٢، تاتارخانیہ ٢/ ٤٢، شامی بیروت ٢/ ٥٤٠)

ریل میں بھیڑ کی وجہ سے سجدہ کا موقع نہ ہوتو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص ٹرین میں سخت بھیڑ کی وجہ سے سجدہ پر قادر نہ ہوتو اسے چاہئے کہ اگر وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو اشارہ سے نماز پڑھ لے اور پھر بعد میں اسے دہرائے۔ راكب سفينة إذا لم يجد موضعاً للسجود للزحمة الخ، يصلی بالإيماء إذا خاف فوت الوقت. (شامی زکریا ٢/ ٤٩٠)

مقیم کا مسافر کی اقتداء کرنا

مقیم شخص ہر نماز میں مسافر کی اقتداء کرسکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی دو رکعت پوری کرے، اور ان دو رکعتوں میں قرأت کا حکم نہیں ہے؛ بلکہ صرف اتنے دیر کھڑے ہوکر خاموش رہے جس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاسکتی ہو۔ وصح اقتداء المقيم بالمسافر فی الوقت وبعده. (تنویر الابصار مع الدر المختار زکریا ٢/ ٦١٠)

Marfat.com

نماز مریض

کس شخص کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

جو شخص کھڑے ہونے سے حقیقۃً عاجز ہو کہ کھڑے ہوتے ہی گر جائے یا ضعف اور کمزوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے، یا حکماً اس کے لئے قیام موجب مشقت ہو، یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے مرض کے بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا اندیشہ ہو یا سر چکراتا ہو یا شدید تکلیف ہوتی ہو تو ایسے شخص کے لئے بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے اور قیام کا فریضہ اس سے ساقط ہے۔ من تعذر علیه القیام أی کله لمرض حقیقي وحده أن یلحقه بالقیام ضررٌ وبه یفتیٰ الخ، أو حکمیٌ بأن خاف زیادته أو بطء برئه بقیامه أو دوران رأسه أو وجد لقیامه ألماً شدیداً – إلی قوله – صلیٰ قاعداً. (در مختار زکریا ۵۶۴/۲-۵۶۶، بیروت ۴۹۳/۲-۴۹۴، البحر الرائق کراچی ۱۱۲/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، حاشیة الطحطاوی ۴۳۰-۴۳۱، حلبی کبیر لاهور ۲۶۱، شرح وقایه ۱۸۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۴/۱، خانیه ۱۷۱/۱، فتح القدیر زکریا ۳/۲، هدایه ۱۶۱/۱)

جو شخص سجدہ پر قادر نہ ہو اس سے قیام ساقط ہے

جو شخص کسی وجہ سے سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس سے بھی نماز میں قیام کا فریضہ ساقط ہے، اس کے لئے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے، اگر کھڑے کھڑے اشارہ سے نماز پڑھے گا تو خلاف اولیٰ ہوگا۔ (البتہ اگر وہ زمین پر نہ بیٹھ سکے تو اس کے لئے کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی بھی گنجائش ہے) وإن تعذرا لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود کاف لا القیام

Marfat.com

أو مأ قاعداً وهو أفضل من الإيماء قائماً لقربه من الأرض. (درمختار) وفی الشامی: بل كلهم متفقون على التعليل بأن القيام سقط لأنه وسيلة إلى السجود بل صرح فی الحلية بأن هذه المسئلة من المسائل التی سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقی والحكمی. (شامی زكريا ٥٦٧/٢، بيروت ٤٩٥/٢-٤٩٦، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٦/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، حلبی كبير ٢٦٦، شرح وقايه ١٨٩/١، بدائع الصنائع زكريا ٢٨٤/١، خانيه ١٧١/١، هدايه ١٦١/١)

سلس البول والے مریض کا حکم

اگر مسلسل پیشاب کے قطرات جاری رہنے والے مریض کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ عارضہ لاحق ہوتا ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں اس سے حفاظت رہتی ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا لازم ہے۔ لو صلی قائماً سلسل بوله أو تعذر عليه الصوم كما مر صلی قاعداً. (درمختار) وفی الشامی: وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلس بوله. (شامی زكريا ٥٦٥/٢، بيروت ٤٩٤/٢، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٨/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، حلبی كبير ٢٦٧)

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں روزہ میں ضعف کا خطرہ

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کی حالت میں یہ محسوس کرے کہ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا تو اس کے لئے روزہ پورا کرنا بھاری پڑ جائے گا تو ایسے شخص کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز بلکہ ضروری ہے، یعنی روزہ کی وجہ سے نماز نہیں چھوڑے گا۔ أو تعذر عليه الصوم كما مر صلی قاعداً. (درمختار زكريا ٥٦٥/٢، بيروت ٤٩٤/٢، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٨/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، عالمگيری ١٣٨/١)

کھڑے ہونے میں قرأت سے عاجزی

اگر کسی شخص کو مثلاً سانس پھولنے کا مرض ہے اور حالت یہ ہے کہ اگر وہ کھڑا ہوتا ہے، تو

Marfat.com

قرأت کا فریضہ نہیں ادا کرسکتا، جب کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں یہ کیفیت نہیں ہوتی، تو ایسے شخص کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا لازم ہے۔ وقد يتحتم القعود - إلى قوله - أو يضعف عن القراءة أصلاً. (شامی زکریا ۲/۵۶۵، بیروت ۲/۴۹۴، عالمگیری ۱/۱۳۸، حاشیة الطحطاوی ۴۳۱، حلبی کبیر ۲۶۷، خانیہ ۱/۱۷۲، فتح القدیر زکریا ۲/۷)

مسجد میں جا کر نماز پڑھنے میں قیام سے عاجزی

اگر کسی شخص کی حالت یہ ہے کہ پیدل چل کر مسجد جائے تو وہاں جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا جب کہ گھر میں قیام پر قادر ہے، تو ایسے شخص کے لئے مسجد جانے کے بجائے گھر میں کھڑے ہو کر تنہا نماز پڑھنا ضروری ہے۔ ولو أضعفه عن القيام الخروج لجماعة صلى في بيته منفرداً به يفتى. (شامی زکریا ۲/۵۶۵، البحر الرائق کراچی ۲/۱۱۲، عالمگیری ۱/۱۳۶، حاشیة الطحطاوی ۴۳۵، حلبی کبیر ۲۶۷، عالمگیری ۱/۱۳۶)

سلس البول والا کسی بھی حالت میں مرض سے محفوظ نہ ہو

اگر کوئی شخص مسلسل پیشاب کے قطرات آنے میں مبتلا ہے اور کھڑے بیٹھے کسی بھی حالت میں مرض کا انقطاع نہیں ہوتا تو ایسے مریض سے قیام ساقط نہیں ہے، وہ کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور حسب ضابطہ معذورین کے حکم میں ہوگا۔ أقول وقدمنا هناك أنه لو لم يقدر على الإيماء قاعداً كما لو كان بحال لو صلى قاعداً يسيل بوله أو جرحه ولو مستلقياً لا، صلى قائماً بركوع وسجود؛ لأن الاستلقاء لا يجوز بلا عذر، كالصلاة مع الحدث فيترجح ما فيه الإتيان بالأركان كما في المنية وشرحها. (شامی زکریا ۲/۵۶۵، بیروت ۲/۴۹۴، البحر الرائق کراچی ۲/۱۱۲، حلبی کبیر ۲۶۶)

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں دشمن کا خطرہ ہو

اگر کوئی شخص ایسی جگہ گھر جائے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں دشمن کے دیکھ لینے اور پھر

Marfat.com

نقصان پہنچانے کا خطرہ ہوتو اس کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ ومن العجز الحكمي أيضاً ..... ما لو خاف العدو لو صلى قائماً. (شامی زکریا ۵٦٥/۲، بیروت ٤٩٤/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸٦/۱، عالمگیری ۱۳۸/۱)

بارش یا کیچڑ کی وجہ سے تنگ خیمہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر بارش شدید ہو یا کیچڑ کی وجہ سے باہر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور خیمہ اتنا تنگ ہو کہ اس میں کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جاسکے اور اس کے علاوہ نماز کے لئے کوئی جگہ مہیا نہ ہو، تو ایسی صورت میں خیمہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔ ومن العجز الحكمي أيضاً – إلى قوله – أو كان في خباء لايستطيع أن يقيم صلبه وإن خرج لا يستطيع الصلاة لطين أو مطر. (شامی زکریا ۵٦٥/۲-٥٦٦، بیروت ٤٩٤/۲، عالمگیری ۱۳۸/۱)

مریض کا سواری پر نماز پڑھنا

اگر مریض سواری پر سوار ہو اور وہ خود نہ اتر سکتا ہو اور کوئی اسے اتارنے والا بھی نہ ہو تو ایسے مریض کے لئے سواری پر بیٹھے بیٹھے فریضہ ادا کرنا درست ہے۔ وكذا المريض الراكب إلا إذا وجد من ينزله. (شامی زکریا ٥٦٦/۲، بیروت ٤٩٤/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۹/۱)

مریض کس طرح بیٹھ کر نماز پڑھے؟

مریض جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؛ لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اگر زیادہ کلفت نہ ہو تو تشہد کی ہیئت کی طرح بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ صلىٰ قاعداً – إلى قوله – كيف شاء علىٰ المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولىٰ. وقال زفر: كالمتشهد قيل وبه يفتىٰ. (درمختار) وفي الشامي أقول: ينبغي أن يقال: إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولىٰ، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين. والله تعالىٰ أعلم. (شامی زکریا

Marfat.com

۲/۵۶۶-۵۶۷، بیروت ۲/۴۹۵، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲۸۶، عالمگیری ۱/۱۳۶، خانیه ۱/۱۷۲ البحر الرائق زکریا ۲/۱۹۹)

جو شخص کچھ دیر کھڑے ہونے پر قادر ہو وہ کیا کرے؟

جس شخص کی حالت یہ ہے کہ وہ کچھ وقت کے لئے کھڑے ہونے اور قرأت کرنے پر قادر ہے؛ لیکن دیر تک نہیں کھڑا رہ سکتا، تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ جتنی دیر تک کھڑا رہ سکے کھڑا ہو اور جب کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھ جائے، ایسا شخص اگر بالکل کھڑا نہ ہو تو اس کی نماز صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

وإن قدر علىٰ بعض القيام – إلى قوله – قام لزوماً بقدر ما يقدر ولو قدر أية أو تكبيرة على المذهب. (درمختار) وفي الشامي: وهو المذهب الصحيح لا يروى خلافه عن أصحابه، ولو ترك هٰذا خفشر أن لا تجوز صلاته. (شامی زکریا ۲/۵۶۷، بیروت ۲/۴۹۵، عالمگیری ۱/۱۳۶، خانیه ۱/۱۷۲، فتح القدیر زکریا ۲/۳)

جو ٹیک لگا کر کھڑے ہونے پر قادر ہو

اگر کوئی شخص بلا سہارے کھڑے ہونے پر تو قدرت نہ رکھے؛ لیکن سہارے کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو، مثلاً دیوار، لاٹھی یا کسی خادم کے سہارے کھڑا ہو سکتا ہو تو ایسے شخص کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے، اس کی نماز بیٹھ کر ادا نہ ہوگی۔ وكذلك لو قدر أن يعتمد على عصاً أو كان له خادم لو اتكأ عليه قدر على القيام. (شامی زکریا ۲/۵۶۷، بیروت ۲/۴۹۵، عالمگیری ۱/۱۳۶، خانیه ۱/۱۷۲، فتح القدیر زکریا ۲/۳)

اشارہ سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے کیسے کرے؟

بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے والا سر جھکا کر رکوع اور سجدہ کرے گا اور سجدہ میں رکوع کی حالت سے زیادہ سر کو جھکائے گا، اس حالت میں سجدہ کی صحت کے لئے سر ین کا اٹھانا لازم نہیں ہے۔

ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوماً (درمختار) أشار إلىٰ أنه يكفيه أدنىٰ

Marfat.com

الإنحناء عن الركوع وأنه لا يلزمه تقريب جبهته من الأرض بأقصىٰ ما يمكنه كما بسطه في البحر عن الزاهدي. (شامی زکریا ۵۶۸/۲، بیروت ۴۹۶/۲، شرح وقایه ۱۸۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۴/۱، علمگیری ۱۳۶/۱، خانیه ۱۷۱/۱، هدایه ۱۶۱/۱، البحر لرائق زکریا ۲۰۰/۲)

مریض کا زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز پر سجدہ کرنا

جو شخص سپاٹ زمین پر سجدہ کرنے پر کسی وجہ سے قادر نہ ہو اور وہ کوئی اونچی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرے، تو اگر وہ چیز سخت اور ٹھوس ہے اور اس کی اونچائی دو اینٹ سے زیادہ نہیں ہے، تو اس کو حقیقۃً سجدہ کرنے والا سمجھا جائے گا اور اسے سجدہ کرنے سے معذور قرار نہیں دیں گے، اور اسی طرح سجدہ کرنا اس پر لازم ہوگا۔ اور اگر جو چیز رکھی گئی ہے وہ ٹھوس نہیں ہے مثلاً نرم تکیہ یا گدا وغیرہ ہے تو اس پر سجدہ کرنا حقیقی سجدہ نہیں ہے؛ بلکہ سجدہ کا اشارہ ہے گویا اس نرم چیز تک پیشانی لے جانے کی وجہ سے ہی اس کو سجدہ کا اشارہ کرنے والا قرار دیا جائے گا، خواہ پیشانی اس چیز پر ٹکے یا نہ ٹکے، اور وہ سجدہ کرنے سے معذورین کے حکم میں ہوگا، جب کہ وہ ٹھوس چیز پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو۔ فإن فعل وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود إلا أن يجد قوة الأرض (درمختار) وفي الشامي: فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه علىٰ قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجداً لا مؤمياً – إلى قوله – وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مؤمياً – إلى قوله – بل يظهر لي أنه لو كان قادراً علىٰ وضع شيءٍ على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك، لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامی زکریا ۶۹/۲، بیروت ۴۹۷/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، البحر الرائق زکریا ۲۰۱/۲)

بیٹھنے سے معذور شخص نماز کیسے پڑھے؟

جو شخص کسی طرح بھی بیٹھنے پر قادر نہ رہے یعنی تکیہ وغیرہ کے سہارے سے بھی بیٹھ نہ سکے تو ایسا

Marfat.com

شخص لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے گا، اور اس کے لئے درج ذیل دو طرح کی ہیئت اپنانا درست ہے:

(۱) افضل یہ ہے کہ پیر قبلہ کی طرف کر کے گھٹنے کھڑے کر لے اور سر کے نیچے تکیہ لگا دیا جائے؛ تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور پھر گردن کے اشارہ سے نماز ادا کرے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ مریض کو کروٹ پر لٹا کر اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور دائیں کروٹ پر لٹانا افضل ہے۔ وإن تعذر القعود ولو حكماً أومأ مستلقياً على ظهره ورجلاه نحو القبلة غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيراً ليصير وجهه اليها، أو على جنبه الأيمن أو الأيسر ووجهه إليها والأول أفضل على المعتمد (درمختار) وفي الشامي: والأيمن أفضل وبه ورد الأثر. (شامی زکریا ۵۶۹/۲، بیروت ۴۹۷/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۴/۱، فتح القدیر زکریا ۴/۲-۵، شرح وقایہ ۱۹۰/۱، عالمگیری ۱۳۶/۱، ھدایہ ۱۶۱/۱، البحر الرائق ۲۰۱/۲)

مریض اشارہ سے نماز پڑھنے سے بھی عاجز ہو جائے

اگر کوئی شخص سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے پر بھی قادر نہ رہے تو اس کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

(۱) یہ کیفیت چوبیس گھنٹے سے کم رہے (خواہ ہوش وحواس ہوں یا نہ ہوں) اور بعد میں وہ ان نمازوں کو ادا کرنے پر قادر ہو جائے تو اس پر قضا لازم ہے، اور اگر اس نے قضا نہ کی تو فدیہ کی وصیت لازم ہے۔

(۲) اگر یہ کیفیت چوبیس گھنٹے سے کم رہی اور اس کے ہوش وحواس بھی بجا رہے؛ لیکن نماز پر قدرت ہونے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا تو ایسی صورت میں نہ قضا لازم ہے اور نہ فدیہ۔

(۳) اگر کوئی مریض اشارہ سے نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اس حالت پر چوبیس گھنٹے سے زیادہ گزر جائیں تو خواہ ہوش وحواس بجا ہوں یا نہ ہوں اس سے مذکورہ اوقات کی نماز پڑھنا ساقط ہو جائے گا۔

وإن تعذر الإيماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط

Marfat.com

القضاء عنه وإن كان يفهم فى ظاهر الرواية وعليه الفتوىٰ كما فى الظهيرية، لأن مجرد العقل لا يكفى لتوجه الخطاب. (درمختار) وفى الشامى: أما لو كانت يوماً وليلة أو أقل وهو يعقل فلا تسقط، بل تقضى اتفاقاً وهٰذا إذا صح، فلو مات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتى لا يلزمه الإيصاء بها – إلى قوله – أما إن قدر عليه بعد عجزه فإنه يلزمه القضاء وإن كان موسعاً لتظهر فائدته فى الإيصاء بالإطعام عنه. (شامى زكريا ٢/ ٥٧٠، بيروت ٢/٤٩٧-٤٩٨)

زندگی میں نماز کا فدیہ معتبر نہیں

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے سے عاجز ہو جائے اور اس کے ذمہ بہت سی نمازیں قضا ہوں تو جب تک بھی وہ زندہ ہے اس کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا معتبر نہیں ہے؛ بلکہ اگر قدرت حاصل ہو جائے تو قضا کرے اور اگر مرنے سے پہلے تک قضا کا موقع نہ ملے تو فدیہ کی وصیت کرے۔ ولا فدية فى الصلوات حالة الحياة بخلاف الصوم. (شامى زكريا ٢/ ٥٧٠، بيروت ٢/ ٤٩٨) ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح بخلاف الصوم. (درمختار بيروت ٢/٤٦٧، باب قضاء الفوائت عالمگيرى ١/ ١٢٥)

مریض شرائط نماز پوری کرنے سے عاجز ہو جائے

جو شخص قبلہ رخ ہونے یا ستر عورت کرنے یا ناپاکی سے پاک ہونے سے کسی وجہ سے عاجز ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے نماز ادا کر لے؛ البتہ وقت نماز اور طہارتِ حدث (یعنی وضو یا تیمّم) کرنا لازم ہے، اور بعد میں اگر وہ شخص صحت مند ہو جائے تو مرض کے زمانہ میں پڑھی ہوئی نمازوں کا دہرانا اس پر لازم نہیں ہے۔ وأفاد بسقوط الأركان سقوط الشرائط عند العجز بالأولىٰ ولا يعيد فى ظاهر الرواية. (درمختار) وفى الشامى: كالاستقبال وستر العورة والطهارة من الخبث بخلاف الوقت وكذا

Marfat.com

الطهارة من الحدث – إلى قوله – لأن العجز عن تحصيل الشرائط ليس فوق العجز عن تحصيل الأركان. فلو لم يقدر المريض على التحول إلى القبلة بنفسه ولا بغيره صلى كذلک ولا إعادة عليه بعد البرء فى ظاهر الجواب كما لو عجز عن الأركان. (شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۸)

مریض نماز کے رکوع اور سجدوں کی تعداد ضبط کرنے پر قادر نہ رہے

اگر کوئی شخص اس حالت میں پہنچ جائے کہ اسے رکعتوں اور سجدوں کی تعداد یاد ہی نہ رہ پاتی ہو اور غشی کی سی کیفیت طاری رہے تو اس پر نماز کی ادائیگی لازم نہیں؛ تاہم اگر کوئی دوسرا شخص اسے نماز پڑھوادے تو امید ہے کہ اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ ولو اشتبه على مريض أعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الأداء ولو أداها بتلقين غيره ينبغى أن يجزيه كذافى القنية. (درمختار) وفى الشامى: أى بأن وصل إلى حال لايمكنه ضبط ذٰلک وليس المراد مجرد الشک والاشتباه لأن ذٰلک يحصل للصحيح. (شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۳/ ۴۹۸)

آنکھ اور بھوؤں کے اشارہ سے نماز پڑھنے کا اعتبار نہیں

اگر کوئی شخص سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے سے عاجز ہو جائے تو اسے آنکھ یا بھوؤں کے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جائے گا؛ کیوں کہ ان کے اشارہ سے پڑھی گئی نمازیں غیر معتبر ہیں۔ ولم يؤم بعينه وقلبه وحاجبه خلافاً لزفر. (درمختار زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۹)

صحت مند شخص دورانِ نماز مریض ہو گیا

اگر کوئی صحت مند شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا درمیان میں اس کو ایسا مرض لاحق ہوا کہ وہ کھڑے رہنے یا رکوع سجدہ کرنے حتیٰ کہ بیٹھنے پر بھی قادر نہ رہا تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ جس طرح بھی بیٹھ کر یا اشارہ سے نماز پوری کرنا ممکن ہو، نماز مکمل کرلے۔ ولو عرض له مرض فى

Marfat.com

صلاته يتم بما قدر على المعتمد. (درمختار) وفي الشامي: ولو قاعداً مؤمياً أو مستلقياً. (شامی زکریا ۵۷۱/۲، بیروت ۴۹۹/۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص دورانِ نماز صحت مند ہو گیا

اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا؛ لیکن دورانِ نماز اس کا مرض جاتا رہا اور وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو گیا تو اب کھڑے ہو کر نماز پوری کرنا اس پر لازم ہے۔

ولو صلى قاعداً بركوع وسجود فصح بنى. (درمختار) أي على ما صلى فيتم صلاته قائماً عندهما. (شامی زکریا ۵۷۱/۲، بیروت ۴۹۹/۲)

اشارہ سے نماز پڑھنے والا تندرست ہو گیا

اگر کوئی شخص اشارہ سے نماز پڑھ رہا تھا اسی دوران وہ رکوع سجدہ پر قادر ہو گیا تو اگر رکوع اور سجدہ کا اشارہ کرنے سے پہلے یہ صورت پیش آئی ہے تو رکوع سجدہ سے نماز پوری کر لے گا، اور اگر رکوع سجدہ کے اشارہ کے بعد قدرت ہوئی تو اب اس کی نماز باطل ہو گئی از سر نو رکوع سجدہ کے ساتھ نماز پڑھنی ہوگی۔ یہ تفصیل اس وقت ہے جب کہ کھڑے یا بیٹھے ہونے کی حالت میں اشارہ کر رہا ہو، اس کے برخلاف اگر لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ رہا تھا اسی درمیان بیٹھنے پر قادر ہو گیا تو اب اس کی نماز بہر حال فاسد ہو جائے گی اور اسے از سر نو پڑھنی ہوگی؛ الا یہ کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہی قادر ہو جائے تو اب رکوع سجدہ کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ ولو كان يصلي بالإيماء فصح لا يبني إلا إذا صح قبل أن يؤمي بالركوع والسجود، كما لو كان يؤمي مضطجعاً ثم قدر على القعود ولم يقدر على الركوع والسجود فإنه يستأنف على المختار؛ لأن حالة القعود أقوى فلم يجز بناؤه على الضعيف. (درمختار) وفي الشامي: وهذا ظاهر فيما إذا افتتح قائماً أو قاعداً بقصد الإيماء ثم قدر قبل الإيماء على الركوع والسجود قائماً أو قاعداً، أما إذا افتتح مستلقياً أو مضطجعاً ثم قدر قبل الإيماء على الركوع والسجود قائماً أو قاعداً فإنه يستأنف كما يؤخذ من قول

Marfat.com

طرح ہوگئی ہے، اس لئے اس پر وہ حکم جاری ہوگا جو مذکورہ عبارت کے آخری جزو میں بیان کیا گیا ہے۔یعنی جو حجاجِ کرام مکہ معظّمہ پہنچنے اور وہاں سے حج کے بعد واپسی تک مجموعی طور پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ مقیم ہوں ان پر اتمام لازم ہے۔(اس کی تفصیل انشاءاللہ کتاب الحج میں آئے گی) (مرتب)

رات کے قیام کا اعتبار ہے

اگر کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں یہاں پر پندرہ راتیں گزاروں گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ دن میں آس پاس (مسافت سفر سے کم) علاقہ میں بھی آیا جایا کروں گا تو ایسا شخص شرعاً مقیم کہلائے گا اس لئے کہ نیت اقامت میں رات کے قیام کا اعتبار ہے۔ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرىٰ يصير مقيماً إذا دخل التي نوى البيتوتة فيها، هكذا في محيط السرخسي. (عالمگیری ۱/ ۱٤۰، بدائع الصنائع زکریا ۱/ ۲۷۰، البحر الرائق زکریا ۲/ ۲۳۲، مجمع الانهر ۱/ ۱٦۲، هدایه ۱/ ۱٦۷، حلبی کبیر ۵۳۹)

وطنِ اقامت عارضی متعدد نہیں ہو سکتے

وطنِ اقامت چوں کہ سفر سے اور دوسری جگہ کو وطن اقامت بنا لینے سے یا وطن اصلی کی طرف لوٹ آنے سے باطل ہو جاتا ہے؛ اس لئے بیک وقت دو وطن اقامت نہیں ہو سکتے۔ لأن الإقامة لاتكون في مكانين إذ لو جازت في مكانين لجازت في أماكن فيؤدي إلى أن السفر لا يتحقق. (البحر الرائق ۲/ ۱۳۲، مستفاد: در مختار زکریا ۲/ ٦۱٤، بیروت ۲/ ۵۳٦، هندية ۱/ ۱٤۲، بدائع الصنائع زکریا ۱/ ۲۸۰، البحر الرائق ۲/ ۲۳۹)

وطنِ اقامت سے قریبی آبادی کی طرف سفر

اگر کوئی شخص کسی جگہ کو وطنِ اقامت بنالے پھر اسے آس پاس یعنی مسافت سفر سے کم دوری پر واقع کسی آبادی میں جانا پڑے اور لوٹ کر پھر وطنِ اقامت آنے کا ارادہ ہو، تو اس قریبی سفر سے اس کا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا؛ اور وہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ رجل خرج من مصره إلى قرية لحاجةٍ ولم يقصد السفر ونوى أن يقيم فيها أقل من خمسة عشر

Marfat.com

يوماً فإنه يتم فيها لأنه مقيم. (شامی زکریا۲/ ٦١٥، بیروت ٥٣٧/٢)

دورانِ سفر وطنِ اقامت سے گزرنا

اگر کوئی شخص وطنِ اقامت میں مقیم تھا پھر وہاں سے قریب کی کسی آبادی میں چلا گیا اور وہاں دو چار روز ٹھہر کر پھر سفر کے ارادہ سے چلا اور جس جگہ اسے جانا ہے وہ وہاں سے مسافت سفر پر ہے؛ لیکن اس کا راستہ وطن اقامت سے ہوکر گزرتا ہے (اور وطنِ اقامت سے مطلوبہ مقام، سفر کی مسافت سے کم پر واقع ہے) تو ایسا شخص مسافر نہیں ہوگا؛ اس لئے کہ اس کا وطنِ اقامت باطل نہیں ہوا؛ البتہ اگر مطلوبہ جگہ کے راستہ میں وطنِ اقامت نہیں پڑتا، یا وہ واپسی میں ایسا راستہ اختیار کرے کہ وطنِ اقامت تک مسافت سفر کی مقدار ہو جائے تو ایسا شخص مسافر ہو جائے گا۔ والحاصل أن انشأ السفر يبطل وطن الإقامة إذا كان منه، أما لو أنشأه من غيره فإن لم يكن فيه مرورٌ على وطن الإقامة أو كان ولكن بعد سير ثلاثة أيام فكذلك، ولو قبله لم يبطل الوطن بل يبطل السفر؛ لأن قيام الوطن مانع من صحته، والله أعلم. (شامی زکریا۲/ ٦١٥، بیروت ٥٣٧/٢، منحة الخالق على البحر الرائق زكريا ٢/ ٢٤٠)

دورانِ سفر وطنِ اصلی سے گزرنا

اگر کوئی شخص سفر کے دوران اپنے وطنِ اصلی سے گزرے تو وہ شہر میں داخل ہوتے ہی مقیم ہو جائے گا، خواہ وہاں رکنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو، اور جس جگہ جا رہا ہے اگر وہ وطنِ اصلی سے مسافت سفر سے کم پر واقع ہے تو وہ وہاں پہنچنے تک مقیم ہی رہے گا، اور اگر وہ جگہ وطنِ اصلی سے مسافت سفر پر واقع ہے تو وطنِ اصلی کی آبادی سے نکلنے کے بعد وہ پھر مسافر ہو جائے گا۔ إذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء الحاجة، كذا في الجوهرة النيرة. (عالمگیری ١/ ١٤٢، تاتارخانیه ٣٣/٢)

تابع کی نیت کا اعتبار نہیں

جو شخص اپنے ارادہ کا خود مختار نہ ہو مثلاً بیوی، غلام، خادم وغیرہ، وہ اگر اپنے طور پر کسی جگہ

Marfat.com

پندرہ دن قیام کی نیت کرے،تو ان کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں؛ بلکہ وہ جس کے تابع ہیں اسی کی نیت معتبر ہے۔ وکل من کان تبعاً لغیرہٖ یلزمه طاعته یصیر مقیماً بإقامتهٖ ومسافراً بنیتهٖ وخروجه إلی السفر، کذا فی محیط السرخسی – إلی قوله – الأصل أن من یمکنه الإقامة باختیاره یصیر مقیماً بنیة نفسهٖ، ومن لایمکنه الإقامة باختیاره لا یصیر مقیماً بنیة نفسهٖ حتی أن المرأة إذا کانت مع زوجها فی السفر والرقیق مع مولاه والتلمیذ مع أستاذهٖ – إلی قوله – فهؤلاء لایصیرون مقیمین بنیة أنفسهم فی ظاهر الروایة. (عالمگیری ۱/۱ ۱٤۱، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲٦۹، خانیه علی الهندیه ۱/۱٦٦، البحر الرائق زکریا ۲/۲٤۳، مجمع الانهر ۱/۱٦٤، تاتارخانیه ۲/۱۰، حلبی کبیر ٥٤۱)

تابع کو متبوع کی نیت کا علم نہ ہوسکا

اگر کسی جگہ متبوع نے اقامت کی نیت کرلی؛ لیکن تابع حالت سفر سمجھ کر قصر کرتا رہا بعد میں اسے متبوع کی نیت کا علم ہوا تو اس نے جو نمازیں قصر پڑھی ہیں انہیں دہرانے کا حکم نہیں دیا جائے گا، یعنی لاعلمی کی حالت میں اسے مقیم قرار نہیں دیں گے۔ إن لم یعلم التبع بإقامة الأصل قیل یصیر مقیماً وقیل لا یصیر مقیماً وهو الأصح لأن فی لزوم الحکم قبل العلم به حرجاً وضرراً وهو مدفوع شرعاً. (عالمگیری ۱/۱٤۱، بدائع الصنائع زکریا ۱/۲۷٦، درمختار زکریا ۲/٦۱۸، بیروت ۲/٥۳۹)

نماز کے دوران اقامت کی نیت

اگر کوئی مسافر دورانِ نماز کسی جگہ اقامت کی نیت کرلے تو اس کی نیت معتبر ہے اور وہ اب بجائے دو رکعت کے چار رکعت پوری کرے؛ البتہ اگر وہ لاحق تھا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اقامت کی نیت کی ہے تو اب اس نیت کا اعتبار نہیں اس کی نماز قصر ادا ہوگی، اور اگر امام کے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کرلی ہے تو اب نماز پوری پڑھے گا۔ ولو نوی المسافر الإقامة فی الصلاة فی الوقت أتمها، منفرداً کان أو مقتدیاً مسبوقاً کان أو مدرکاً

Marfat.com

فإن كان لاحقاً فنوىٰ الإقامة بعد فراغ إمامه لم يتمها بخلاف ما لو نوىٰ الإقامة قبل فراغ الإمام. (عالمگیری ١٤١/١، بدائع الصنائع زکریا ٢٧٢/١، تاتارخانیه ٢٢/٢)

وطنِ سکنی

جس جگہ آدمی پندرہ دن سے کم مقیم ہو (بشرطیکہ وہ وطنِ اصلی کے حکم میں نہ ہو) اسے وطنِ سکنی کہا جاتا ہے، اس کی وجہ سے نہ تو مسافر مقیم بنتا ہے اور نہ مقیم مسافر ہوتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص کسی جگہ پندرہ دن کے لئے مقیم ہو پھر وہ کسی قریبی جگہ جاکر دو چار روز کے لئے ٹھہر جائے تو اس سے وطنِ اقامت ختم نہیں ہوتا) ولم یذکر وطن السکنیٰ وهو ما نویٰ فیه أقل من نصف شهر لعدم فائلته. (درمختار زکریا ٦١٥/٢، بیروت ٥٣٧/٢، عالمگیری ١٤٢/١، بدائع لصنائع زکریا ٢٨٠/١) وقال الشامی بحثاً: أقول ویمکن أن یوفق بین القولین بأن وطن السکنیٰ إن کان اتخذه بعد تحقق السفر لم یعتبر اتفاقاً وإلا اعتبر اتفاقاً، فإذا دخل المسافر بلدة ونوی أن یقیم بها یوماً مثلاً ثم خرج منها ثم رجع إلیها قصر فیها کما کان یقصر قبل خروجه. (شامی زکریا ٦١٦/٢، بیروت ٥٣٧/٢، هندیه ١٤٢/١، لبحر الرائق زکریا ٢٤١/٢، تاتارخانیة ١٩/٢) ویسمیٰ وطن السفر. (حلبی کبیر ٥٤٤)

مقیمین کی رعایت میں نیتِ اقامت معتبر نہیں

اگر کوئی مسافر مقیم مقتدیوں کی امامت کرے اور ان کی رعایت میں فرضی طور پر پندرہ دن اقامت کی نیت کرلے، تو اس نیت کا شرعاً اعتبار نہیں، نیت وہی معتبر ہے جو واقعہ کے مطابق ہو۔ مسافر أمَّ قوماً مقیمین فلما صلیٰ رکعتین نوی الإقامة لا لتحقیق الإقامة بل لیتم صلاة المقیمین لایصیر مقیماً ولا ینقلب فرضه أربعاً. (البحر الرائق زکریا ٢٣٨/٢، خانیه ١٦٩/١، تاتارخانیه ٣٢/٢)

مسافر کا چار رکعت پڑھنا

اگر کوئی مسافر بھولے سے چار رکعت پڑھ لے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر پہلے قعدہ پر بقدر تشہد بیٹھا ہے تو اس کی نماز کراہت کے ساتھ ادا ہوجائے گی، اور اگر پہلے قعدہ میں نہیں بیٹھا تو اس مسافر کی نماز درست نہ ہوگی۔ ولو أتم مسافرٌ إن قعد فی القعدة الأولیٰ تم فرضه

Marfat.com

ولكنه أساء. قوله: إن قعد لأن القعدة على رأس الركعتين فرض على المسافر لأنها آخر صلاته. (درمختار مع الشامی زکریا ٦٠٩/٢) فإن صلىٰ أربعاً وقعد فی الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلةٌ ويصير مسيئاً لتاخير السلام، وإن لم يقعد فی الثانية قدرها بطلت، كذا فی الهداية. (هندية ١٣٩/١)

مسافر امام نے مقیم مقتدیوں کو پوری نماز پڑھادی

اگر مسافر امام چار رکعت نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے مقیم مقتدیوں کی نماز فرض ادا نہ ہوگی؛ البتہ امام نے اگر قعدۂ اولیٰ کرلیا ہے تو خود اس کی اور مسافر مقتدیوں کی نماز اخیر میں سجدۂ سہو کرنے سے درست ہوجائے گی، اور اگر سجدۂ سہو کئے بغیر سلام پھیر دیا ہے تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور وقت کے اندر اندر اعادہ کی زیادہ تاکید ہے اور وقت نکلنے کے بعد اتنی تاکید نہیں۔ فإن صلى أربعاً وقعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة ويصير مسيئاً لتاخير السلام، وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلت، كذا في الهداية. (هندية ١٣٩/١، شامی زكريا ٦٠٩/٢، البحر الرائق ١٣٠/٢، كتاب المسائل ٥٢٦/١) فلم أتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لأنه اقتداء المفترض بالمتنفل. (شامی زكريا ٦١٢/٢)

وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کا حکم

اگر کوئی مسافر شخص وقتیہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران وقت ختم ہوگیا، تو اب اگر وہ اقامت کی نیت کرے تو اس کی وجہ سے مذکورہ نماز کے قصر کے حکم میں تبدیلی نہ ہوگی؛ اس لئے کہ اس نماز کے آخری وقت تک وہ شخص مسافر ہی کے حکم میں تھا۔ ولو خرج الوقت وهو فی الصلاة فنوى الإقامة فإنه لا يتحوّل فرضه إلى الأربع فی حق تلك الصلاة. (هنديه ١٤١/١، بدائع الصنائع زكريا ٢٧٣/١، حلبی كبير ٥٤٢، تاتارخانيه ٣٢/٢) فإن الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب. (شامی بيروت ٥٣٩/٢، زكريا ٦١٨/٢)

حائضہ عورت دورانِ سفر پاک ہوئی

اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں سفر شروع کیا پھر دورانِ سفر وہ پاک ہوگئی، تو جس جگہ

Marfat.com

پاک ہوئی ہے وہاں سے مطلوبہ جگہ تک اگر سفر کی مسافت ہوتو وہ عورت قصر کرے گی، اور اگر سفر کی مسافت نہ ہوتو اتمام کرے گی، گویا کہ اس کے لئے قصر واتمام کا حکم پاک ہونے کی جگہ سے لگایا جائے گا۔ طهرت الحائض وبقی لمقصدها يومان تتم فی الصحيح. (درمختار) وفی الشامی: منعها من الصلاة ما ليس بصنعها فلغت نيتها من الأول. (درمختار وشامی بیروت ٢/ ٥٤٠، زکریا ٢/ ٦١٨، حلبی کبیر ٥٤٢، تاتارخانیه ٢/ ١٩)

نابالغ بچہ دورانِ سفر بالغ ہوگیا

اگر نابالغ بچہ سفر کے دوران بالغ ہوجائے تو جس جگہ بالغ ہوا ہے وہاں سے منزل مقصود کی مسافت دیکھی جائے گی، اگر وہ مسافت سفر کے بقدر ہے تو وہ بچہ مسافر ہوگا اور اگر اس جگہ کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہے تو وہ بچہ مسافر نہ ہوگا۔ صبی بلغ أی فی أثناء الطريق وقد بقی لمقصده أقل من ثلاثة أيام فإنه يتم ولا يعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه. (البحر الرائق ٢/ ١٣٠، بدائع الصنائع زکریا ١/ ٢٧٩، بزازیه علی الهندیه ٤/ ٧٢، خانیه علی الهندية ١/ ١٦٧، حلبی کبیر ٥٤٢، تاتارخانیه ٢/ ٤١، شامی بیروت ٢/ ٥٤٠)

ریل میں بھیڑ کی وجہ سے سجدہ کا موقع نہ ہوتو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص ٹرین میں سخت بھیڑ کی وجہ سے سجدہ پر قادر نہ ہوتو اسے چاہئے کہ اگر وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو اشارہ سے نماز پڑھ لے اور پھر بعد میں اسے دہرائے۔ راكب سفينة إذا لم يجد موضعاً للسجود للزحمة الخ، يصلی بالإيماء إذا خاف فوت الوقت. (شامی زکریا ٢/ ٤٩٠)

مقیم کا مسافر کی اقتداء کرنا

مقیم شخص ہر نماز میں مسافر کی اقتداء کرسکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی دو رکعت پوری کرے، اور ان دو رکعتوں میں قرأت کا حکم نہیں ہے؛ بلکہ صرف اتنے دیر کھڑے ہوکر خاموش رہے جس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاسکتی ہو۔ وصح اقتداء المقيم بالمسافر فی الوقت وبعده. (تنویر الابصار مع الدر المختار زکریا ٢/ ٦١٠)

Marfat.com

نماز مریض

کس شخص کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

جو شخص کھڑے ہونے سے حقیقۃً عاجز ہو کہ کھڑے ہوتے ہی گر جائے یا ضعف اور کمزوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے، یا حکماً اس کے لئے قیام موجب مشقت ہو، یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے مرض کے بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا اندیشہ ہو یا سر چکراتا ہو یا شدید تکلیف ہوتی ہو تو ایسے شخص کے لئے بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے اور قیام کا فریضہ اس سے ساقط ہے۔ من تعذر علیه القیام أی کله لمرض حقیقي وحده أن یلحقه بالقیام ضررٌ وبه یفتیٰ الخ، أو حکمیٌ بأن خاف زیادته أو بطء برئه بقیامه أو دوران رأسه أو وجد لقیامه ألماً شدیداً – إلی قوله – صلیٰ قاعداً. (در مختار زکریا ۵۶۴/۲-۵۶۶، بیروت ۴۹۳/۲-۴۹۴، البحر الرائق کراچی ۱۱۲/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، حاشیة الطحطاوی ۴۳۰-۴۳۱، حلبی کبیر لاهور ۲۶۱، شرح وقایه ۱۸۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۴/۱، خانیه ۱۷۱/۱، فتح القدیر زکریا ۳/۲، هدایه ۱۶۱/۱)

جو شخص سجدہ پر قادر نہ ہو اس سے قیام ساقط ہے

جو شخص کسی وجہ سے سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس سے بھی نماز میں قیام کا فریضہ ساقط ہے، اس کے لئے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے، اگر کھڑے کھڑے اشارہ سے نماز پڑھے گا تو خلاف اولیٰ ہوگا۔ (البتہ اگر وہ زمین پر نہ بیٹھ سکے تو اس کے لئے کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی بھی گنجائش ہے) وإن تعذرا لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود کاف لا القیام

Marfat.com

أو مأ قاعداً وهو أفضل من الإيماء قائماً لقربه من الأرض. (درمختار) وفی الشامی: بل كلهم متفقون على التعليل بأن القيام سقط لأنه وسيلة إلى السجود بل صرح فی الحلية بأن هذه المسئلة من المسائل التی سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقی والحكمی. (شامی زكريا ٥٦٧/٢، بيروت ٤٩٥/٢-٤٩٦، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٦/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، حلبی كبير ٢٦٦، شرح وقايه ١٨٩/١، بدائع الصنائع زكريا ٢٨٤/١، خانيه ١٧١/١، هدايه ١٦١/١)

سلس البول والے مریض کا حکم

اگر مسلسل پیشاب کے قطرات جاری رہنے والے مریض کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ عارضہ لاحق ہوتا ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں اس سے حفاظت رہتی ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا لازم ہے۔ لو صلی قائماً سلسل بوله أو تعذر عليه الصوم كما مر صلی قاعداً. (درمختار) وفی الشامی: وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلس بوله. (شامی زكريا ٥٦٥/٢، بيروت ٤٩٤/٢، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٨/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، حلبی كبير ٢٦٧)

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں روزہ میں ضعف کا خطرہ

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کی حالت میں یہ محسوس کرے کہ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا تو اس کے لئے روزہ پورا کرنا بھاری پڑ جائے گا تو ایسے شخص کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز بلکہ ضروری ہے، یعنی روزہ کی وجہ سے نماز نہیں چھوڑے گا۔ أو تعذر عليه الصوم كما مر صلی قاعداً. (درمختار زكريا ٥٦٥/٢، بيروت ٤٩٤/٢، البحر الرائق كراچی ١١٢/٢، عالمگيری ١٣٨/١، حاشية الطحطاوی ٤٣١، عالمگيری ١٣٨/١)

کھڑے ہونے میں قرأت سے عاجزی

اگر کسی شخص کو مثلاً سانس پھولنے کا مرض ہے اور حالت یہ ہے کہ اگر وہ کھڑا ہوتا ہے، تو

Marfat.com

قرأت کا فریضہ نہیں ادا کرسکتا، جب کہ بیٹھ کرنماز پڑھنے میں یہ کیفیت نہیں ہوتی، تو ایسے شخص کے لئے بھی بیٹھ کرنماز پڑھنالازم ہے۔ وقد یتحتم القعود - إلی قوله - أو یضعف عن القراءة أصلاً. (شامی زکریا ۵۶۵/۲، بیروت ۴۹۴/۲، عالمگیری ۱۳۸/۱، حاشیة الطحطاوی ۴۳۲، حلبی کبیر ۲۶۷، خانیه ۱۷۲/۱، فتح القدیر زکریا ۷/۲)

مسجد میں جا کرنماز پڑھنے میں قیام سے عاجزی

اگر کسی شخص کی حالت یہ ہے کہ پیدل چل کر مسجد جائے تو وہاں جماعت کے ساتھ کھڑے ہوکرنماز نہیں پڑھ سکتا جب کہ گھر میں قیام پر قادر ہے، تو ایسے شخص کے لئے مسجد جانے کے بجائے گھر میں کھڑے ہوکر تنہا نماز پڑھنا ضروری ہے۔ ولو أضعفه عن القیام الخروج لجماعة صلی فی بیته منفرداً به یفتیٰ. (شامی زکریا ۵۶۵/۲، البحر الرائق کراچی ۱۱۲/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، حاشیة الطحطاوی ۴۳۵، حلبی کبیر ۲۶۷، عالمگیری ۱۳۶/۱)

سلس البول والا کسی بھی حالت میں مرض سے محفوظ نہ ہو

اگر کوئی شخص مسلسل پیشاب کے قطرات آنے میں مبتلا ہے اور کھڑے بیٹھے کسی بھی حالت میں مرض کا انقطاع نہیں ہوتا تو ایسے مریض سے قیام ساقط نہیں ہے، وہ کھڑے ہوکر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور حسب ضابطہ معذورین کے حکم میں ہوگا۔ أقول وقدمنا هناک أنه لو لم یقدر علی الإیماء قاعداً کما لو کان بحال لو صلیٰ قاعداً یسیل بوله أو جرحه ولو مستلقیاً لا، صلیٰ قائماً برکوع وسجود؛ لأن الاستلقاء لا یجوز بلا عذر، کالصلاة مع الحدث فیترجح ما فیه الإتیان بالأرکان کما فی المنیة وشرحها. (شامی زکریا ۵۶۵/۲، بیروت ۴۹۴/۲، البحر الرائق کراچی ۱۱۲/۲، حلبی کبیر ۲۶۶)

کھڑے ہوکرنماز پڑھنے میں دشمن کا خطرہ ہو

اگر کوئی شخص ایسی جگہ گھر جائے کہ کھڑے ہوکرنماز پڑھنے میں دشمن کے دیکھ لینے اور پھر

Marfat.com

نقصان پہنچانے کا خطرہ ہوتو اس کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ ومن العجز الحكمي أيضاً ..... ما لو خاف العدو لو صلى قائماً. (شامی زکریا ۵۶۵/۲، بیروت ۴۹۴/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۶/۱، عالمگیری ۱۳۸/۱)

بارش یا کیچڑ کی وجہ سے تنگ خیمہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر بارش شدید ہو یا کیچڑ کی وجہ سے باہر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور خیمہ اتنا تنگ ہو کہ اس میں کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جاسکے اور اس کے علاوہ نماز کے لئے کوئی جگہ مہیا نہ ہو، تو ایسی صورت میں خیمہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔ ومن العجز الحكمي أيضاً – إلى قوله – أو كان في خباء لايستطيع أن يقيم صلبه وإن خرج لا يستطيع الصلاة لطين أو مطر. (شامی زکریا ۵۶۵/۲-۵۶۶، بیروت ۴۹۴/۲، عالمگیری ۱۳۸/۱)

مریض کا سواری پر نماز پڑھنا

اگر مریض سواری پر سوار ہو اور وہ خود نہ اتر سکتا ہو اور کوئی اسے اتارنے والا بھی نہ ہو تو ایسے مریض کے لئے سواری پر بیٹھے بیٹھے فریضہ ادا کرنا درست ہے۔ وكذا المريض الراكب إلا إذا وجد من ينزله. (شامی زکریا ۵۶۶/۲، بیروت ۴۹۴/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۹/۱)

مریض کس طرح بیٹھ کر نماز پڑھے؟

مریض جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؛ لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اگر زیادہ کلفت نہ ہو تو تشہد کی ہیئت کی طرح بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ صلىٰ قاعداً – إلى قوله – كيف شاء علىٰ المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولىٰ. وقال زفر: كالمتشهد قيل وبه يفتىٰ. (درمختار) وفي الشامي أقول: ينبغي أن يقال: إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولىٰ، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين. والله تعالىٰ أعلم. (شامی زکریا

Marfat.com

۵۶۶/۲-۵۶۷، بیروت ۴۹۵/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۶/۱، عالمگیری ۱۳۶/۱، خانیه ۱۷۲/۱ البحر الرائق زکریا ۱۹۹/۲)

جو شخص کچھ دیر کھڑے ہونے پر قادر ہو وہ کیا کرے؟

جس شخص کی حالت یہ ہے کہ وہ کچھ وقت کے لئے کھڑے ہونے اور قرأت کرنے پر قادر ہے؛ لیکن دیر تک نہیں کھڑا رہ سکتا، تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ جتنی دیر تک کھڑا رہ سکے کھڑا ہو اور جب کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھ جائے، ایسا شخص اگر بالکل کھڑا نہ ہو تو اس کی نماز صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

وإن قدر علىٰ بعض القيام – إلى قوله – قام لزوماً بقدر ما يقدر ولو قدر اٰية أو تكبيرة على المذهب. (درمختار) وفي الشامي: وهو المذهب الصحيح لا يروى خلافه عن أصحابه، ولو ترك هٰذا خفشر أن لا تجوز صلاته. (شامی زکریا ۵۶۷/۲، بیروت ۴۹۵/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، خانیه ۱۷۲/۱، فتح القدیر زکریا ۳/۲)

جو ٹیک لگا کر کھڑے ہونے پر قادر ہو

اگر کوئی شخص بلا سہارے کھڑے ہونے پر تو قدرت نہ رکھے؛ لیکن سہارے کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو، مثلاً دیوار، لاٹھی یا کسی خادم کے سہارے کھڑا ہو سکتا ہو تو ایسے شخص کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے، اس کی نماز بیٹھ کر ادا نہ ہوگی۔ وكذلك لو قدر أن يعتمد على عصاً أو كان له خادم لو اتكأ عليه قدر على القيام. (شامی زکریا ۵۶۷/۲، بیروت ۴۹۵/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، خانیه ۱۷۲/۱، فتح القدیر زکریا ۳/۲)

اشارہ سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے کیسے کرے؟

بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے والا سر جھکا کر رکوع اور سجدہ کرے گا اور سجدہ میں رکوع کی حالت سے زیادہ سر کو جھکائے گا، اس حالت میں سجدہ کی صحت کے لئے سرین کا اٹھانا لازم نہیں ہے۔

ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوماً (درمختار) أشار إلىٰ أنه يكفيه أدنىٰ

Marfat.com

الإنحناء عن الركوع وأنه لا يلزمه تقريب جبهته من الأرض بأقصىٰ ما يمكنه كما بسطه في البحر عن الزاهدي. (شامی زکریا ۵۶۸/۲، بیروت ۴۹۶/۲، شرح وقایه ۱۸۹/۱، بدائع الصنائع زکریا ۲۸۴/۱، علمگیری ۱۳۶/۱، خانیه ۱۷۱/۱، هدایه ۱۶۱/۱، البحر لرائق زکریا ۲۰۰/۲)

مریض کا زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز پر سجدہ کرنا

جو شخص سپاٹ زمین پر سجدہ کرنے پر کسی وجہ سے قادر نہ ہو اور وہ کوئی اونچی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرے، تو اگر وہ چیز سخت اور ٹھوس ہے اور اس کی اونچائی دو اینٹ سے زیادہ نہیں ہے، تو اس کو حقیقۃً سجدہ کرنے والا سمجھا جائے گا اور اسے سجدہ کرنے سے معذور قرار نہیں دیں گے، اور اسی طرح سجدہ کرنا اس پر لازم ہوگا۔ اور اگر جو چیز رکھی گئی ہے وہ ٹھوس نہیں ہے مثلاً نرم تکیہ یا گدا وغیرہ ہے تو اس پر سجدہ کرنا حقیقی سجدہ نہیں ہے؛ بلکہ سجدہ کا اشارہ ہے گویا اس نرم چیز تک پیشانی لے جانے کی وجہ سے ہی اس کو سجدہ کا اشارہ کرنے والا قرار دیا جائے گا، خواہ پیشانی اس چیز پر ٹکے یا نہ ٹکے، اور وہ سجدہ کرنے سے معذورین کے حکم میں ہوگا، جب کہ وہ ٹھوس چیز پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو۔ فإن فعل وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود إلا أن يجد قوة الأرض (درمختار) وفي الشامي: فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه علىٰ قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجداً لا مؤمياً – إلى قوله – وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مؤمياً – إلى قوله – بل يظهر لي أنه لو كان قادراً علىٰ وضع شيءٍ على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك، لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامی زکریا ۶۹/۲، بیروت ۴۹۷/۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، البحر الرائق زکریا ۲۰۱/۲)

بیٹھنے سے معذور شخص نماز کیسے پڑھے؟

جو شخص کسی طرح بھی بیٹھنے پر قادر نہ رہے یعنی تکیہ وغیرہ کے سہارے سے بھی بیٹھ نہ سکے تو ایسا

Marfat.com

شخص لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے گا، اور اس کے لئے درج ذیل دو طرح کی ہیئت اپنانا درست ہے:

(۱) افضل یہ ہے کہ پیر قبلہ کی طرف کر کے گھٹنے کھڑے کر لے اور سر کے نیچے تکیہ لگا دیا جائے؛ تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور پھر گردن کے اشارہ سے نماز ادا کرے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ مریض کو کروٹ پر لٹا کر اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور دائیں کروٹ پر لٹانا افضل ہے۔ وإن تعذر القعود ولو حكماً أومأ مستلقياً على ظهره ورجلاه نحو القبلة غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيراً ليصير وجهه اليها، أو على جنبه الأيمن أو الأيسر ووجهه إليها والأول أفضل على المعتمد (درمختار) وفي الشامي: والأيمن أفضل وبه ورد الأثر. (شامی زکریا ۵٦۹/۲، بیروت ٤۹۷/۲، بدائع الصنائع زکریا ۲۸٤/۱، فتح القدیر زکریا ٤/۲-٥، شرح وقایہ ۱۹۰/۱، عالمگیری ۱۳٦/۱، ہدایہ ۱٦۱/۱، البحر الرائق ۲۰۱/۲)

مریض اشارہ سے نماز پڑھنے سے بھی عاجز ہو جائے

اگر کوئی شخص سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے پر بھی قادر نہ رہے تو اس کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

(۱) یہ کیفیت چوبیس گھنٹے سے کم رہے (خواہ ہوش وحواس ہوں یا نہ ہوں) اور بعد میں وہ ان نمازوں کو ادا کرنے پر قادر ہو جائے تو اس پر قضا لازم ہے، اور اگر اس نے قضا نہ کی تو فدیہ کی وصیت لازم ہے۔

(۲) اگر یہ کیفیت چوبیس گھنٹے سے کم رہی اور اس کے ہوش وحواس بھی بجا رہے؛ لیکن نماز پر قدرت ہونے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا تو ایسی صورت میں نہ قضا لازم ہے اور نہ فدیہ۔

(۳) اگر کوئی مریض اشارہ سے نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اس حالت پر چوبیس گھنٹے سے زیادہ گزر جائیں تو خواہ ہوش وحواس بجا ہوں یا نہ ہوں اس سے مذکورہ اوقات کی نماز پڑھنا ساقط ہو جائے گا۔

وإن تعذر الإيماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط

Marfat.com

القضاء عنه وإن كان يفهم فى ظاهر الرواية وعليه الفتوىٰ كما فى الظهيرية، لأن مجرد العقل لا يكفى لتوجه الخطاب. (درمختار) وفى الشامى: أما لو كانت يوماً وليلة أو أقل وهو يعقل فلا تسقط، بل تقضى اتفاقاً وهٰذا إذا صح، فلو مات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتى لا يلزمه الإيصاء بها – إلى قوله – أما إن قدر عليه بعد عجزه فإنه يلزمه القضاء وإن كان موسعاً لتظهر فائدته فى الإيصاء بالإطعام عنه. (شامى زكريا ٢/ ٥٧٠، بيروت ٢/ ٤٩٧-٤٩٨)

زندگی میں نماز کا فدیہ معتبر نہیں

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے سے عاجز ہو جائے اور اس کے ذمہ بہت سی نمازیں قضا ہوں تو جب تک بھی وہ زندہ ہے اس کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا معتبر نہیں ہے؛ بلکہ اگر قدرت حاصل ہو جائے تو قضا کرے اور اگر مرنے سے پہلے تک قضا کا موقع نہ ملے تو فدیہ کی وصیت کرے۔ ولا فدية فى الصلوات حالة الحياة بخلاف الصوم. (شامى زكريا ٢/ ٥٧٠، بيروت ٢/ ٤٩٨) ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح بخلاف الصوم. (درمختار بيروت ٢/ ٤٦٧، باب قضاء الفوائت عالمگيرى ١/ ١٢٥)

مریض شرائط نماز پوری کرنے سے عاجز ہو جائے

جو شخص قبلہ رخ ہونے یا ستر عورت کرنے یا ناپاکی سے پاک ہونے سے کسی وجہ سے عاجز ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے نماز ادا کر لے؛ البتہ وقت نماز اور طہارتِ حدث (یعنی وضو یا تیمّم) کرنا لازم ہے، اور بعد میں اگر وہ شخص صحت مند ہو جائے تو مرض کے زمانہ میں پڑھی ہوئی نمازوں کا دہرانا اس پر لازم نہیں ہے۔ وأفاد بسقوط الأركان سقوط الشرائط عند العجز بالأولىٰ ولا يعيد فى ظاهر الرواية. (درمختار) وفى الشامى: كالاستقبال وستر العورة والطهارة من الخبث بخلاف الوقت وكذا

Marfat.com

الطهارة من الحدث – إلى قوله – لأن العجز عن تحصيل الشرائط ليس فوق العجز عن تحصيل الأركان. فلو لم يقدر المريض على التحول إلى القبلة بنفسه ولا بغيره صلى كذلك ولا إعادة عليه بعد البرء فى ظاهر الجواب كما لو عجز عن الأركان. (شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۸)

مریض نماز کے رکوع اور سجدوں کی تعداد ضبط کرنے پر قادر نہ رہے

اگر کوئی شخص اس حالت میں پہنچ جائے کہ اسے رکعتوں اور سجدوں کی تعداد یاد ہی نہ رہ پاتی ہو اور غشی کی سی کیفیت طاری رہے تو اس پر نماز کی ادائیگی لازم نہیں؛ تاہم اگر کوئی دوسرا شخص اسے نماز پڑھوادے تو امید ہے کہ اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ ولو اشتبه على مريض أعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الأداء ولو أداها بتلقين غيره ينبغى أن يجزيه كذا فى القنية. (درمختار) وفى الشامى: أى بأن وصل إلى حال لايمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لأن ذلك يحصل للصحيح. (شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۳/ ۴۹۸)

آنکھ اور بھوؤں کے اشارہ سے نماز پڑھنے کا اعتبار نہیں

اگر کوئی شخص سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے سے عاجز ہو جائے تو اسے آنکھ یا بھوؤں کے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جائے گا؛ کیوں کہ ان کے اشارہ سے پڑھی گئی نمازیں غیر معتبر ہیں۔ ولم يؤم بعينه وقلبه وحاجبه خلافاً لزفر. (درمختار زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۹)

صحت مند شخص دورانِ نماز مریض ہو گیا

اگر کوئی صحت مند شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا درمیان میں اس کو ایسا مرض لاحق ہوا کہ وہ کھڑے رہنے یا رکوع سجدہ کرنے حتیٰ کہ بیٹھنے پر بھی قادر نہ رہا تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ جس طرح بھی بیٹھ کر یا اشارہ سے نماز پوری کرنا ممکن ہو، نماز مکمل کرلے۔ ولو عرض له مرض فى

Marfat.com

صلاته يتم بما قدر على المعتمد. (درمختار) وفي الشامي: ولو قاعداً مؤمياً أو مستلقياً.(شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۹)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص دورانِ نماز صحت مند ہو گیا

اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا؛ لیکن دورانِ نماز اس کا مرض جاتا رہا اور وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو گیا تو اب کھڑے ہو کر نماز پوری کرنا اس پر لازم ہے۔

ولو صلیٰ قاعداً برکوع وسجود فصح بنیٰ. (درمختار) أی علی ما صلیٰ فیتم صلاته قائماً عندهما.(شامی زکریا ۲/ ۵۷۱، بیروت ۲/ ۴۹۹)

اشارہ سے نماز پڑھنے والا تندرست ہو گیا

اگر کوئی شخص اشارہ سے نماز پڑھ رہا تھا اسی دوران وہ رکوع سجدہ پر قادر ہو گیا تو اگر رکوع اور سجدہ کا اشارہ کرنے سے پہلے یہ صورت پیش آئی ہے تو رکوع سجدہ سے نماز پوری کر لے گا، اور اگر رکوع سجدہ کے اشارہ کے بعد قدرت ہوئی تو اب اس کی نماز باطل ہو گئی از سر نو رکوع سجدہ کے ساتھ نماز پڑھنی ہوگی۔ یہ تفصیل اس وقت ہے جب کہ کھڑے یا بیٹھے ہونے کی حالت میں اشارہ کر رہا ہو، اس کے برخلاف اگر لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ رہا تھا اسی درمیان بیٹھنے پر قادر ہو گیا تو اب اس کی نماز بہر حال فاسد ہو جائے گی اور اسے از سر نو پڑھنی ہوگی؛ الا یہ کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہی قادر ہو جائے تو اب رکوع سجدہ کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ ولو کان یصلي بالإیماء فصح لا یبنی إلا إذا صح قبل أن یؤمی بالرکوع والسجود، کما لو کان یؤمی مضطجعاً ثم قدر علی القعود ولم یقدر علی الرکوع والسجود فإنه یستأنف علی المختار؛ لأن حالة القعود أقویٰ فلم یجز بناؤه علی الضعیف. (درمختار) وفي الشامي: وهٰذا ظاهر فیما إذا افتتح قائماً أو قاعداً بقصد الإیماء ثم قدر قبل الإیماء علی الرکوع والسجود قائماً أو قاعداً، أما إذا افتتح مستلقیاً أو مضطجعاً ثم قدر قبل الإیماء علی الرکوع والسجود قائماً أو قاعداً فإنه یستأنف کما یؤخذ من قول

Marfat.com

الشارح لأن حالة القعود أقوىٰ. (شامی زکریا ۵۷۱/۲، بیروت ۴۹۹/۲) وفی تقریرات الرافعی: أما لو أتی بالتحریمة فقط ثم قدر لا یستأنف لأنه لم یؤد رکناً به والذی وجد منه مجرد التحریمة. (تقریرات رافعی ۷۷/۲، ملحق بہ شامي زکریا ۱۰۴/۲ حاشیة: ۳)

نفل نماز ٹیک لگا کر پڑھنا

اگر تھکاوٹ کی وجہ سے کوئی شخص دیوار یا لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگا کر نفل نماز ادا کرے تو بلا کراہت درست ہے، اور اگر بلا عذر ایسا کیا تو مکروہ تنزیہی ہوگا۔ وللمتطوع الإتکاء علی شیءٍ کعصاً وجدارٍ مع الإعیاء أی التعب بلا کراهة وبدونه یکره. (درمختار) وظاهره أنه لیس فیه نهی خاص فتکون الکراهة تنزیهیةً. (شامی زکریا ۵۷۲/۲، بیروت ۴۹۹/۲)

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں؛ البتہ اگر بلا عذر بیٹھ کر نفل ادا کی تو کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں ثواب آدھا ملے گا، اور سننِ مؤکدہ کو بہر حال کھڑے ہو کر ہی پڑھنا چاہئے۔ وله القعود بلا کراهة مطلقاً هو الأصح. (درمختار زکریا ۵۷۲/۲، بیروت ۴۹۹/۲)

پاگل پن میں نماز کا حکم

اگر کوئی شخص مجنون ہو جائے اور یہ جنون کی حالت پانچ نمازوں کے وقت کے اندر اندر رہے تو چھوٹی ہوئی نمازیں قضا کرے گا اور اگر یہ حالت چھٹی نماز کے وقت تک ممتد ہو جائے تو اب گذری ہوئی نمازوں کی قضا اس پر لازم نہیں۔ ومن جن ..... یوماً ولیلة قضیٰ الخمس وإن زاد وقت صلاة سادسة لا للحرج. (درمختار زکریا ۵۷۳/۲، بیروت ۵۰۱/۲)

بے ہوش کا حکم

اگر کوئی شخص مسلسل چوبیس گھنٹہ سے زیادہ بے ہوش رہے تو اس پر بے ہوشی کے زمانہ کی نمازوں کی قضا لازم نہیں ہے؛ البتہ اگر بے ہوشی ایک دن رات کے اندر اندر رہو پھر افاقہ ہو جائے تو

Marfat.com

گزری ہوئی نمازوں کی قضالازم ہے۔ ومن جن أو أغمی علیه یوماً ولیلةً قضی الخمس وإن زاد وقت صلاة سادسة لا للحرج. (درمختار زکریا ۵۷۳/۲، بیروت ۵۰۱/۲)

نشہ میں مدہوش کا حکم

جوشخص شراب، بھنگ یا کسی دوا وغیرہ کے اثر سے مدہوش ہوجائے تو خواہ یہ مدہوشی کتنی ہی لمبی ہوافاقہ کے بعد اسے سب چھوٹی ہوئی نمازیں قضا کرنی پڑیں گی، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص لمبی مدت تک سوتا رہے تو بیدار ہونے کے بعد اسے سب نمازیں پڑھنی لازم ہے۔ زال عقله ببنج أو خمر أو دواءٍ لزمه القضاء وإن طالت لأنه بصنع العباد کالنوم.

(درمختار زکریا ۵۷۴/۲، بیروت ۵۰۱/۲)

ہاتھ پیر کٹا ہوا شخص کیسے نماز پڑھے؟

جس شخص کے ہاتھ کہنیوں سے اور پیر ٹخنوں سے اوپر کٹے ہوئے ہوں اور اس کا چہرہ بھی زخمی ہوتو وہ بغیر وضو اور تیمّم کے اسی حالت میں نماز پڑھے گا۔ ولو قطعت یداه ورجلاه من المرفق والکعب وبوجهه جراحة صلی بغیر طهارة ولا تیمم ولا یعید هو الأصح. (تنویر الابصار علی الدر المختار زکریا ۵۷۴/۲، بیروت ۵۰۱/۲)

آنکھ بنوانے والے مریض کا لیٹ کر نماز پڑھنا

اگر آنکھ بنوانے والے مریض کو ماہر مسلمان ڈاکٹر چت لیٹنے کا حکم دے تو ایسا مریض لیٹے لیٹے اشارہ سے نماز پڑھے گا۔ أمره الطبیب باستلقاء لبزغ الماء من عینه صلی بالإیماء لأن حرمة الأعضاء کحرمة النفس. (درمختار زکریا ۵۷۴/۲، بیروت ۵۰۲/۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

جوشخص مرض یا ضعف کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، یا کھڑے ہونے میں اس کے مرض کے بڑھ جانے یا طویل ہونے کا خطرہ ہو، یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو، یا کھڑے ہونے سے پیشاب کے قطرات خود بخود نکل جانے کا خطرہ ہے یا (کپڑا وغیرہ مختصر ہونے

Marfat.com

کی وجہ سے) کھڑے ہونے کی صورت میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہو، تو اس طرح کے اعذار کی بنا پر بیٹھ کر نماز فرض پڑھنا جائز ہے۔ وإن عجز المريض عن القيام عجزاً حقيقياً أو حكمياً كما إذا قدر حقيقةً لٰكن يخاف بسببه زيادة مرض أو بطؤ برءٍ؟ أو يجد ألماً شديداً يصلي قاعداً يركع ويسجد. (حلبی کبیر ۲۶۱) لو كان بحيث لو قام سلس بوله أو لو قام ينكشف من العورة ما يمنع الصلاة أو يعجز عن القراءة حال القيام وفي القعود لايحصل شيءٌ من ذٰلك يجب القعود. (طحطاوی ۱۲۲)

اگر قیام پر قادر ہو مگر رکوع اور سجدہ نہ کر سکے تو کیسے نماز پڑھے؟

اگر کوئی شخص کھڑا تو ہو سکتا ہو مگر اپنی بیماری یا ضعف کی وجہ سے رکوع اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں؛ بلکہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے، یہی افضل ہے۔ وإن قدر المريض على القيام دون الركوع والسجود أي كان بحيث لو قام لا يقدر أن يركع ويسجد لم يلزمه القيام عندنا بل يجوز أن يومئ قاعداً وهو أفضل. (حلبی کبیر ۲۶۶، طحطاوی ۱۲۲، بدائع الصنائع ۲۸۴/۱، الجوهرة النيرة ۱۱۴/۱)

کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

جو شخص سجدہ پر قادر نہ ہو اور پاؤں وغیرہ میں تکلیف کی وجہ سے زمین پر کسی طرح بیٹھنا بھی اس کے لئے مشکل ہو تو وہ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے؛ لیکن جو شخص کسی بھی طرح زمین پر بیٹھ سکتا ہو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا سخت مکروہ ہوگا، اسے زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنی چاہئے۔ فإن عجز عن الركوع والسجود وقدر على القعود فإنه يصلي قاعداً بإيماء. (تاتارخانية ۱۲۰/۲)

تنبیہ: آج کل اس معاملہ میں بہت کوتاہی ہوتی ہے، معمولی بہانے سے لوگ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے لگتے ہیں، انہیں مذکورہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔

Marfat.com

دورانِ نماز عذر پیش آجائے

اگر کسی شخص نے کھڑے ہوکر نماز شروع کی مگر درمیان میں ایسا عذر پیش آگیا کہ اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہوگیا تو حکم یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرلے۔ وإن صلى الصحيح بعض صلوته قائماً فحدث به فى أثنائها مرض يبيح له القعود أو عذر من عدوٍ أو غيره أتمّها قاعداً يركع ويسجد. (حلبی کبیر ۲۶۹، شامی زکریا ۵۷۱/۲)

دورانِ نماز عذر ختم ہوجائے

اگر مریض نے بیٹھ کر نماز شروع کی تھی مگر درمیانِ نماز اس کا مرض ٹھیک ہوگیا اور وہ کھڑے ہونے پر قادر ہوگیا، تو اب کھڑے ہوکر نماز پوری کرلے۔ وإن كان المصلى قد صلى أول صلاته قاعداً يركع ويسجد لمرضٍ ثم صح من ذلك المرض فى أثنائها وقدر على القيام بنى على صلاته وأتمها قائماً. (حلبی کبیر ۲۶۹، الجوهرة النيرة ۱۱۴/۱، شامی زکریا ۵۷۱/۲)

بیٹھ کر تکیہ یا میز پر سجدہ کرنا

جو شخص رکوع سجدہ پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے بیٹھنے کے بعد تکیہ، میز یا تپائی پر سجدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؛ تاہم اگر ان چیزوں پر سجدہ کرلیا تو اصل میں سجدہ کی ادائیگی سر جھکانے سے ہوجائے گی۔ ولو كانت الوسادةُ على الأرض فسجد عليها جاز أيضاً ولكن إن كان يجد قوة الأرض تكون صلاته بالركوع والسجود وإلا فهى بالإيماء أيضاً.

(حلبی کبیر ۲۶۲، شامی زکریا ۵۶۸/۲)

Marfat.com

ماٰخذ ومراجع

(اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔مرتب)

۱	القرآن الکریم	ترجمہ: حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (م ۱۳۳۹ھ)	مدینہ منورہ
۲	القرآن الکریم	ترجمہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (م ۱۳۶۲ھ)	فرید بک ڈپو دہلی
۳	تفسیر روح المعانی	علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی بغدادیؒ (م ۱۲۷۰ھ)	مکتبہ زکریا دیوبند
۴	تفسیر ابن کثیر	علامہ ابن کثیرؒ (م: ۷۷۴ھ)	دارالسلام ریاض
۵	الجامع لاحکام القرآن	الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد الاندلسی القرطبیؒ (م ۶۶۸ھ)	دارالفکر بیروت
۶	صحیح البخاری	الامام ابومحمد بن اسمٰعیل بن بردزبۃ البخاریؒ (م ۲۲۶ھ)	مکتبہ الاصلاح لالباغ مرادآباد
۷	عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین عینیؒ (م: ۸۵۵ھ)	دارالفکر بیروت
۸	فیض الباری	علامہ انور شاہ کشمیریؒ (م: ۱۳۵۲ھ)	مجلس علمیہ ڈابھیل گجرات
۹	صحیح مسلم	الامام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیریؒ (م ۲۶۱ھ)	مختار اینڈ کمپنی دیوبند مرقم: دارالفکر بیروت
۱۰	نووی علی مسلم	شیخ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النوویؒ (م: ۶۷۷ھ)	مختار اینڈ کمپنی دیوبند
۱۱	فتح الملہم	حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (م: ۱۳۶۹ھ)	زکریا بک ڈپو دیوبند
۱۲	جامع الترمذی	الامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذیؒ (م ۲۷۹ھ)	مختار اینڈ کمپنی دیوبند مرقم: دارالفکر بیروت
۱۳	معارف السنن	العلامۃ محمد یوسف بنوریؒ (م ۱۳۹۷ھ)	بنگلہ اسلامک اکیڈمی دیوبند
۱۴	تحفۃ الالمعی	افادات حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری	مکتبہ حجاز دیوبند
۱۵	سنن ابی داؤد	الامام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانیؒ (م ۲۷۵ھ)	اشرفی بکڈپو دیوبند مرقم: دارالفکر بیروت

Marfat.com

۱۶	سنن ابن ماجہ	الامام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی (م۲۷۵ھ)	اشرفی بک ڈپو دیوبند دارالفکر بیروت
۱۷	مشکوۃ المصابیح	الامام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزیؒ (م۷۴۱ھ)	اشرفی بک ڈپو دیوبند
۱۸	مرقاۃ المفاتیح	العلامۃ علی بن السلطان محمد القاری (م۱۰۱۴ھ)	مکتبہ اشرفیہ دیوبند
۱۹	مسند امام احمد بن حنبل (تحقیق: احمد محمد شاکر)	الامام احمد بن محمد بن حنبلؒ (م۲۴۱ھ)	دارالحدیث القاہرہ
۲۰	السنن الکبریٰ للبیہقی	الامام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقیؒ (۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۱	شعب الایمان	الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقیؒ (م۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۲	الترغیب والترہیب	الحافظ ذکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذریؒ (م۶۵۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۳	مصنف ابن ابی شیبہ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفیؒ (م۲۳۵)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۴	المعجم الطبرانی الاوسط	علامہ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ (م۳۶۰ھ)	مکتبۃ المعارف ریاض
۲۵	المعجم الطبرانی الکبیر	علامہ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ (م۳۶۰ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
۲۶	سنن الدارالقطنی	الامام حافظ علی بن عمر الدارقطنیؒ (م۳۸۵ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۷	کنزالعمال	علی ابن حسام الدین المتقیؒ (م:۹۷۵ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۸	مجمع الزوائد	علامہ ابوبکر الہیثمیؒ (م:۸۰۷ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲۹	اعلاء السنن	حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (م:۱۳۹۴ھ)	دارالکتب العلمیہ
۳۰	نصب الرایہ	علامہ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعیؒ (م:۷۶۲ھ)	المجلس العلمی
۳۱	اوجز المسالک	حضرت شیخ زکریا مہاجر مدنیؒ (م:۱۴۰۲ھ)	دارالقلم دمشق
۳۲	موسوعۃ آثار الصحابہ	ابوعبداللہ سید بن کروی	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۳	کتاب الدعاء للطبرانیؒ	ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانیؒ (۳۶۰ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳۴	المتجر الرابح	حافظ شرف الدین عبدالمؤمن دمیاطیؒ (م:۷۰۵ھ)	دارالفکر بیروت
۳۵	اذکار نووی	شیخ محی الدین زکریا نوویؒ (م:۶۷۷ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

۳۶	مختصر بیان العلم وفضلہ	شیخ احمد بن عمر الحمصانیؒ (م:۱۳۴۹ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۷	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد العجلوانیؒ (م:۱۱۶۲ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۸	البدایہ والنہایہ	علامہ ابن کثیر دمشقیؒ (م:۷۷۴ھ)	دار الفکر بیروت
۳۹	غنیۃ الطالبین	شیخ المشائخ عبد القادر بن موسیٰ جیلانیؒ (م۵۶۱ھ)	مطبع اسلامی لاہور
۴۰	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالیؒ (م۵۰۵)	نول کشور لکھنؤ
۴۱	کتاب الآثار للامام محمدؒ	تشریح: علامہ ابو الوفاء افغانیؒ	مجلس علمی ڈابھیل
۴۲	المستطرف	شہاب الدین محمد بن احمد ابی الفتح الابشیہی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۴۳	زاد المعاد	ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر الدمشقیؒ "ابن قیم الجوزیۃ" (م۷۵۱ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۴۴	مظاہر حق	حضرت مولانا محمد قطب الدین صاحب دہلویؒ	کتب خانہ حمیمیہ دیوبند
۴۵	فضائل اعمال	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنیؒ (م:۱۴۰۲ھ)	ادارہ اشاعت دینیات دہلی
۴۶	عالمگیری	علامہ نظام الدین وجماعۃ من العلماء	دار احیاء التراث العربی بیروت
۴۷	البحر الرائق	العلامہ زین العابدین ابراہیم ابن نجیم الحنفیؒ (م۹۷۰)	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۴۸	فتاویٰ قاضی خاں	علامہ فخر الدین حسن بن منصور المعروف بقاضی خاںؒ (م۵۹۲ھ)	دار احیاء التراث العربی
۴۹	ہدایہ	شیخ الاسلام برہان الدین المرغینانیؒ (م۵۹۳ھ)	ادارۃ المعارف دیوبند
۵۰	المختار الفتوی	العلامہ ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود الحنفیؒ (م۶۸۳ھ)	مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ معظمہ
۵۱	تنویر الابصار مع الدر المختار	محمد بن عبد اللہ بن احمد الخطیب التمرتاشیؒ (م۱۰۰۴ھ)	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۵۲	درمختار	شیخ علاء الدین الحصکفیؒ (م۱۰۸۸ھ)	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۵۳	ردالمحتار (فتاوی شامی)	علامہ محمد امین الشہیر بابن عابدینؒ (م۱۲۵۲ھ)	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، دار الفکر بیروت، (زکریا بک ڈپو دیوبند) احیاء التراث العربی بیروت
۵۴	منحۃ الخالق علی البحر	علامہ ابن عابدین شامیؒ (م۱۲۵۲ھ)	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۵۵	بدائع الصنائع	العلامۃ علاء الدین ابو بکر بن سعود الکاسانی الحنفیؒ (م۵۸۷ھ)	مکتبہ نعیمیہ دیوبند

Marfat.com

۵۶	نورالایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالیؒ (م:۱۰۶۹ھ)	یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند
۵۷	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفیؒ (م۱۰۶۹ھ)	قدیمی کتب خانہ کراچی
۵۸	طحطاوی علی المراقی	علامہ سید احمد الطحطاوی الحنفیؒ (م ۱۲۳۱ھ)	قدیمی کتب خانہ کراچی
۵۹	عمدۃ الرعایۃ شرح الوقایہ	العلامۃ محمد عبدالحیؒ اللکھنویؒ (م۱۳۰۴ھ)	مرکز ادب دیوبند
۶۰	مجمع الانہر	شیخ عبدالرحمٰن محمد بن سلیمانؒ (شیخ زادہ) (م۱۰۷۸ھ)	داراحیاء التراث العربی
۶۱	فتاوی تاتارخانیہ	علامہ عالم بن علاء انصاری دہلویؒ (۷۸۶ھ) (تحقیق: مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی)	ادارۃ القرآن کراچی زکریا بک ڈپو دیوبند
۶۲	غنیۃ المتملی (حلبی کبیر)	الشیخ ابراہیم الحلبی الحنفیؒ (م۹۵۶ھ)	سہیل اکیڈمی لاہور
۶۳	الفتاوی الحدیثیہ	العلامہ احمد بن محمد بن علی ابن حجر الہیثمیؒ (م۹۷۴ھ)	داراحیاء التراث
۶۴	المحیط البرہانی	علامہ برہان الدین محمود بن صدر الشریعہ البخاریؒ (م:۶۱۶ھ)	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی
۶۵	فتح القدیر	علامہ برہان الدین مرغینانیؒ (م:۵۹۳ھ)	دارالفکر بیروت
۶۶	المبسوط	شمس الائمہ شمس الدین ابوبکر محمد السرخسیؒ (م:۴۹۰ھ)	دارالفکر بیروت
۶۷	بزازیہ علی ہامش الہندیہ	علامہ حافظ الدین محمد بن محمد المعروف بابن بزاز (م:۸۲۷ھ)	کتب خانہ زکریا دیوبند
۶۸	کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ	علامہ عبدالرحمٰن جزیریؒ (م:ھ)	المکتبۃ العصریہ بیروت
۶۹	شرح وقایہ	صدر الشریعہ عبیداللہ بن مسعود بن محمود (م:۷۴۷ھ)	فیصل پبلی کیشنز دیوبند
۷۰	سعایہ	حضرت علامہ عبدالحیؒ فرنگی محلیؒ (م:۱۳۰۴ھ)	سہیل اکیڈمی لاہور
۷۱	تقریراتِ رافعی	علامہ عبدالقادر الرافعیؒ (م:۱۳۲۳ھ)	زکریا بک ڈپو دیوبند
۷۲	الجوہرۃ النیرۃ	ابوبکر بن علی بن محمد (م:۸۰۰ھ)	مکتبہ تھانوی دیوبند
۷۳	الشف فی الفتاوی	شیخ الاسلام ابوالحسن علی بن حسین بن محمد سغدیؒ (م:۴۶۱ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
۷۴	صغیری	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبیؒ (م:۹۵۶ھ)	محتبائی دہلی

Marfat.com

۷۵	غنیۃ الناسک	حضرت مولانا شیخ محمد حسن شاہ مہاجر مکیؒ (م:۱۳۴۶ھ)	ادارۃ القرآن کراچی
۷۶	منہل الواردین	علامہ ابن عابدین الشامیؒ (م:۱۲۵۲ھ)	سہیل اکیڈمی لاہور
۷۷	الموسوعۃ الفقہیہ	مجموعۃ من العلماء	وزارۃ الشؤن الدینیہ کویت
۷۸	نفع المفتی والسائل	حضرت علامہ عبدالحیٔ فرنگی محلیؒ (م:۱۳۰۴ھ)	دیوبند
۷۹	الاشباہ والنظائر	علامہ بن نجیم مصریؒ (م:۹۷۰ھ)	مکتبہ دارالعلوم دیوبند
۸۰	شرح منظومہ ابن وہبان	علامہ عبدالوہاب بن احمد المعروف بابن وہبانؒ (م:۷۶۸ھ)	الوقف الخیری المدنی دیوبند
۸۱	قواعد الفقہ	علامہ عمیم الاحسان المجددی	زکریا بک ڈپو دیوبند
۸۲	غمز عیون البصائر	سید احمد بن محمد الحمویؒ	مکتبہ دارالعلوم دیوبند
۸۳	امداد الاحکام	حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (م:۱۳۹۴ھ) حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلوی (۱۳۶۸ھ)	مکتبہ تھانوی دیوبند
۸۴	فتاویٰ عثمانی	حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۸۵	بہشتی گوہر	زیرنگرانی حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۱۳۶۲ھ) (ملحق بہ بہشتی زیور حصہ ۱۱)	مکتبہ نذیریہ اردو بازار دہلی
۸۶	علم الفقہ	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی (م:۱۹۶۲ھ)	مکتبہ فاروقیہ لکھنؤ
۸۷	آپ کے مسائل اور ان کا حل	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ (م:۱۴۲۱ھ)	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۸۸	فتاویٰ رشیدیہ	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ (م۱۳۲۳ھ)	گلستان کتاب گھر
۸۹	فتاویٰ مظاہر علوم	حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنیؒ (م۱۳۳۷ھ)	جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
۹۰	فتاویٰ شیخ الاسلام	شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ (م۱۳۷۷ھ)	مکتبہ دینیہ دیوبند
۹۱	کفایۃ المفتی	مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ (م۱۳۷۲ھ)	مکتبہ امدادیہ پاکستان
۹۲	فتاویٰ دارالعلوم	حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ (م۱۳۴۷ھ)	مکتبہ دارالعلوم دیوبند
۹۳	امداد الفتاویٰ	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (م۱۳۶۲ھ)	ادارہ تالیفات اولیاء دیوبند

Marfat.com

۹۴	بہشتی زیور	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (م۱۳۶۲ھ)	مکتبہ اختری سہارن پور
۹۵	جواہر الفقہ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ (م۱۳۹۵ھ)	مکتبہ تفسیر القرآن دیوبند
۹۶	امداد المفتیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ (م۱۳۹۵ھ)	دار العلوم کراچی
۹۷	فتاوی محمودیہ	حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (م۱۳۶۷ھ)	زکریا بکڈپو دیوبند
۹۸	فتاوی رحیمیہ	حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوریؒ (م۱۴۲۲ھ)	مکتبہ رحیمیہ سورت گجرات
۹۹	احسن الفتاوی	حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ (م۱۴۲۲ھ)	دار الاشاعت دہلی
۱۰۰	احکام السفر	مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب	مفتاح العلوم سرگودھا پاکستان
۱۰۱	مجالس ابرار	افادات: حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ (م:۲۰۰۵ء)	
۱۰۲	انوار رحمت	حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی	مکتبہ الاصلاح لال باغ
۱۰۳	ایضاح المسائل	حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی	مکتبہ الاصلاح لال باغ
۱۰۴	ایضاح المناسک	حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی	مکتبہ الاصلاح لال باغ
۱۰۵	الاوزان المحمودہ	مولانا مفتی ابو الکلام صاحب قاسمی المظاہری	دار الکتاب دیوبند
۱۰۶	اصلاحی مضامین	مولانا کلیم اللہ قاسمی	مکتبہ الاصلاح لال باغ
۱۰۷	مسائل بہشتی زیور	مرتبہ: ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب	جامعہ مدنیہ لاہور

Marfat.com

مرتب کی علمی کاوشیں

❑ اللہ سے شرم کیجئے:

اس کتاب میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کے متعلق ایک جامع ارشاد نبوی ا کی تفصیلی شرح کے ضمن میں نہایت مفید اصلاحی مضامین (آیات قرآنیہ احادیث طیبہ اور احوال واقوال سلف) خوبصورتی کے ساتھ جمع کردئے گئے ہیں، یہ کتاب مردہ ضمیر کو جھنجوڑنے، اور غفلت کے پردے ہٹانے میں تریاق کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو شخص بھی صدق دل سے اور عمل کی نیت سے اس کا مطالعہ کرے گا اسے انشاء اللہ یقیناً نفع ہوگا، کتاب کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ ہر بات حوالہ جات سے مزین ہے۔ عوام وخواص کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔ اب تک ہندوپاک کے مختلف کتب خانوں سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اور مسلسل اس کی اشاعت جاری ہے۔ ہندی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے، فالحمدللہ۔ صفحات: ۴۳۲،

❑ اللہ والوں کی مقبولیت کا راز:

یہ کتاب پہلے ۹۶ رصفحات پر شائع ہوئی تھی اب اضافہ ہوکر ۱۹۲ رصفحات میں خوب صورت کمپیوٹر کتابت پر شائع کی گئی ہے، جس میں اکابر واسلاف کی مقبول صفات مثلاً: تواضع، زہد وتقویٰ، عفوودرگذر، حلم وبردباری، جود وسخا اور خوف وخشیت سے متعلق پُر اثر اور حیرت انگیز حالات وواقعات بیان کر کے ان کی روشنی میں اپنے کردار کا مؤثر انداز میں جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور اپنی اصلاح کے خواہش مند حضرات کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان بہت آسان اور عام فہم ہے، آج ہی طلب کر کے اپنی روحانی تشفی کا سامان کریں۔ یہ کتاب بھی ہندوپاک کے متعدد کتب خانوں سے شائع ہورہی ہے، الحمدللہ۔ صفحات ۱۹۲،

❑ تذکرۂ فدائے ملتؒ:

یہ امیر الہند، فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی نوراللہ مرقدہ صدر جمعیۃ علماء

Marfat.com

ہند کی یاد میں منعقدہ فدائے ملت سیمینار (منعقدہ ۲۰۰۸ء) میں پیش کردہ مقالات کا بہترین مجموعہ ہے، جس میں نہ صرف حضرت فدائے ملتؒ کے حالات اور قابل تقلید روشن کارنامے جمع ہو گئے ہیں؛ بلکہ ملت اسلامیہ ہند کی گذشتہ نصف صدی کی تاریخ کے اہم پہلو بھی اس مجموعہ مضامین میں جابجا بکھرے ہوئے ہیں۔ اکابر کی سوانح سے دل چسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک قیمتی سوغات ہے، جسے جمعیۃ علماء ہند نے بہت اہتمام سے شائع کیا ہے، اور مختصر مدت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ صفحات: ۱۲۰۰۔

☐ خطباتِ سیرت طیبہ:

سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر دس خطبات کا یہ مجموعہ خاص طور پر نوجوانوں اور عام مسلمانوں کے لئے شائع کیا گیا ہے، یہ خطبات مرادآباد کی ''مسجد ابراہیمی'' محلّہ کسرول میں بالترتیب دس روز تک جاری رہے، بعد میں انہیں کتابی شکل دے دی گئی۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ گھروں میں اس کی تعلیم ہو؛ تاکہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے متعلق اہم معلومات مسلم معاشرہ کو حاصل ہوں۔ الحمد للہ یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے، اور اس کو ہندی رسم الخط میں بھی تیار کرلیا گیا ہے؛ تاکہ ہندی داں لوگوں کے لئے سہولت ہو۔ صفحات: ۲۴۰

☐ ذکر رفتگاں:

یہ ماہنامہ ''ندائے شاہی'' مرادآباد میں ۱۹۸۹ء تا ۲۰۰۴ء وفات پانے والی امت کی اہم اور مؤقر شخصیات پر شائع شدہ تعزیتی مضامین کا بیش قیمت مجموعہ ہے، جس میں تقریباً ڈیڑھ سو حضرات کے مختصر سوانحی خاکے اور تأثرات جمع ہو گئے ہیں، تذکرۂ اکابر کے شائقین کے لئے یہ بیش بہا تحفہ اور سیر وسوانح کے باب میں قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے، جس کا مطالعہ انشاء اللہ ذہن میں تازگی اور روح میں بالیدگی کا سبب ہوگا۔

صفحات: ۵۶۸،

Marfat.com

❑ دعوت فکر وعمل:

یہ کتاب مختلف دینی، اصلاحی، سماجی اور معاشرتی موضوعات پر مبنی ۹۷ رقیمتی مضامین کا مجموعہ ہے، جن میں پوری قوت کے ساتھ فکری اصلاح پر زور دیا گیا ہے۔ان مضامین کے مطالعہ سے اصابت رائے اور اعتدال کے جذبات پروان چڑھتے ہیں، موجودہ دور میں دینی خدمات میں مشغول حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت کارآمد ہے، اکابر علماء کی تقریظات سے کتاب مزین ہے اور باذوق قارئین کی نظر میں یہ دور حاضر کا ایک گراں قدر تحفہ ہے، متعدد کتب خانوں سے اس کی اشاعت ہورہی ہے۔ صفحات: ۵۴۰،

❑ لمحاتِ فکریہ:

اس کتاب میں ندائے شاہی مارچ ۲۰۰۳ء سے لے کر مئی ۲۰۰۵ء تک کے ادارتی مضامین اور دو رسالوں ''اسلامی کی انسانیت نوازی'' اور ''اسلامی معاشرت'' کو یکجا کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس مجموعۂ مضامین میں قرآن وسنت اور آثارِ صحابہ سے نہایت قیمتی ہدایات نقل کی گئی ہیں۔ ۳۲۰ رصفحات پر یہ کتاب اسلامی تعلیمات کے تعارف، اصلاح امت اور باطل افکار وخیالات کی مدلل تردید پر مبنی مضامین کو شامل ہے، اور عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ہے۔ صفحات: ۳۲۰،

❑ دینی مسائل اوران کا حل:

دور حاضر کے اہم پیش آمدہ مسائل کے ۶۵۰ رمختصر اور جامع جوابات پر مشتمل یہ قیمتی مجموعہ ہر گھر کی ضرورت اور قدم قدم پر رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ مسائل کئی سال سے رسالہ تحفۂ خواتین مرادآباد میں سوال وجواب کی صورت میں شائع ہورہے تھے، اب انہیں عربی عبارات اور حوالوں کے ساتھ جمع کر کے شائع کیا گیا ہے، جو عوام کے علاوہ اہل علم اور ارباب افتاء کے لئے بھی مفید ہے۔ صفحات: ۴۱۶،

Marfat.com

❑ فتاوی شیخ الاسلامؒ:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی علمی اور فقہی آراء اور مکتوبات کا یہ مرتب مجموعہ بالخصوص فقہ و فتاوی کے شائقین کے لئے گراں قدر تحفہ ہے۔ ہر مسئلہ حوالہ جات سے مزین ہے اور نادر علمی نکات، فقہی تحقیقات اور قیمتی افادات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے یہ کتاب ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

صفحات: ۲۵۱،

❑ فتوی نویسی کے رہنما اصول:

یہ فقیہ العصر علامہ ابن عابد بن شامیؒ کی معروف کتاب ''شرح عقود رسم المفتی'' کی روشنی میں اصول افتاء پر ایک انوکھی کتاب ہے، جس میں ۳۴ اصول متعین کر کے ہر اصول کے اجراء اور تمرین کے لئے رہنمائی کی گئی ہے۔ جو طلبۂ افتاء نظر میں گہرائی اور مطالعہ میں گیرائی کے مشتاق ہیں ان کے لئے یہ کتاب قدم قدم پر معاون بن رہی ہے۔ نیز بفضلہٖ تعالیٰ تجربہ سے یہ طرز اجراء بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ صفحات: ۴۳۲،

❑ دیگر کتب و رسائل:

❑ الفهرس الحاوي على حاشية الطحطاوي (افادات: فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) ❑ رد مرزائیت کے زریں اصول (افادات: سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ): صفحات: ۲۱۶،

❑ قادیانی مغالطے: صفحات: ۱۲۴، ❑ تحریک آزادیٔ ہند میں مسلم عوام اور علماء کا کردار: صفحات: ۲۲۸، ❑ پیکر عزم و ہمت، استاذ اور شاگرد: صفحات: ۸۰، ❑ نورِ نبوت: صفحات: ۷۲

Marfat.com

نظرثانی واضافہ شدہ اشاعت

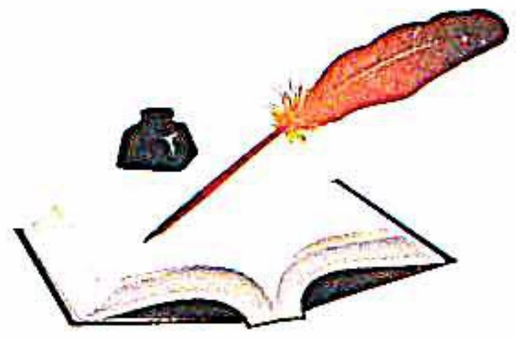

کتاب المسائل

مرتب

مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری

نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

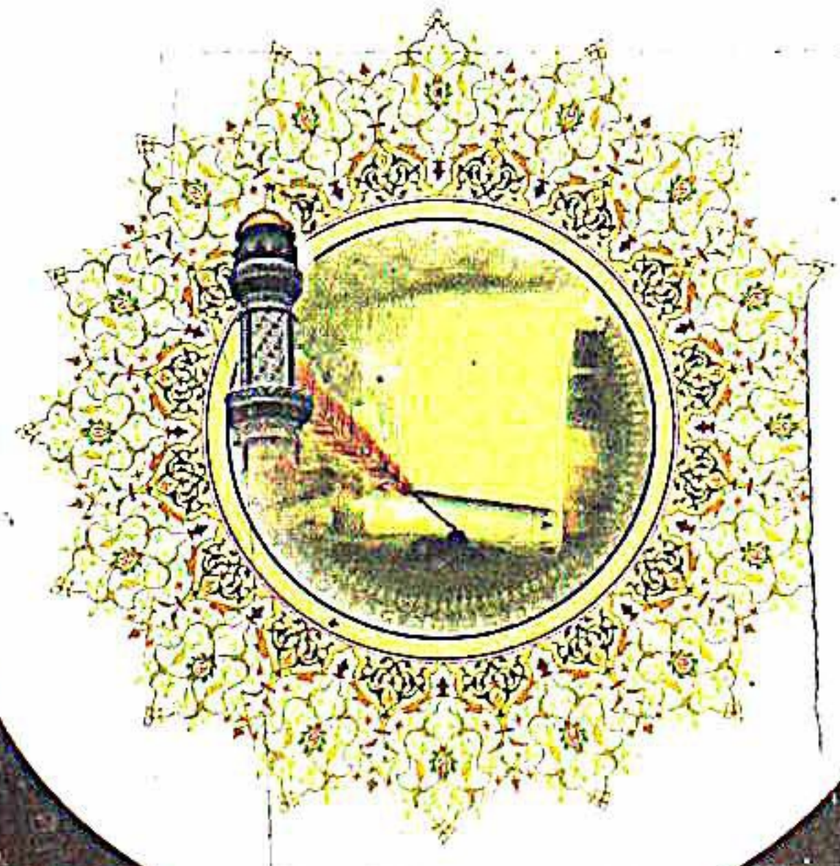

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان

Marfat.com